اول تا چہارم

عربی کا معلم

مولانا عبدالستار خان

مکتبہ دانیال

Marfat.com

ولقد یسرنا القرآن للذکر

عربی کا معلم یکجا

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

دانیال

محمد ابوبکر صدیق
نے
ندیم یونس پرنٹرز لاہور
سے چھپوا کر
مکتبہ دانیال لاہور
سے شائع کی

قیمت =/225 روپے

معہ کلید =/300 روپے

شیخ محمد بشیر اینڈ سنز
مکتبہ دانیال

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
042.7660736

Marfat.com

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

عربی کا مُعلّم یکجا

جدید

اول تا چہارم

مصنف: مولوی عبدالستار خان

مکتبہ دانیال

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصہ اوّل

مضمون	صفحہ		
دیباچہ	۱	تذکیروتانیث	۲۰
علمائے کرام کی تقریظیں	۴	مونث کی قسمیں	۲۱
اشارات وہدایات	۸	مشق نمبر۳	۲۲
اصطلاحات	۹	اردو سے عربی ترجمہ	۲۲
الدرس الاول	**۱۱**	**الدرس الخامس**	**۲۳**
کلمہ کے اقسام	۱۱	وحدت وجمع	۲۳
معرفہ اور نکرہ	۱۲	جمع سالم اور مکسّر	۲۴
الدرس الثانی	**۱۳**	مشق نمبر۴	۲۵
حرف تعریف وتنکیر	۱۳	اُردو سے عربی ترجمہ	۲۶
ہمزۃ الوصل کا تلفظ	۱۳	سوالات نمبر۲	۲۶
حروف شمسیہ وقمریہ	۱۴	**الدرس السادس**	**۲۷**
مشق نمبر۱	۱۵	جملہ اسمیہ	۲۷
اردو سے عربی	۱۵	ضمائر مرفوعہ منفصلہ	۳۰
سوالات نمبر۱	۱۶	مشق نمبر۵	۳۰
الدرس الثالث	**۱۷**	اُردو سے عربی ترجمہ	۳۱
مرکبات	۱۷	**الدرس السابع**	**۳۳**
مرکب توصیفی	۱۷	مرکب اضافی	۳۳
مشق نمبر۲	۱۹	چند حروف جارّہ	۳۴
اردو سے عربی ترجمہ	۱۹	مشق نمبر۶	۳۵
الدرس الرابع	**۲۰**	اُردو سے عربی ترجمہ	۳۶
		سوالات نمبر۳	۳۷

الدرس الثامن ۳۸
اوزانِ کلمات ۳۸
مشق نمبر ۷ ۴۰
اُردو سے عربی ترجمہ ۴۰
الدرس التاسع ۴۱
جمع مکسر کے اوزان ۴۱
مشق نمبر ۸ ۴۴
اُردو سے عربی ترجمہ ۴۵
سوالات نمبر ۴ ۴۶
الدرس العاشر ۴۷
اسم کی اعرابی حالتیں ۴۷
مختلف اسموں کی علاماتِ اعراب ۴۸
مشق نمبر ۹ (الف) ۵۱
مشق نمبر ۹ (ب) ۵۲
اُردو سے عربی ترجمہ ۵۲
الدرس الحادی عشر ۵۳
مرکب اضافی سبق ۷ سے پیوستہ ۵۳
ضمیر مجرور متصل ۵۴
مشق نمبر ۱۰ ۵۶
اُردو سے عربی ترجمہ ۵۸
سوالات نمبر ۵ ۵۹
الدرس الثانی عشر ۶۰
اسماء اشارہ ۶۰
مشق نمبر ۱۱ ۶۳
اُردو سے عربی ترجمہ ۶۳
سوالات نمبر ۶ ۶۴
الدرس الثالث عشر ۶۵
اسماء استفہام ۶۵
مشق نمبر ۱۲ (الف) ۶۷
مشق نمبر ۱۲ (ب) ۶۷
مشق نمبر ۱۲ (ج) ۶۸
اُردو سے عربی ترجمہ ۶۹
چند جملوں کی ترکیب ۶۹
سوالات نمبر ۷ ۷۰
الدرس الرابع عشر فعل ۷۱
ماضی معروف و مجہول ۷۱
مشق نمبر ۱۳ (الف) ۷۵
مشق نمبر ۱۳ (ب) ۷۶
مشق نمبر ۱۳ (ج) ۷۶
اُردو سے عربی ترجمہ ۷۷
الدرس الخامس عشر ۷۸
فعل مضارع کی گردان ۷۸
ضمائر منصوبہ متصلہ و منفصلہ ۸۰
مشق نمبر ۱۴ (الف) ۸۱
مشق نمبر ۱۴ (ب) ۸۱
اُردو سے عربی ترجمہ ۸۲
عربی میں ایک خط ۸۳
سوالات نمبر ۸ ۸۴

☆☆☆

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصہ دوم

الدرس السادس عشر ۸۷
ابواب الفعل الثلاثی المجرد
سلسلہ الفاظ نمبر ۱۴
مشق نمبر ۱۵ مکالمہ
اردو سے عربی میں ترجمہ کرو
الدرس السابع عشر ۹۳
فعل لازم ومتعدی
سلسلہ الفاظ نمبر ۱۵
مشق نمبر ۱۶ (الف)
مشق نمبر ۱۶ (ب)
اردو سے عربی میں ترجمہ کرو
بے اعراب والی عبارت کو اعراب لگاؤ
الدرس الثامن عشر ۹۸
فاعل کے لحاظ سے فعل میں تغیرات
مشق نمبر ۱۷ (الف)
مشق نمبر ۱۷ (ب) خالی جگہ کو پر کرو
اردو سے عربی میں ترجمہ کرو
الدرس التاسع عشر ۱۰۴
ماضی کی مختلف قسمیں
ماضی قریب، ماضی بعید،
ماضی استمراری، ماضی شکیہ، ماضی تمنی
مشق نمبر ۱۸ (الف) مکالمہ
مشق نمبر ۱۸ (ب) من القرآن
عربی میں ترجمہ کرو
الدرس العشرون (الف) ۱۱۰
مضارع کی مختلف صورتیں
مضارع منصوب ومجزوم کی گردانیں
سلسلہ الفاظ نمبر ۱۸
مشق نمبر ۱۹
من القرآن
اردو سے عربی
الدرس العشرون (ب) ۱۱۶
لام التاکید ونون التاکید
سلسلہ الفاظ نمبر ۱۹
مشق نمبر ۲۰
من القرآن
اردو سے عربی ترجمہ
سوالات نمبر ۱۰
الدرس الحادی والعشرون ۱۲۰
امر ونہی
امر ونہی کی گردانیں
مشق نمبر ۲۱ مکالمہ

Marfat.com

من القرآن
بے اعراب والی عبارت کو اعراب لگاؤ
اردو سے عربی ترجمہ کرو
سوالات نمبر ۱۱
الدرس الثانی والعشرون ۱۲۸
اسماء مشتقہ
اسم الفاعل
اسم المفعول۔ اسم الظرف
اسم الالہ۔ مصدر میمی
مشق نمبر ۲۲
من القرآن
اردو سے عربی
الدرس الثالث والعشرون ۱۳۲
اسماء الصفہ
اسم الصفہ کا استعمال اضافت کے ساتھ
اسم الصفہ کے استعمال کا دوسرا طریقہ
اسم الصفہ والے جملوں کی ترکیب
مشق نمبر ۲۳ (الف)
مشق نمبر ۲۳ (ب) خالی جگہ پر کرو
اردو سے عربی ترجمہ
الدرس الرابع والعشرون ۱۳۹
اسم التفضیل
اسم تفضیل کے استعمال کا طریقہ
سلسلہ الفاظ نمبر ۲۳
مشق نمبر ۲۴ (الف)
مشق نمبر ۲۴ (ب) عربی میں جواب دو
من القرآن
اردو سے عربی
صرف صغیر ابواب ثلاثی مجرّد
سوالات نمبر ۱۲
الدرس الخامس والعشرون (الف) ۱۴۶
ابواب ثلاثی مزید و رباعی
گردان ابواب ثلاثی مزید
گردان ابواب رباعی
مشق نمبر ۲۵
من القرآن
الدرس الخامس والعشرون (ب) ۱۵۲
اِنَّ . اَنَّ اور اَنْ کا استعمال
مشق نمبر ۲۶ ہڑتال اور اتحاد پر مکالمہ
مشق نمبر ۲۶ (ب) حکایت اور اشعار
عربی میں ایک خط
تکملہ
چند مفید معلومات

☆☆☆

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصہ سوم

الدرس السادس والعشرون ١٦٧
اقسام الفعل
مشق نمبر ٢٧
مشق نمبر ٣٠ (مکالمہ)
من القرآن
جملوں کی تحلیل
خالی جگہ کو پر کرو
اردو سے عربی (مکالمہ)

الدرس السابع والعشرون ١٧٢
افعال میں لفظی تغیرات

الدرس الثامن والعشرون ١٧٧
فعل مہموز اور گردانیں
سلسلہ الفاظ نمبر ٢٦
مشق نمبر ٢٨ (مکالمہ)
من القرآن
جملوں کی تحلیل
اردو سے عربی (مکالمہ)

الدرس التاسع والعشرون ١٨٨
فعل مضاعف اور گردانیں
سلسلہ الفاظ نمبر ٢٧
مشق نمبر ٢٩ (مکالمہ)
من القرآن
سوالات نمبر ١٤

الدرس الثلثون ١٩٩
فعل معتل (مثال واوی)
سلسلہ الفاظ نمبر ٢٨

الدرس الحادی والثلثون ٢٠٩
فعل اجوف اور گردانیں
سلسلہ الفاظ نمبر ٢٩
مشق نمبر ٣١
من القرآن
اردو سے عربی
خالی جگہ کو پر کرو
جملوں کی تحلیل

الدرس الثانی والثلثون ٢١٨
فعل ناقص اور گردانیں
سلسلہ الفاظ نمبر ٣٠
مشق نمبر ٣٢
من القرآن
اردو سے عربی
جملوں کی تحلیل

الدرس الثالث والثلثون ٢٢٦

Marfat.com

فعل ناقص کی بقیہ گردانیں

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۱

مشق نمبر ۳۳ (مکالمہ)

من القرآن

اشعار

الدرس الرابع والثلثون ۲۳٤

فعل لفیف

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۲

مشق نمبر ۳۴

من القرآن

اردو سے عربی

باپ کا خط بیٹے کے نام

الدرس الخامس والثلثون ۲٤٠

بقية ابواب الثلاثی المزید

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۳

مشق نمبر ۳۵

بیٹے کا خط باپ کے نام

سوالات نمبر ۱۵

الدرس السادس والثلثون ۲٤٤

خاصیات الابواب

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۴

مشق نمبر ۳۶

الدرس السابع والثلثون ۲۵۱

الافعال الناقصہ (کَانَ واَخوَاتُھَا)

اِنَّ واَخوَاتُھَا

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۵

مشق نمبر ۳۷

مشق نمبر ۳۸ خالی جگہ پر کرو

مشق نمبر ۳۹ جملوں کی تحلیل

اردو سے عربی

الدرس الثامن والثلثون ۲۵۸

افعال ناقصہ (گذشتہ سے پیوستہ)

اعراب محلی و تقدیری

جملوں کی تحلیل

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۶

مشق نمبر ۴۲

من القرآن

مشق نمبر ۴۳

مشق نمبر ۴۴ اردو سے عربی

الدرس التاسع والثلثون ۲٦٧

افعال مقاربه

مشق نمبر ۴۵ جملوں کی تحلیل

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۷

مشق نمبر ۴۶

من القرآن

سادہ عبارت کو اعراب لگاؤ

الدرس الاربعون ۲۷۲

افعال المدح والذَّم

افعال التعجب

مشق نمبر ۴۸ جملوں کی تحلیل

Marfat.com

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۸
مشق نمبر ۴۹
من القرآن
مشق نمبر ۵۰ اردو سے عربی
طالبعلم کی طرف سے باپ کو خط
سوالات نمبر ۱۶
جملوں کی تحلیل
سادہ عبارت کو اعراب لگاؤ

الدرس الحادی والاربعون ۲۸۱

الضمائر
الضمیر البارز والمستتر
نون الوقایة
ضمیر الشان
الضمیر الفاصل
مشق نمبر ۵۲ جملوں کی تحلیل
مشق نمبر ۵۳
مشق نمبر ۵۴

الدرس الثانی والاربعون ۲۸۸

الموصولات
مشق
سلسلہ الفاظ نمبر ۴۰
مشق نمبر ۵۵
مشق نمبر ۵۶ من القرآن
مشق نمبر ۵۷ (مکالمہ)
مشق نمبر ۵۸ اردو سے عربی

الدرس الثالث والاربعون ۲۹۹

اعراب الفعل . منصوبات
المفعول به
المفعول المطلق
المفعول فیه والمفعول له
المستثنٰی بِاِلَّا
الحال
التمییز
المنادٰی
المنصوب بلا لنفی الجنس
سلسلہ الفاظ نمبر ۴۱
منصوبات کی امثلہ مشق نمبر ۵۹
جملوں کی تحلیل مشق نمبر ۶۰
عبارت مشق نمبر ۶۱
من القرآن مشق نمبر ۶۲
چچا کو خط مشق نمبر ۶۳

☆☆☆

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصہ چہارم

مقدمہ

قدیم عربی ارقام وہ ہیں جو انگریزی میں مستعمل ہیں

الدرس الرابع والاربعون ۳۲۲

اسماء العدد ایک سے ایک کروڑ تک

مشق نمبر۶۴۔۶۵

الدرس الخامس والاربعون ۳۲۸

اسماء عدد کے چار گروہ

اسماء عدد کی تذکیر و تانیث

اسماء عدد میں معرب و مبنی

ترکیب میں معدود کا اعراب

بِضعٌ اور نَیِّفٌ

سلسلہ الفاظ نمبر۴۲

مشق نمبر ۶۷

مشق نمبر ۶۸ (من القرآن)

مشق نمبر ۶۹۔ اردو سے عربی

مشق نمبر ۷۰ جملہ کی تحلیل

الدرس السادس والاربعون ۳۳۵

العدد الترتیبی او الوصفی

اعداد کے کسور

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۳ اور

مشقیں ۷۱۔۷۳

الدرس السابع والاربعون ۳۴۲

تاریخ، مہینہ اور سنہ بتلانے کا طریق

شهور النسة القمویة والشمسية

متقدمین کے نزدیک تاریخ بتلانے کا طریق

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۴

مشق نمبر ۷۴ تاریخ کی مثالیں

صورة دعوة عقد الزواج

مشق نمبر ۷۵

شادی کا دعوت نامہ

سوالات

مکتوب من اب الى ابند

الدرس الثامن والاربعون ۳۵۱

گھڑی کا وقت بتانے کا طریق

دن رات کے اوقات اور پہر

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۵ اور

مشقیں ۷۶۔۷۸

مکتوب منابن الیٰ ابیه

الدرس التاسع والاربعون ۳۵۹

الحروف

الحروف المعاملة (حروف الجحر)

الحروف المشبهة بالفعل

Marfat.com

ایک معمّٰی اَنَّ زیدٌ کریمٍ اوراس کا حل
حروف النفی
لا لنفی الجنس
حروف النداء
الحروف الناصبة المضارع
الحروف الجازمة المضارع
الدرس الخمسون ٣٦٧
الحروف الغیر العاملة
حروف العطف
حروف الاستفهام
حروف الایجاب
حروف النفی
حروف المصدریة
حروف . التخصیص
حروف الشرط
حروف الردع
حروف التقریب
حروف التنبیه
حرفی التفسیر
حروف الزیادة
الدرس الحادی والخمسون ٣٧٤
سبق ٥٠ کا تتمہ حروف کے متعلق
الدرس الثانی والخمسون ٣٧٩
بقیہ چند حروف اَلْ کی چار قسمیں
همزه الوصل والقطع
التاء المبسوطة والمربوطة
مشق نمبر ٧٩ ایک خاتون کی نصیحت
سوالات نمبر ١٨
الدرس الثالث والخمسون ٣٨٤
الجمل واقسامها (خبریه وانشائیة)
اسناد مسند ومسند الیه
الدرس الرابع والخمسون ٣٨٩
اعراب الفعل (مواضع نصب الفعل)
اعراب لفظی اور محلی یا تقدیری
الدرس الخامس والخمسون ٣٩٣
سلسلہ الفاظ نمبر ٤٦
الدرس السادس والخمسون ٣٩٨
مواضع جزم الفعل
مشق نمبر ٨٤ جملوں کی تحلیل
سلسلہ الفاظ نمبر ٤٧ اور مشقیں
الدرس السابع والخمسون ٤٠٤
اعراب الاسم
اسماء مبنیة
المعرب الغیر المنصرف
سلسلہ الفاظ نمبر ٤٨ اور مشقیں
مکتوب من الولد الی ولده النجیب
الدرس الثامن والخمسون ٤١٣
اعراب الاسم (المرفوعات)
الفاعل و نائب الفاعل
فاعل کو کہاں مقدم یا موخر کرنا واجب ہے؟

Marfat.com

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۹ اور مشقیں

الدرس التاسع والخمسون ٤٢٠
المبتداء والخبر
خبر کو مبتدا پر کب مقدم کرنا چاہیے
مشق نمبر ۹۱ جملوں کی تحلیل
سلسلہ الفاظ نمبر ۵۰ اور مشق نمبر ۹۲
سوالات نمبر ۲۰

الدرس الستون ٤٢٥
المنصوبات (المفعول به)
تحذیر
اغراء
اختصاص
اشتغال الفعل
مشق نمبر ۹۳ جملوں کی تحلیل
سلسلہ الفاظ نمبر ۵۱ اور مشقیں
مشق نمبر ۹۷۔ اعراب لگاؤ

الدرس الحادی والستون ٤٣١
المفعول المطلق والمفعول له
المفعول له یا لاجله
سلسلہ الفاظ نمبر ۵۲ اور مشقیں
مکتوب من اخ الی اخته

الدرس الثانی والستون ٤٣٧
المفعول فیه والمفعول معه
سلسلہ الفاظ نمبر ۵۳
مکتوب من اخت الی اخیها

الدرس الثالث والستون ٤٤٦
الحال
مشق نمبر ۹۸ جملوں کی تحلیل
سلسلہ الفاظ نمبر ۵۴
مشق نمبر ۱۰۰ (من القران)

الدرس الرابع والستون ٤٥٠
التمییز
کنایات العدد
مشق ۱۰۵۔۱۱۰ سوالات

الدرس الخامس والستون ٤٥٧
المستثنیٰ
سلسلہ الفاظ نمبر ۵۵ اور مشقیں

الدرس السادس والستون ٤٦٢
المناذی
ترخیم. ندبه
توابع المناذی
سلسلہ الفاظ نمبر ۵۶ اور مشقیں

الدرس السابع والستون ٤٦٧
المجرورات
اقسام الاضافة
سلسلہ الفاظ نمبر ۵۷
مشق نمبر ۱۲۱ کتاب من امیر المومنین
سیدنا ابوبکر الصدیق
مشق نمبر ۱۲۲ اشعار
مکتوب من ابنة الی امها

جواب المکتوب

الدرس الثامن والستون ٤٧٣

التوابع (النعت)

الفرق بين النعت والخبر والحال

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۸ اور مشقیں

الدرس التاسع والستون ٤٨٢

التوکید

مشق ۱۳۴۔۱۳۹

الدرس السبعون ٤٨٩

البدل

مشق ۱۴۰ سے ۱۴۴ تک

الدرس الحادی والسبعون ٤٩٤

المعطوف بالحرف

عطف البيان

مشق نمبر ۱۴۵۔۱۴۹

الدرس الثانی والسبعون ٤٩٧

المصدر واوزانه وعمله

المصدر الميمی

المصدر المعروف والمجهول

سلسلہ الفاظ نمبر ۵۹ اور مشقیں

مشق نمبر ۱۵۱ (من القرآن)

الدرس الثالث والسبعون ٥٠٢

اسماء الصفه اوران کا عمل

اسم الفاعل

اسم المفعول . الصفة المشبهة

صيغه المبالغة

افعل التفضيل

اسم النسبة

سلسلہ الفاظ نمبر ٦٠

مشق ۱۵۲ (من القرآن)

مشق ۱۵۳ اشعار

الدرس الرابع والسبعون ٥١١

المثنیٰ والمجموع والتصغير

الجمع السالم والمكسر

اسم التصغير

سلسلہ الفاظ نمبر ٦١ اور مشقیں

مشق نمبر ۱۵۴

مشق نمبر ۱۵۵ اشعار

الدرس الخامس والسبعون ٥١٧

اسماء الافعال

وخصوصیات بعض الافعال

سلسلہ الفاظ نمبر ٦٢ ٥١٩

اشعار کے متعلق چند ضروری باتیں ٥٢١

☆☆☆

Marfat.com

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

عربی کا معلّم

جدید

اوّل

مصنف: مولوی عبدالستار خان

مکتبہ دانیال لاہور

email:maktabahdaneyal@hotmail.com

Marfat.com

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. وَاَلْهَمَنَافَهْمَ قَوَاعِدِ اللِّسَانِ وَالنَّبِیِّنِ. وَ اَنْزَلَ لِهٰذَا اٰیٰتِنَا قُرْاٰناً بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ. صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَo

امّا بعد کمترین راقم الحروف کے پاس ہندوستان کے ہر گوشے سے جو سینکڑوں خطوط آئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانے میں عربی زبان سیکھنے اور اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام قرآن حکیم سمجھ کر پڑھنے کا احساس بہت کچھ موجود ہے۔ لیکن اقتضائے وقت کے مطابق طالبین عربی کے سامنے کوئی ابتدائی نصاب پیش نہیں کیا گیا جوان کا حوصلہ بڑھانے کا باعث ہوتا۔

عربی تعلیم کا پرانا طریقہ اور نصاب تو حوصلہ شکن تھے ہی مگر جدید کتابیں بھی طلبہ کی حوصلہ افزائی سے قاصر رہیں۔

تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ طالب عربی کی حوصلہ افزائی وہی نصاب کرسکتا ہے جس میں آسان قواعد کے ساتھ ساتھ زبان دانی کی بھی تعلیم ہوتی جائے۔ اور وہ بھی اس خوبی سے کہ قواعد سے زبان دانی میں مدد ملتی جائے اور زبان دانی کے ضمن میں قواعد ذہن نشین ہوتے چلے جائیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے اسباق کا انتخاب اور ان کی ترتیب کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ تو محض اس قادر مطلق کا فضل ہے جس نے اس عاجز بندے سے اتنا بڑا کام لیا۔

ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیه من یشآء ورنہ من آنم کہ من دانم

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ کتاب جہاں جہاں پڑھی گئی بے حد مفید ثابت ہوئی۔ بہتر ے شائقین عربی نے لکھا ہے کہ ہم بارہا کوشش کر کے مایوس ہو چکے تھے۔ اگر آپ کی کتاب ہمیں نہ ملتی تو شاید ہم کبھی بھی عربی کی تعلیم حاصل نہ کر سکتے۔

Marfat.com

اب یہ کتاب چوتھی دفعہ چھپی ہے پہلے تو اس کتاب کو صرف دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اب اسے چار ۴ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تا کہ ہائی سکولوں میں چوتھی جماعت سے میٹرک کلاس تک کیلئے ایک معقول نصاب ہو جائے۔

سابق ایڈیشن کے ناظرین اس ایڈیشن میں بعض اسباق اپنی قدیم جگہ پر نہ پا کر پریشان نہ ہوں۔ اسباق سب آ جائیں گے مگر خاص مصلحت کی بنا پر ان میں تقدیم و تاخیر کرنی پڑی ہے۔

اس وقت آپ کے ہاتھ میں پہلا حصہ ہے۔ اسباق تو سابق کی نسبت کم کر دیئے ہیں مگر مشقیں اور تمرینات اس قدر بڑھا دی گئی ہیں کہ ایک حد تک عربی ریڈر کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔ تاہم اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو اس کتاب کی مطابقت کا لحاظ رکھتے ہوئے قراۃ کا ایک سلسلہ بھی پیش کر دیا جائے گا۔ جو اب تک زیر تالیف ہے۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَهُوَ الْمُسْتَعَانُ.

اس حصے میں صرف پندرہ سبق ہیں مگر آپ تعجب سے دیکھیں گے کہ اتنے ہی اسباق کے ذریعے عربی کتنی کافی مقدار میں سکھلا دی گئی ہے اور کس خوبی سے اعراب سمجھنے، ترکیب پہچاننے اور عربی سے اردو اور اردو سے عربی بنانے کی اتنی تعلیم دی گئی ہے کہ مروجہ صرف ونحو کی متعدد کتابیں پڑھانے سے بھی یہ بات حاصل نہ ہوتی۔

اس کتاب کے ہر حصے کی کلید بنا دی گئی ہے جس کی مدد سے سینکڑوں شائقین نے بطور خود عربی پر عبور حاصل کر لیا ہے۔

خانگی طور پر تو ایک شائق طالب علم یہ حصہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں پڑھ سکتا ہے۔ مگر ہائی سکولز میں چونکہ متعدد مضامین یاد کرنے ہوتے ہیں اس لیے چوتھی جماعت کے لیے اسے ایک سال کا کورس بنا دینا بہت ہی موزوں ہوگا۔ البتہ عربی مدارس میں جہاں عربی پڑھائی جاتی ہے ایک سال میں اس کتاب کے چاروں حصے بہ آسانی پڑھا سکتے ہیں۔

بہر حال یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر صوبے کی ٹکسٹ بک کمیٹیاں اور محترم حضرات جن کے قبضے میں کسی مدرسہ کی درس و تدریس وانتخاب کتب درسیہ کی زمام ہے اور ہر ممکن تعلیمی سہولت کی بہم رسانی جن کے فرائض میں داخل ہے اس کتاب کو درس میں شامل فرما کر عزیز طلبہ کی مشکلات کو دور کریں اور عنہ اللہ ماجور وعند الناس مشکور ہوں۔

ہندوستان کے ہر صوبے کے علمائے کرام، معتمد جرائد و رسائل اور شیدایان عربی نے اس کتاب کی نسبت جو خیالات ظاہر فرمائے ہیں ان کا خلاصہ یہی ہے کہ تسہیل عربی کے لئے جس قدر کوششیں کی گئی ہیں ان سب میں یہ کوشش زیادہ کامیاب ہے یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے سرکاری وغیر سرکاری مدارس میں داخل نصاب کر دیا جائے۔ تاکہ عربی کی تعلیم زیادہ آسان ہو جائے۔

یہ ناچیز ان تمام حضرات کی قدر شناسی اور ان کے مفید مشوروں کا شکر گذار ہے۔

جَزَاهُمُ اللّٰهُ عنی خیر الجزاء

ان میں چند بزرگوں کی قیمتی رائیں اگلے صفحات میں درج کی جاتی ہیں تاکہ طالبین عربی کی ترغیب کا موجب ہو۔ اور دیگر حضرات کو اس کتاب کی خوبیاں سمجھنے میں زیادہ وقت نہ ضائع کرنا پڑے گا۔

خادم الطلبہ

عبد الستار خاں

بھنڈی بازار۔ بمبئی نمبر ۳

محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

علمائے کرام' پروفیسرانِ عربی معتمد جرائد اور شیدایانِ عربی کے تبصرے

ا۔ حضرۃ العلامہ مولٰنا شبیر احمد عثمانی دیوبندی

یہ کتاب مدارس کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے۔ اس موضوع میں شاید ہی کوئی کتاب اس سے بہتر لکھی گئی ہو۔ طالبین عربی پر آپ نے بڑا احسان کیا ہے۔

۲۔ حضرۃ العلامہ مولٰنا مناظر احسن گیلانی استاد جامعہ عثمانیہ حیدر آباد

جزاک اللہ بڑا کام کیا ہے۔ مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے آپ نے میری گردن سے ایک بوجھ اتارا۔

۳۔ حضرۃ العلامہ مولٰنا خواجہ عبد الحی سابق پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی

تجربے کے طور پر طلبا کو پہلا حصہ پڑھایا۔ میں نے اب تک اس موضوع پر جتنی کتابیں دیکھی ہیں ان سب میں اس کتاب کو آسان و سہل تر پایا۔

۴۔ حضرۃ العلامہ مولٰنا سید ابو الاعلیٰ مودودی مدیر ترجمان القرآن لاہور

لغت عرب کے قواعد کو مختصر اور سہل طریق پر بیان کرنے کی جتنی کوششیں کی گئی ہیں ان میں یہ کوشش کامیاب تر ہے۔

۵۔ الادیب اللبیب مولٰنا مولوی محمد ناظم ندوی استاذ ادب دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ہندوستان میں عربی زبان کو سہل طریقہ پر کم از کم مدت میں حاصل کرنے کے لیے متعدد کتابیں لکھی گئی لیکن اس وقت تک کوئی ایسی کتاب جو جامعیت کے ساتھ وقت کی ضرورت پورا کر سکے نظر سے نہیں گذری۔ مولانا عبد الستار خاں ہندوستانی طلبہ اور معلمین کے شکریہ و امتنان کے مستحق ہیں کہ موصوف نے ایک بہت مفید' سہل اور جامع کتاب لکھ کر یہ کمی پوری کر دی......

Marfat.com

ذاتی تجربے سے ہمیں معلوم ہے کہ یہ کتاب افادیت کے اعتبار سے بہت قیمتی ہے۔ اور اس قابل ہے کہ عربی مدارس اور انگریزی سکولوں میں داخل کی جائے تاکہ طلبہ کم از کم مدت میں زبان کو سیکھ لیں۔

۶۔ حضرۃ العلامہ مولٰنا عبد القدیر صدیقی استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

اگر اس کتاب کو امتحان و سلطانیہ میں رکھیں تو نہایت مناسب ہوگی۔ یہ کتاب دوسری کتابوں سے بہتر ہے۔

۷۔ حضرۃ العلامہ مولٰنا محمد عبد الواسع استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

مجھے مولوی عبد القدیر صاحب کی رائے سے کامل اتفاق ہے۔

۸۔ علامہ شیخ عبد القادر ایم۔ اے۔ سابق پروفیسر ایلفنسٹن کالج بمبئی

کامیاب کوشش ہے اگر یہ کتاب عربی کے ابتدائی نصاب میں داخل کی جائے تو نسبتاً زیادہ مفید ہوگی۔

۹۔ حضرۃ استاذ مولٰنا غلام احمد صدر مدرس مدرسۂ عربیہ جامع مسجد بمبئی

ہم نے اپنے مدرسہ کے نصاب میں یہ کتاب داخل کر لی ہے۔ تجربے سے ثابت ہوا کہ یہ کتاب نہایت مفید ہے۔

۱۰۔ نواب صدر یار جنگ مولٰنا حبیب الرحمٰن شروانی سابق صدر الصدور حیدرآباد

میں نے عربی کا معلم کا مطالعہ کیا۔ اپنی پیشتر کتابوں سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔

۱۱۔ جناب مولوی لطف الرحمٰن سابق اتالیق صاحبزادگان پائگاہ حیدرآباد

عربی کو سہل التحصیل کرنے میں جو کامیابی آپ کو ہوئی ہے۔ وہ کسی کو بلکہ کسی یوروپین مستشرق کو بھی نصیب نہ ہوئی۔ یہ کتاب محض خشک گرامر نہیں ہے بلکہ عمدہ گرامر اور علم ادب کا دلچسپ مجموعہ ہے۔

۱۲۔ جناب غلام علی صاحب وکیل ہائیکورٹ بمبئی

عربی گراموں میں ایسی سہل اور دلچسپ کتاب نہیں دیکھی گئی۔ میرے بچے اس کو بڑی

دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔

۱۳۔ جناب مولوی سید محمد صاحب یحییٰ پور۔ الہ آباد

اس میں شک نہیں کہ یہ تصنیف آپ کی یادگار ہو کر رہے گی اور آخرت میں ثواب عظیم کا باعث۔

۱۴۔ جناب مولوی محمد سعید صاحب ہیڈ مولوی پر مجیت ہائی سکول سلطان پور لودی

پنجاب، یوپی وغیرہ میں جو کتابیں ملتی ہیں اور میرٹھ سے کتاب کلامِ عربی آئی ہے۔ آپ کی کتاب کے سامنے ہیچ ہیں۔

۱۵۔ مولنا مولوی محمد صدیق کیرانوی

خاکسار کے پاس اس قسم کی متعدد کتابیں موجود ہیں مثلاً روضۃ الادب' کلام عربی وغیرہ لیکن میزان سے کافیہ تک کا خلاصہ جس خوبی سے آپ نے درج فرمایا ہے وہ کتب مذکورہ میں نہیں ہے۔

۱۶۔ جناب مولوی سعید الدین خان ہیڈ مولوی ہائی سکول شہر اِندور

واقعی عربی آسان ہوگئی۔ آپ کی محنت قابلِ داد ہے۔

۱۷۔ اخبار روزنامہ زمیندار' لاہور

ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ فاضل مؤلف کو اپنے مقصد میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے۔

ہماری رائے میں یہ کتاب اِس قابل ہے کہ تمام سرکاری وغیر سرکاری مدارس جن میں عربی کی تعلیم دی جاتی ہو اپنے نصاب میں داخل کر لیں ہم پنجاب کی ٹیکسٹ بک کمیٹی سے خصوصاً سفارش کرتے ہیں کہ طلبہ کو اس سے مستفید ہونے کا موقع دے۔

۱۸۔ اخبار الجمعیۃ' دہلی

''عربی کا معلم'' واقعی اسم بامسمّٰی ہے۔ کاش کہ مدارسِ عربیہ کے مہتمم اس کو داخلِ نصاب کر لیں۔

۱۹۔ رسالہ ''ادبی دنیا'' دہلی

جدید طرز پر زبان عربی کی تسہیل کے لئے اب تک کتابیں تو بہت لکھی جاچکی ہیں جو

Marfat.com

تقریباً سب میری نظر سے گزری ہیں لیکن عربی جیسی ادق زبان کو جتنا سہل مولوی عبدالستار خان نے کر دیا ہے۔ اس کی نظیر دوسری کتابوں میں نہیں مل سکتی۔

۲۰۔ اخبار ''زم زم'' لاہور

تعلیم و تفہیم کا ایسا انداز رکھا گیا ہے کہ ذہن پر کوئی بار محسوس نہیں ہوتا۔ اور جانی بوجھی چیز کی طرح ہر بات ذہن نشین ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں عربی زبان کو مروّج کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی سلسلہ نہیں ہو سکتا۔

Marfat.com

اِشارات

۱۔ مثال دیتے وقت لفظ ''مثلاً'' کے عوض صرف دو نقطے لکھ دیئے جائیں گے، اس طرح:

۲۔ سلسلہء الفاظ میں کسی اسم کی جمع کی طرف (ج) سے اشارہ کیا جائے گا۔

۳۔ کسی مضمون کا حوالہ دینے کے لئے قوس میں اس کے سبق کا اور اس کے بعد اس کے فقرہ کا نمبر لکھا جائے گا۔

۴۔ سلسلہء الفاظ میں افعال کے سامنے قوس میں بعض حروف لکھ دیئے گئے ہیں اُن حروف سے اُن افعال کے ابواب کی طرف اشارہ ہے۔

ھدایات

۱۔ جب تک ایک سبق خوب ذہن نشین نہ ہو دوسرا سبق نہ پڑھیں۔

۲۔ ہر ایک مشق کا خاص توجہ سے ترجمہ کریں اور پھر اس کتاب کی کلید سے مقابلہ کر کے جانچیں۔

۳۔ انگریزی خوانوں کے لئے صرف ونحو کے اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ ٹائیٹل کے اندرونی حصے میں لکھ دیا گیا ہے۔ بوقتِ ضرورت اِس سے فائدہ اُٹھائیں۔

۴۔ بعض باتیں مزاولت بغیر جلد سمجھ میں نہیں آتیں۔ ایسے موقع پر مستقل مزاج رہو۔ کسی سے حل کرا لو یا ہمت سے قدم آگے اُٹھاؤ۔ عجب نہیں کہ آگے چل کر خود ہی سمجھ میں آ جائیں۔

التماس

محترم اساتذہ سے التماس ہے کہ تعلیم سے پیشتر اِس کتاب کا خوب مطالعہ کر کے مواضع مسائل پر حاوی ہو جائیں تا کہ اثنائے تعلیم میں طالب کو پچھلے اسباق کا ٹھیک حوالہ دے سکیں۔ نیز یہ گزارش ہے کہ اس کتاب میں صرف میر، نحو میر وغیرہ کتب درسیہ کی طرح قواعد کی عبارت زبانی رٹوانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر سبق کی مشقی مثالوں میں ان کا اچھی طرح استعمال ہوتا رہے اور ہر مثال میں ان کی تکرار ہوا کرے تو بے رٹے قواعد ذہن نشین ہو جائیں گے۔ ساتھ ہی عربی الفاظ بھی یاد ہو جائیں گے۔ تعلیم کی بڑی خوبی یہی ہے۔ مناسب ہو تو اس کتاب کو دوبارہ پڑھائیں پہلے دور میں سرسری طور پر اور دوسرے دور میں زیادہ پختگی کے ساتھ۔

Marfat.com

اصلاحات

۱۔ حَرَکَة = زبر (ـَــ) زیر (ـِــ) پیش (ـُــ) میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں، اور اکٹھا تینوں کو حَرَکَاتِ ثَلٰثَه کہتے ہیں۔

۲۔ مُتَحَرِّک = حرکت والے حرف کو مُتَحَرِّک کہتے ہیں۔

۳۔ سُکُون = جزم (ـْــ) کو کہتے ہیں۔

۴۔ فَتْحَه یا نَصْب : زبر (ـَــ)۔

۵۔ کَسْرَه یا جَرّ = زیر (ـِــ)۔

۶۔ ضَمَّه یا رَفُع = پیش (ـُــ)۔

۷۔ تَنْوِیْن = دوزبر (ـًــ)، دوزیر (ـٍــ)، دوپیش (ـٌــ) میں سے ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں۔

۸۔ نون تَنْوِیْن = دوزبر (ـًــ)، دوزیر (ـٍــ) یا دوپیش (ـٌــ) کے تلَفُّظ میں جو نون کی آواز پیدا ہوتی ہے اسے نون تنوین کہتے ہیں: اً = اَنْ، اٍ = اِنْ، اٌ = اُنْ۔

۹۔ مَفْتُوح = وہ حرف جس پر زبر ہو: کَتِفٌ میں ک۔

۱۰۔ مَکْسُوْر = وہ حرف جس کو زیر ہو: کَتِفٌ میں ت۔

۱۱۔ مَضْمُوْم = وہ حرف جس کو پیش ہو: کَتِفٌ میں ف۔

۱۲۔ سَاکِنْ یا مَجْزُوم = وہ حرف جس پر جزم ہو: دَرْدٌ میں ر۔

۱۳۔ مُشَدَّدْ = حرف جس پر تشدید (ـّ) ہو: مُحَمَّدٌ میں دوسرا میم۔

۱۴۔ تعریف: کسی اسم نکرہ (اسم عام) کو معرفہ (اسم خاص) بنانا یا کسی اسم کا معرفہ ہونا

۱۵۔ تنکیر = کسی اسم کو نکرہ بنانا یا کسی اسم کا نکرہ ہونا۔

۱۶۔ لام تعریف = ''اَلْ'' جو کسی اسم پر لگایا جاتا ہے: اَلْکِتَابُ میں اَلْ۔

۱۷۔ مُعَرَّف بِاللَّام = وہ اسم جس پر لام تعریف داخل ہو۔ اَلْکِتَابُ۔

۱۸۔ وحدت = کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے ایک چیز سمجھی جائے اس وقت اس اسم کو واحد یا مُفْرَد کہیں گے: رَجُلٌ (ایک مرد)۔

۱۹۔ تَثْنِیَہ = کسی اسم کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو چیزیں سمجھی جائیں: رَجُلَانِ (۲مرد) اس صورت میں اس اسم کو مُثَنّٰی یا تثنیہ کہتے ہیں۔

۲۰۔ جمع = کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو سے زیادہ چیزیں سمجھی جائیں۔ رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد) ایسے لفظوں کو جَمْع یا مجموع کہتے ہیں۔

۲۱۔ اسم جمع = وہ لفظ ہے جو بظاہر مُفْرَد ہو مگر ایک جماعت پر بولا جائے: قَوْمٌ (قوم) رَهْطٌ (گروہ۔ جماعت)۔

۲۲۔ تذکیر = کسی اسم کو مُذَکّر بنانا یا کسی اسم کا مُذَکّر ہونا۔

۲۳۔ تانیث = کسی اسم کو مؤنث بنانا یا کسی اسم کا مؤنث ہونا۔

۲۴۔ حروف تہجّی = الف با کے کل حروف کو حروف تہجی کہتے ہیں۔

۲۵۔ حروف عِلّت = ا، و، ی، حروف علت ہیں۔

۲۶۔ حروف صحیح = حروف علّت کے سوا بقیہ حروف تہجی کو حروف صحیح کہتے ہیں۔

۲۷۔ هَمْزَہ = ایک ہمزہ (ء) تو وہی ہے جو حروف تہجی کا ایک حرف ہے۔ دوسرے وہ الف جو متحرّک ہو: (اَ. اِ. اُ) یا جزم والا ہو: (رَاْسٌ میں الف) همزه کہلاتا ہے۔ ہاں جزم والے الف پر اکثر اور متحرّک پر بعض اوقات حرف همزه (ء) بھی لکھتے ہیں: رَأْسٌ اور أَمَرَ۔

۲۸۔ هَمْزَةُ الْوَصْلِ = کسی لفظ کے شروع کا وہ ہمزہ جو ماقبل سے ملنے میں تلفّظ ساقط ہو جائے: اَلْكِتَاب کا ہمزہ وَرَقُ الْكِتَاب میں۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عربی کا معلّم حصہ اَوّل

الدَّرْسُ الأَوَّلُ

کلمہ اور اُس کی قسمیں

تم نے اُردو یا فارسی کی صرف ونحو میں کلمہ اور اس کی اقسام کا بیان تو پڑھ لیا ہوگا۔ انہی باتوں کو ہم یہاں دوبارہ یاد دلاتے ہیں۔

بامعنیٰ لفظ کو کَلِمَۃ کہتے ہیں اور وہ تین قسم کا ہوتا ہے اسم' فِعْل اور حَرْف۔

اِسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنٰی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو۔ اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ سمجھا نہ جائے۔ رَجُلٌ (مرد) حَامِدٌ (خاص نام) ضَرْبٌ (مارنا) طَيِّبٌ (اچھا) هُوَ (وہ) اَنَا (میں)۔

اگر کام کا کرنا سمجھا جائے مگر زمانہ نہیں سمجھا جائے تو وہ اسم ہی ہوگا۔ جیسے ضرب (مارنا) اسم ہے۔

فِعل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے۔ اور تین زمانوں[1] میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) ذَهَبَ (وہ گیا) يَذْهَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا)۔

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں: مِنْ (سے) عَلٰى (پر) فِيْ (میں) اِلٰى (تک' طرف): ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَى الْمَسْجِدِ (زید مسجد کی طرف گیا)۔

---

(۱) اگر کام کا کرنا سمجھا جائے گا مگر زمانہ نہیں سمجھا جائے تو وہ اسم ہی ہوگا۔ جیسے ضَرْبٌ (مارنا) اسم ہے۔

Marfat.com

اسم کی قسمیں

۲۔اسم دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) نَـكِرَہ (۲) مَعْرِفَه.

نَـكِرَہ وہ اسم ہے جو عام چیز پر بولا جائے: رَجُلٌ (مرد) اِس لفظ سے کوئی خاص مرد نہیں سمجھا جاتا بلکہ ہر ایک اور کسی ایک مرد کو رَجُلٌ کہہ سکتے ہیں۔ طَيِّبٌ (اچھا) اس سے کوئی خاص اچھی چیز نہیں سمجھی جاتی بلکہ ہر ایک اور کسی ایک اچھی چیز کو طَيِّبٌ کہہ سکتے ہیں۔

معـرفـه : وہ اسم ہے جو خاص چیز پر بولا جائے: زَيْدٌ (ایک خاص مرد کا نام ہے)۔ مَكَّةُ (ایک خاص شہر کا نام ہے) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

اسم معرفه کی قسمیں

۳۔ معرفه کی سات قسمیں ہیں:

(۱) اسم عَلَم : زَيْدٌ ، حَامِدٌ وغیرہ۔

(۲) اسم ضمیر: هُوَ (وہ) اَنْتَ (تو) اَنَا (مَیں) وغیرہ۔

(۳) اسم اشارہ : هٰذَا (یہ) ذَاكَ (وہ) وغیرہ۔

(۴) اسم موصول: اَلَّذِیْ (جو ایک مرد) اَلَّتِیْ (جو ایک عورت) وغیرہ۔

(۵) وہ اسم جو مُنادٰی ہو: يَا رَجُلُ (اے مرد) يَا وَلَدُ (اے لڑکے)

(۶) وہ اسم جو مُعَرَّف بِاللّام (دیکھو اصطلاح ۱۷) ہو : اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد) ۔

(۷) وہ اسم جو معرفه کی مذکورہ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو: كِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب) كِتَابُ هٰذَا (اس کی کتاب) كِتَابُ الرَّجُلِ (مخصوص مرد کی کتاب)

تنبیه: ان مثالوں میں لفظ کتاب بھی معرفه ہو گیا ہے۔

۴۔ اقسامِ مذکورہ کے سوا بقیہ تمام اسـمـاء نکرہ ہیں۔ اُن کی بھی کئی قسمیں ہیں جن میں سے دو بڑی قسمیں یہ ہیں۔

(۱) اسم ذات وہ ہے جو جاندار یا بے جان چیزوں کی خود ذات کا نام ہو: اِنْسَان (آدمی) فَرَس (گھوڑا) حَجَر (پتھر)۔

(۲) اسم صفت وہ ہے جو کسی شے کی صفت بتائے: حَسَنٌ (خوبصورت) قَبِيْح (بدصورت)۔

Marfat.com

الدَّرْسُ الثَّانِی

حرفِ تنکیر اور حرفِ تعریف

عربی میں اسم نکرہ پر عموماً تنوین (دیکھو اصطلاح نمبر ۱۷) پڑھی جاتی ہے۔ اس حالت میں تنوین کو حرف[1] تنکیر سمجھا جاتا ہے۔ اُردو میں اس کا ترجمہ ''کوئی ایک'' یا ''ایک'' یا ''کچھ'' کیا جاتا ہے: رَجُلٌ (کوئی ایک مرد) مَاءٌ (کچھ پانی) مگر ہر جگہ تنوین کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

تنبیہ ۱۔ بعض اوقات اسم عَلَم پر بھی تنوین آتی ہے: مُحَمَّدٌ عَمْرٌو، زَیْدٌ وغیرہ۔ ایسی صورت میں تنوین کو حرف تنکیر نہ سمجھیں۔

۲۔ آل عربی کا حرف[2] تعریف ہے۔ جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف کسی اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے اور اُسے مُعَرَّف بِاللَّام (لام کے ذریعہ معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ ہے اور اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اسم معرفہ۔ جیسا کہ انگریزی میں A ہے۔

۳۔ تنوین والے لفظ پر اَلْ داخل ہو تو تنوین ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ اُوپر کی مثال سے تم سمجھ سکتے ہو۔ جیسے انگریزی میں THE ہے۔

۴۔ معرّف باللّام کے ماقبل (پہلے) کوئی لفظ آئے تو اُسے اَلْ کے لام میں ملا کر پڑھنا چاہیے۔ اس وقت اَلْ کا ہمزہ کا جسے هَمْزَةُ الْوَصل (دیکھو اصطلاح ۲۵ کہتے ہیں تلفظ سے ساقط ہو جائے گا۔ باب البیت (گھر کا دروازہ) یہاں باب البیت پڑھنا غلط ہوگا۔

تنبیہ ۲۔ لام تعریف کا پہلا حرف ساکن ہو تو ساکن کو عموماً زیر لگا کر ملا دیتے ہیں۔

---

(۱) کہ انگریزی میں A ہے۔ (۲) جیسے انگریزی میں THE ہے۔

Marfat.com

مگر مِنْ کو زبر دیا جاتا ہے: عَنْ کو عَنِ الْبَیْتِ (گھر سے)اور مِنْ کو مِنَ الْبَیْتِ (گھر سے) پڑھیں گے۔

۵۔ جب تنوین والا لفظ مُعَرَّف بِاللَّام کے ماقبل ہو تو نون تنوین (دیکھو اصطلاح ۸) کو کسرہ ـِـ دیکر لام کے ساتھ ملا کے پڑھیں: زَیْدٌ (=زَیْدُ ن) کے بعد اَلْعَالِمُ ہو تو پڑھیں گے زَیْدُنِ الْعَالِمُ (علم والا زید)۔

تنبیہ ۳۔ اِبْنٌ (لڑکا) اِبْنَۃٌ (لڑکی) اور اِسْمٌ (نام) کا الف بھی ھمزۃ الوصل ہے جو ماقبل سے ملنے کے وقت گرا دیا جاتا ہے:

هُوَ ابْنٌ (وہ ایک لڑکا ہے) هٰذَا اِسْمٌ (یہ ایک نام ہے) زَیْدُ نِ ابْنٌ (زید ایک لڑکا ہے) حَامِدُ نِ اسْمٌ (حامد ایک نام ہے)۔ اِبْنٌ اور اِسْمٌ پر اَلْ داخل ہو تو اَلْ کے لام کو زیر لگا کر بْ اور س میں ملا کر پڑھو اَلْاِبْنُ کو اَلِابْنُ (= اَلِبْنُ اَلْاِسْمُ کو اَلِاسْمُ (=اَلِسْمُ) پڑھنا چاہیے۔ اگرچہ عام بول چال میں اس کا خیال کم رکھا جاتا ہے۔

۶۔ اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہے تو اَلْ کا لام حرفِ شمسی میں مُدغم ہو جاتا ہے۔ یعنی تلفُّظ کے وقت لام کی بجائے حرفِ شمسی ہی کا تلفّظ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھی جاتی بلکہ حرفِ شمسی پر تشدید لکھی جاتی ہے۔ اَلشَّمْسُ (سورج) اَلرَّجُلُ وغیرہ۔

حروف شمسیہ یہ ہیں: ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل اور ن۔ اِن کے سوا باقی حروف قمریہ ہیں۔ اَلْقَمَرُ (چاند) اَلْجَمَلُ (اُونٹ)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱

تنبیہ ۴۔ ذیل کے اسموں پر حف تعریف لگا کر بھی تلفّظ کرو۔

اِنْسَانٌ	آدمی	ذَنْبٌ	گناہ
بَیْتٌ	گھر	رَسُوْلٌ	پیغمبر
قَمَرٌ	کھجور	زَکٰوۃٌ	زکٰوۃ
ثَمَرٌ	پھل	سَھْلٌ	آسان

Marfat.com

جَاھِلٌ	جاہل۔بے علم	شَیْیءٌ	چیز
حَسَنٌ	اچھا۔خوبصورت	صَلٰوۃٌ	نماز
خُبْزٌ	روٹی	ضَوْءٌ	روشنی۔چمک
دَرْسٌ	سبق	طَیِّبٌ	اچھا۔پاک
ظَالِمٌ	ظلم کرنے والا	مَآءٌ	پانی
عَادِلٌ	انصاف کرنے والا	نَھَارٌ	دن
غَفُوْرٌ	بڑا بخشنے والا	وَلَدٌ	لڑکا
فَاسِقٌ	بدکار	ھِرٌّ	بلا
قَبِیْحٌ	برا۔بدصورت	یَوْمٌ	دن
کَرِیْمٌ	بزرگ۔سخی	وَ	اور
لَبَنٌ	دودھ	اَوْ	یا

مشق نمبر ۱

تنبیہ۔ بولتے وقت ہمیشہ آخری لفظ پر وقف کیا کرو یعنی اس کے آخر میں کوئی حرکت نہ پڑھو۔ اَلْبَیْتُ کو اَلْبَیْتْ، اَلزَّکٰوۃُ کو اَلزَّکٰوۃْ پڑھا کرو۔ اگر ایک ہی لفظ بول کر ٹھہرنا ہو تو ایک ہی لفظ پر وقف کر لیں ورنہ سب سے آخری لفظ پر خُبْزٌ وَلَبَنْ۔

سلسلہ الفاظ میں لفظ کے آخر میں کوئی اعراب نہ پڑھو۔

(۱) اَلْبَیْتُ (۲) اَلثَّمَرُ (۳) اَلصَّلٰوۃُ و الزَّکٰوۃُ (۴) خُبْزٌوَلَبَنٌ (۵) صَالِحٌ اَوْفَاسِقٌ (۶) اَلْحَسَنُ اَوِ الْقَبِیْحُ (۷) اَلْمَآءُ والْخُبْزُ (۸) اَلتَّمَرُ وَاللَّبَنُ (۹) جَاھِلٌ وَعَالِمٌ (۱۰) اَلْاِنْسَانُ وَ الْفَرَسُ (۱۱) دَرْسٌ وَ کِتَابٌ (۱۲) اَلْعَادِلُ اَوِ الظَّالِمُ (۱۳) جَمَلٌ وَ فَرَسٌ.

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ۶۔ ذیل کے فقروں میں جس اسم پر لفظ ''کوئی'' یا ''ایک'' یا ''کچھ'' نہ لگا ہو اس

Marfat.com

کے ترجمے میں حرفِ تعریف لگاؤ۔

(۱) کوئی ایک گھوڑا۔ (۲) کوئی ایک آدمی۔ (۳) ایک مرد اور ایک گھوڑا۔ (۴) کچھ روٹی اور کچھ پانی۔ (۵) ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر۔ (٦) نماز اور عالم۔ (۷) نیک یا بد۔ (۸) آدمی یا گھوڑا۔ (۹) دودھ اور روٹی۔ (۱۰) ایک انسان اور ایک گھوڑا۔ (۱۱) بدصورت اور خوبصورت۔ (۱۲) ایک بلا اور ایک لڑکا۔ (۱۳) چاند اور سورج۔ (۱۴) اونٹ یا گھوڑا۔

سوالات نمبر ا

(۱) کلمہ کی تعریف کرو۔

(۲) کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک قسم کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

(۳) اسم اور فعل میں بڑا فرق کا ہے؟

(۴) زمانے کتنے ہیں؟

(۵) الفاظ ذیل میں اسم، فعل اور حرف کی تمیز کرو۔

هُوَ، مِنْ، ضَرَبَ، يَذْهَبُ، بَلَدٌ (شہر) اَلْفَرسُ، اِلٰی، سَمِعَ (سننا)

(٦) اسم معرفہ اور نکرہ کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

(۷) اسم معرفہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۸) ذیل کے اسموں میں معرفہ اور نکرہ پہچانو۔

زَيْدٌ، مَكَّةُ، بَلَدٌ، رَجُلٌ، اَلطَّيِّبُ، نَحْنُ

(ہم) اَلْفَرَسُ حَسَنٌ، قَبِيْحٌ، هٰذَا.

(۹) مذکورہ الفاظ میں کون کون سی قسم کے معرفہ اور نکرہ ہیں؟

(۱۰) اَلْ کے اَ کو کیا کہتے ہیں؟

(۱۱) هُوَ کو اَلْوَلَدُ، اِسْمٌ اور اِبْنٌ کے ساتھ ملا کر پڑھو۔

(۱۲) اِسْمٌ اور اِبْنٌ پر اَلْ داخل ہوتو کس طرح پڑھیں گے؟

(۱۳) نون تنوین کسے کہتے ہیں؟

(۱۴) تنوین والا لفظ معرف بِاللّام کے ساتھ کس طرح ملایا جائے؟

(۱۵) حروف قمریہ کون سے ہیں اور حروف شمسیہ کون سے؟

Marfat.com

الدَّرْسُ الثَّالِثُ

مرکبّات

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں کے آپس کے تعلق کو ترکیب کہتے ہیں اور اس مجموعے کو مُرَکَّب۔

۲۔ مُرَکَّب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ناقص اور تامّ

(۱) مُرَکَّب ناقص وہ ہے جس کے سننے سے یا تو کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم یا خواہش۔ بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو: رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) کِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)۔

(۲) مُرَکَّب تامّ وہ ہے جس کے سننے سے یا تو کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم یا خواہش سمجھ میں آ جائے: اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے) کہنے سے ایک بات یا ایک خبر معلوم ہوئی کہ فلاں شخص اچھا ہے۔ خُذِ الْکِتَابَ (کتاب لے) کہنے سے کتاب لینے کا حکم معلوم ہوا۔ رَبِّ ارْزُقْنِیْ (اے میرے رب مجھے روزی دے) کہنے سے ایک خواہش اور التماس معلوم ہوئی۔ مُرَکَّب تامّ کو جملہ یا کلام بھی کہتے ہیں۔

۳۔ مُرَکَّب ناقص کئی قسم کا ہوتا ہے۔ توصیفی. اضافی عَدَدی وغیرہ جن میں سے مُرَکَّب توصیفی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے۔ باقی مُرَکَّبَاتِ ناقصہ کا نیز جملہ کا بیان آئندہ ہوگا۔

مُرَکَّب تَوْصِیْفِی

۴۔ جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے کی صفت بتائے وہ مُرَکَّب تَوْصِیْفِی ہے: رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک)۔ دیکھو اس مثال میں لفظ صَالِحٌ لفظ رَجُلٌ کی نیکی کی صفت بتاتا ہے۔

۵۔ مُرَکَّب توصیفی میں پہلا جزو اسم ذات ۔ دیکھو اوپر کی مثال میں رَجُلٌ اِسمِ

Marfat.com

ذات ہے اور صَالِحٌ اِسْمِ صِفَتْ۔

۶۔ مُرَکَّب توصیفی میں پہلے جزو کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں۔ چنانچہ اُوپر کی مثال میں رَجُلٌ موصوف ہے اور صَالِحٌ صِفَتْ ہے۔

۷۔ موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی ورنہ معرفہ جیسے رَجُلٌ صَالِحٌ اس میں دونوں جزو نکرہ ہیں۔ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ دونوں جزو معرفہ ہیں۔

۸۔ جو(۱) اعرابی حالت موصوف کی ہوگی وہی صفت کی ہوگی۔

۹۔ مُرَکَّب توصیفی اور دیگر مرکبات ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جزو ہوا کرتے ہیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲

بُسْتَانٌ	باغ	كَبِيْرٌ	بڑا
بَحْرٌ	سمندر۔ دریا	عَمِيْقٌ	گہرا
بِطِّيْخٌ	تربوز۔ خربوزہ	رَدِيْءٌ	نکما
تُفَّاحٌ	سیب	جَيِّدٌ	عمدہ
رُمَّانٌ	انار	حُلْوٌ	میٹھا
شَارِعٌ	بڑا راستہ۔ شاہراہ	عَرِيْضٌ	چوڑا
قَصْرٌ	محل۔ حویلی	مَشِيْدٌ	مضبوط
مَحَلٌّ	جگہ	نَظِيْفٌ	ستھرا
مَسْجِدٌ	مسجد	وَسِيْعٌ	کشادہ
مَلِكٌ	بادشاہ	عَظِيْمٌ	بزرگی والا' بڑا' شاندار
جُبْنٌ	پنیر	مَالِحٌ یا مِلْحٌ	کھارا۔ نمکین
قَلَمٌ	قلم	صَغِيْرٌ	چھوٹا
وَرْدٌ	گلاب کا پھول	اَحْمَرُ (بغیر تنوین کے)	سرخ

تنبیہ: اُوپر کے سلسلے میں ایک طرف اسم ذات اور دوسری طرف اسم صفت ہے۔ دونوں کو جوڑ کر بہت سے مرکب توصیفی تیار کر سکتے ہو۔

(۱) اس کی تفصیل سبق ۱۰ میں آئے گی۔

Marfat.com

مشق نمبر ۲

(۱) اَللّٰهُ الْعَظِيْمُ (۲) اَلرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ (۳) قَصْرٌ عَظِيْمٌ (٤) اَلْبَيْتُ الصَّغِيْرُ (۵) بُسْتَانٌ نَظِيْفٌ (٦) تَمْرٌ حُلْوٌ (۷) اَلتَّمْرُ الْحُلْوُ (۸) مَلِكٌ صَالِحٌ (۹) اَلْبَحْرُ الْمَالِحُ (۱۰) شَيْئٌ طَيِّبٌ (۱۱) اَلرَّجُلُ الطَّيِّبُ (۱۲) مُحَمَّدُنِ الرَّسُوْلُ (۱۳) رَبٌّ غَفُوْرٌ (۱٤) ذَنْبٌ عَظِيْمٌ (۱۵) رَجُلٌ قَبِيْحٌ (۱٦) اَلْجُبْنُ الرَّدِيْئُ (۱۷) خُبْزٌ جَيِّدٌ وَ تَمْرٌ حُلْوٌ (۱۸) اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ وَالْمَلِكُ الْكَرِيْمُ (۱۹) تُفَّاحٌ اَحْمَرُ (۲۰) اَلْبِطِّيْخُ الْحُلْوُ (۲۱) اَلْوَرْدُ الْاَحْمَرُ.

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مضبوط مکان (۲) چھوٹا گھر (۳) ایک خوبصورت پھول (۴) بدصورت مرد (۵) چوڑا راستہ (۶) کوئی ایک نیک مرد (۷) میٹھا دودھ (۸) انصاف کرنے والا بادشاہ (۹) شاندار محل (۱۰) آسان سبق (۱۱) ایک خوبصورت گھوڑا (۱۲) ایک میٹھا پھل (۱۳) چھوٹی جگہ (۱۴) عمدہ گھوڑا (۱۵) کشادہ گھر (۱۶) عمدہ روٹی یا اچھا دودھ (۱۷) ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا (۱۸) بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الرَّبِعُ

تذکیروتانیث[1]

۱۔ جنس کے اعتبار سے اسم دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) مُذکّر (۲) مُؤنَّث جیسے اِبْنٌ (بیٹا) مذکر ہے۔اِبْنَةٌ (بیٹی) مؤنث ہے۔

۲۔ اِسْمِ مُذکّر کے آخر میں ۃ (تائے تانیث) بڑھانے سے مؤنث ہوجاتا ہے۔جیسا کہ اِبْنٌ سے اِبْنَةٌ ہوگیا۔اسی طرح حَسَنٌ سے حَسَنَةٌ۔ مَلِكٌ (بادشاہ) سے مَلِكَةٌ (ملکہ یابادشاہ بیگم) وغیرہ (اس قاعدہ کا استعمال زیادہ تر اسم صفت میں ہوتا ہے۔لیکن اسم ذات میں بہت کم)۔

۳۔ بعض اسموں کے آخر میں الف مقصورہ (ی) یا الف ممدود (= اء) تانیث کی علامت ہوتی ہے۔مثلاً حُسْنٰی (بہت خوبصورت عورت)۔ زَهْرَآءُ (آب وتاب والی)۔(فقرہ ۲ اور ۳ کے مونث قیاسی کہلاتے ہیں)۔

۴۔ بعض اسماء بغیر کسی علامت تانیث کے مونث مانے جاتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: (ایسے مونث سماعی کہلاتے ہیں)۔

(الف) جو اسم کسی عورت (مونث) پر بولا جائے۔اُمٌّ (ماں) عَرُوْسٌ (دلہن) هِنْدٌ (ایک عورت کا نام۔ ہندوستان)

(ب) ملکوں کے نام مِصْرُ (بغیر تنوین کے۔ملک مصر) اَلشَّامُ (ملک شام) اَلرُّوْمُ (ملک روم)

(ج) اُن اعضا کے نام جو جفت ہیں: يَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (پاؤں) اُذُنٌ (کان) عَيْنٌ (آنکھ)۔

(د) اسماء مذکورہ کے علاوہ بھی بعض اسم ایسے ہیں جن کو اہل عرب مونث استعمال کرتے

---

(۱) دیکھو اصطلاح نمبر ۲۲ و ۲۳۔

ہیں۔[1] جن میں سے چند ذیل میں درج ہیں۔

أَرْضٌ	زمین	دَارٌ	گھر	شَمْسٌ	سورج
حَرْبٌ	لڑائی	رِيْحٌ	ہوا	نَارٌ	آگ
خَمْرٌ	شراب	سُوْقٌ	بازار	نَفْسٌ	جان

۵۔ بعض اسموں کے آخر میں ۃ ہوتی ہے مگر ان کا استعمال مذکر کے جیسا ہوتا ہے۔ اس لیے کہ وہ مردوں پر بولے جاتے ہیں۔ طَرَفَةُ (ایک شاعر کا نام ہے) خَلِيْفَةٌ (مسلمان کا بادشاہ) عَلَّامَةٌ (بہت بڑا عالم)۔

٦۔ یاد رکھو جس طرح اعراب اور تعریف و تنکیر میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے اُسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی مطابق ہوتی ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ٣

بَلْدَةٌ	شہر	فَاطِمَةُ (بغیر تنوین)	خاص نام عورت کا
اَلْحَكِيْمُ	حکمت سے بھرا ہوا۔ دانا	اَلْقُرْآنُ	قرآن شریف
شَدِيْدٌ	سخت	قَصِيْرٌ	کوتاہ
صَادِقٌ	سچا	قَلْبٌ	دل
طَالِعٌ	طلوع ہونے والا	مُطْمَئِنٌّ	اطمینان والا
طَوِيْلٌ	لمبا	مُؤْقَدَةٌ	بھڑکائی ہوئی
غَارِبٌ	غروب ہونے والا	نَهْرٌ	نہر۔ ندی
فَرِيْضَةٌ	فرض۔ ضروری کام		

(١) تمام حروف تہجی کے نام بھی (اِلِفٌ ۔ بَاءٌ ۔ تَاءٌ ۔ ثَاءٌ ۔ جِيْمٌ ۔ حَاءٌ وغیرہ) مونث سماعی میں شامل ہیں۔

(٢) مونث کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔

Marfat.com

مشق نمبر۳

(۱) اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۲) لَيْلَةٌ طَوِيْلَةٌ (۳) اَلْقُراٰنُ الْحَكِيْمُ (۴) رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ (۵) اَلْخَلِيْفَةُ الْعَادِلُ (۶) بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ (۷) دَارٌ عَظِيْمَةٌ (۸) نَارٌ مُوْقَدَةٌ (۹) اِبْنَةٌ صَالِحَةٌ (۱۰) هِنْدُنِ الصَّادِقَةُ (۱۱) اَلْعَرُوْسُ الْحَسَنَةُ (۱۲) اَلشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَ الْقَمَرُ الْغَارِبُ (۱۳) اَلصَّلٰوةُ الْفَرِيْضَةُ (۱۴) فَاطِمَةُ الزَّهْرَآءُ (۱۵) اَلِا بْنَةُ الْحُسْنٰى (۱۶) حَرْبٌ طَوِيْلَةٌ (۱۷) طَرَفَةُ الشَّاعِرُ (۱۸) رَشِيْدُنِ الْعَلَّامَةُ.

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک خوبصورت لڑکی	(۱۰) غروب ہونے والا آفتاب
(۲) نیک خلیفہ	(۱۱) طلوع ہونے والا چاند
(۳) دانا مرد	(۱۲) تند ہوا
(۴) فرض زکوٰۃ	(۱۳) دراز ندی
(۵) کوئی ایک فرض نماز	(۱۴) لمبی لڑائی
(۶) ایک چھوٹی رات	(۱۵) کوتاہ ہاتھ
(۷) بڑا دن	(۱۶) ایک اطمینان والا دل
(۸) اچھی چیز	(۱۷) محمد جو نیک ہے
(۹) بدصورت دلہن	(۱۸) بہت علم والی فاطمہ

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

وحدت و جمع

۱۔ تعداد ظاہر کرنے کے لحاظ سے عربی میں اسم تین ۳ قسم کا ہوتا ہے۔[1]

(۱) واحد یا مُفْرَد جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ ایک مرد۔

(۲) تثنیہ جو دو پر دلالت کرے جیسے رَجُلَانِ دو مرد۔

(۳) جمع جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ دو سے زیادہ مرد۔

۲۔ واحد کے آخر میں ـَـانِ (حالتِ رفعی میں۔ دیکھو سبق ۱۰۔۲) یا ـَـیْنِ (حالتِ نصبی وجری میں۔ دیکھو سبق ۱۰۔۲) بڑھانے سے تثنیہ ہو جاتا ہے۔ مَلِکٌ (ایک بادشاہ) مَلِکَانِ یا مَلِکَیْنِ (دو بادشاہ) اسی طرح مَلِکَةٌ سے مَلِکَتَانِ یا مَلِکَتَیْنِ.

تنبیہ ۱۔ صرف ونحو کی مروجہ کتابوں میں ـَـانِ اور ـَـیْنِ نہیں لکھتے بلکہ تشریح کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں "الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور" یا "یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسور" لگانے سے تثنیہ بنتا ہے۔ ہم نے اختصار کیلئے مذکورہ علامت کا لکھنا مناسب جانا۔

ـَـانِ اور ـَـیْـنِ کے تلفّظ کے لئے عارضی طور پر زبر کے ساتھ ہمزہ کی آواز ملا کر اَانِ اور اَیْنِ کہہ سکتے ہو۔ اس قسم کی علامتیں آئندہ بہت آئیں گی۔ ہر جگہ اسی طرح تلفّظ کر لیا کرو۔

۳۔ جمع دو قسم کی ہوتی ہے (۱) جمع سالم (اَلْجَمْعُ السَّالِمُ) (۲) جمع مکسّر (اَلْجَمْعُ الْمُکَسَّرُ = توڑی ہوئی جمع)

جمع سالم وہ ہے جس میں واحد کی صورت سلامت رہ کر آخر میں کچھ اضافہ ہوا ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) مذکر جس کے آخر میں ـُـوْنَ (حالتِ رفعی میں) یا ـِـیْن (حالتِ نصبی

---

(۱) بخلاف انگریزی وفارسی وغیرہ کے کیونکہ ان میں تثنیہ نہیں ہوتا۔

Marfat.com

وجری میں بڑھائیں۔ مُسْلِم (ایک مسلمان مرد) سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِیْنَ.

(۲) مونث جس کے آخر میں۔ ات (حالت رفعی میں) یااتٍ (حالت نصبی وجری میں) بڑھا جائے: مُسْلِم سے مُسْلِمَاتٌ یا مُسْلِمَاتٍ۔

جمع مکسّر وہ ہے جس میں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی یعنی[1] بدل جاتی ہے اس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کبھی تو کچھ حروف بڑھا گھٹا دیئے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات وسکنات میں تغیر وتبدیل ہو جاتا ہے۔

نَهْرٌ سے اَنْهُرٌ. رَجُلٌ سے رِجَالٌ. وَزِيْرٌ سے وُزَرَآءُ. كِتَابٌ سے كُتُبٌ. خَشَبٌ (لکڑی) سے خُشُبٌ وغیرہ۔ جمع مکسّر کا مفصل بیان سبق ۱۲ میں ہوگا۔

تنبیہ ۳۔ بعض اسمائے مونث کی جمع سالم مذکر کی طرح بھی آتی ہے مثلاً سَنَةٌ (برس) کی جمع سالم سِنُوْنَ یاسِنِیْنَ ہوتی ہے کبھی سَنَوَاتٌ بھی۔

تنبیہ ٤۔ یادرکھو تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے آخر میں جو نون ہوتا ہے وہ نون اعرابی کہلاتا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۲)۔

۴۔ بعض اسماء واحد کی صورت میں ہوتے ہیں لیکن وہ ایک جماعت پر بولے جاتے ہیں۔ اُن کے واحد کے لئے بھی کوئی لفظ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ درحقیقت جمع نہیں ہیں۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں: قَوْمٌ (قوم) رَهْطٌ (گروہ، جماعت) عبارت میں ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا: قَوْمٌ صَالِحُوْنَ۔

۵۔ تیسرے اور چوتھے سبقوں میں تم پڑھ چکے ہو۔ اعراب، تعریف وتنکیر اور تذکیر وتانیث میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ وحدت. تثنیہ وجمع میں بھی صفت کو اپنے موصوف کے موافق ہونا چاہیے (جیسا کہ آنے والی مثالوں سے تم سمجھ لوگے)۔

لیکن جبکہ موصوف غیر[2] عاقل کی جمع ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مونث) تو صفت عموماً واحد مونث ہوتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اَيَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ (گِنے ہوئے دن) بھی کہا جاتا ہے اور اَيَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ بھی۔

---

(۱) مگر بعض الفاظ میں واحد اور جمع کی صورت ایک ہی رہتی ہے جیسے فُلْكٌ (کشتی) واحد بھی ہے اور جمع بھی۔ ان کا شمار بھی جمع مکسّر میں ہے۔

(۲) عموماً انسان کو عاقل کہتے ہیں نیز جن اور فرشتوں کا شمار عقلا میں ہے۔ باقی مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ٤

اَلْاٰتِی	آئندہ، آنے والا	زَعْلَانٌ	ناخوش، ناراض
اٰیَةٌ	نشان، قرآن کی آیت	شَهْرٌ	مہینہ
بَیِّنَةٌ	ظاہر، کھلی ہوئی	کَسْلَانٌ	تھکا ماندہ
اَلْجَارِیْ	رواں، بہنے والا	لَاعِبٌ	کھیلنے والا
اَلْمَاضِیْ	گذشتہ	لَامِعٌ	چمکدار
حَارَةٌ	محلّہ	مَبْسُوْطٌ	خوشدل
خَادِمٌ	خدمتگار، نوکر	مُجْتَهِدٌ	محنتی، چست
خَبَّازٌ	نانبائی	مُسَنَّدٌ	سہارا لگائے ہوئے
خَیَّاطٌ	درزی	مَشْغُوْلٌ	مشغول، مصروف
تَعْبَانٌ	تھکاماندہ	مُظْلِمٌ	اندھیرا، اندھیرا کرنیوالا
مُعَلِّمٌ	سکھانے والا، استاد	نَجَّارٌ	بڑھئی

مشق نمبر ٤

(۱) اَلْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ (۲) اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ (۳) اَلْمُعَلِّمُوْنَ الصَّالِحُوْنَ (۴) مُعَلِّمَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ (۵) اَللَّیْلَةُ الْمُظْلِمَةُ (۶) قَمَرٌ مُنِیْرٌ (۷) اَلشَّمْسُ الْمُنِیْرَةُ (۸) اَلْعَیْنَانِ اللَّامِعَتَانِ (۹) اَلسَّنَةُ الْمَاضِیَةُ (۱۰) اَلشَّهْرُ الْجَارِیْ (۱۱) اَلْاَنْهُرُ الْجَارِیَةُ[1] (۱۳) حَارَاتٌ نَظِیْفَةٌ[2] (۱۴) خَیَّاطَةٌ کَسْلَانَةٌ (۱۵) اَلْاِبْنَتَانِ اللَّاعِبَتَانِ (۱۶) اِبْنَتَانِ تَعْبَانَتَانِ (۱۷) رَجُلَانِ زَعْلَانَانِ (۱۸) اَلسِّنُوْنَ الْاٰتِیَةُ[3] (۱۹) اَلْحَیَوَانَاتُ الصَّغِیْرَةُ[4] (۲۰) اَلنَّجَّارُوْنَ الْکَسْلَانُوْنَ وَالْخَادِمُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ (۲۱) زَیْدُنِ الزَّعْلَانُ (۲۲) عَمْرُوْنِ الْمَبْسُوْطُ (۲۳) اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ (۲۴) خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ[5]

(۱.....۵) تک موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اس لئے اس کی صفت واحد مونث ہے موصوف غیر عاقل کی جمع اور اس کی صفت بھی جمع ہے۔

Marfat.com

عربی میں ترجمہ کرو

(۱)ایک چمکدار آنکھ (۲)دو محنتی مرد (۳)مشغول نانبائی (۴)دو تھکے ہوئے بڑھئی (۵)روشن دن (۶)خوبصورت درزنیں (۷) تھکے ہوئے نوکر (۸)سست درزی (۹)بہتی نہریں (۱۰)بڑے جانور (۱۱)سال رواں (۱۲)ماہ گذشتہ (۱۳)گزرے ہوئے سال (۱۴)خوشدل خادم۔

سوالات نمبر ۲

(۱)مرکّب کسے کہتے ہیں؟	(۷)علامت تانیث کی موجودگی میں کون سے الفاظ مذکر مانے جاتے ہیں؟
(۲)مرکّب کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہرایک کی تعریف کرواور مثالیں دو۔	(۸)تثنیہ اور جمع سالم بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟
(۳)مرکّب توصیفی کیا ہے؟اوراس کے ہرایک جزوکوکیا کہتے ہیں؟	(۹)جمع مکسر کسے کہتے ہیں اوراس کے بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟
(۴)صفت کوکون کون سی باتوں میں موصوف کے مطابق ہونا چاہیے ؟اور مستثنیٰ صورتیں کون کون سی ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔	(۱۰)نَهْرٌ . رَجُلٌ اور خَشَبٌ کی جمع مکسّر کیا ہوگی؟
(۵)علامت تانیث کیا ہے؟	(۱۱)سَنَةٌ کی جمع کیا ہوگی؟
(۶)کون سے الفاظ بغیر علامت تانیث کے مونث مانے جاتے ہیں؟	(۱۲)اسم جمع اور جمع میں کیافرق ہے؟

(۱۳) ذیل میں لکھے ہوئے اسموں اور صفتوں سے جس قدر ممکن ہو مرکب توصیفی بناؤ۔ قَمَرٌ. شَمْسٌ. عِنَبٌ (انگور). لَبَنٌ. عَسَلٌ (شہد) حِزْبٌ. اَرْضٌ. بِنْتَان. رِجَالٌ. سِنُوْنَ. كُتُبٌ. اَيَّامٌ. حُلْوٌ. صَالِحٌ. نَافِعٌ. مُنِيْرٌ. مُدَوَّرٌ (گول) مَاضِيَةٌ. جَارِيَةٌ.

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ پوری بات کو جملہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۳۔۲) اب یہ بھی یاد رکھو کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ اِسْمِیّہ اور فِعلِیّہ. جملہ اسمیّہ (اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا حرف اسم. زَيْدٌ حَسَنٌ (زیادہ خوبصورت ہے)۔

جملہ فعلیّہ (اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جز وفعل ہو۔ حَسُنَ زَيْدٌ (زید خوبصورت ہوا)۔

ذیل میں جملہ اسمیّہ کے متعلق ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں۔ اور جملہ فعلیّہ کا بیان سبق ۱۴ میں ہوگا۔

جملہ اسمیّہ میں عموماً پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اُوپر کی مثال میں زَيْدٌ اسم معرفہ ہے اور حَسَنٌ اسم نکرہ۔

تنبیہ ۱۔ جملہ اسمیہ اور مرکّب توصیفی میں اتنا ہی فرق ہے کہ مرکّب توصیفی میں دونوں اجزاء تعریف وتنکیر میں یکساں ہوتے ہیں اور جملہ اسمیہ میں پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ. چنانچہ مثال مذکورہ میں اگر پہلے جزو زید کی جگہ کوئی اسم نکرہ رکھیں اور کہیں رَجُلٌ حَسَنٌ (اچھا مرد)۔ یا دوسرے جزو حَسَنٌ پر اَلْ لگا کر معرفہ کر دیں اور کہیں زَيْدُن الْحَسْنُ تو یہ دونوں صورتیں مرکب توصیفی ہو جائیں گی۔

البتہ جب جملہ اسمیّہ کا دوسرا جزو ایسا لفظ نہ ہو جو کسی موصوف کی صفت واقع ہو سکے[1] تو جائز ہے کہ جملہ اسمیہ کا دوسرا جزو بھی معرفہ ہو مثلاً اَنَا يُوْسُفُ (میں یوسف ہوں) یا مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر فاصل لائی جائے۔ اَلرَّجُلُ هُوَ الصَّالِحُ (مرد نیک ہے) اَلرِّجَالُ هُمُ الصَّالِحُوْنَ (مرد نیک ہیں) اگر یہاں سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی ہو جائیں گے۔

---

(۱) جیسے اسم علم یا ضمیر یا اسم اشارہ ہو۔

Marfat.com

ضَمَائِر مَرْفُوعَہ مُنْفَصِلَہ

	☆	غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	هُوَ (وہ ایک مرد)	اَنْتَ (تو ایک مرد)	اَنَا (میں ایک مرد)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو مرد)	اَنْتُمَا (تم دو مرد)	نَحْنُ (ہم دو مرد)
	جمع	هُمْ (وہ بہت مرد)	اَنْتُمْ (تم بہت مرد)	نَحْنُ (ہم بہت مرد)
مؤنث	واحد	هِیَ (وہ ایک عورت)	اَنْتِ (تو ایک عورت)	اَنَا (میں ایک عورت)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو عورتیں)	اَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	نَحْنُ (ہم دو عورتیں)
	جمع	هُنَّ (وہ بہت عورتیں)	اَنْتُنَّ (تم بہت عورتیں)	نَحْنُ (ہم بہت عورتیں)

☆ یہ گردان اُوپر سے نیچے پڑھو......

تنبیہ ۵۔ یہ ضمیریں جملوں میں اکثر مبتدا واقع ہوتی ہیں اس لیے انہیں مرفوع فرض کرلیا گیا (دیکھو سبق ۶۔۴) اور چونکہ تلفّظ میں مستقبل ہے اس لئے منفصل کہلاتی ہیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ اَنَا کو ہمیشہ اَنَ بغیر الف کے پڑھنا چاہیے۔

مشق نمبر ۵

تنبیہ ۷۔ بولتے وقت جملوں کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو جیسا کہ مشق نمبر ۱ میں لکھا گیا مگر لکھنے میں ابتدآ حرکتیں ضرور لکھا کرو۔

(۱) اَلْوَلَدُ قَآئِمٌ	(۲) اَلاِبْنَۃُ جَالِسَۃٌ
(۳) هَلِ الْوَلَدُ قَآئِمٌ؟	نَعَمْ هُوَ قَآئِمٌ
(۴) هَلِ الاِبْنَۃُ قَآئِمَۃٌ؟	لاَ. هِیَ جَالِسَۃٌ
(۵) اَهٰذَا الرَّجُل نَجَّارٌ اَمْ خَبَّازٌ؟	هُوَ خَبَّازٌ مَاهُوَ بِنَجَّارٍ
(۶) اَطَرَفَۃُ شَاعِرٌ؟	نَعَمْ هُوَ شَاعِرٌ مَعْرُوْفٌ
(۷) هَلْ اَنْتُمْ خَيَّاطُوْنَ؟	مَانَحْنُ بِخَيَّاطِيْنَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ
(۸) هَلْ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ؟	نَعَمْ. هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ صَالِحَاتٌ

Marfat.com

(۹) أأَنْتَ يُوْسُفُ الْعَلَّامَةُ؟	أَنَا يُوْسُفُ لٰكِنْ مَا أَنَا بِعَلَّامَةٍ
(۱۰) هَلْ زَيْنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسْلَانَةٌ؟	لاَ. هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ
(۱۱) هَلِ الْحَارَاتُ نَظِيْفَةٌ؟	نَعَمْ. هِيَ حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ
(۱۲) اَلَيْسَ الْبَقَرُ بِحَيَوَانٍ نَافِعٍ؟	بَلٰى اَلْبَقَرُ حَيَوَانٌ نَافِعٌ جِدّاً
(۱۳) اِنَّ الْكَلْبَ حَيَوَانٌ حَارِسٌ	(۱۴) اِنَّ الْمَرْءَةَ الصَّالِحَةَ جَالِسَةٌ

(۱۵) اِنَّ الْمَرْءَ تَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ (دیکھو سبق ۵-۲) جَالِسَتَانِ.

(۱۶) اِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ وَالْمُعَلِّمَاتِ (دیکھو سبق ۵-۲) مُجْتَهِدُوْنَ.

ذیل کی مثالوں میں مبتدا یا خبر کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب الفاظ سے پر کرو۔

اَلدَّارُ	اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ ....
اَلْبَيْتُ لَيْسَ بِ	.... كَسْلَانَةٌ
نَعَمْ هُوَ	هُمَا ....
هَلِ .... كَسْلَانٌ؟	هَلِ الْاِبْنَةُ .... اَمْ ....
اَلَيْسَ الْكَلْبُ بِ .... ؟	اَلشَّاةُ .... وَالْكَلْبُ ....
بَلٰى .... حَارِسٌ	اَلْخَيَّاطُ .... وَالْخَيَّاطَةُ ....
اَلْفِيْلُ .... ضَخْمٌ	أَهٰذَا الْوَلَدُ .... اَمْ ....
اَلْمَرْءَةُ الصَّادِقَةُ	اِنَّ .... مُجْتَهِدٌ
اَلْاِبْنَتَانِ	اِنَّ .... كَسْلَانَتَانِ
	اِنَّ .... مُجْتَهِدَاتٌ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کیا لڑکا کھڑا ہے؟	نہیں وہ بیٹھا ہے
(۲) کیا لڑکی بیٹھی ہے؟	نہیں وہ کھڑی ہے۔
(۳) کیا دو لڑکے حاضر ہیں؟	جی ہاں۔ وہ دونوں حاضر ہیں

Marfat.com

(۴) کیا دو لڑکیاں ایماندار ہیں؟	جی ہاں۔وہ دونوں ایماندار ہیں۔
(۵) کیا عورتیں سچی ہیں؟	جی ہاں۔وہ سچی ہیں۔
(۶) کیا معلم غائب ہے؟	نہیں! معلم حاضر ہے۔
(۷) کیا وہ (جمع) بڑھئی ہیں؟	نہیں! وہ درزی ہیں
(۸) کیا وہ یوسف ہے؟	جی ہاں! وہ یوسف ہے
(۹) کیا تو محمود ہے؟	نہیں! میں حامد ہوں
(۱۰) کیا مکان پرانا ہے؟	نہیں! مکان نیا ہے۔
(۱۱) کیا وہ عورتیں درزنیں ہیں؟	نہیں! وہ استانیاں ہیں۔
(۱۲) تم عالم ہو یا جاہل؟	ہم جاہل نہیں ہیں
(۱۳) کیا ہاتھی ایک شاندار جانور نہیں ہے	کیوں نہیں! ہاتھی ایک شاندار جانور ہے
(۱۴) کتا کھڑا ہے یا بیٹھا ہے؟	کتا کھڑا نہیں بلکہ بیٹھا ہے۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

مرکّبِ اضافی

۱۔ جس مرکب میں دونوں جز و اسم ہوں اور پہلا دوسرے کی طرف منسوب ہو اُسے مرکب اِضافی کہتے ہیں۔ مثلاً کِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب) خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی) مَآءُ النَّهْرِ (نہر کا پانی)۔

۲۔ دو اسموں میں اس قسم کی نسبت کا نام اضافت (الاِضَافَةُ) ہے۔

۳۔ مرکب اضافی کے پہلے جزو کو مضاف (منسوب) اور دوسرے کو مُضَافٌ اِلَيْهِ (جس کی طرف کوئی چیز منسوب ہو) کہا جاتا ہے۔

۴۔ مضاف پر نہ تو لام تعریف (اَلْ) داخل ہوتا ہے نہ تنوین برخلاف مُضَافٌ اِلَيْه کے (دیکھو اُوپر کی مثالیں)۔

۵۔ مُضَافٌ اِلَيْه ہمیشہ مجرور (زیر والا) ہوتا ہے۔

۶۔ مضاف ہمیشہ مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے۔

۸۔ مرکب اضافی بھی مرکب توصیفی کی طرح پورا جملہ نہیں ہوتا۔ (دیکھو سبق ۳۔۸) بلکہ جملے کا جزو ہوا کرتا ہے۔ مثلاً مَآءُ النَّهْرِ عَذْبٌ (نہر کا پانی میٹھا ہے) اس جملے میں مَآءُ النَّهْرِ مبتدا ہے اور عَذْبٌ خبر.

۸۔ بعض اوقات ایک ترکیب میں کئی مضاف الیہ ہوتے ہیں جیسے بَابُ بَيْتِ الْاَمِيْرِ (امیر کے گھر کا دروازہ) بَابُ بَيْتِ اِبْنِ الْوَزِيْرِ (وزیر کے بیٹے کے گھر کا دروازہ) مگر درمیانی مضاف الیہ اپنے مابعد کے مضاف ہوا کرتے ہیں اس لیے اُن پر لام تعریف یا تنوین نہیں لگا سکتے۔

۹۔ پہلے سبق میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی

معرفہ ہوجاتا غُلَامُ زَیْدٍ یا غُلَامُ الرَّجُلِ. میں لفظ غلام بھی معرفہ ہوگیا ہے۔

۱۰۔ چونکہ عربی میں مضاف اپنے مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے اوران دونوں کے درمیان کوئی لفظ حائل نہیں ہوسکتا اس لیے مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیے غُلَامُ الْمَرْءَةِ الصَّالِحُ (عورت کا نیک غلام) اس مثال میں ''الصالح'' غلام کی صفت ہے اس لیے مرفوع ہے (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۱) اوراسی واسطے واحد ہے مذکر ہے اور معرفہ ہے۔

ذیل میں چنداور مثالیں لکھی جاتی ہیں ہرایک کا فرق خوب سمجھ لو۔

وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحُ	وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ
مرد کا نیک لڑکا (مضاف کی صفت)	نیک مرد کا لڑکا (مضاف کی صفت)
بِنْتُ الرَّجُلِ الصَّالِحَةُ	بِنْتُ الْمَرْءَةِ الصَّالِحَةِ
مرد کی نیک لڑکی (مضاف کی صفت)	نیک عورت کی لڑکی (مضاف کی صفت)

تنبیہ۔ اضافت کے چنداور ضروری مسائل سبق ۱۱ میں دیکھو۔

سلسلہ الفاظ نمبر۶

اَسَدٌ	شیر	اَعُوْذُ	میں پناہ مانگتا ہوں
اِطَاعَةٌ	فرمانبرداری	اَلاَ	سنو۔ آگاہ ہوجاؤ
حِكْمَةٌ	دانائی	طِيْبٌ	خوشبو
حَمْدٌ	تعریف	ظِلٌّ	سایہ
ذَاهِبٌ	جانے والا	قَدِيْرٌ	بہت قدرت والا
رَأْسٌ	سر	كُلٌّ	ہرایک۔سب
رَحِيْمٌ	بہت مہربان	كُلُّ شَيْءٍ	ہر چیز
رَجِيْمٌ	مردود۔ ہانکا ہوا	لَحْمٌ	گوشت
زَوْجٌ	شوہر	مَا (موصولہ)	جو کچھ

Marfat.com

زَوْجَةٌ	بیوی	مَخَافَةٌ	خوف
سُخْطٌ یا سَخَطٌ	غصہ	مِرْاٰةٌ	آئینہ
سُلْطَانٌ	بادشاہ۔غلبہ	مِلْحٌ	نمک۔کھارا
سَمَآءٌ (جمع سَمٰوٰتٌ)	آسمان	نِسْيَانٌ	بھولنا۔بھول
طَلَبٌ	طلب	وَالِدَانِ وَالِدَيْنِ	ماں باپ

چند حروفِ جارّہ جو اسم پر داخل ہوتے اور اُسے جرّ (زیر) دیتے ہیں:

بِ = ساتھ۔سے۔میں۔کو مثلاً بِرَجُلٍ (مرد کے ساتھ) بِالْقَلَمِ (قلم سے)

فِيْ	میں	فِيْ بَيْتٍ	گھر میں	بِالْقَلَمِ	قلم سے
عَلٰى	پر	عَلٰى جَبَلٍ	پہاڑ پر	فِى الْبُسْتَانِ	باغ میں
مِنْ	سے	مثلاً مِنْ زَيْدٍ	زید سے	مِنَ الْمَسْجِدِ	مسجد سے
اِلٰى	طرف۔تک	اِلٰى بَلَدٍ	شہر کی طرف	اِلَى الْكُوْفَةِ	کوفہ تک
لِ	کے واسطے	لِزَيْدٍ	زید کے واسطے	قُلْتُ لِزَيْدٍ	میں نے زید کو کہا
كَ	مانند۔جیسا	كَرَجُلٍ	مرد کے جیسا	كَالْاَسَدِ	شیر کے جیسا
عَنْ	سے۔کی طرف	عَنْ زَيْدٍ	زید سے	زید کی طرف سے	

مشق نمبر ٦

(۱) مَآءُ الْبَحْرِ

(۲) لَبَنُ الْبَقَرِ

(۳) لَحْمُ الشَّاةِ

(۴) اُذُنُ الْفَرَسِ

(۵) اِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ (دیکھو سبق ۵ فقرہ ۲)

(۶) بَيْتُ اللّٰهِ

(۷) ضَوْءُ الشَّمْسِ

(۸) فِى السُّوْقِ وَالْبَيْتِ

(۹) اِلَى الْمَسْجِدِ

(۱۰) كَالْفَرَسِ

(۱۱) بِالْمَآءِ وَالْمِلْحِ

(۱۲) لِلْعَرُوْسِ

(۱۳) عَنْ اَنَسٍ (نام ایک صحابی کا)

(۱۴) مَآءُ الْبَحْرِ مِلْحٌ یا مَالِحٌ

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

اوزانِ کلمات

۱۔ عربی اسموں اور فعلوں میں اصلی حروف تین سے کم نہیں ہوتے اور زیادہ سے زیادہ اسم میں پانچ اور فعل میں چار ہوتے ہیں۔ پھر اصلی حروف کے ساتھ زائد حروف بھی مل جاتے ہیں۔ اس وقت اسم اور فعل میں پانچ سے زائد حروف بھی جمع ہو جاتے ہیں۔[1]

تنبیہ ۱۔ حرف اصلی وہ ہے جو تمام تصریفات و مشتقات میں موجود ہے۔ اِلّا شاذ و نادر موقع پر حذف ہو جائے یا دوسرے حرف سے بدل دیا جائے۔ اور زائد وہ حرف ہے جو کسی صیغہ اور کسی مشتق میں ہو اور کسی میں نہ ہو جیسے حَمْدٌ میں تینوں حرف اصلی ہیں اور حَامِدٌ میں الف اور مَحْمُوْدٌ میں پہلا میم اور واؤ زائد ہیں۔

۲۔ جن کلمات میں اصلی حروف تین ہوں اور ثلاثی کہلاتے ہیں۔

فَرَسٌ. ضَرَبَ. چار ہوں تو رباعی: فِلْفِلٌ (مرچ) دَحْرَجَ (لڑھکایا) اس نے) پانچ ہوں تو خماسی: سَفَرْجَلٌ.

جو کلمے محض حروفِ اصلیہ سے مرکب ہوں وہ مجرّد اور جن میں حروفِ زوائد بھی ہوں وہ مزید فیہ کہے جاتے ہیں: کِبْرٌ (بڑائی) ثلاثی مُجرّد ہے۔ تَکَبُّرٌ (بڑائی ظاہر کرنا) ثُلاثی مزید فیہ ہے کیونکہ اس میں ت اور ایک ب زائد ہے۔

تبیینہ ۲۔ افعال۔ اسماء مشتقہ[2] اور مصادر کا مجرد یا مزید فیہ ہونا ان کے ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب سے پہچانا جاتا ہے یعنی اگر وہ صیغہ حروف زوائد سے خالی ہو تو اس کے مشتقات اور مصدر بھی مجرد سمجھے جائیں گے۔ نَصَرَ (مدد

---

(۱) لیکن سب مل ملا کر اسموں میں سات تک اور فعلوں میں چھ تک ہوتے ہیں۔ اس سے زائد نہیں۔ گردانوں کے ہیر پھیر سے کچھ اور حروف بڑھ جائیں تو وہ کسی شمار میں نہیں۔

(۲) جو اسم کسی مصدر سے بنایا جاوے وہ مشتق ہے جیسے اسم فاعل، اسم مفعول، اسم صفت وغیرہ......

Marfat.com

کی اُس نے)فعل ثلاثی مجرّد ہے تو اس کا مضارع یَنْصُرُ. اسم فاعل نَاصِرٌ. اسم مفعول مَنْصُوْرٌ اور مصدر نُصْرَۃٌ بھی ثُلاثی مجرّد کہے جائیں گے۔ گو ان میں حروف زوائد بھی ہیں۔ اسی طرح گردان کی وجہ سے مجرّد میں حروفِ زوائد آئیں تو وہ مجرّد ہی رہے گا۔ رَجُلٌ ثُلاثی مجرّد ہے تو رَجُلانِ اور رِجَالٌ بھی ثُلاثی مجرّد ہیں۔ کَبَّرَ (اس نے تکبیر کہی) اَکْرَمَ (اس نے تعظیم کی) ثُلاثی مزید فیہ ہیں۔ پہلے میں ایک ب اور دوسرے میں الف زائد ہے۔

۳۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے اور ان کے حروف اصلیّہ کو زوائد سے الگ بتلانے کے لئے ف. ع اور ل کو میزان قرار دیا گیا ہے۔ ثلاثی کلمات میں ف پہلے حرف کی جگہ۔ ع دوسرے حرف کی جگہ اور ل تیسرے حرف کی جگہ رکھا جاتا ہے مثلاً:

قَلَمٌ	کَتِفٌ[1]	عَضُدٌ[2]	کَلْبٌ
فَعَلٌ	فَعِلٌ	فَعُلٌ	فَعْلٌ

کلمہ موزون (جس کا وزن نکالا جائے) کا جو حرف ف کے مقابلے میں ہو وہ فاے کلمہ کہلاتا ہے (جیسے قَلَمٌ میں ق)۔ جو ع کے مقابلے میں ہو وہ عین کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں ل) اور جو ل کے مقابلے میں ہو وہ لام کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں م)

جب لفظ رُباعی کا وزن معلوم کرنا ہو تو ف۔ ع کے بعد ایک ل کی بجائے دو ل لگاؤ۔ اور خماسي میں تین ل۔ مثلاً: جَعْفَرٌ[3] کا وزن فَعْلَلٌ اور سَفَرْجَلٌ کا وزن فَعَلَّلٌ ہوگا۔

۴۔ وزن نکالتے وقت حروف اصلیّہ کے مقابلے میں تو ف۔ ع اور ل رکھے جائینگے۔ باقی جو حروف زائد ہوں وہ اپنی اپنی جگہ بحال رہیں گے۔

کِبْرٌ	کَبِیْرٌ	اَکْبَرُ	تَکْبِیْرٌ
فِعْلٌ	فَعِیْلٌ	اَفْعَلُ	تَفْعِیْلٌ

مگر جب عین کلمہ یا لام کلمہ کو دُہرا کر ایک حرف زائد کیا گیا ہو تو وزن میں عین یا لام ہی دُہرا لیتے ہیں۔ کَبَّرَ (= کَبْ بَرَ) میں پہلی ب عین کلمہ ہے اور دوسری زائد۔ قاعدے سے تو

---

(۱) کاندھا (۲) بازو (۳) خاص نام

اس کا وزن فَعْبَلَ ہونا چاہیے لیکن اس کی بجائے اس کا وزن فَعَّلَ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اِحْمَرَّ میں آخر کی ر زائد ہے۔ اس کا وزن اِفْعَلَّ کہا جائے گا۔

۵۔ الفاظ کا وزن پہچاننے سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ کسی ایک لفظ کے مادّے (حروفِ اصلیہ) کے معنی جاننے سے اس کے تمام تصریفات اور مشتقات کے معانی کا جاننا آسان ہو جاتا ہے۔

مشق نمبر ۷

کلمات ذیل کے اوزان نکالو

رَجُلٌ. شَرَفٌ (بزرگی) شَرِيْفٌ (بزرگ). اَشْرَافٌ (جمع شَرِيْفٌ کی) مَلِكٌ. مُلُوْكٌ (جمع مَلِكٌ کی). رَحْمٌ (مہربانی). رَحِيْمٌ. رَحْمٰنُ. كَرَمٌ (بزرگی۔ سخاوت) كَرِيْمٌ. كِرَامٌ (جمع كَرِيْمٌ کی). عِلْمٌ (جاننا) عَالِمٌ. عُلَمَاءُ عَالِمُوْنَ. عَقْرَبٌ (بچھو). غَضَنْفَرٌ (شیر) عَلَّامَةٌ. عَلَّمَ. تَعْلِيْمٌ. تَكَبُّرٌ. مُتَكَبِّرٌ. اِكْرَامٌ (تعظیم کرنا)۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ

جمع مُکَسَّر

ا۔ یہ تو پہلے ہی لکھا گیا کہ جمع مکسر کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ محض اہل زبان سے سن لینے پر موقوف ہے۔ اس لئے ہم ذیل میں جمع مُکَسَّر کے چند کثیر الاستعمال اوزان لکھتے ہیں۔

الف) اَفْعَال: اَوْلَادٌ. جمع وَلَدٌ کی . اَفْرَاسٌ جمع فَرَسٌ کی۔ اسی طرح شَرِیْفٌ. مَطَرٌ (بارش) . وَقْتٌ وغیرہ کی جمع آتی ہے۔

ب) فُعُوْلٌ: مُلُوْکٌ جمع مَلِکٌ کی۔ اُسُوْدٌ جمع اَسَدٌ کی۔ حُقُوْقٌ جمع حَقٌّ (دراصل حَقَقٌ) کی۔ اسی طرح شَاهِدٌ (گواہ)۔ قَلْبٌ (دل)۔ جُنْدٌ (لشکر)۔ وَجْهٌ (منہ)۔

ج) فِعَالٌ: کِلَابٌ جمع کَلْبٌ کی۔ ثِیَابٌ (دراصل ثِوَابٌ) جمع ثَوْبٌ (کپڑا) کی۔ اسی طرح رُمْحٌ (نیزہ) رَجُلٌ. کَبِیْرٌ. صَغِیْرٌ. بَلَدٌ کی۔

د) فُعُلٌ: کُتُبٌ جمع کِتَابٌ کی۔ مُدُنٌ جمع مَدِیْنَةٌ (شہر) کی۔ اسی طرح سَفِیْنَةٌ. (کشتی) صَحِیْفَةٌ (چھوٹی کتاب)۔ طَرِیْقَةٌ. (راستہ) رَسُوْلٌ وغیرہ کی۔

ہ) اَفْعُلٌ: اَشْهُرٌ جمع شَهْرٌ (مہینہ) کی۔ اَرْجُلٌ جمع رِجْلٌ کی۔ اسی طرح نَهْرٌ. بَحْرٌ. نَفْسٌ. عَیْنٌ وغیرہ کی۔

و) فُعَلَاءُ. وُزَرَاءُ جمع وَزِیْرٌ کی۔ اُمَرَاءُ جمع اَمِیْرٌ کی۔ اسی طرح شَاعِرٌ. عَالِمٌ. سَفِیْهٌ (کمینہ جاہل). اَمِیْنٌ (امانتدار). وَکِیْلٌ (جس کی طرف کوئی کام سونپ دیا جائے). اَسِیْرٌ (قیدی) وغیرہ کی۔

ز) اَفْعِلَاءُ یہ وزن عموماً ذوی العقول کی صفتوں کے لیے ہے جو کہ فَعِیْلٌ کے وزن پر آتی ہوں۔ اَصْدِقَاءُ جمع صَدِیْقٌ (دوست) کی۔ اَنْبِیَاءُ جمع نَبِیٌّ کی۔ اَحِبَّاءُ (دراصل اَحْبِبَاءُ) جمع حَبِیْبٌ (دوست پیارا) کی۔ اسی طرح قَرِیْبٌ (نزدیک، رشتہ دار) غَنِیٌّ

Marfat.com

(تونگر، بے پروا)۔ وَلِیٌّ (سرپرست، دوست) وغیرہ کی۔

ح) فُعْلَانٌ. فُرْسَانٌ جمع فَارِسٌ (سوار گھوڑے کا) کی۔ بُلْدَانٌ جمع۔ بَلَدٌ کی۔ قُضْبَانٌ جمع قَضِيْبٌ (شاخ) کی۔

ط) فَعَالِلُ: عَنَاصِرُ جمع عُنْصُرٌ (عنصر) کی۔ زَلَازِلُ جمع زَلْزَلَةٌ (زلزلہ، بھونچال) کی۔ اسی طرح کَوْکَبٌ (ستارہ). جَوْهَرٌ (قیمتی پتھر) وغیرہ کی جمع آتی ہے۔

تنبیہ ۱۔ اسم خماسی کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے لیکن آخر کا حرف حذف کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً سفرجل کی جمع سفارج ہے اس میں ل حذف ہے۔

ی) فَعَالِيْلُ: فَنَاجِيْنُ جمع فِنْجَانٌ پیالی (چائے کی) کی۔ صَنَادِيْقُ. جمع صُنْدُوْقٌ (صندوق) کی۔ اسی طرح قِنْدِيْلٌ (قندیل). خِنْزِيْرٌ (بدجانور)۔ بُسْتَانٌ. سُلْطَانٌ کی۔

ک) فَعَالِلَةٌ: (ذوی العقول کے لیے مخصوص ہے) اَسَاتِذَةٌ جمع اُسْتَاذٌ (استاد) کی۔ تَلَامِذَةٌ جمع تِلْمِيْذٌ (شاگرد) کی۔ مَلٰٓئِکَةٌ جمع مَلَکٌ (فرشتہ) کی۔

ل) مَفَاعِلُ (جمع کا یہ وزن اُن لفظوں کے لئے مخصوص ہے جو مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ یا مَفْعَلَةٌ کے وزن پر ہوں) مثلاً مَرَاکِبُ جمع مَرْکَبٌ (سواری) کی۔ مَسَاجِدُ جمع مَسْجِدٌ کی۔ مَکَاتِبُ جمع مَکْتَبَةٌ (کتب خانہ) کی۔

م) مَفَاعِيْلُ (یہ وزن کلمات کے لیے ہے جو مِفْعَالٌ یا مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آئیں) چنانچہ مِفْتَاحٌ کی جمع ہوگی مَفَاتِيْحُ (کنجی). مَکْتُوْبٌ (خط) کی جمع ہے مَکَاتِيْبُ۔

تنبیہ ۲۔ جمع کے مذکورہ اوزان میں یہ اوزان غیر منصرف ہیں۔ ان پر تنوین نہیں پڑھی جائے گی۔ فُعَلَاءُ. اَفْعِلَاءُ. فَعَالِلُ. فَعَالِيْلُ. مَفَاعِلُ اور مَفَاعِيْلُ.

۲۔ ذیل کے الفاظ کی جمعوں کو خاص طور پر یاد رکھو۔

اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُوْنَ (حالتِ رفعی میں) اور بَنِيْنَ (حالتِ نصبی و جری میں) آتی ہے۔ اور اس کی جمع مکسر اَبْنَاءٌ ہے۔

اِبْنَةٌ کی جمع بَنَاتٌ ہے۔

اَخٌ (بھائی) کی جمع اِخْوَانٌ یا اِخْوَةٌ ہے۔

اُخْتٌ (عورت) کی جمع اَخَوَاتٌ ہے۔

Marfat.com

اِمْرَاۃٌ کی جمع نِسَآءٌ یا نِسْوَۃٌ ہے۔

اُمٌّ کی جمع اُمَّھَاتٌ ہے۔

۳۔ بعض الفاظ کی جمع کئی وزنوں پر آتی ہے چنانچہ بَحْرٌ کی جمع اَبْحَارٌ. اَبْحُرٌ اور بُحُوْرٌ ہے۔

۴۔ بعض کلمات کی جمع کے مختلف اوزان مختلف معنوں میں آتے ہیں: بَیْتٌ (گھر،شعر) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے بُیُوْتٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے اَبْیَاتٌ ۔

عَبْدٌ (غلام۔بندہ) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے عَبِیْدٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے عِبَادٌ ہے۔

عین (آنکھ چشمہ) کی جمع اَعْیُنٌ (آنکھیں) اور عُیُوْنٌ (چشمے یا آنکھیں)۔

سلسلہ الفاظ نمبر۷

تنبیہ۳۔ بعض الفاظ کے سامنے ابجد کے جو حروف لکھے ہیں۔ان سے ان کے جمع کی طرف اشارہ ہے۔

بَاسِرٌ	خوف یا فکر سے بگڑا ہوا چہرہ	اَلْمَدْرَسَۃُ الْعَالِیَۃُ	ہائی سکول۔کالج
بَعْضٌ (الف)	کوئی کوئی۔کسی چیز کا حصہ	اَلْمُتَّقِیْ	پرہیزگار
ثَابِتٌ	ثابت شدہ،مضبوط	مُطِیْعٌ	فرمانبردار
جَارٌ	پڑوسی	مُطَھَّرٌ	پاک
حَدِیْدٌ	لوہا	مَوْعِظَۃٌ (ل)	نصیحت
خَیْرٌ	بہت اچھا	نَاضِرَۃٌ	تروتازہ
سَفِیْرٌ (و)	ایلچی	نَاظِرَۃٌ	دیکھنے والی
سَیْفٌ (ب)	تلوار	نَفِیْسٌ (ج نَفَائِسُ)	پاکیزہ
اَلشَّایُ	چائے	نَافِعٌ	فائدہ مند
شَرْطٌ (ب)	قرارداد	یَوْمٌ (الف اَیَّامٌ)	دن
صَعْبٌ (ج)	سخت دشوار	اَلْیَوْمَ	آج
طَوِیْلٌ (ج)	دراز	یَوْمَئِذٍ	اس روز
عَرَبِیٌّ یا عَرَبِیَّۃٌ	عربی	قَاطِعٌ	کاٹنے والا،تیز
فَارِغٌ	خالی		

Marfat.com

ہاں اور ہم رشتہ دار ہیں (۱۶) شاگرد (جمع) اور استاد (جمع) مدرسہ میں موجود ہیں (۱۷) وہ کھیلنے والی لڑکیاں ہیں (۱۸) ایمان والے اللہ کے دوست ہیں (۱۹) اونچے گھر (۲۰) عربی ابیات (۲۱) قرآن میں مفید نصیحتیں ہیں۔

سوالات نمبر ٤

(۱) حرف اصلی کسے کہتے ہیں؟

(۲) اسم میں حروف اصلیہ کتنے اور فعل میں کتنے ہوتے ہیں؟

(۳) الفاظ میں حرف اصلی کے علاوہ جو حرف ہو اسے کیا کہیں گے؟

(۴) حروف اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۵) جس کلمے میں محض حروف اصلیہ ہوں اسے کیا اور جس میں حرف زائد بھی ہو اسے کیا کہو گے؟

(۶) رَجُلٌ. رَجُلَانِ. تَكْبِيْرٌ. كَبَّرَ. ذَهَبَ. يَذْهَبُ اور ذَاهِبٌ میں کون سے کلمے مجرّد اور کون سے مزید فیہ ہیں؟

(۷) کسی لفظ کا وزن کس طرح نکالا جاتا ہے؟

(۸) الفاظ کا وزن معلوم کرنے سے کیا فائدہ؟

(۹) جمع مکسّر کے مشہور اوزان کیا ہیں؟

(۱۰) جمع کے کون کون سے اوزان غیر منصرف ہیں؟

(۱۱) بَحْرٌ. اِمْرَأَةٌ. سَنَةٌ. اَخٌ. عَبْدٌ. فِنْجَانٌ اور اَسِيْرٌ کی جمع بناؤ۔

اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ

اسم کی اعرابی حالتیں

۱۔ حالتوں کے اختلاف سے اسم کا آخر جن حرکات (زیر۔زبر۔پیش) وغیرہ کے ذریعے سے بدلتا رہتا ہے وہ اعراب کہلاتے ہیں۔

اِعْرَاب کی اقسام ہے۔ایک اِعْرَاب بِالْحَرَکَة جو زبر زیر اور پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔دوسرا اِعْرَاب بِالْحُرُوف جو بعض حروف کی زیادتی سے ظاہر کیا جاتا ہے۔جیسا کہ ابھی بیان کیا جائے گا۔

۲۔ کوئی اسم۔

(۱) جب فعل کا فاعل یا مبتدا خبر واقع ہو تو اُسے حالتِ رفعی میں سمجھو۔مبتدا اور خبر کی مثالیں درس ۶ میں گذر چکی ہیں۔

(۲) جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل یا مفعول کی ہیئت (حالت) بتلائے تو اسے حالت نصبی میں سمجھنا چاہیے۔

(۳) اور جب وہ مضاف الیہ یا کسی حرف جارّ کے بعد واقع ہو تو اسے حالت جری میں سمجھو۔مثالیں آگے آتی ہیں:

مختلف اِسموں کی علاماتِ اِعراب

۳۔ اگر اسم واحد ہو یا جمع مکسّر تو حالت رفعی میں اس کے آخر کو رفع (ـُـ) اور حالت جری میں جر (ـِـ) پڑھو۔مثلاً:

اَرْسَلَ (بھیجا) زَيْدٌ مَكْتُوْبًا اِلٰى خَالِدٍ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور	جملہ فعلیہ ہے۔اس میں تینوں اسم واحد ہیں۔
اَرْسَلَ الرِّجَالُ ثِيَابًا اِلَى النِّسَآءِ فعل حال مفعول حرف جار مجرور	جملہ فعلیہ ہے۔اس میں تینوں اسم جمع مکسر ہیں۔

Marfat.com

جَآءَ[1] زَیْدٌ رَاکِباً عَلٰی فَرَسِ حَامِدٍ فعل فاعل حرف جار مجرور مضاف الیہ مجرور	جملہ فعلیہ ہے رَاکِباًفاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لیے منصوب ہے۔

تنبیہ ۱۔ صفت کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو موصوف کی ہے۔اگر موصوف مرفوع ہو تو صفت بھی مرفوع موصوف منصوب ہوتو صفت بھی منصوب اور موصوف مجرور ہوتو صفت بھی مجرور ہوگی : اَرْسَلَ رَجُلٌ عَالِمٌ مَکْتُوْبًا طَوِیْلًا اِلٰی مَلِکٍ عَادِلٍ (ایک عالم مرد نے ایک عادل بادشاہ کے پاس ایک لمبا خط بھیجا) دیکھو عَالِمٌ. طَوِیْلًا اور عَادِلٍ صفتیں ہیں جن میں سے ہرایک کی اعرابی حالت ویسی ہی ہے جیسی اُن کے موصوف رَجُلٌ. مَکْتُوْبًا اور مَلِکٍ کی ہے۔

۴۔ اگر اسم تشنیہ کا صیغہ ہوتو حالت رفعی میں اس کے آخر میں ـَـان[2] اور حالت نصبی و جرّی میں ـَـیْنِ لگاؤ۔ کَتَبَ الرَّجُلَانِ مَکْتُوْبَیْنِ اِلَی الْمَرْءَ تَیْنِ (دو مردوں نے دو خط دو عورتوں کی طرف لکھے)۔

اِثْنَانِ دو اور اِثْنَتَانِ کا اعراب بھی تشنیہ کے جیسا ہے۔ کِلاَ (دونوں) اور کِلْتَا (دونوں) (مؤنث) بھی حالت نصبی و جرّی میں کِلَیْ اور کِلْتَیْ پڑھے جائیں گے۔جَاءَ[3] رَجُلَانِ کِلَاھُمَا' رَاَیْتُ[4] رَجُلَیْنِ کِلَیْھِمَا اَرْسَلْتُ اِلٰی رَجُلَیْنِ کِلَیْھِمَا. یادرکھو کِلَا اور کِلْتَا کا استعمال اکثر ضمیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

۵۔ اگر کوئی اسم جمع مُذَکّر سالم کا صیغہ ہوتو حالت رفعی میں ـُـوْن اور حالت نصبی و جری میں ـِـیْنَ بڑھانا چاہیے۔اَرْسَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْمُجَاهِدِیْنَ اِلَی الظّٰلِمِیْنَ.

عِشْرُوْنَ' ثَلٰثُوْنَ' اَرْبَعُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک کی دہائیوں کا اعراب بھی ایسا ہی ہو گا۔حالت رفعی میں عِشْرُوْنَ اور حالت نصبی و جرّی میں عِشْرِیْنَ وغیرہ کہیں گے۔ (ان دہائیوں کے بعد معدود ہمیشہ واحد اور منصوب ہوگا۔عِشْرُوْنَ رَجُلاً یا مَرْءَ ةً).

اُولُو (والے۔حالت رفعی میں) اور اُولِي (حالت نصبی و جرّی میں) بھی اعراب میں جمع سالم مذکر کے ساتھ ملحق ہیں۔هُمْ اُولُو الْاَلْبَابِ (وہ عقل والے ہیں) رَاَیْتُ اُولِی الْاَلْبَابَ عِنْدَ اُولِی الْاَلْبَابِ (میں نے عقل والوں کو عقل والوں کے پاس دیکھا)۔

---

(۱) زید حامد کے گھوڑے پرسوار ہوکر آیا۔ (۲) اسکے تلفظ کا طریقہ دیکھو درس ۵ تنبیہ ا میں (۳) وہ دونوں مرد آئے

(۴) میں نے ان دونوں مردوں کو دیکھا

Marfat.com

تنبیہ ۲۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب بالحروف ہے۔ اسی وجہ سے تثنیہ اور جمع کے آخر کا نون نون اعرابی (اعراب کا نون) کہلاتا ہے۔ (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ۴)۔

۶۔ کوئی اسم جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہو تو اُس کو حالت رفعی میں رفع ـُـ اور حالت نصبی و جرّی میں جرّ ـِـ پڑھا جائے گا۔ (یعنی حالت نصبی میں بھی جمع مونث سالم کو جرّ (زیر) ہی پڑھیں گے) (دیکھو سبق ۵۔۲) طَرَدَ الْمُسْلِمَاتُ الْفَاسِقَاتِ اِلَى الْبَادِيَاتِ (مسلمان عورتوں نے بدکار عورتوں کو دیہاتوں کی طرف ہانکا)

۷۔ تم پڑھ چکے ہو کہ اسم پر اَلْ داخل ہو تو تنوین گرا دی جاتی ہے (دیکھو سبق ۲۔۳) اب یہ بھی یاد رکھو کہ بعض اسم مُعْرَب ایسے ہیں جن پر تنوین پہلے ہی سے نہیں آتی۔ مَكَّةُ. مِصْرُ. اَحْمَدُ. عُثْمَانُ. زَيْنَبُ. طَلْحَةُ (ایک صحابی کا نام). حَمْرَاءُ (سرخ) (مونث). مَسَاجِدُ ایسے اسم غیر منصرف کہلاتے ہیں۔ ان پر حالت رفعی میں ضمّہ ـُـ اور حالت نصبی و جری میں فتحہ ـَـ پڑھتے ہیں:

رَاٰى عُثْمَانُ زَيْنَبَ فِيْ مَكَّةَ (عثمان نے زینب کو مکے میں دیکھا)۔

مگر اسماء غیر منصرفہ جب مُعَرَّفْ بِاللَّام ہوں۔ یا مضاف تو حالت جرّی میں انہیں کسرہ ـِـ دیا جائے گا۔ فِي الْمَسَاجِدِ. فِيْ مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِيْنَ.

تنبیہ ۳۔ جن اسموں پر تنوین آیا کرتی ہے۔ وہ مُنْصَرِف کہلاتے ہیں۔ اسماء منصرفہ و غیر منصرفہ کا بیان درس ۵۷ میں دیکھو۔

۸۔ مُوْسٰى. عِيْسٰى جیسے الفاظ پر کوئی اعراب پڑھا ہی نہیں جا سکتا اس لیے تینوں حالتوں میں یکساں پڑھے جائیں گے۔ جَآءَ مُوْسٰى، رَاَيْتُ مُوْسٰى، هُوَ غُلَامُ مُوْسٰى. ایسے اسموں کو اسم مقصود کہتے ہیں۔

۹۔ اَلْقَاضِيْ. اَلْعَالِيْ. اَلْجَارِيْ. اَلْمَاضِيْ جیسے الفاظ[1] (جن کے آخر میں ی ساکن ہو) حالت رفعی و جری میں ظاہری اعراب سے خالی رہتے ہیں اور حالت نصبی میں اُن کو حسبِ دستور نصب دیا جائے گا۔

---

(۱) ایسے اسموں کو اسم منقوص کہتے ہیں۔

Marfat.com

جَاءَ الْقَاضِيْ	قاضی آیا	حالت رفعي
جَاءَ غُلَامُ الْقَاضِيَ	(قاضی کا غلام)	حالت جرّي
رَأَيْتُ الْقَاضِيَ	(میں نے قاضی کو دیکھا)	حالت نصبي

مذکورہ الفاظ پر لام تعریف نہ ہو تو حالت رفعی و جرّی میں قاضٍ عالٍ اور حالت نصبی میں قَاضِيًا. عَالِيًا وغیرہ پڑھیں۔

ان کی جمع سالم قَاضُوْنَ. عَالُوْنَ وغیرہ (حالت رفعی میں) قَاضِيْنَ. عَالِيْنَ وغیرہ (حالت نصبی و جرّی میں)۔

ان کا تثنیہ عام قاعدے کے مطابق ہوگا۔یعنی قَاضِيَان . عَالِيَانِ (حالت رفعي میں) یا قَاضِيَيْنِ ، عَالِيَيْنِ (حالت نصبی و جری میں)۔

۱۰۔ یاد رکھو حالتوں کے اختلاف سے جن لفظوں کے آخر میں حرکت یا حروف سے کچھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔انہیں مُعْرَب کہتے ہیں ورنہ مبنی کہلاتے ہیں اسموں میں مبنی بہت کم ہیں۔ضمیریں' اسم اشارہ' اسم موصول' اسم استفہام وغیرہ مبنی ہیں۔جن کا بیان آئندہ ہوگا۔مبنیّات کے اقسام سبق ۵۷ میں دیکھو۔

تنبیہ ٤۔ ضمائر مرفوعہ منفصلہ سبق ٦ میں لکھی گئی ہیں۔

باقی ضمیروں کا بیان سبق ۱۱ ۔ ۱۵ میں ہوگا۔ مفصل بیان سبق ۱۴۱ میں دیکھو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۸

بَوَّابٌ	دربان	سَيِّدٌ	سردار۔آقا
ثَمَرٌ (الف)	پھل	سَيِّدَةٌ	ملکہ' شریف عورت' بی بی
جَبَلٌ (ج)	پہاڑ	فَاصِلَةٌ	دوری۔فاصلہ
جَمَلٌ (ج)	اونٹ	فَارِهٌ	سبک رفتار
حَدِيْقَةُ الْحَيْوَانَاتِ	چڑیا گھر	كُمَّثْرٰی	امرود
دِيْوَانٌ (ی دَوَاوِيْنُ)	کچہری	مُزَيَّنٌ	آراستہ

دُکَّانٌ (ي)	دکان	مُصَلّٰی	نماز کی جگہ۔عیدگاہ
رَاکِبًا	سوار ہوکر	نَاقَةٌ (ب نُوْقٌ)	اُونٹنی
سُوْقٌ (الف)	بازار	اور نَاقَاتٌ	= اُونٹنیاں
سَیَّارَةٌ[1] (ج سَیَّارَاتٌ)	موٹر	نُزْهَةٌ	تفریح

مشق نمبر ۹ (الف) ☆

(۱) اَلتِّلْمِیْذُ حَاضِرٌ (۲) اَلتَّلَامِذَةُ حَاضِرُوْنَ (۳) اَلْبَوَّابُ قَائِمٌ عِنْدَالْبَابِ وَالْكَلْبُ جَالِسٌ (۴) ضَرَبَ الْوَلَدُ كَلْبًا بِالْحَجَرِ (۵) جَآءَ مَحْمُوْدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ (۶) رَاٰى حَامِدٌ اَسَدًا فِي حَدِيْقَةِ الْحَيْوَانَاتِ (۷) اَكَلَ (کھایا) يَحْيٰى كُمَّثْرٰى وَخَالِدٌ رُمَّانًا (۸) جَآءَ اَحْمَدُ وَذَهَبَ مُحَمَّدٌ ضَاحِكَيْنِ (۹) ذَهَبَ[2] النِّسَآءَ اِلٰى دِهْلِيْ رَاكِبَاتٍ فِي السَّيَّارِةِ (۱۰) رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ذَاهِبِيْنَ اِلَى الْمُصَلّٰى لِصَلٰوةِ الْعِيْدِ (۱۱) يَذْهَبُ الْبَنُوْنَ وَالْبَنَاتُ اِلَى الْبُسْتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِلنُّزْهَةِ (۱۲) فِى الْبَغْدَادِ نَهْرٌ جَارٍ مَعْرُوْفٌ بِالدِّجْلَةِ (۱۳) فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ النِّسَآءِ فِى الْجَنَّةِ (۱۴) جَآءَ قَاضٍ عَادِلٌ رَاكِبًا عَلَى الْفَرَسِ (۱۵) رَأَيْتُ قَاضِيَيْنِ عَادِلَيْنِ جَالِسَيْنِ فِى الدِّيْوَانِ (۱۶) هَلْ هُمْ قَاضُوْنَ ظَالِمُوْنَ (۱۷) لَا بَلْ هُمْ قَاضُوْنَ عَادِلُوْنَ (۱۸) فِى الْهِنْدِ جَبَلٌ عَالٍ مَعْرُوْفٌ بِهِمَالِيَهْ (۱۹) ذَهَبَ كِلَا الْوَلَدَيْنِ وَكِلْتَا الْبِنْتَيْنِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ الْعَالِيَةِ (۲۰) رَأَيْتُ خَلِيْلًا وَسَعِيْدًا كِلَيْهِمَا لَاعِبَيْنِ فِى الْمَيْدَانِ (۲۱) اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَعِبْرَةً[3] لِّاُولِى الْاَبْصَارِ۔

(☆) اس مشق میں اور آئندہ مشقوں میں ہر ایک اسم کی اعرابی حالت اور اس کے اعراب کو خوب سمجھ لیا کرو۔

(۱) اس لفظ کے اصلی معنی سیر کرنے والی ہے۔ قافلہ کو بھی اور سیر کرنے والے ستاروں کو بھی کہتے ہیں۔

(۲) عاقل کی جمع مونث کے لیے فعل واحد مذکر لا سکتے ہیں (۳) مبتدا موخر ہے۔ ان کی وجہ سے منصوب ہے۔ فی ذلک خبر مقدم ہے باقی جر مجرور مبتدا سے متعلق ہے۔

Marfat.com

تنبیہ۔ اس مشق میں وہی افعال استعمال کیے گئے ہیں جو پچھلے سبقوں میں مثالوں کے ضمن میں گذر چکے ہیں۔ ورنہ افعال کا بیان تو درس ۱۴ سے شروع ہوگا۔

مشق نمبر ۹ (ب)

ذیل کی عبارتوں میں فعل، فاعل، مبتدا، خبر، جار یا مجرور کی خالی جگہ کو پڑھے ہوئے مناسب الفاظ سے پر کرو۔

(۱) اَلْاَسَاتِذَةُ...... وَالتَّلَامِذَةُ...... (۲) .... جَالِسَةٌ عَلَى ....

(۳) جَآءَ .... رَاكِبًا عَلَى ....

(۴) رَأَى .... حَارِسًا جَالِسًا .... الْبَابِ

(۵) .... اَنْهَارًا........... فِي الْهِنْدِ

(۶) فِي الْهِنْدِ .... جَارِيَةٌ (۷) هَلْ ذَهَبَ ...... اِلَى ......؟

(۸) .... اَسَدًا وَفِيْلًا فِيْ ....

(۹) .... عَلِيٌّ .... عَلَى ....

(۱۰) .... وَ .... رَاكِبَيْنِ ....

(۱۱) يَذْهَبُ .... اِلَى .... الظُّهْرِ

(۱۲) .... عُثْمَانَ ...... مَكَّةَ .... اَمَامَ الْكَعْبَةِ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱)۔ ایک اونچا پہاڑ (۲)۔ دو گزرے ہوئے مہینے (۳)۔ شہروں کے باغ کشادہ ہیں (۴)۔ مکے سے مصر تک دراز فاصلہ ہے (۵)۔ میں نے آج دو بہتی ہوئی نہریں دیکھیں (۶)۔ احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہیں (۷)۔ عثمان تیز اونٹنی پر سوار ہو کر مکے میں آیا (۸)۔ دو دربان امیر کے باغ کے دروازے پر کھڑے ہیں (۹)۔ شہروں کے بازاروں کی دکانیں خوب آراستہ ہیں (۱۰)۔ کیا انصاف پسند قاضی کچہری میں ہے۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الحَادِیْ عَشَر

اَلْاِضَافَةُ

سبق نمبر ۷ سے پیوستہ

۱۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہوں تو اُن کے آخر کار نون اعرابی گر جاتا ہے۔

هُمَا بَيْتَا رَجُلٍ	(وہ ایک شخص کے دو گھر ہیں)	حالت رفعی	دراصل بَيْتَانِ
رَأَيْتُ بَيْتَيْ رَجُلٍ	(میں نے مرد کے دو گھر دیکھے)	حالت نصبی	دراصل بَيْتَيْنِ
اَبْوَابُ بَيْتَيْ رَجُلٍ	مرد کے دو گھروں کے دروازے)	حالت جرّی	دراصل بَيْتَيْنِ
هُمْ مُعَلِّمُو الْوَلَدِ	(وہ لڑکے کے معلمین ہیں)	حالت رفعی	دراصل مُعَلِّمُوْنَ
رَأَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ	(لڑکے کے معلمین کو میں نے دیکھا)	حالت نصبی	دراصل مُعَلِّمِيْنَ
بَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ	(لڑکے کے معلمین کا گھر)	حالت جرّی	دراصل معلمین

۲۔ اَبٌ[1] (باپ) اَخٌ[2] (بھائی) فَمٌ[3] یہ الفاظ جب ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو ان کی صورتیں یہ ہوں گی۔

حالت رفعي	حالت نصبي	حالت جري
اَبُوْ	اَبَا	اَبِيْ
اَخُوْ	اَخَا	اَخِيْ
فُوْ	فَا	فِيْ

(۱) ابٌ کا تثنیہ ابوان یا ابوین اور جمع آباءٌ

(۲) تثنیہ اخوان یا اَخوین اور جمع اِخوانٌ

(۳) تثنیہ فمان یا فمین اور جمع اَفواہٌ

Marfat.com

تنبیة ۱۔ لفظ ذُوْ (والا۔ مالک۔صاحب) کی بھی حالت اضافت میں یہ تین ۳ صورتیں ہوں گی۔ لیکن ذو اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوا کرتا ہے۔ ضمیر کی طرف نہیں ہوتا۔ ذُوْ مَالٍ (مال والا) ذَامَالٍ. ذِیْ مَالٍ. ذُوْ کا مونث ذَاتٌ ہے۔

ذُوْ کا تشنیہ ذَوَان اور جمع ذَوُوْن. مؤنث ذَوَاتَانِ' ذَوَاتٌ. ان سب کا اعراب عام اسموں کے جیسا ہوگا۔ ذَوَامَالٍ (دومرد مال والے) ذَوُوْمَالٍ. ذَاتُ جَمَالٍ (جمال والی) ذَوَاتَا جَمَالٍ (جمال والی دوعورتیں) ذَوَاتُ جَمَالٍ (جمال والی بہت عورتیں)

تنبیه ۲۔ اَبٌ. اَخٌ اور فَمٌ جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں۔ تو تینوں حالتوں میں اس طرح پڑھیں۔ اَبِیْ (میرا باپ) اَخِیْ (میرا بھائی) فَمِیْ (میرا منہ)۔

۳۔ ایک اِسم کی طرف دو یا زیادہ اسموں کو منسوب کرنا ہو تو ان میں پہلے کو حسب دستور مضاف الیہ سے پہلے لیکن دوسرے کو اس کے بعد رکھیں اور اس دوسرے اسم کے ساتھ ایک ضمیر لگائیں جو مضاف الیہ کی طرف اشارہ کرتی ہو۔ بَیْتُ الْوَزِیْرِ وَبُسْتَانُهٗ (وزیر کا گھر اور اس کا باغ) بُیُوْتُ الْاُمَرَاءِ وَبَسَاتِیْنُهُمْ (امیروں کے گھر اور ان کے باغات)۔

۴۔ جب اسم کو ضمیروں کی طرف مضاف کیا جائے تو یہ صورتیں ہوں[1] گی۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	کِتَابُهٗ[2]	کِتَابُهَا	کِتَابُکَ	کِتَابُکِ	کِتَابِیْ	کِتَابِیْ
تشنیه	کِتَابُهُمَا	کِتَابُهُمَا	کِتَابُکُمَا	کِتَابُکُمَا	کِتَابُنَا	کِتَابُنَا
جمع	کِتَابُهُمْ	کِتَابُهُنَّ	کِتَابُکُمْ	کِتَابُکُنَّ	کِتَابُنَا	کِتَابُنَا

الف کے بعد یائے متکلم کو زبر اور ضمیر واحد غائب کو ہٗ پڑھیں۔ عَصَایَ (میری لاٹھی) عَصَاهُ (اس کی لاٹھی) یَدَایَ (میرے دونوں ہاتھ)۔

حروف جارّہ کے ساتھ بھی ضمیریں ملتی ہیں جو مجرور متصل به حرف کہلاتی ہیں۔

(۱) یہ ضمیریں مجرور متصل بہ اسم کہلاتی ہیں۔ (۲) اس ایک مرد کی کتاب۔

Marfat.com

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکّر	مؤنث	مذکّر	مؤنث	مذکّر	مؤنث
واحد	لَهُ	لَهَا	لَکَ	لَکِ	لِیْ	لِیْ
تثنیه	لَهُمَا	لَهُمَا	لَکُمَا	لَکُمَا	لَنَا	لَنَا
جمع	لَهُمْ	لَهُنَّ	لَکُمْ	لَکُنَّ	لَنا	لَنَا

اسی طور بِ کے ساتھ ملا. بِهٖ (اس کے ساتھ) بِهِمَا' بِهِمْ سے بِیْ' بِنَا تک پڑھو

اسی طور مِنْ سے مِنْهُ (اس سے) مِنْهُمَا' مِنْهُمْ' مِنِّیْ' مِنَّا تک پڑھو۔

اسی طور عَلیٰ سے عَلَیْه (اس پر) عَلَیْهِمَا' عَلَیْهِمْ' عَلَیَّ' عَلَیْنَا تک پڑھو۔

اسی طور اِلیٰ سے اِلَیْهِ (اسکی طرف) اِلَیْهِمَا' اِلَیْهِمْ' اِلَیَّ' اِلَیْنَا تک پڑھو۔

تنبیه۱۔ لِ (جو حرفِ جارّ ہے) ضمیر واحد متکلّم کے سوا باقی ضمیروں کے ساتھ لَ پڑھا جاتا ہے جیسا کہ ابھی لکھا گیا۔ اور لِیْ کو لِیَ بھی پڑھا جاتا ہے۔ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ (=دِیْنِیْ) تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین۔

ضمیر واحد متکلّم مِنْ کے ساتھ لگے تو مِنِّي پڑھنا چاہے اور اِلٰی اور عَلٰی کے ساتھ لگے تو اِلَيَّ (میری طرف) اور عَلَيَّ (مجھ پر) اور فِیَّ کے ساتھ فِیَّ پڑھنا چاہیے۔

هُمْ اور کُمْ کے بعد جب کوئی اسم معرف بللّام ہو تو ان دونوں کے میم کو ضمّہ ـُـ دے کر لام تعریف سے ملا کر پڑھو: لَهُمُ الْمَالُ وَلَکُمُ الْمَالُ.

۵۔ مرکب اضافی پر حرف نِدا داخل ہو تو مضاف کو فتحہ ـَـ پڑھتے ہیں۔ یَاسَیِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار) یا عَبْدَالرَّحْمٰنِ.

تنبیه۲۔ حروف نِدا کئی ہیں جن میں سے یا زیادہ مستعمل ہے۔ جس اسم پر حروف نِدا داخل ہو اُسے مُنادٰی کہتے ہیں۔

مُنادٰی مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس کے آخر کو ضمّہ پڑھنا چاہیے۔ یَا زَیْدُ (اے زید) یَارَجُلُ (اے مرد) اور مضاف ہو تو فتحہ پڑھو۔ جس کی مثال ابھی فقرہ ۵ میں لکھی گئی۔

(۱) اس کے واسطے یا اس کا' اس کی' اس کے' اس کو کے میم کو ضمہ' دے کر لام تعریف سے ملا کر پڑھو لهم المال ولکم المال۔

منادیٰ معرف باللّام ہو تو یا کے ساتھ اَيُّهَا (مذکر کے لیے) اور اَيَّتُهَا (مونث کے لیے) لگانا چاہیے۔ يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) يَا اَيَّتُهَا الْاِبْنَةُ (اے لڑکی)۔ کبھی یا بغیر ہی ان دونوں لفظوں کو منادیٰ پر داخل کرتے ہیں۔ اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) اَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ (اے شریف عورت)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۹

اَبُوْبَكْرٍ	(بکر کا باپ) خاص نام ہے	اَمَامٌ	آگے سامنے
بَنُوْ هَاشِمٍ	(ہاشم کی اولاد) عرب کا ایک قبیلہ ہے	سِنٌّ (الف)	دانت
خَتَنٌ	داماد	صِهْرٌ (الف)	سسرا
خَلْفٌ	پیچھے	قَبِيْلَةٌ (ب قَبَائِل)	قبیلہ۔ خاندان
دِرْهَمٌ	درم (چاندی کا ایک سکہ)	عِنْدَ (یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے)	پاس
دِيْنَارٌ	اشرفی	لِسَانٌ	زبان۔ بولی
ذَهَبٌ	سونا	مَحْيَا	زندگی۔ جینا
رَاجِعٌ	لوٹنے والا	مَمَاةٌ	موت۔ مرنا
رَشِيْدٌ	ٹھیک سمجھ والا	نُسُكٌ	عبادت
سَاعَةٌ	گھنٹہ۔ گھڑی۔ قیامت	وَسِخٌ	میلا

مشق نمبر ۱۰

(۱) يَا وَلَدُ! هَلِ اسْمُكَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ؟	لَا اَبَلِ اسْمِيْ عَبْدُاللّٰهِ اَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ
(۲) يَا عَبْدَاللّٰهِ! هَلْ اَنْتَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ؟	نَعَمْ يَا سَيِّدَتِيْ! نَحْنُ بَنُو هَاشِمٍ
(۳) اَهٰذَا كِتَابُكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟	نَعَمْ هٰذَا كِتَابِيْ اَيُّهَا الْاُسْتَاذُ
(۴) هَلْ هٰذَا بَيْتُ رُفَقَائِكَ؟	لَا! لَيْسَ هٰذَا بَيْتُهُمْ بَلْ بَيْتُنَا
(۵) اَلَيْسَ هٰذَا كِتَابُ اَخِيْكَ؟	بَلٰى! هُوَ كِتَابُ اَخِيْ

Marfat.com

(۶) هَلْ لَکَ اَخٌ يَا خَلِيْلُ؟	نَعَمْ يَا اُسْتَاذِىْ لِىْ اَخْوَانِ
(۷) هَلْ هِى اُخْتُکَ الصَّغِيْرَةُ؟	نَعَمْ هِىَ اُخْتِى الصَّغِيْرَةُ
(۸) اَهٰذَا اَخُوْ مُحَمَّدٍ؟	لَا ! هُوَ اَخُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
(۹) اَرَأَيْتَ اَخَا مُحَمَّدٍ ؟	نَعَمْ! اَخُوْ مُحَمَّدٍ لِىْ رَفِيْقٌ فِى الْمَدْرَسَةِ
(۱۰) هَلْ هٰذَا كِتَابُ اَخِىْ مُحَمَّدٍ؟	نَعَمْ ! هُوَ كِتَابُ اَخِيْهِ
(۱۱) هَلْ رَأَيْتَ بِنْتَىْ خَالِدٍ ؟	نَعَمْ ! بِنْتَاهُ ذَوَ اتَا عِلْمٍ وَ جَمَالٍ
(۱۲) هَلْ يَدَاکَ نَظِيْفَتَانِ؟	نَعَمْ ! يَدَاىَ نَظِيْفَتَانِ
(۱۳) هَلْ ثِيَابُ مُعَلِّمُكُمْ نَفِيْسَةٌ؟	نَعَمْ ! وَعِنْدَ اُمِّىْ سَاعَةٌ مِنَ الذَّهَبِ
(۱۴) هَلْ عِنْدَکَ سَاعَةُ فِضَّةٍ؟	نَعَمْ ! ثِيَابُهُمْ نَفِيْسَةٌ
(۱۵) هَلْ عَلَيْکَ لَهُ دَرَاهِمُ؟	نَعَمْ ! عَلَىَّ لَهُ دَرَاهِمُ وَلِىَ عَلَيْهِ دَنَانِيْرُ
(۱۶) هَلْ ذَهَبَ ابْنُ الْمَلِکِ وَ بِنْتُهُ اِلٰى شِمْلَةَ	لَا! بَلْ هُمَا ذَاهِبَانِ اِلٰى حَيْدَر آباد

(۱۷) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ (حدیث) (۱۸) فِىْ فِيْنَا (يَا فِىْ فَمِنَا) لِسَانٌ وَّاَسْنَانٌ (۲۰) لِسَانُكُمْ عَرَبِيٌّ وَ لِسَانُنَا هِنْدِيٌّ (۲۱) اِبْنَ اَبِىْ بَكْرِ نِ الْكَبِيْرُ عَبْدُاللّٰهِ (۲۲) اَبُوْ بَكْرٍؓ وَعُمَرُؓ هُمَا صِهْرَا رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعُثْمَانُؓ وَعَلِيٌّؓ خَتَنَاهُ (۲۳) بِنْتَا اَبِى الْحَسَنِ وَ اَبْنَاهُ صَالِحُوْنَ (۲۴) مُعَلِّمُوْ مَدْرَسَةِ الْمُسْلِمِيْنَ رِجَالٌ مِنَ الْعُلَمَآءِ الْكِبَارِ (۲۵) لَنَا اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ (۲۶) اَلَيْسَ مِنْكُمْ بِرَجُلٍ رَشِيْدٍ ؟ (۲۷) وَرَبُّکَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ (۲۸) اِنَّ صَلٰوتِىْ وَنُسُكِىْ وَ مُحْيَاىَ وَ مَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح اعراب لگاؤ اور وجہ بتاؤ

(۱). هما غلامان صالحان (۲). هما غلا مازيد (۳). هم معلمون (۴). هم معلموالمدرسة (۵). يدابنت الحسن نظيفتان ورجلا ها وسختان (۶). ان النساء الصالحات معلمات فى مدرسة البنات (۷). هذا فرس غلام ابن الوزير (۸). ولدالمرء ة العاقلة قائم (۹). ابن المرء

Marfat.com

ۃ العاقل جالس امام المعلم(۱۰). بنت الرجل الصالحة جميلة (۱۱). ارأيت الاسد الكبير في حديقة الحيوانات ؟(۱۲). هل هو قاض عادل؟(۱۳). ارأيت القاضي العادل؟(۱۴). هل ذهب القاضي العادل راكبا على الناقة (۱۵). ضرب ابو خالد ابا حامد(۱۶). عثمان رءى زينب عند فاطمة (۱۷). يا عبد الكريم هل رءيت معلمي مدرستنا؟

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ۳۔ اردو میں واحد مخاطب کے لیے عموماً جمع مخاطب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔عربی ترجمہ میں واحد بھی لا سکتے ہیں اور جمع بھی۔عربی ترجمہ میں حرف استفہام (دیکھو سبق ۶ تنبیہ ۴)

حذف نہ کرو۔اگر چہ اردو میں حذف کر سکتے ہیں۔

(۱) کیا تمہارا نام عبدالرحمٰن ہے؟ جی ہاں میرا نام عبدالرحمٰن ہے

(۲) عبدالرحمٰن! کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟ نہیں! یہ عبداللہ کی کتاب ہے

(۳) کیا تمہارے پاس سونے کی گھڑی ہے؟ نہیں! میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے

(۴) کیا وہ تمہارا بڑا بھائی ہے؟ جی ہاں! وہ میرا بڑا بھائی ہے۔

(۵) کیا یہ وزیر کے بیٹے کا گھر ہے؟ نہیں! وہ بادشاہ کے بیٹے کا گھر ہے۔

(۶) تیرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ صاف ہیں؟ جی ہاں! لیکن (بَلْ) اس کے دونوں پاؤں میلے ہیں۔

(۷) تم نے حامد کے بھائی کو دیکھا؟ جی ہاں! حامد کا بھائی ایک اچھا لڑکا ہے۔

(۸) تم نے محمود کی دونوں بہنوں کو دیکھا؟ جی ہاں! اس کی دونوں بہنیں میری ماں کے پاس بیٹھی ہیں۔

(۹) کیا تمہارے معلمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں؟ جی ہاں! ہمارے معلمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں

سوالات نمبر ۵

(۱) اعراب کیا ہے؟
(۲) اسم کی اعرابی حالتیں کتنی ہیں؟
(۳) اعراب کتنے قسم کا ہوتا ہے؟
(۴) اسم کو حالت رفعی میں کب سمجھنا چاہئیے اور حالت نصبی میں کب اور حالت جری میں کب؟
(۵) تثنیہ کا اعراب بیان کرو۔
(۶) جمع مذکر سالم اور جمع مونث سالم کا اعراب کس طرح ہوتا ہے؟
(۷) اسم غیر منصرف کا اعراب بیان کرو۔
(۸) اَلْقَاضِیْ جیسے الفاظ تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھے جائیں گے۔
(۹) اَلْقَاضِیْ سے لام تعریف نکال دیں تو تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھیں گے۔
(۱۰) اَلْعَالِیْ کا تثنیہ اور جمع بناؤ۔
(۱۱) اسم مبنی کسے کہتے ہیں ان کی چند قسمیں بیان کرو۔
(۱۲) تثنیہ اور جمع سالم مذکر جب مضاف ہوں تو ان میں کیا تغیر ہوگا؟
(۱۳) اَبٌ. اَخٌ اور فَمٌ ضمیر واحد کے متکلم کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں انہیں کس طرح پڑھتے ہیں اور جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو کس طرح پڑھو گے؟
(۱۴) اسم مضاف کی صفت لانا ہو تو وہ اپنے موصوف کے ساتھ رہے گی یا فاصلے سے؟
(۱۵) ذُوْ کا اعراب کیا ہوگا اور اس کے تثنیہ . جمع . مونث کا اعراب کیا ہوگا؟
(۱۶) دو اسموں کو ایک اسم کی طرف مضاف کرنا ہو تو اس کی کیا صورت ہوگی؟
(۱۷) مضاف پر حرف ندا داخل ہو تو مضاف کا اعراب کیا ہوگا؟
(۱۸) ضمیریں مضاف الیہ واقع ہوں تو انہیں کون سی ضمیریں کہتے ہیں؟
(۱۹) عَلٰی کے ساتھ ضمیر ملا کر گردان کرو۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّانی عَشَرَ

اَسْمَاءُ الْاِشَارَةِ

ا۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ اسماء اشارہ (اسماء الاشارۃ) ہیں۔اور وہ دو قسم کے ہیں۔

(۱) قریب کے لئے (نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے) ان کی کثیر الاستعمال صورتیں یہ ہیں۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ھٰذَا یہ ایک مرد	ھٰذَانِ (حالت رفعی) ھٰذَیْنِ (حالت نصبی وجری)	ھٰؤُلَاءِ یہ بہت مرد
مونث	ھٰذِہٖ یہ ایک عورت	ھَاتَانِ (حالت رفعی) ھَاتَیْنِ (حالت نصبی وجری)	ھٰؤُلَاءِ یہ بہت عورتیں

(۲) بعید کے لئے (جن سے دور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے)۔انکی عام صورتیں یہ ہیں:

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذَاکَ یا ذٰلِکَ وہ ایک مرد	ذَانِکَ (حالت رفعی) ذَیْنِکَ (حالت نصبی وجری)	اُوْلَاءِ کَ جو اکثر اُوْلٰئِکَ لکھا جاتا ہے
مونث	تاکَ یا تیکَ یا تلکَ وہ ایک عورت	تَانِکَ (حالت رفعی) تَیْنِکَ (حالت نصبی وجری)	اُوْلَاءِ کَ جو اکثر اُوْلٰئِکَ لکھا جاتا ہے

تنبیہ ۱۔ اصل میں اسمائے اشارہ ذَا۔ ذَانِ وغیرہ بغیر ھَا اور کَ کے ہیں۔مگر ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

Marfat.com

تنبیہ ۲۔ کَذٰلِکَ (ویسا ہی۔ایسا ہی) اور ھٰکَذَا (ایسا ہی) بہت مستعمل ہیں۔

تنبیہ ۳۔ اسم اشارہ بعید کے آخر میں جو کاف (کَ) ہے اس کو کبھی مخاطب کے لحاظ سے ضمیر مخاطب مجرود کی طرح بدلا کرتے ہیں جس سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ تبدیلی زیادہ تر "ذٰلِکَ" میں ہوتی ہے۔

ذٰلِکَ ذٰلِکُمَا ذٰلِکُمْ ذٰلِکَ ذٰلِکُنَّ. ان سب کے معنی ایک ہی ہیں۔ ذٰلِکُمَا رَبُّکُمَا ان سب کے معنی ایک ہی ہیں۔

ذٰلِکُمَا رَبُّکُمَا (وہ تم دونوں کا رب ہے) ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ (وہ اللہ تمہارا رب ہے)۔

تنبیہ ٤۔ اسمائے اشارہ تثنیہ کے سوا سب مبنی ہیں۔

١۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر جملے کا ایک جز و یعنی مبتدا یا فاعل یا مفعول ہوتے ہیں (مرکب توصیفی یا مرکب اضافی کی مانند)۔

٣۔ مشارٌ الیہ ہمیشہ مُعَرَّف بِاللّام یا مضاف ہوگا۔

٤۔ اگر مشارٌ الیہ مُعَرَّف باللّام ہو تو اسم اشارہ پہلے لانا چاہیے۔ جیسے هٰذَا الْكِتَابُ (یہ کتاب)۔

اور اگر وہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اسم اشارہ کو مضاف الیہ کے بعد لانا چاہئے جیسے كِتَابُكُمْ هٰذَا (تمہاری یہ کتاب) اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا (بادشاہ کا یہ لڑکا)۔

اگر مذکورہ فقروں میں اسم اشارہ پہلے لایا جائے اور کہا جائے هٰذَا كِتَابُكُمْ تو اس کے معنی ہوں گے "یہ تمہاری کتاب ہے" اِس صورت میں "كِتَابُكُمْ" مشارٌ الیہ نہیں بلکہ خبر ہے۔ اسی لئے جملہ پورا ہو جاتا ہے (جیسا کہ ابھی لکھا جاتا ہے)۔

٥۔ جب اسم اشارہ اکیلا (بغیر مشارٌ الیہ) کے جملے میں مبتدا واقع ہو تو دیکھیں۔

الف) اگر خبر معرّف باللّام ہے تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر بڑھا دیں جو صیغے میں اسم اشارہ کے مطابق ہو (جیسا کہ سبق ٦ جملہ اسمیہ کے بیان میں تم نے پڑھا ہے): هٰذَا هُوَ الْكِتَابُ (یہ کتاب ہے) اُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہ لوگ (یا وہی لوگ) فلاح پانے والے ہیں۔

ان مثالوں میں مشارٌ الیہ مقدر ہے گویا دراصل یہ ہے هٰذَا الشَّیْئُ هُوَ الْكِتَابُ.

(١) دل میں پوشیدہ

Marfat.com

اُولٰئِکَ النَّاسُ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

ب) اگر خبر معرّف باللام نہ ہو تو ضمیر نہ بڑھائیں: هٰذَا کِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)۔ اس مثال میں بھی مشارٌ الیہ مقدر ہے۔

ج) اور اگر مضاف ہو تو بھی ضمیر کی ضرورت نہیں: هٰذَا اِبْنُ الْمَلِکِ (یہ بادشاہ کا بیٹا ہے) هٰذَا کِتَابُکُمْ (یہ تمہاری کتاب ہے)۔ البتہ کلام میں زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو ضمیر بڑھا دیتے ہیں: هٰذَا هُوَ کِتَابُکُمْ (یہی تمہاری کتاب ہے) ذَاکَ هُوَ ابْنُ الْمَلِکِ (وہی بادشاہ کا بیٹا ہے)۔

تنبیہ ۵۔ اِبْنُ الْمَلِکِ هٰذَا اور هٰذَا اِبْنُ الْمَلِکِ ان دونوں مثالوں کے فرق کو خوب ذہن نشین کرلو۔

تنبیہ ۶۔ هٰهُنَا یا هُنَا (یہاں) اور هُنَاکَ (وہاں) بھی اسم اشارہ ہیں۔ان کے استعمال کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۱

تِیْنٌ	انجیر	لَا رَیْبَ	کچھ شک نہیں
حُمْرَةٌ	سرخی	عَمٌّ (الف)	چچا
خَالٌ الف۔ اَخْوَالٌ)	ماموں	عَمَّةٌ	پھوپھی
خَالَةٌ	خالہ	اَلْمُتَّقِیْ	پرہیزگار
رَیْبٌ	شک	مَطْلُوْبٌ	مقصود
مَنْظَرٌ (ل)	نظارہ	قَالَ (فعل ماضی مذکر)	اس مرد نے کہا
هُدیً	ہدایت	قَالَتْ (مونث)	اس عورت نے کہا
وَجْهٌ (ب)	مُنھ	کَاَنَّ	گویا کہ جیسا کہ

مشق نمبر ۱۱

(۱) هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبِيْ (۲) هٰذِهٖ اَمْرَأَةٌ حَسَنَةٌ (۳) هٰذَانِ الرَّجُلَانِ اَخَوَانِ (۴) هٰٓؤُلَآءِ الْاَشْخَاصُ اِخْوَانٌ (۵) كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ نَظِيْفٌ وَ كَذٰلِكَ وَجْهُهٗ (۶) كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا وَسِخٌ (۷) اِسْمُ هٰذِهِ الْبِنْتِ زَيْنَبُ (۸) تِلْكَ الْمَنَاظِرُ حَسَنَةٌ (۹) هَاتَانِ الْيَدَانِ نَظِيْفَتَانِ (۱۰) اَهٰذَا اَخُوْكَ اَمْ ذَاكَ؟ (۱۱) ذَاكَ عَمِّيَ وَهٰذَا ابْنُ عَمِّيْ (۱۲) هٰذَا الرَّجُلُ خَالِيْ وَ تِلْكَ الْمَرْأَةُ خَالَتِيْ وَهٰذِهٖ عَمَّتِيْ (۱۳) وَجْهُ هٰذِهِ الابْنَةِ لَيْسَ بِقَبِيْحٍ (۱۴) اُخْتَايَ تَانِكَ قَآئِمَتَانِ اَمَامَ الْمُعَلِّمَةِ (۱۵) هٰذِهِ الْكُمَّثْرٰى حُلْوَةٌ جِدًّا وَ كَذٰلِكَ هٰذَا التِّيْنُ (۱۶) تِلْكَ الْبُيُوْتُ لِذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ (۱۷) فِيْ يَدَيْكَ هَاتَيْنِ حُمْرَةٌ (۱۸) ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ. هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (۱۹) اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۲۰) قِيْلَ (کہا گیا) اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؟ (۲۱) قَالَتْ كَاَنَّهٗ (گویا کہ وہ) (۲۲) اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ (۲۳) فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ (دیکھو سبق ۱۰۔۷) (۲۴) قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ.

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) یہ طبیب عالم ہے (۲) میرا یہ دوست دولت مند ہے

(۳) وہ دوست (جمع) دولت مند ہیں۔ (۴) بادشاہ کا یہ لڑکا سخی ہے۔

(۵) یہ دونوں بھائی ہیں۔ (۶) وہ اونٹنی خوبصورت ہے۔

(۷) یہ خوبصورت لڑکا نیک ہے (۸) اے عبداللہ! کیا یہ تمہارا لڑکا ہے؟

(۹) وہ لڑکے اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہیں۔

(۱۰) یہ (ایک) اچھا آدمی ہے اور وہ دونوں بدکار ہیں۔

(۱۱) وہ لڑکی نیک ہے اور ویسی ہی اس کی ماں۔

Marfat.com

سوالات نمبر ۶

(۱) اسماء اشارہ کی کثیر الاستعمال صورتیں کیا ہیں؟

(۲) اسماء اشارہ میں معرب کون سے الفاظ ہیں؟

(۳) جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے کیا کہتے ہیں؟

(۴) مشارٌ الیہ ہمیشہ کس طرح استعمال ہوتا ہے؟

(۵) مشارٌ الیہ معرّف باللّام ہو تو اسم اشارہ کہاں رکھنا چاہیے؟

(۶) جب اسم اشارہ بغیر مشارٌ الیہ کے جملے میں آئے تو اس کا استعمال کی کیا صورتیں ہوں گی؟

(۷) کِتَابُکُمْ هٰذَا اور هٰذَا کِتَابُکُمْ کے معنی اور ترکیب میں کیا فرق ہے۔

(۸) ذٰلِکَ. ذٰلِکُمَا. ذٰلِکُمْ. ذٰلِکِ. ذٰلِکُمَا. ذٰلِکُنَّ ان تمام الفاظ کے معنوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

(۹) ذٰلِکَ یا تِلْکَ وغیرہ کے ک میں مذکورہ طریقہ پر تبدیلیاں کب ہوتی ہیں۔ مثالیں دے کر سمجھاؤ۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّالِث عَشَر

اَسْمَآءُ الِاسْتِفْهَام

۱۔ مَنْ (کون)، مَا (کیا)، مَاذَا (کیا)، اَیْشَ[1] (کیا)، اَيٌّ (کونسا) اَيَّةٌ (کونسی) کَمْ (کتنا۔کتنی)، کَیْفَ (کیسا۔کیسی)، اَیْنَ (کہاں) مَتٰی (کب)، لِمَا (کیوں)، لِمَاذَا (کیوں)، اَنّٰی (کہاں سے۔کس طرح سے)۔

تنبیہ ۱۔ اسمائے استفہام اَيٌّ اور اَيَّةٌ کے سوا سب مبنی ہیں (دیکھو سبق ۱۰۔۹)۔

تنبیہ ۲۔ سبق ٦ تنبیہ ۴ میں تم نے پڑھا ہے کہ هَلْ اور اَ سے جملے میں استفہام کے معنی پیدا ہوتے ہیں وہ دونوں حرف استفہام تو مبتدا، فاعل یا مفعول بن سکتے ہیں۔

۲۔ اسماء استفہام جملوں کے شروع میں داخل ہوتے ہیں: مَنْ اَبُوْکَ (تیرا باپ کون ہے؟) مگر جب وہ مضاف الیہ واقع ہوں تو عام قاعدے کے مطابق انہیں مضاف کے بعد لانا چاہیے: کِتَابُ مَنْ (کس کی کتاب) یا اسمِ استفہام پر لِ (حرف جار) بڑھا کر جملے کے شروع میں بھی لا سکتے ہیں۔لِمَنِ الْکِتَابُ (کس کی کتاب ہے؟) لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ (آج کے دن ملک کس کا ہے؟)

۳۔ حروفِ جارّہ (دیکھو سلسلہ الفاظ نمبر ٦) اسمآء استفہام کے شروع میں لگائے جاتے ہیں لِمَنْ (کس کا) بِکَمْ (کتنے میں)، اِلٰی اَیْنَ (کہاں کو) مِنْ اَیْنَ (کہاں سے) اِلٰی مَتٰی (کب تک)، مِمَّا دراصل مِنْ مَا (کس چیز سے، مِمَّنْ دراصل مِنْ مَنْ (کس شخص سے) عَمَّا = عَنْ مَا (کس چیز سے۔کس چیز کی نسبت)، فِیْمَا (کس چیز میں)۔

۴۔ مَا بعض حروفِ جارّہ کے ساتھ کبھی بغیر الف کے بولا جاتا ہے چنانچہ لِمَا سے لِمَ، عَمَّا سے عَمَّ، فِیْمَا سے فِیْمَ ہو جاتا ہے۔

---

(۱) دراصل اَیُّ شَیْءٍ

Marfat.com

۵۔ اَيٌّ اور اَيَّةٌ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوا کرتے ہیں: اَيُّ رَجُلٍ یا اَیُّ الرِّجَالِ (کونسا مرد) اَيَّةُ مَرْاَةٍ یا اَيَّةُ النِّسَآءِ (کونسی عورت)، سمجھ لو اَیٌّ کے بعد نکرہ تو واحد ہوگا اور معرّف بِاللّام جمع۔

٦۔ كَمْ کے بعد اسم "منصوب" اور واحد ہوتا ہے۔ كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكُمْ (تمہارے پاس کتنے درہم ہیں؟) كَمْ سَنَةً عُمْرُكَ (تیری عمر کتنے سال کی ہے؟)

۷۔ كَمْ کبھی استفہام کے لیے نہیں بلکہ خبر کے لیے ہوتا ہے۔ کم خبر یہ کہتے ہیں۔ اس وقت اس کے معنی ہوں گے "کئی ایک" یا بہترے۔ كَمْ خبریّہ کے بعد اسم مجرور ہوتا ہے کبھی "واحد" کبھی "جمع" جیسے۔

كَمْ عَبْدٍ یا عَبِيْدٍ اَعْتَقْتُ (میں نے بہترے غلام آزاد کر دیے)۔

كَمْ استفهامیہ کے بعد کمتر اور خبریّہ کے بعد اکثر مِنْ کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ كَمْ مِنْ رُبِيَّةٍ عِنْدَكَ؟ كَمْ مِنْ دِيْنَارٍ یا دَنَانِيْرَ صَرَفْتُهَا عَلَى الْفُقَرَآءِ (میں نے بہتیری اشرفیاں فقیروں پر صرف کیں)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ١١

اَمْرٌ	کام۔ حکم	عَصًا	لاٹھی
بَيْنَ	درمیان	قَلَمُ الْحِبْرِ	سیاہی کا قلم
حِبْرٌ	سیاہی	قَلَمُ الرَّصَاصِ	پنسل۔ سیسہ کا قلم
خَمْسَةٌ	پانچ	قَهَّارٌ	زبردست
رُبِيَّةٌ	روپیہ	وَاحِدٌ	ایک
سَمِيْنٌ (ج)	فربہ	يَمِيْنٌ	دایاں ہاتھ۔ دائیں
ضَرُوْرِيٌّ	ضروری	يَسَارٌ	بایاں ہاتھ۔ بائیں
عَافِيَةٌ	آرام		

مشق نمبر ۱۲ (الف)

(۱) مَاهٰذَا؟	هٰذَا قَلَمُ الرَّصَاصِ
(۲) وَمَاذَاکَ؟	ذَاکَ قَلَمُ الْحِبْرِ
(۳) مَاهٰذِهٖ ؟	هٰذِهٖ دَوَاةٌ
(۴) وَمَاذَا فِی الدَّوَاةِ؟	فِی الدَّوَاةِ حِبْرٌ
(۵) مَنْ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ؟	هٰذَانِ عَمِّیْ وَ خَالِیْ
(۶) وَمَنْ تِلْکَ الْبِنْتُ بَیْنَهُمَا؟	تِلْکَ اُخْتِی الصَّغِیْرَةُ زُبَیْدَةُ
(۷) اَیُّ رَجُلٍ جَالِسٌ خَلْفَکَ؟	ذَاکَ اَخِی الْکَبِیْرُ حَامِدٌ
(۸) مَنْ هٰٓؤُلَآءِ الرِّجَالُ ؟	هٰٓؤُلَآءِ اَسَاتِذَةُ الْمَدْرَسَةِ
(۹) مَنْ هٰٓؤُلَآءِ النِّسَاءُ؟	هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ فِی مَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ
(۱۰) اَیْنَ اَخُوْکَ الصَّغِیْرُ؟	هُوَ ذَهَبَ اِلَی المدرسة
(۱۱) مَتٰی ذَهَبَ ؟	ذَهَبَ قَبْلَ سَاعَتَیْنِ
(۱۲) لِمَنْ هٰذَا الْکِتٰبُ؟	هٰذَاهُوَ کِتَابِیْ
(۱۳) مَنْ رَّبُّکَ ؟	اَللّٰهُ رَبِّیْ
(۱۴) مَنْ نَبِیُّکَ؟	مُحَمَّدٌ رسولُ اللّٰه نَبِیِّیْ
(۱۵) مَادِیْنُکَ؟	اَلْاِسْلَامُ دِیْنِیْ

مشق نمبر ۱۲ (ب)

(۱) مَا اسْمُکَ یَا وَلَدُ؟	اِسْمِیْ عَبْدُ اللّٰهِ یَا سَیِّدِیْ
(۲) مَا اسْمُ اَبِیْکَ یَاعَبْدَاللّٰهِ؟	اِسْمُهٗ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
(۳) مِنْ اَیْنَ اَنْتُمْ ؟	نَحْنُ مِنْ مَکَّةَ
(۴) اِلٰی اَیْنَ ذَاهِبُوْنَ اَنْتُمْ؟	نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَی الْهِنْدِ
(۵) کَیْفَ حَالُکُمْ ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْنُ بِالْعَافِیَةِ
(۶) کَمْ وَلَدَ الَکَ یَا خَالِدُ؟	لِیْ خَمْسَةُ اَوْلَادٍ یَاسَیِّدِیْ

Marfat.com

(٧) كَمْ بِنْتًا حَاضِرَةٌ فِي الْمَدْرَسَةِ؟	اَلْيَوْمَ فِي الْمَدْرَسَةِ
(٨) كَمْ لَكَ مِنَ الْإِخْوَانِ وَالْاَخَوَاتِ؟	لِيْ اُخْتَانِ وَاَخٌ وَاحِدٌ
(٩) بِكَمْ هٰذِهِ الْبَقَرَةُ السَّمِيْنَةُ؟	هذه الْبَقَرَةُ بِعِشْرِيْنَ رُبِّيَّةً
(١٠) لِمَ جَالِسٌ اَنْتَ هٰهُنَا؟	اَنَا جَالِسٌ لِاَ مْرٍ ضَرُوْرِيّ
(١١) مَاتِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَامُوْسٰى؟	هِيَ عَصَايَ
(١٢) قَالَ اَنّٰى لَكِ هٰذَا؟	قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ
(١٣) لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؟	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
(١٤) مَتٰى نَصْرُاللّٰهِ ؟	اَلَآ اِنَّ نَصْرَاللّٰهِ قَرِيْبٌ

مشق نمبر ١٢ (ج) ذیل کے سوالات کے جوابات پڑھے ہوئے الفاظ کی مدد سے لکھو

(١) مَا هٰذَا؟	(١١) مَنْ ضَرَبَ اَخَاكَ ؟
(٢) ماهذه. ؟	(١٢) مَنْ ضَرَبَ اَخِيْ؟
(٣) مَاذَاكَ؟	(١٣) كَمْ لَكَ مِنَ الْإِخْوَانِ؟
(٤) مَاتِلْكَ؟	(١٤) بِنْتُ مَنْ هٰذِهٖ ؟
(٥) مَنْ هٰذَا	(١٥) اَيْنَ اَبُوْهَا ؟
(٦) مَنْ هٰذَانِ؟	(١٦) اَرَاَيْتَ اَبَاهَا؟
(٧) مَنْ هٰؤُلَاءِ؟	(١٧) اَرَاَيْتَ بَيْتَ اَبِيْهَا؟
(٨) اَيْشَ اسْمُكَ؟	(١٨) اَيَّةُ النِّسَآءِ جَالِسَةٌ عِنْدَ اُمِّكَ؟
(٩) اَيْنَ اَخُوْكَ يَا اَحْمَدُ ؟	(١٩) كَيْفَ هٰذَا الْكِتٰبُ ؟ سَهْلٌ اَمْ صَعْبٌ؟
(١٠) مَا اسْمُ اَخِيْكَ ؟	(٢٠) مَتٰى ذَهَبَ اَبُوْكَ اِلٰى بَمْبَائِي

Marfat.com

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) تم کون ہو؟	جناب (یا سیدی) میں حامد ہوں
(۲) تمہارے باپ کا نام کیا ہے؟	میرے باپ کا نام حسن ابن علی ہے
(۳) عبدالرحمٰن کے کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیاں ہیں؟	اس کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں
(۴) تمہارے سامنے کونسی عورت کھڑی ہے؟	وہ میرے بھائی کی بیوی ہے
(۵) اس (عورت کے ہاتھ میں کیا ہے؟	اس کے ہاتھ میں کپڑے ہیں۔
(۶) وہاں کتنے آدمی کھڑے ہیں؟	وہاں پانچ آدمی کھڑے ہیں
(۷) آج کتنے لڑکے حاضر ہیں؟	جناب! آج تیس ۳۰ لڑکے حاضر ہیں
(۸) محمود تو یہاں کیوں کھڑا ہے؟	میں ایک ضروری کام کیلئے کھڑا ہوں۔
(۹) یہ کتاب کتنے کی ہے۔	یہ کتاب پانچ روپے کی ہے۔
(۱۰) خالد تمہارے کتنے بھائی ہیں؟	جناب میرے دو بھائی ہیں۔
(۱۱) یہ چھوٹا کتا کس کا ہے	یہ میرے ماموں کا کتا ہے۔
(۱۲) ابھی تم کہاں جا رہے ہو؟	جناب! ہم مدرسے سے جا رہے ہیں
(۱۳) تیرا بھائی کب گیا؟	وہ ایک گھنٹہ قبل گیا

ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو

تنبیہ۔ چھٹے سبق میں **جملہ اسمیہ** اور دسویں سبق میں **جملہ فعلیہ** کی ترکیب کی طرف کچھ اشارہ ہو چکا ہے۔ یہاں پھر چند آسان جملوں کی ترکیب سادہ طریقے پر لکھی جاتی ہے۔ **جملہ اسمیہ** ہو یا **فعلیہ** اگر اس میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو تو اسے **خبریہ** کہو اور کوئی بات پوچھی گئی ہو تو **استفہامیہ** کہو جسے انشائیہ بھی کہتے ہیں۔

۱.	حَامِدٌ		جَالِسٌ	
	مبتدا		خبر	جملہ اسمیہ خبریہ
۲.	عَلِيٌّ	رَجُلٌ	سَخِيٌّ	
	مبتدا	موصوف	صفت مل کر خبر	جملہ اسمیہ خبریہ

Marfat.com

۳. مَنْ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ؟

اسم استفہام مبتدا، خبر، حرف جار، مجرور (متعلق خبر) — جملہ اسمیہ استفہامیہ

۴. هَلْ كَتَبَ زَيْدٌ مَكْتُوْبًا الى خَالِدٍ؟

حرف استفہام، فعل، فاعل، مفعول، جار، مجرور و متعلق فعل — جملہ فعلیہ استفہامیہ

سوالات نمبر ۷

(۱) اسماء استفہام کون کون سے لفظ ہیں اور حروف استفہام کون کون سے؟ اور دونوں میں فرق کیا ہے۔

(۲) اسماء استفہام کو جملوں میں کہاں رکھنا چاہیے؟

(۳) اسماء استفہام میں کونسا لفظ معرب ہے؟

(۴) كَمْ کتنے قسم کا ہے اور ہر قسم کے اسم کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

(۵) اَيٌّ اور اَيَّةٌ کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟ مثالیں دیکر سمجھاؤ۔

(۶) عَمَّ اور فِيْمَ اصل میں کیا ہیں؟

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ

لمن هذه الناقة الفارهة ومن راكب عليها ؟ هل هو عمك ؟ و اية مرة قائمة عند باب دارك و لماذا؟ ومن عن يمينها؟ هل هو ولد ها الكبير؟ كم لك من الناقات يا صالح و كم لك من البقرات؟ كم شاة عندك يا حامد و كم بقرة ؟ هل ارسل محمود مكتوبا الىٰ ابيه؟ نعم ياسيدى كم[1] مكتوب ارسل محمود الى ابيه لكن ماجاء جواب من عنده.

---

(۱) کم خبر یہ ہے۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ الرَّابِعَ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ

۱۔ فعل در حقیقت دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ماضی جس سے کام کا ہو چکنا معلوم ہوتا ہے۔ کَتَبَ (اس نے لکھا) دوسرا مضارع جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کام اب تک پورا نہیں ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے یا ہوگا: یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے لکھے گا)۔
بعض علمائے صرف امر حاضر (اُکْتُبْ = لکھ) کو فعل کی تیسری قسم مانتے ہیں۔

۲۔ حروف اصلیہ[1] فعل میں عموماً تین ہوتے ہیں۔: کَتَبَ (اس نے لکھا) کو بعض فعلوں میں چار بھی ہوتے ہیں: تَرْجَمَ (اس نے ترجمہ کیا)۔

تنبیہ ۱۔ لفظ کے حروفِ اصلیہ کو **مادہ** کہتے ہیں۔ فعلوں میں ماضی کا صیغہ واحد غائب ہی ایک ایسا لفظ ہے جس میں محض مادے کے حروف رہتے ہیں یہاں تک کہ **مصدر** اور اس کے تمام مشتقات کے حروفِ اصلیہ کی شناخت صیغہ مذکور ہی پر منحصر ہے۔ اس لیے اگر مصدری معنی بتلانے کے لیے اسی صیغے کو لکھیں تو مناسب ہوگا تاکہ طالب کو لفظ کے مادے سے بھی واقفیت ہو جائے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ کَتَبَ کے معنی "لکھنا" اگرچہ دراصل اس کے معنی ہیں "اس نے لکھا" ہاں مصدری معنی بولنے کی ضرورت ہو تو مصدر ہی بولنا چاہیے: تَعَلَّمُوا الْکِتَابَةَ وَالْقِرَاءَةَ (لکھنا اور پڑھنا سکھو)۔ اَلْکِتَابَةُ کَتَبَ کا اور اَلْقِرَاءَةُ قَرَأَ کا مصدر ہے۔

۳۔ سہ حرفی ماضی معروف صیغہ واحد مذکر غائب فَعَلَ. فَعِلَ. یا فَعُلَ کے وزن پر ہوتا ہے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) سَمِعَ (اُس نے سنا) کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)۔
چنانچہ اس امر کی تفصیل سبق ۱۶ اور چار حرفی فعل کا بیان سبق ۲۵ میں ہوگا۔

---

(۱) حروف اصلیہ اور حروف زوائد کا بیان سبق ۸ میں گزر چکا ہے۔

Marfat.com

الفعل الماضی المعروف

۴۔ فعل ماضی کی گردان یعنی اس کے کل صیغے حسب ذیل ہیں۔

دائیں سے بائیں پڑھیں

		واحد	تثنیہ	جمع
	مذکر	كَتَبَ (اس ایک مرد نے لکھا)	كَتَبَا (ان دو مردوں نے لکھا)	كَتَبُوْا (ان بہت مردوں نے لکھا)
	مونث	كَتَبَتْ (اس ایک عورت نے لکھا)	كَتَبَتَا (ان دو عورتوں نے لکھا)	كَتَبْنَ (ان بہت عورتوں نے لکھا)
	مذکر	كَتَبْتَ (تو ایک مرد نے لکھا)	كَتَبْتُمَا (تم دو مردوں نے لکھا)	كَتَبْتُمْ (تم بہت مردوں نے لکھا)
	مونث	كَتَبْتِ تو ایک عورت نے لکھا)	كَتَبْتُمَا تم دو عورتوں نے لکھا)	كَتَبْتُنَّ (تم بہت عورتوں نے لکھا)
	مذکر	كَتَبْتُ (میں ایک مرد نے لکھا)	كَتَبْنَا (ہم دو مردوں نے لکھا)	كَتَبْنَا (ہم بہت مردوں نے لکھا)
	مونث	كَتَبْتُ (میں ایک عورت نے لکھا)	كَتَبْنَا (ہم دو عورتوں نے لکھا)	كَتَبْنَا (ہم بہت مردوں نے لکھا)

تنبیہ ۲۔ کل صیغے تو اٹھارہ ہیں لیکن گردان میں صرف چودہ صیغے پڑھے جاتے ہیں۔ کیونکہ اتنے ہی صیغوں میں سب کے معنی نکل آتے ہیں پھر ایک ہی لفظ کو بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ چودہ صیغوں میں بھی ایک لفظ كَتَبْتُمَا دو دفعہ آجاتا ہے۔ ضرورت تو اس کی بھی نہیں لیکن خاص مصلحت سے اس کے دہرانے کا رواج پڑ گیا ہے۔ جہاں ایسا نشان **X** ہے وہ صیغے نہیں پڑھے جاتے۔

تنبیہ ۳۔ فعل کے ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر ہوتی ہے ان ضمیروں کو **ضمائر مرفوعہ متصلہ** کہتے ہیں۔

تنبیہ ٤۔ كَتَبَتْ (صیغہ واحد مونث غائب) کو مابعد کے لفظ سے ملانا ہو تو آخر کی جزم نکال کر زیر پڑھیں۔ كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ الْمَكْتُوْبَ (استانی نے خط لکھا) اور جن صیغوں کے آخر میں الف یا واو ہو تو مابعد سے ملانے کے وقت اُن کا تلفظ نہ کریں: اَلرَّجُلَانِ كَتَبَا الْمَكْتُوْبَ. اَلرِّجَالُ كَتَبُوا الْمَكْتُوْبَ.

۵. فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن کے افعال بھی مذکورہ گردان کے قیاس پر گردانے جائیں:

شَرِبَ (اس نے پیا) شَرِبَا، شَرِبُوْا سے شَرِبْنَا تک۔

كَرُمَ (وہ بزرگ ہوا) كَرُمَا، كَرُمُوْا سے كَرُمْنَا تک۔

Marfat.com

۶۔ فَعَلَ ، فَعِلَ اور فَعُلَ یہ اوزان ماضی معروف کے ہیں۔ ان سب کا مجہول فُعِلَ کے وزن پر آتا ہے: کَتَبَ سے کُتِبَ (وہ لکھا گیا) شَرِبَ سے شُرِبَ (وہ پیا گیا) کَرُمَ سے کُرِمَ.

فعل مجہول کے ساتھ فاعل نہیں آتا بلکہ صرف مفعول آتا ہے اسی کو نائب الفاعل (فاعل کا قائم مقام) کہتے ہیں اور فاعل کی طرح اُسی کو رفع دیتے ہیں: شُرِبَ اللَّبَنُ (دودھ پیا گیا)۔ اس جملہ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ''پینے والا'' (فاعل) کون ہے؟

۷۔ ماضی پر لفظ مَا[1] لگا دینے سے ماضی منفی ہو جاتا ہے: مَا کَتَبَ (اُس نے نہیں لکھا)، مَاشَرِبَ (اُس نے نہیں پیا)۔

۸۔ اکثر اوقات ماضی پر لفظ قَدْ یا لَقَدْ (بیشک) بڑھایا جاتا ہے جس سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ترجمے میں ہمیشہ اس کے معنی لینے کی ضرورت نہیں: قَدْ ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْراً (بیشک زید نے بکر کو مارا) یا (زید نے بکر کو مارا۔)

۹۔ چھٹے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جس جملہ کا پہلا جزو فعل ہو وہ جملہ فعلیہ ہے۔ جملہ فعلیہ میں فعل کے بعد عموماً فاعل آتا ہے جو حالت رفعی میں ہوتا ہے۔ جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا) اور فعل متعدّی ہو تو تیسرا جزو مفعول ہوتا ہے۔ جو حالت نصبی میں ہوا کرتا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰): اَکَلَ زَیْدٌ خُبْزاً . ان کے سوا باقی سب متعلقات کہلاتے ہیں۔ جیسے مَعَ اللَّحْمِ (گوشت کے ساتھ) فِی الْبَیْتِ (گھر میں) اَلْیَوْمَ (آج) وغیرہ۔ کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر دیا جاتا ہے۔ اِسی طرح متعلقات کو فاعل پر مفعول پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر سکتے ہیں۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (آج میں نے کامل کر دیا تمہارے لیے تمہارا دین)۔ اس جملہ میں اَلْیَوْمَ اور لَکُمْ متعلقات ہیں۔ پہلا فعل پر دوسرا مفعول پر مقدم ہے۔

۱۰۔ جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ رہے گا (خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع) البتہ فاعل مذکّر کے لیے مذکّر کا صیغہ آئے گا۔ اور مؤنّث کے لیے مؤنّث کا صیغہ: کَتَبَ وَلَدٌ ، کَتَبَ وَلَدَانِ، کَتَبَ اَوْلَادٌ، کَتَبَتِ ابْنَۃٌ ، کَتَبَتِ ابْنَتَانِ

Marfat.com

اور کَتَبَتْ بَنَاتٌ ۔مگر فاعل پہلے آئے تو فعل وفاعل کے صیغے یکساں ہوں گے۔اس مسئلہ کی تفصیل سبق ۱۸ (حصہ دوم) میں لکھی جائے گی۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۲

تنبیہ۔ ذیل کے سلسلہ الفاظ میں ہرایک فعل ماضی کے ساتھ اس کا مضارع بھی لکھ دیا گیا ہے: ہرایک فعل ماضی کوگذری ہوئی گردان پر ایک بار گردان لیں تو اچھا ہوگا۔پھر ہر ایک فعل کا ماضی مجہول بھی بنالیں اور گردان کرلیں خصوصا مدارس کے عزیز طلبہ ضرور اتنی تکلیف برداشت کریں۔

اَکَلَ	یَأْکُلُ	کھانا	تَرَکَ	یَتْرُکُ	چھوڑنا
بَعَثَ	یَبْعَثُ	بھیجنا	خَرَجَ	یَخْرُجُ	نکلنا
دَخَلَ	یَدْخُلُ	داخل ہونا	فَتَحَ	یَفْتَحُ	فتح کرنا۔کھولنا
طَلَبَ	یَطْلُبُ	مانگنا۔بلانا	فَرِحَ	یَفْرَحُ	خوش ہونا
طَلَعَ	یَطْلُعُ	طلوع ہونا	فَهِمَ	یَفْهَمُ	سمجھنا
غَرَبَ	یَغْرُبُ	غروب ہونا	قَتَلَ	یَقْتُلُ	قتل کرنا
غَلَبَ	یَغْلِبُ	غالب ہونا	نَجَحَ	یَنْجَحُ	کامیاب ہونا

اَقْرَبُوْنَ	قریبی رشتہ دار	غُلَامٌ	لڑکا۔غلام۔خادم
اَلَّذِیْنَ	جولوگ۔وہ لوگ جو	فَرَحٌ (مصدر)	خوشی۔خوش ہونا
اَلْآنَ	ابھی	فِئَةٌ	گروہ۔جماعت
اِلَی الْآنَ	اب تک	قَوْلٌ (الف)	بات
تَمْرِیْضٌ	بیمار کی خدمت کرنا (نرسنگ)	کَاَنَّمَا	گویا کہ
جَنَّةٌ	باغ	کَمَا	جیسا کہ
جَمِیْعٌ	سب کے سب	لِاَنَّ	اس کے لیے
زَرْعٌ (ب)	کھیتی	اَلْمُسْتَشْفٰی	شفاخانہ۔ہسپتال

Marfat.com

سَارِق	چور	مَرِیْض (ج مَرْضٰی)	بیمار
شَهَادَةٌ	گواہی، سند	اِلَّا	مگر
طَعَامٌ	کھانا	ذَ	تو۔ پھر کیونکہ
اَلْعَامُ	سال۔ سال رواں	جُزْءٌ	ٹکڑا۔ پارہ

مشق نمبر ۱۳ (الف)

الماضی المعروف	الماضی المجهول
هو (یَا رَشِیْدُ) قَرَءَ الْقُرْاٰن قَرَءَ رَشِیْدُن الْقُرْاٰن	هُوَ (یَا الْقُرْاٰنُ) قُرِءَ قُرِءَ الْقُرْاٰنُ
هُمَا (یَا رَجُلاَن) قَرَءَ اکِتَابًا	هُمَا (یَا رَجُلاَن) طُلِبَا
هُمْ (یَا اَلرِّجَالُ) قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ	هُمْ (یَا اَلرِّجَالُ) طُلِبُوْا
هِیَ (یَا بِنْتٌ) کَتَبَتْ مَکْتُوبًا	هِیَ (یَا بِنْتُ) طُلِبَتْ
هُمَا (یَا بِنْتَان) کَتَبَتَا مَکْتُوْبَیْنِ	هُمَا (یَابِنْتَان) طُلِبَتَا
هُنَّ (یَا اَلْبَنَاتُ) کَتَبْنَ مَکَاتِیْبَ اَنْتَ اَکَلْتَ تُفَّاحًا	هُنَّ (یَا اَلْبَنَاتُ) طُلِبْنَ اَنْتَ بُعِثْتَ اِلٰی لاهور
اَنْتُمَا اَکَلْتُمَا رُمَّانًا	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلٰی کَرَاشْی (کراچی)
اَنْتُمْ اَکَلْتُمْ بِطِّیْخًا	اَنْتُمْ بُعِثْتُمَا اِلٰی مَکَّةَ
اَنْتِ طَلَبْتِ الْعِلْمَ	اَنْتِ بُعِثْتِ اِلَی الْمَدْرَسَةِ
اَنْتُمَا طَلَبْتُمَا الْعِلْمَ	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلَی الْبَیْتِ
اَنْتُنَّ طَلَبْتُنَّ الْعِلْمَ	اَنْتُنَّ بُعِثْتُنَّ اِلَی الْمُسْتَشْفٰی
اَنَا شَرِبْتُ مَآءً	اَنَا بُعِثْتُ اِلٰی دِهْلی
نَحْنُ شَرِبْنَا لَبَناً	نَحْنُ بُعِثْنَا اِلٰی کلکتہ

(۱) فعل معروف وہ ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔

(۲) مجہول وہ ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو اس کے ساتھ فاعل کا ذکر ہی نہ ہو۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۳ (ب)

(۱) یارشیدُ ! ھل قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ؟	نَعَمْ یا سیِّدی قرأتُ جُزْءً امِنْهُ
(۲) هَلْ كَتَبْتَ المكتوبَ اِلٰی ابیک؟	نَعَمْ كَتَبْتُ الْبَارِحَةَ
(۳)مَتٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟	مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَی الْاٰنَ
(۴) هَلْ غَرَبَ الْقَمَرُ؟	نَعَمْ غَرَبَ الْقَمَرُ قَبْلَ سَاعَةٍ
(۵) مَاذَا اَكَلْتِ الْيَوْمَ يَامَرْيَمُ؟	يَاسَيِّدِىْ اَكَلْتُ الْخُبْزَ مَعَ اللَّبَنِ
(۶) اِلٰى اَيْنَ بُعِثَ ابوکِ؟	بُعِثَ اَبِیْ اِلٰی اِلٰه آباد
(۷) مَنْ دَخَلَ الدَّارَ؟	هِیَ اُمِّیْ دَخَلَتِ الدَّارَ
(۸) وَمَنْ خَرَجَ مِنْهَا؟	هُمَا اَخَوَایَ قَدْ خَرَجَا مِنَ الدَّارِ
(۹) مَنْ ضَرَبَ اَخَوَيْكَ؟[1]	ضَرَبَتْهُمَا اُمِّیْ
(۱۰) هَلْ فُتِحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ؟	لَا. مافُتِحَ اِلَی الْاٰنَ
(۱۱) لِمَ فَرِحَ مُحَمَّدٌ وَرَشِيْدٌ؟	لِاَنَّ هُمَا نَجَحَا فِی الْاِمْتِحَانِ
(۱۲) كَمْ وَلَداً نَجَحَ فِی الْاِمْتِحَانِ الَّذِیْ؟	نَجَحَ خَمْسُوْنَ وَلَداً فِیْ هٰذَا الْعَامِ
(۱۳) هَلْ فَهِمْتُمْ قَوْلَنَا؟	مَافَهِمْنَا قَوْلَكُمْ
(۱۴) لِمَ مَافَهِمْتُمْ كَلامِیْ؟	لِاَنَّ لِسَانَكُمْ هِنْدِیٌّ
(۱۵) لِمَ طُلِبْتَ فِی الدِّيْوَانِ؟	طُلِبْتُ لِلشَّهَادَةِ
(۱۶) لِمَ بُعِثْتِ اِلَی الْمُسْتَشْفٰی يَا اُخْتِیْ؟	بُعِثْتُ لِلتَّمْرِيْضِ(لِخِدْمَةِ الْمَرْضٰی)

مشق نمبر ۱۳ (ج)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) كَمْ (خبریہ) مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ . (۲)مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْفَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعاً (۳) كَمْ (خبریہ) تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ (شاندارمقامات)

(۱) اَخٌ کا تثنیہ اَخَوَانِ یا اَخَوَيْنِ.

Marfat.com

(۴) لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ (۵). فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ (۶) فَشَرِبُوْ مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِنْهُمْ (۷) كُتِبَ (فرض کیا گیا) عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ (۸). وَاِذَا الْمَوْءُ دَةُ سُئِلَتْ بِاَىِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ؟

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ۔ اُردو میں حرف استفہام چھوڑ بھی دیتے ہیں لیکن عربی میں نہیں چھوڑتے۔

(۱) حامد نے کھانا کھایا؟	نہیں اب تک اس نے کھانا نہیں کھایا
(۲) تم (مذکر) نے پانی پیا؟	جی ہاں میں نے کھانا کھایا اور پانی پیا
(۳) تم نے آج کیا کھایا؟	میں نے روٹی اور گوشت کھایا
(۴) تیری بہن مدرسہ گئی؟	ہاں ایک گھنٹہ پیشتر وہ مدرسہ گئی
(۵) آفتاب کب طلوع ہوا؟	آفتاب ابھی طلوع ہوا
(۶) مسجد میں کون داخل ہوا؟	وہ مدرسہ کے معلمین ہیں
(۷) وہ کون گھر سے نکلا؟	وہ میرا چھوٹا بھائی ہے
(۸) تم (مونث) نے میری بات سمجھی؟	ہم نے تمہاری بات نہیں سمجھی
(۹) تم (جمع مونث) نے میری بات کیوں نہیں سمجھی؟	اس لیے کہ تمہاری زبان عربی ہے
(۱۰) کیا کوئی شیر قتل کیا گیا اے خالد؟	جی ہاں ایک بڑا شیر قتل کیا گیا
(۱۱) شیر کو کس نے مارا (قتل کیا)	جناب! شیر کو میں نے مارا
(۱۲) تمہارا خادم کہاں بھیجا گیا؟	وہ بازار بھیجا گیا

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ الخَامِس عَشَر

اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ

۱۔ جس فعل میں زمانہ حال و مستقبل دونوں سمجھے جائیں وہ فعل مضارع ہے جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا)۔

۲۔ ی. ت. ا اور ن علاماتِ مضارع ہیں۔ ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب کا پہلا حرف ساکن کر کے مذکورہ چاروں علامتوں میں سے ایک لگانے اور آخر میں رفع ـُـ دینے سے مضارع بن جاتا ہے۔ فَتَحَ سے یَفْتَحُ. تَفْتَحُ. اَفْتَحُ. نَفْتَحُ. مضارع کے کل صیغے ذیل کی گردان سے سمجھ لو۔

مضارع معروف کی گردان

جمع	تثنیہ	واحد	دائیں سے بائیں پڑھو
یَفْتَحُوْنَ	یَفْتَحَانِ	یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا)	مذکر
یَفْتَحْنَ	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحُ (وہ کھولتی ہے یا کھولے گی)	مونث
تَفْتَحُوْنَ	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحُ (تو کھولتا ہے یا کھولے گا)	مذکر
تَفْتَحْنَ	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحِیْنَ (تو کھولتی ہے یا کھولے گی)	مونث
نَفْتَحُ	نَفْتَحُ	اَفْتَحُ (میں کھولتا ہوں یا کھولوں گا)	مذکر
نَفْتَحُ	نَفْتَحُ	اَفْتَحُ (میں کھولتی ہوں یا کھولوں گی)	مونث

۳۔ ماضی کی طرح مضارع بھی تین وزن پر آتا ہے۔ یَفْعَلُ. یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ: فَتَحَ کا مضارع یَفْتَحُ. ضَرَبَ کا یَضْرِبُ اور کَرُمَ کا یَکْرُمُ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ لکھی جائے گی۔ (سبق ۱۶ حصہ دوم میں)

Marfat.com

تنبیہ ۱۔ تَفْتَحُ اور تَفْتَحَانِ گردان میں کئی جگہ آئے ہیں، انہیں اچھی طرح سمجھ لو۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنٰی کی تعیین کر لی جاتی ہے۔

تنبیہ ۲۔ ماضی کی گردان کی طرح مضارع کی گردان میں بھی چودہ ہی صیغے پڑھے اور یاد کیے جاتے ہیں۔

۴۔ مضارع معروف کو مجہول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمّہ ـُـ اور ماقبل آخر کو فتحہ ـَـ دو: یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا). یَفْتَحُ سے یُفْتَحُ. یَکْرُمُ سے یُکْرَمُ.

۵۔ مضارع مُثْبَت کو مَنْفِی بنانے کے لئے اکثر لَا لگایا جاتا ہے۔ کبھی مَا بھی لگا دیتے ہیں: لَایَذْهَبُ (وہ نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا) مَایَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا ہے یا نہیں جانے گا)۔

تنبیہ ۴۔ مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا ہو تو سَ یا سَوْفَ (عنقریب) لگا دیں: سَیَفْتَحُ (وہ عنقریب کھولے گا) سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (کچھ عرصہ بعد تم جان لوگے)۔

۶۔ یہ تو جانتے ہو کہ مفعول کی جگہ ضمیریں بھی آتی ہیں۔ عربی میں اس کی دو قسمیں ہیں (۱) متّصل جو فعل سے مل کر آتی ہیں۔ (۲) منفصل جو علیحدہ مستقل ہوتی ہیں۔ چونکہ مفعول حالتِ نصبی میں ہوتا ہے۔ اس لیے مفعول کی ضمیریں ضمائر منصوبہ کہلاتی ہیں۔

۷۔ ضمائر منصوبہ متّصلہ کے الفاظ وہی ہیں جو ضمائر مجرورہ متّصلہ کے الفاظ ہیں۔ (دیکھو درس ۱۱) صرف واحد متکلّم میں ـِـ یْ کی جگہ نِیْ لگانا پڑتا ہے۔

ضَرَبَهٗ (اس نے اس کو مارا)، ضَرَبَهُمَا (اس نے ان دونوں کو مارا) سے ضَرَبَنِیْ ضَرَبَنَا تک یَضْرِبُهٗ (وہ اس کو مارتا ہے یا مارے گا) یَضْرِبُهُمَا سے یَضْرِبُنِیْ یَضْرِبُنَا تک۔

اسی طرح ہر فعل کے ہر صیغے کے ساتھ مذکورہ ضمیریں ملا سکتے ہو۔ لیکن فعل ماضی جمع مذکّر مخاطب (= ضَرَبْتُمْ) کے ساتھ ملانا ہو تو ضَرَبْتُمُوْهُ (تم نے اسکو مارا) ضَرَبْتُمُوْهُمَا وغیرہ کہنا چاہیے۔

٨۔ ضمائر منصوبہ منفصلہ کے الفاظ یہ ہیں:

اَیَّاہُ (اسی ایک مرد کو) اِیَّاھُمَا، اِیَّاھُمْ، اِیَّاھَا، اِیَّاھُمَا، اِیَّاھُنَّ اِیَّاکَ، اِیَّاکُمَا، اِیَّاکُمْ، اِیَّاکِ، اِیَّاکُمَا، اِیَّاکُنَّ، اِیَّایَ، اِیَّانَا۔

کلام میں زیادہ زوردار حصر پیدا کرنے کے لئے زیادہ تر اِن ضمیروں کا استعمال ہوتا ہے خصوصاً جبکہ اُن کو فعل پر مقدم کر دیں: اِیَّاکَ نَعْبُدُ (صرف تجھ کو ہی ہم پوجتے ہیں)۔

سلسلہ الفاظ ١٣

تنبیہ. ماضی اور مضارع میں عین کلمہ کی حرکت کا خاص طور پر خیال رکھا کرو۔

خَلَقَ (یَخْلُقُ)	پیدا کرنا	عَمِلَ (یَعْمَلُ)	کرنا۔عمل کرنا
رَفَعَ (یَرْفَعُ)	اُٹھانا۔بلند کرنا	فَطَرَ (یَفْطُرُ)	پیدا کرنا
سَئَلَ (یَسْئَلُ)	پوچھنا۔سوال کرنا	فَعَلَ (یَفْعَلُ)	کرنا
ظَلَمَ (یَظْلِمُ)	ظلم کرنا	مَلَکَ (یَمْلِکُ)	مالک ہونا
عَبَدَ (یَعْبُدُ)	پوجنا۔بندگی کرنا	نَظَرَ (یَنْظُرُ)	دیکھنا
اِبِلٌ (اسم جنس)	اونٹ	اَھَمُّ	بہت توجہ کے قابل
اِنَّمَا	صرف۔اور کچھ نہیں	صَبَاحًا	صبح کے وقت
بَرِیْءٌ	بری۔الگ	مَسَآءً	شام کے وقت
بَطْنٌ (ب)	پیٹ	عَابِدٌ	پوجنے والا
جُزْءٌ	کسی چیز کا ایک ٹکڑا قرآن کا پارہ	قَھْوَۃٌ	کافی
جَرِیْدَۃٌ (جَرَائِدُ)	اخبار	مَعَاذَ اللّٰہِ	خدا کی پناہ
اَلْجَامِعُ (یا اَلْمَسْجِدُ الْجَامِعُ)	جامع مسجد	اِیْ وَاللّٰہِ (اس کا مختصر) اِیْوَ	خدا کی قسم
رَادِیُو	ریڈیو	وَجَعٌ	درد
اَمْسِ	کل جو دن گزر گیا	یَتِیْمٌ (ج یَتَامٰی)	جس بچے کا باپ گذر جائے
غَدًا	کل (جو آنے والا ہے		

Marfat.com

مشق نمبر ۱۴ (الف)

(۱) هَلْ تَفْهَمُ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ؟	نَعَمْ اَفْهَمُهُ قَلِيْلًا
(۲) مَنْ يَكْتُبُ هٰذَا الْكِتَابَ؟	تَكْتُبُهُ اُخْتِيْ مَرْيَمُ
(۳) مَاشَآءَ اللّٰهُ! هِيَ تَكْتُبُ جَيِّداً وَاَنْتَ لَاتَكْتُبُ	يَا سَيِّدِي ! اَنَا لَا اَكْتُبُ لِاَنَّ فِي يَدِيْ وَجَعٌ
(۴) اِلٰى اَيْنَ تذهبُ يااحمدُ؟	اَنَا اَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ
(۵) مَتٰى تَرْجِعُ مِنَ السُّوْقِ	سَارْجِعُ مِنْهَا فِيْ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ
(۶) يَا اَوْلَادُ ! اَيَّ كِتَابٍ تَقْرَءُ وْنَ ؟	يَا سَيِّدَنَا نَقْرَءُ تَسْهِيْلَ الْاَدَبِ
(۷) هَلْ تَشْرَبُوْنَ الشَّايَ	نَحْنُ لَا نَشْرَبُ الشَّايَ وَلَا الْقَهْوَةَ
(۸) هَلْ بُعِثْتُمْ اِلَى الْحَاكِمِ الْيَوْمَ	لَا ! بَلْ نُبْعَثُ غَدًا بَعْدَالظُّهْرِ
(۹) مَنْ طَلَبَكُمْ اِلٰى بَمْبَاى (بمبئی)	طَلَبَنَا اَبُوْ نَا اِلٰى بَمْبَاى
(۱۰) هَلْ تَعْلَمُوْنَ مَنْ خَلَقَكُمْ وَوَالِدَيْكُمْ؟	اَللّٰهُ خَلَقَنِيْ وَخَلَقَ وَالِدَيَّ
(۱۱) مَاذَا تَطْلُبِيْنَ مِنَّا يَا عَائِشَةُ؟	اِنَّمَااَطْلُبُ مِنْكُمْ كِتَاباً يَنْفَعُنِيْ
(۱۲) هَلْ رَأَيْتُمُوْ نَا اَمْسِ فِي الْجَامِعِ ؟	لَا وَاللّٰهِ مَارَأَيْنَا كُمْ هُنَاكَ
(۱۳) هَلْ تَسْمَعُ اَخْبَارَ الْحَرْبِ فِي الرَّادِيُوْ؟	اِيْ وَاللّٰهِ اَسْمَعُ صَبَاحًا وَمَسَآءً
(۱۴) وَهَلْ تَقْرَءُ الْجَرَائِدَ؟	كَيْفَ لَا اَقْرَءُ هَاوَهِيَ مِنْ اَهَمِّ الْاُمُوْرِ
(۱۵) مَاذَاتَعْلَمُ فِيْ هٰذِهِ الْحَرْبِ الْعَظِيْمَةِ؟	مَعَاذَاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا . فَاِنَّهَا نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ اَخَذَتِ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ

مشق نمبر ۱۴ (ب) مِنَ الْقُرْاٰن

(۱) وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (۲) لِيْ
عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِيْئُوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِمَّا تَعْمَلُوْنَ
(۳) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئاً وَلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (۴) قُلْ لَّآ
اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا (۵) اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا

Marfat.com

(ناجائز طور پر) اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا (٦) وَمَالِىَ[1] لَآ اَعْبُدُ الَّذِىْ فَطَرَنِىْ؟ (٧) اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ؟ وَاِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ؟ (٨) قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا[2] تَعْبُدُوْنَ وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ. وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَا اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ (دِيْنِىْ) (٩) لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ.

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) تم مدرسہ میں کیا پڑھتے ہو؟	جناب میں تسہیل الادب پڑھتا ہوں۔
(۲) تم میرے بھائی کو پہچانتے ہو؟	جی ہاں! میں اس کو پہچانتا ہوں۔
(۳) آج باغ کا دروازہ کھولا جائے گا؟	آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائیگا۔
(۴) دربان کہاں گیا؟	میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا؟
(۵) کیا تو آج تفریح کیلئے جائے گا؟	نہیں بھائی! میں آج مدرسہ جاؤنگا۔
(۶) محمود نے کھانا کھایا؟	اب تک نہیں کھایا وہ اب کھائے گا۔
(۷) تم کس کی پوجا کرتے ہو؟	ہم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پوجتے۔
(۸) تم ہم سے کیا مانگتے ہو؟	ہم تو صرف ایک کتاب مانگتے ہیں۔
(۹) ہم سے کون سی کتاب طلب کرتے ہو؟	ہم آپ سے کتاب سیرۃ النبی طلب کرتے ہیں
(۱۰) کیا تم[3] ہر روز قرآن پڑھتے ہو؟	ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھتے ہیں۔

(۱) یہاں ما استفہامیہ ہے۔ مالی کے معنی ہوں گے "کیا ہے مجھے" یعنی مجھے کیا ہوا ہے کہ نہ عبادت کروں اس کی جس نے مجھے پیدا کیا۔
(۲) ما موصولہ ہے یعنی "جو" "جس کو"۔ (۳) کل یوم

Marfat.com

عربی میں ایک خط

اَنَا اَرْسَلْتُ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا اِلٰى اَخِى الصَّغِيْرِ وَكَتَبْتُ فِيْهِ.

اَيُّهَا الْاَخُ الْعَزِيْزُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

اَنْتُمْ جَمِيْعُكُمْ تَفْرَحُوْنَ فَرْحًا شَدِيْدًا لَمَّا[1] تَعْلَمُوْنَ اَنِّىْ قَرَأْتُ وَرُفَقَائِى الْجُزْءَ الْاَوَّلَ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيْلِ الْاَدَبِ فِى مُدَّةٍ قَلِيْلَةٍ وَالْاٰنَ نَفْهَمُ قَلِيْلًا مِنْ لِسَانِ الْعَرَبِ وَلِهٰذَا كَتَبْتُ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا فِى الْعَرَبِيِّ. وَسَنَبْدَأُ (اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى) بَعْدَ يَوْمَيْنِ الْجُزْءَ الثَّانِى مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ.

يَا اَخِىْ! لِمَ لَا تَقْرَءُ هٰذَا الْكِتَابَ؟ فَاِنَّهٗ سَهْلٌ جِدًّا. لَيْسَ بِصَعْبٍ مِثْلَ الْكُتُبِ الرَّائِجَةِ[2] فِى الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ الْقَدِيْمَةِ. نَحْنُ قَرَءْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ سَهْلًا وَسَتَعْلَمُ اَنْتَ اِذَا بَدَءْتَ هٰذَا الْكِتَابَ اَنَّ الْعَرَبِىَّ لَيْسَ بِصَعْبٍ كَمَا[3] يَحْسَبُهُ الطَّالِبُوْنَ.

اَطْلُبُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى الْعَافِيَةَ وَالْعِلْمَ النَّافِعَ وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ لِىْ وَلَكُمْ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ. اٰمين. وَالسَّلَامُ

طَالِبُ خَيْرِكَ

عَبْدُ الرَّحْمٰن

---

(۱) جب

(۲) جو کتابیں رائج ہیں۔

(۳) جیسا کہ خیال کرتے ہیں اس کو۔

Marfat.com

سوالات نمبر ۸

(۱) فعل کسے کہتے ہیں اور کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

(۲) فعل میں عموماً حروف اصلیہ کتنے ہوتے ہیں؟

(۳) لفظ کا مادہ کسے کہتے ہیں؟

(۴) افعال مجرّد میں کونسا صیغہ محض مادے کے حروف سے بنتا ہے؟

(۵) افعال اور اسما مشتقہ اور مصادر میں حروف اصلیہ کی شناخت کونسے صیغے سے کی جاتی ہے؟

(۶) فعل ثلاثی کا ماضی کس وزن پر آتا ہے اور مضارع کے کیا اوزان ہیں؟

(۷) ماضی اور مضارع کے درحقیقت کتنے صیغے ہوتے ہیں اور کتنے صیغے یاد کرنے کا رواج ہے اور کیوں؟

(۸) عربی میں جملے کے اندر عام طور پر فعل کہاں رکھا جاتا ہے اور فاعل کہاں اور مفعول کہاں؟

(۹) فاعل کی وحدت وجمع وتذکیر وتانیث سے فعل میں کیا تغیر ہوگا؟

(۱۰) فاعل اور مفعول کا اعراب کیا ہے؟

(۱۱) ضَرَبَہٗ میں ہ کونسی ضمیر کہلاتی ہے؟

(۱۲) اِیَّاکَ کیا لفظ ہے؟

(۱۳) ماضی اور مضارع کو مجہول کس طرح بنایا جائے اور منفی کس طرح؟

(۱۴) فعل مجہول جس اسم کی طرف منسوب ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

(۱۵) علامات مضارع کیا ہیں؟

(۱۶) تَکْتُبُ کے کیا کیا معنی ہوسکتے ہیں اور تِکْتُبَانِ کون کون سا صیغہ ہوسکتا ہے؟

(۱۷) مضارع میں کون کون سا زمانہ پایا جاتا ہے؟

(۱۸) س یا سوف لگانے سے مضارع پر کیا اثر ہوتا ہے؟

Marfat.com

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

عربی کا معلّم

جدید

دوم

مصنف: مولوی عبدالستار خان

مکتبہ دانیال

042-7660736
0333-4276640
اردو بازار لاہور

email: maktabahdaneyal@hotmail.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجزءُ الثَّانِی الجَدِیْدُ من کِتَاب تسہیل الادَب

یعنی عربی کا معلم (حصہ دوم) جدید

اَلدَّرْسُ السَّادِسَ عَشَرَ

اَبْوَابُ الْفِعْلِ الثُّلاَثِیّ الْمُجَرَّدِ

۱۔ ماضی اور مضارع کا بیان تو تم نے پہلے حصے کے چودھویں اور پندرھویں سبق میں پڑھ لیا ہے۔ بہت سے افعال بھی سلسلہ الفاظ نمبر ۱۲ اور ۱۳ میں یاد کر لئے۔ ان سے تم سمجھ گئے ہوگے کہ ثلاثی مجرد کے بعض مادوں میں تو ماضی اور مضارع دونوں کے عین کلمہ (دیکھو سبق ۷۔۳) کی حرکتیں یکساں ہوتی ہیں مگر بعض مادوں میں مختلف۔ دیکھو فَتْحٌ (کھولنا۔ فتح کرنا) میں مَاضِی فَتَحَ اور مضارع یَفْتَحُ ہے یعنی دونوں میں عین کلمہ مفتوح ہے۔ کَرَمٌ (بزرگ ہونا) میں ماضی کَرُمَ اور مضارع یَکْرُمُ ہے یعنی دونوں کا عین کلمہ مضموم ہے۔ حَسْبٌ (گمان کرنا) میں ماضی حَسِبَ اور مضارع یَحْسِبُ ہے یعنی دونوں میں عین کلمہ مَکْسُور ہے۔

اب یہ بھی دیکھو ضَرْبٌ (مارنا) میں ماضی ضَرَبَ مَفْتُوْحُ الْعَیْن ہے تو مضارع یَضْرِبُ مَکْسُوْرُ الْعَیْن ہے۔ نَصْرٌ (مدد کرنا) میں ماضی نَصَرَ مَفْتُوْحُ الْعَیْن ہے اور مضارع یَنْصُرُ مَضْمُوْمُ الْعَیْن ہے۔ سَمْعٌ (سننا) میں ماضی سَمِعَ مَکْسُوْرُ الْعَیْن ہے اور مضارع یَسْمَعُ مَفْتُوْح الْعَیْن ہے۔

Marfat.com

۲۔ پس ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات کے لحاظ سے افعال ثلاثی مجرّد کے چھ گروہ ہوئے۔ صَرْف کی اصطلاح میں ایک ایک گروہ کو ایک ایک باب کہا گیا ہے۔

یہ ابواب حسب ذیل ہیں:

۱	ماضی	مضارع	وزن
اَلْبَابُ الْاَوَّلُ	ضَرَبَ	یَضْرِبُ	فَعَلَ یَفْعِلُ
۲			ماضی مفتوح العین مضارع مکسور العین
اَلْبَابُ الثَّانِیْ	نَصَرَ	یَنْصُرُ	فَعَلَ یَفْعُلُ
۳			ماضی مفتوح العین مضارع مضموم العین
اَلْبَابُ الثَّالِثُ	سَمِعَ	یَسْمَعُ	فَعِلَ یَفْعَلُ
٤			ماضی مکسور العین مضارع مفتوح العین
اَلْبَابُ الرَّابِعُ	فَتَحَ	یَفْتَحُ	فَعَلَ یَفْعَلُ
۵			ماضی اور مضارع دونوں مفتوح العین
اَلْبَابُ الْخَامِسُ	کَرُمَ	یَکْرُمُ	فَعُلَ یَفْعُلُ ماضی اور مضارع دونوں مضموم العین
اَلْبَابُ السَّادِسُ	حَسِبَ	یَحْسِبُ	فَعِلَ یَفْعِلُ ماضی اور مضارع دونوں مکسور العین

۳۔ زیادہ تر افعال پہلے تین ابواب سے آیا کرتے ہیں۔ چوتھے باب سے ان سے کم۔ پانچویں باب سے اس سے کم اور چھٹے باب سے بہت ہی کم۔

۴۔ کسی لفظ کا کسی باب سے ہونے کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت اسکے مطابق ہوگی۔ مثلاً کہا جائے: غَسْلٌ (دھونا) باب ضَرَبَ سے ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس کا ماضی مفتوح العین یعنی غَسَلَ ہے اور مضارع مکسور العین یعنی یَغْسِلُ ہے۔

Marfat.com

تنبیہ ۲:۔ سبق ۱۴ اور ۱۵ کے سلسلہ الفاظ میں ماضی کے سامنے مضارع بھی لکھ دیا گیا ہے۔ اب تم خود ان پر ایک نظر ڈال کر سمجھ لو کہ کونسا فعل کس باب سے تعلق رکھتا ہے۔

۵۔ ہر ایک **فعلِ ثلاثی مجرد** کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ کس باب سے ہے۔ تا کہ اس کے **ماضی** اور **مضارع** اور **امر** وغیرہ کا تلفظ صحیح طور پر کیا جا سکے۔ اس لئے لُغَۃ کی کتابوں میں ہر ایک مادّۂ فعل کے سامنے اس کے باب کی طرف اشارہ کر دیا جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر باب ضَرَبَ سے ہے تو اس کے سامنے (ض) لکھ دیتے ہیں اور باب نَصَرَ سے ہو تو (ن) اور باب سَمِعَ سے ہو تو (س)، باب فَتَحَ سے ہو تو (ف) باب کَرُمَ سے ہو تو (ک) اور باب حَسِبَ سے ہو تو (ح) لکھ دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم بھی آئندہ سے سلسلہ الفاظ میں اسی طرح لکھا کریں گے۔

لُغَۃ کی جدید کتابوں میں ماضی لکھ کر ایک چھوٹی سی لکیر پر مضارع کے عین کلمہ کی حرکت لکھ دیا کرتے ہیں۔ غَسَلَ ـــِـ ۔ نَصَرَ ـــُـ ۔ فَرِحَ ـــَـ ۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۴

حَصَلَ (ن)	حاصل ہونا	صَدَقَ (ن)	سچ کہنا
رَجَعَ (ض)	لوٹنا، واپس آنا	قَرُبَ (ک)	نزدیک ہونا
رَزَقَ (ن)	دینا	لَعِبَ (س)	کھیلنا
رَقَدَ (ن)	سونا	مَرِضَ (س)	بیمار ہونا
سَكَنَ (ن)	رہنا	هَزَمَ (ض)	شکست دینا
شَكَرَ (ن)	شکر کرنا	اَمَّا	لیکن
اٰمِيْن	ایسا ہی ہو	فُطُوْرٌ	ناشتہ
برطانية	برطانیہ	فِی هٰذِهِ الْاَيَّامِ	ان دونوں۔ آج کل
حَظٌّ	حصہ۔ نصیب	كَسْلَانُ (ج كُسَالٰی)	سُست
دَارَيْنِ (دارٌ کا تثنیہ ہے)	دونوں جہان	مَجِيْدٌ	بزرگی والا
ذُوْ (دیکھو حصہ اول سبق ۱۱)	صاحب، وال	مُخَرِّبَةٌ	برباد کرنے والی

سَعَادَةٌ	نیک بختی، کامیابی	مَكْتَبَةٌ	کتب خانہ، لائبریری
سَعِيْدٌ (ب سُعَدَاءُ)	نیک بخت	نَحْوَ	جیسا۔تقریباً
ظَنٌّ	گمان	نِصْفٌ	آدھا
عَشَاءٌ	شام کا کھانا	يَا بَانُ (مونث ہے)	جاپان
غَدَاءٌ	دوپہر کا کھانا		

مشق نمبر ۱۵

تنبية:۔ مندرجہ ذیل مشق میں افعال کے عین کلمہ کو اعراب نہیں لگایا گیا ہے۔تم ان کے ابواب کے مطابق اعراب لگا کر پڑھو۔

تنبیه:۔ حصہ اول سبق ۲ کی تنبیہ پھر ایک بار دیکھ لو۔

(۱) كَمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ تَقرءُ كُلَّ يَوْمٍ يَا خَلِيْلُ؟	كُلَّ يَوْمٍ اَقرءُ جُزْءً ا مِنْهُ لٰكِنِ الْيَوْمَ مَاقرءْتُ اِلَّا نِصْفَ الْجُزْءِ.
(۲) لِمَاذَا؟	لِاَنِّیْ (کیونکہ میں) مَاكَتَبْتُ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ فِى اللَّيْلِ فَجَلَسْتُ اَكْتُبُ صَبَاحًا.
(۳) هَلْ حَصَلَتْ لَكَ الْيَوْمَ جَمَاعَةُ الْفَجْرِ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ تَحْصلُ لِىْ جَمَاعَةُ الْفَجْرِ
(٤) فَاَنْتَ ذُوْحَظٍّ عَظِيْمٍ وَاللّٰهِ يَا خَلِيْلُ	اَشْكرُكَ يَا سَيِّدِىْ عَلٰى حُسْنِ ظَنِّكَ اَمَّا جَمَاعَةُ الْفَجْرِ فَلَيْسَ بِاَمْرٍ كَبِيْرٍ اِلَّا عَلَى الْكُسَالٰى الَّذِيْنَ يَرْقُلُوْنَ فِىْ الْغَفلَةِ
(۵) صَدَقْتَ يَا وَلَدِىْ، لٰكِنْ لَيْسَ هٰذَا اِلَّا نَصِيْبُ السُّعَدَاءِ رَزَقَكَ اللّٰهُ سَعَادَةَ الدَّارَيْنِ	اٰمِين. وَرَفعَ اللّٰهُ دَرَجَاتِ سَيِّدِىْ
(٦) يَاخَلِيْلُ ! مَتٰى تَذْهبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ؟	اَنَا اَذْهبُ بَعْدَ الْفُطُوْرِ
(۷) وَمَتٰى تَاكُلُوْنَ الْغَدَاءَ؟	نَحْنُ نَاْكُلُ الْغَدَاءَ قَبْلَ الظُّهْرِ
(۸) اَلْمَدْرَسَةُ قَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ؟	بَعُدَتِ الْمَدْرَسَةُ نَحْوَ نِصْفِ مِيْلٍ

Marfat.com

(۹) هَلْ تَشْرَبُ الشَّایَ عِنْدَنَا؟	عَلَی الرَّأْسِ وَالْعَیْنِ، لٰکِنْ یَا سَیِّدِیْ اَنَا شَرِبْتُ الشَّایَ صَبَاحاً وَلاَ اَشْرَبُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَبَداً (کبھی بھی ہمیشہ)
(۱۰) مَنْ هٰذَا الْوَلَدُ الصَّغِیْرُ مَعَکَ؟	هٰذَا وَلَدٌ یَسْکُنُ اَبَوَاهُ[1] فِیْ جَارِنَا
(۱۱) لَیْسَ هُوَ بِنَظِیْفٍ، اَلاَ یَغْسِلُ وَجْهَهٗ	اَلْیَوْمَ مَرِضَتْ اُمُّهٗ فَمَا غَسَلَتْ وَجْهَهٗ
(۱۲) هَلْ تَلْعَبُوْنَ کُلَّ یَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ؟	نَعَمْ نَلْعَبُ کُلَّ یَوْمٍ فِی الْمَیْدَانِ
(۱۳) مَتٰی تَرْجِعُ مِنْ مَیْدَانِ اللَّعِبِ؟[2]	اَنَا اَرْجِعُ قُبَیْلَ الْمَغْرِبِ
(۱٤) فَمَاذَا تَفْعَلُ؟	بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ نَأْکُلُ الْعَشَاءَ وَنَسْمَعُ اَخْبَارَ الْعَالَمِ فِی الرَّادِیُوْ
(۱۵) مَاذَا سَمِعْتَ الْبَارِحَةَ؟	یَا سَیِّدِیْ سَمِعْتُ خَبَراً مُدْهِشاً
(۱٦) وَمَا ذَاکَ؟	سَمِعْتُ اَنَّ الْیَابَانَ قَدْ هَزَمَتِ الْبِرْطَانِیَةَ وَالْاَمْرِیْکَةَ فِیْ مَلَایَا وَبَرْمَا وَقَدْ قَرُبَتِ الْاٰنَ مِنَ الْهِنْدِ
(۱۷) صَدَقْتَ یَا عَزِیْزِیْ هٰکَذَا جَاءَتِ الْاَخْبَارُ فِی الْجَرَائِدِ اَیْضاً[3]	حَفِظَنَا[4] اللّٰهُ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْحَرْبِ الْمُخَرِّبَةِ

---

(۱) ابوان = ماں باپ

(۲) کھیل یعنی کھیل کا میدان

(۳) ایضا =

(۴) اللہ ہم کو بچائے۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اے لڑکو! تم ہر روز قرآن مجید میں سے کتنا پڑھتے ہو؟	ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھا کرتے ہیں لیکن آج ہم نے آدھا پارہ پڑھا۔
(۲) کیا تم نے مدرسہ کے اسباق رات میں نہیں یاد کئے؟	نہیں بلکہ ہم نے صبح یاد کئے۔
(۳) لڑکو! تم مدرسے کب جاتے ہو؟	ہم اِن دنوں ناشتہ کے بعد مدرسے جاتے ہیں۔
(۴) کیا مدرسہ تمہارے مکانوں سے دور ہے؟	جی ہاں! مدرسہ ہمارے مکانوں سے تقریباً ایک میل دور ہے۔
(۵) تم مدرسے سے کب لوٹتے ہو؟	ہم ظہر کے کچھ پہلے مدرسے سے لوٹتے ہیں۔
(۶) کیا تمہیں ظہر کی نماز جماعت سے مل جاتی ہے؟	جی ہاں الحمدللہ ان دنوں ظہر کی نماز اور عصر کی نماز جماعت سے مل جاتی ہے۔
(۷) وہ کیسے؟	کیونکہ آج کل مدرسہ صرف (انما) صبح کو کھولا جاتا ہے۔
(۸) پھر ظہر کے بعد تم کیا کرتے ہو؟	ایک گھنٹہ ہم سو جاتے ہیں۔
(۹) احمد! تم عصر کے بعد کیا کرتے ہو؟	جناب میں تفریح کے لئے باغ میں جاتا ہوں
(۱۰) کیا تم ہر روز اخبار پڑھتے ہو؟	بخدا میں ہر روز لائبریری میں اخبارات پڑھتا ہوں۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ السَّابِعُ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ اللّازِمُ وَالْمُتَعَدّیْ

وَ

اَلْفِعْلُ الْمَعْرُوْفُ وَالْمَجْهُوْلُ

۱۔ تم اُردو قواعد میں پڑھ چکے ہو کہ فعل دو قسم کا ہوتا ہے:

(۱) لازِم جو صرف فاعل سے مل کر پوری بات بن جائے، کَرُمَ زَیْدٌ (زید بزرگ ہوا)۔ یعنی فعل لازم میں مفعول نہیں آتا۔

(۲) متعدی جو فاعل اور مفعول دونوں سے ملے بغیر پوری بات نہ بنے۔ اَکَلَ زَیْدٌ خُبْزاً (زید نے روٹی کھائی)۔

۲۔ اکثر متعدی افعال میں تو ایک ہی مفعول کی ضرورت پڑتی ہے لیکن بعض افعال ایسے بھی ہیں جن میں دو مفعول کی ضرورت پڑتی ہے مثلاً جب کہا جائے حَسِبَ زَیْدٌ بَکْراً (زید نے بکر کو گمان کیا) تو بات ادھوری رہ جاتی ہے کہ بکر کو کیا گمان کیا؟ جب کہیں غَنِیّاً (یعنی تونگر) تو بات پوری ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عَلِمَ حَامِدٌ خَالِدًا صَالِحًا (حامد نے خالد کو نیک جانا) ایسے فعلوں کو اَلْمُتَعَدِّیْ اِلٰی مَفْعُوْلَیْنِ یعنی متعدّی بہ دو مفعول کہتے ہیں۔

۳۔ متعدّی کی اور دو قسمیں ہیں۔

(۱) فعل معروف یا معلوم جو فاعل کی طرف منسوب ہو اور اس کا فاعل معلوم ہو۔ ضَرَبَ حَامِدٌ خَالِداً (حامد نے خالد کو مارا) اس مثال میں ضَرَبَ کا فاعل معلوم ہے۔

(۲) فعل مجہول (نامعلوم) جو مفعول کی طرف منسوب ہو اور اس

Marfat.com

کے فاعل کا ذکر نہ ہو۔ ضُرِبَ خَالِدٌ (خالد مارا گیا) اس مثال میں فاعل کا ذکر ہی نہیں اس لئے ضُرِبَ فعل مجہول ہے۔

۴۔ وہ اسم جس کی طرف فعل مجہول منسوب ہوتا ہے اُسے نَائِبُ الْفَاعِلِ (فاعل کا جانشین) کہتے ہیں وہ فاعل کی طرح مرفوع ہوا کرتا ہے: ضُرِبَ خَالِدٌ میں خَالِدٌ اس جگہ خالد درحقیقت مفعول ہے اس لیے منصوب ہونا چاہیے تھا لیکن فعل مجہول میں اسے فاعل کی جگہ مل گئی ہے اس لئے رفع دیا گیا ہے۔

تنبیه:۔ نَائِبُ الْفَاعِلِ کو مَفْعُوْلُ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ.
(اُس کا مفعول جس کا فاعل مذکور نہ ہو) بھی کہتے ہیں۔

۵۔ جن فعلوں کے مفعول دو ہوتے ہیں ان کے نائب الفاعل بھی دو ہوں گے لیکن دونوں مرفوع نہیں ہوتے بلکہ دوسرے کو منصوب پڑھتے ہیں۔ عُلِمَ خَالِدٌ صَالِحاً (خالد کو نیک جانا گیا)۔

تنبیه ۲:۔ ماضی معروف اور مضارع معروف کو مجہول بنانے کا طریقہ حصہ اول سبق ۱۴ اور ۱۵ میں لکھا گیا ہے۔

۶۔ فعل لازم عام طور پر معروف ہی مستعمل ہوتا ہے۔ لیکن کبھی اس کے بعد کسی اسم پر حرفِ جرّ لگانے سے اس میں متعدّی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں اس کا مجہول آسکتا ہے: ذَهَبَ خَالِدٌ بِزَيْدٍ (خالد زید کو لے گیا) یہاں ذَهَبَ متعدّی بن گیا ہے۔ اس کا مجہول ہوگا ذُهِبَ بِزَيْدٍ (زید کو لے جایا گیا)۔ اسی طرح جَاءَ حَامِدٌ بِكِتَابٍ (حامد نے ایک کتاب لائی)۔ اس کا مجہول ہوگا جِيْئَ بِكِتَابٍ (ایک کتاب لائی گئی)۔

تنبیه ۳:۔ جَاءَ (آنا) اگرچہ لازم ہے مگر بظاہر متعدّی کی طرح بھی اس کا استعمال ہوتا ہے: جَاءَنِيْ مَكْتُوْبٌ (مجھے ایک خط آیا) جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ (تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا) کبھی اس کے بعد اِلٰی آتا ہے۔ جَاءَ اِلَيْكَ مَكْتُوْبٌ (تیرے پاس ایک خط آیا)۔ دَخَلَ (داخل ہونا) لازم ہے۔ اس کے بعد کوئی اسم ظرف یعنی ''جگہ'' یا ''وقت'' کا نام ہی آئے گا۔ مگر عموماً فِیْ

لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ دَخَلَ زَيْدُنِ الْمَسْجِدَ صَبَاحًا (زید مسجد میں صبح کو داخل ہوا) اس میں مسجد اور صَبَاح کو مفعول فیہ کہتے ہیں۔ جو جگہ یا وقت کا نام ہوا کرتا ہے۔ اور وہ منصوب ہوتا ہے اس کی تفصیل چوتھے حصے میں پڑھو گے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۵

اَرُزٌّ	چاول	عَرْبَجِيٌّ	گاڑیبان
جَانِبٌ	ایک طرف	عَسْكَرِيٌّ	لشکری۔ سپاہی
اَلْحَدِيقَةُ الْمَلِكِيَّةُ	شاہی باغ	فَارِسِيَّةٌ	فارسی۔ زبان
رَكِبَ (س)	سوار ہونا	لَمَّا	جب
سَمَكٌ. حُوْتٌ	مچھلی	لِيْبِيَا	شمالی افریقہ کا ایک ملک
صَدْرٌ (ج صُدُوْرٌ)	سینہ۔ دل	مُحَارَبَةٌ	لڑائی
طَاوِلَةٌ	میز	نَاسٌ	لوگ
طِفْلٌ (الف)	بچہ	نَهَضَ (ف)	اٹھ جانا
عَرَبَةٌ	گاڑی	وَاجِبَاتُ الْمَدْرَسَةِ	مدرسہ کے کام یا اسباق

مشق نمبر ۱۶ (الف)

ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول اور مجہول کو معروف بناؤ۔

تنبیہ ٤:۔ معروف کو مجہول بنانا ہو تو فاعل کو حذف کر کے اس کی جگہ مفعول کو رکھو اور اسے رفع دو (یا کوئی اور علامتِ رفع حسب موقع لگا دو): ضَرَبَ حَامِدٌ كَلْبًا سے ضُرِبَ كَلْبٌ (کتا مارا گیا) اَكَلَتْ مَرْيَمُ خُبْزَيْنِ سے اُكِلَ خُبْزَانِ. اور مجہول کو معروف بنانا ہو تو اس کے ساتھ کوئی فاعل لگاؤ اور نائب الفاعل کو مفعول بنا کر نَصْب ــــــگے۔ (یا اور کوئی علامتِ نَصْب) لگا دو۔ قُتِلَ سَارِقٌ سے قَتَلَ رَجُلٌ سَارِقًا یا قَتَلْتُ سَارِقًا وغیرہ۔

(۱) شَرِبَ الطِّفْلُ لَبَنًا (۲) طَلَبَ اَخُوْحَامِدٍ اَبَاکَ (۳) اَکَلْنَا الْیَوْمَ السَّمَکَ وَالْاَرُزَّ (۴) اَرْسَلَ اَبُوْحَامِدٍ اَخَاهُ اِلٰی مِصْرَ (۵) هَلْ تَفْهَمُ اُخْتُکَ الْفَارِسِيَّةَ؟ (۶) قَتَلَ عَسْکَرِیٌّ اَبَاهُ فِیْ مُحَارَبَةِ سِنْغَافُوْرَ (۷) قُتِلَ اَسَدٌ کَبِیْرٌ (۸) طُلِبَ اَبُوْکَ فِی الدِّیْوَانِ (۹) هَلْ فُتِحَ بَابَا[1] الْمَدْرَسَةِ؟ (۱۰) نَعَمْ فَتَحَ الْبَوَّابُ[2] بَابَیِ الْمَدْرَسَةِ (۱۱) قُتِلَ اَبُوْهٰذَا الْوَلَدِ فِیْ مُحَارَبَةِ لِیْبِیَا (۱۲) هَلْ یُفْهَمُ اللِّسَانُ الْهِنْدِیُّ فِیْ مَکَّةَ؟ (۱۳) بُعِثَ اَخُوْهُ اِلٰی حَیْدَرْآبَاد (۱۴) سَیُهْزَمُ الْکُفَّارُ (۱۵) قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ (۱۶) حَسِبْتُ اَخَاکَ صَالِحًا.

مشق نمبر ۱۶ (ب)

(۱) جَاءَ الْعَرْ بَجِیُّ بِالْعَرَبَةِ، هَلْ تَرْکَبُ الْعَرَبَةَ وَتَذْهَبُ اِلَی الْحَدِیْقَةِ الْمَلِکِیَّةِ؟ (۲) جَاءَ نِیْ مَکْتُوْبٌ مِنْ دِهْلِیْ اَرْسَلَهٗ صَدِیْقِیْ خَالِدٌ (۳) لَمَّادَخَلْتُ حُجْرَتَکَ رَءَیْتُ اَخَاکَ الصَّغِیْرَ جَالِسًا عَلَی الْکُرْسِيِّ اَمَامَ الطَّاوِلَةِ یَکْتُبُ و اجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ فَجَلَسْتُ بِجَانِبِ عَلٰی کُرْسِيٍّ وَجَاءَ لِیْ بِالْقَهْوَةِ (۴) دَخَلْنَا عَلٰی اَمِیْرِ الْبَلْدَةِ فِیْ قَصْرِهٖ لِاَمْرٍ ضَرُوْرِیٍّ فَوَجَدْ نَاهُ یَا کُلُ الطَّعَامَ فَنَهَضَ قَائِمًا عَلَی الْاَقْدَامِ وَطَلَبْنَا عَلَی الطَّعَامِ لٰکِنْ مَا اکَلْنَا ثُمَّ جِیْءَ لَنَا بِالشَّایِ فَشَرِبْنَاهُ.

(۵) لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِکُمْ (۶) یَا یُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ تْکُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّکُمْ وشِفَاءٌ لِمَا فِی الصُّدُوْرِ وَهُدًی وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِیْنَ.

---

(۱) دراصل بابانِ اضافت کی وجہ سے نون حذف ہوگیا۔
(۲) دراصل بابَیْنِ.

Marfat.com

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک شخص نے ایک بڑے شیر کو مارا (۲) میں نے حامد کے بھائی کو بلایا (۳) میری بہن نے مچھلی اور چاول کھائے (۴) احمد نے محمود کو نیک گمان کیا (۵) اس لڑکی کا بھائی جاپان کی لڑائی میں مارا گیا (۶) میرے باپ نے مجھے حیدرآباد بھیجا (۷) کیا بمبئی میں عربی زبان سمجھی جاتی ہے (۸) میرے پاس میرے بھائی کی طرف سے ایک خط آیا (۹) میں کل اس کا جواب لکھوں گا۔

اعراب لگاؤ

ذیل میں ہر ایک جملہ پورا ہے۔ ہر جملے میں غور کر کے فعل معروف اور مجہول پہچانو اور اس کے مطابق اعراب لگاؤ۔

(۱) قتل اسد شاة (۲) قتلت شاة (۳) شرب رشید ن القهوة (۴) شربت القهوة (۵) الله یعلم[1] مافی صدورکم (۶) حسب زید رشید اغنیا (۷) حسب رشید غنیا (۸) طلبت اخاک (۹) طلب اخوک (۱۰) بعثت غلامی الی السوق (۱۱) بعثت الی السوق (۱۲) هل انت تقرء هذالکتاب فی المدرسة (۱۳) هل یقرء هذا الکتاب فی المدرسة (۱۴) هو یسئل ولا یسئل

(۱) جو۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِن عَشَرَ

فاعل کے لحاظ سے فعل میں تغیرات

۱۔ جب فعل اپنے فاعل سے پہلے آئے تو ہمیشہ واحد ہی رہے گا۔ فاعل خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع۔ البتہ تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق آیا کرے گا۔

كَتَبَ الْمُعَلِّمُ	كَتَبَ الْمُعَلِّمَانِ	كَتَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ
كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ	كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ	كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَاتُ

لیکن فاعل اگر جمع مُکسَّر "غیر عاقل" ہو خواہ مذکر خواہ مونث دونوں صورتوں میں فعل عموماً واحد مؤنّث ہوا کرتا ہے۔

جَاءَتِ الْجِمَالُ (اُونٹ آئے) ذَهَبَتِ النُّوْقُ (اُونٹنیاں گئیں)۔

تنبیه ۱: جِمَالٌ جمع مُکسَّر ہے جَمَلٌ کی اور نُوْقٌ جمع مکسر ہے نَاقَةٌ کی۔

اور اگر فاعل جمع مکسر "عاقل" ہو خواہ مذکر مؤنث' تو فعل کو مذکر بھی لا سکتے ہیں اور مونث بھی۔

قَالَ الرِّجَالُ یا قَالَتِ الرِّجَالُ (مردوں نے کہا)

قَالَ نِسْوَةٌ یا قَالَتْ نِسْوَةٌ (عورتوں نے کہا)

اسی طرح فاعل جبکہ "اسم جمع" (دیکھو اصطلاحات ۲۱) یا مؤنّث غیر حقیقی[۱] ہو تو دونوں صورتیں جائز ہیں:

حَضَرَ الْقَوْمُ یا حَضَرَتِ الْقَوْمُ طَلَعَ یا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

۲۔ جب فاعل فعل سے پہلے مذکور ہو تو فعل و فاعل باہم مطابق ہوں گے:

اَلْمُعَلِّمُ کَتَبَ	(معلّم نے لکھا)	اَلْمُعَلِّمَةُ کَتَبَتْ
اَلْمُعَلِّمَانِ کَتَبَا	(دو معلّموں نے لکھا)	اَلْمُعَلِّمَتَانِ کَتَبَتَا
اَلْمُعَلِّمُوْنَ کَتَبُوْا	(بہت معلّموں نے لکھا)	اَلْمُعَلِّمَاتُ کَتَبْنَ

اِسی طرح حَضَرَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَ ذَهَبُوْا (معلمین آئے اور گئے) دیکھو اس مثال میں دو فعل ہیں۔ پہلا واحد اور دوسرا جمع، لفظ اَلْمُعَلِّمُوْنَ دونوں کا فاعل ہے جو پہلے فعل کے بعد اور دوسرے سے قبل واقع ہے۔ اسی وجہ سے پہلا فعل واحد رکھا گیا ہے اور دوسرے کو جمع کر دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲:۔ اس مسئلہ کو یوں بھی سمجھ لو کہ جملے میں فاعل جب اپنے فعل سے پہلے آجائے تو عربی قواعد (گرامر) میں اسے فاعل کہتے ہی نہیں بلکہ مبتدا کہتے ہیں اور فعل کو اس کی خبر۔ یہ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ بن جاتا ہے۔ فعلیہ نہیں رہتا۔ اس کی ترکیب اس طرح کرتے ہیں: اَلْمُعَلِّمُ کَتَبَ میں ''اَلْمُعَلِّمُ'' مبتدا۔ ''کَتَبَ'' فعل، اس میں ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے وہ اس کا فاعل، فعل اپنے پوشیدہ فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا (المعلّم) کی۔ اب مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو گیا۔

تم چھٹے سبق میں پڑھ چکے ہو کہ وحدت و جمع اور تذکیر و تانیث میں خبر کو اپنے مبتدا کے مطابق ہونا چاہیے اس لیے ایسے جملوں میں فعل (جو کہ خبر ہے) اپنے ظاہری فاعل کے (جو مبتدا ہے) مطابق ہوا کرتا ہے، مگر جب ایسا مبتدا بھی غیر عاقل کی جمع ہو تو جملہ اسمیہ کے عام قاعدے کے مطابق فعل واحد مونث ہی آئے گا: اَلْاَشْجَارُ نَبَتَتْ (درخت اُگے)۔

اُمید ہے کہ اب تم ایسے جملوں میں فعل و فاعل کی مطابقت کی وجہ اچھی طرح سمجھ گئے ہو گئے۔ آئندہ مشق خوب غور سے پڑھو۔

---

(۱) مؤنث غیر حقیقی سے مراد وہ لفظ ہے جس کے مقابلے میں جاندار نر نہ ہو۔

Marfat.com

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۶

بَذَلَ (ن)	خرچ کرنا	قَدِمَ (س)	آنا
زَرَعَ (ف)	بونا	قَصَّ (= قَصَصَ)	واقعہ بیان کرنا
سَئَلَ (ف)	پوچھنا۔ مانگنا	قَصَدَ (ن)	ارادہ کرنا۔ رُخ کرنا
شَکَرَ (ن)	شکر کرنا	مَنَحَ (ف)	عطا کرنا
طَلَعَ (ن)	چڑھنا، طلوع ہونا	وَجَدَ (یَجِدُ)	پانا
اَبَوَانِ	ماں باپ	طِبٌّ	ڈاکٹری کا علم
اَلْفٌ	ہزار	طِبَابَةٌ	ڈاکٹری کا پیشہ
اِعَانَةٌ	مدد	عُضْوٌ (ج اَعْضَاءٌ)	بدن کا ایک جوڑ کسی جماعت کا رکن
جَائِزَةٌ	انعام		
حَالًا	اُسی وقت	فَائِقَةٌ	اونچے درجے کی
دَخْلٌ	آمدنی	فَاکِهَةٌ (ج فَوَاکِهُ)	میوہ جات
رُؤْيَةٌ	دیدار۔ ملاقات	قُدُوْمٌ (مصدر ہے)	آنا ۔آمد
شِتَاءٌ	سردی کا موسم	قَرْيَةٌ (ج قُرًى)	گاؤں
شَهَادَةٌ	سَنَد ۔ گواہی	مَسْکَنٌ (ج مَسَاکِنُ)	مکان، رہنے کا مقام
صَيْفٌ	گرمی کا موسم	وَفْدٌ (ج وُفُوْدٌ)	ڈیپوٹیشن[۱]

مشق نمبر ۱۷ (الف)

تنبیہ ۳:۔ قابل توجہ الفاظ پر لکیر بنادی گئی ہے۔ آئندہ سبقوں میں بھی ایسا ہی کیا جائے گا۔

تنبیہ ۲:۔ ذیل کی مشق میں غور کرو کہ **فعل** جب **فاعل** سے پہلے آتا ہے تو **واحد** ہی کا صیغہ رہتا ہے اور جب اسکے بعد آتا ہے تو **فعل** و **فاعل** باہم موافق ہوتے ہیں۔

(۱) چھوٹی جماعت جو کسی قوم یا بڑی جماعت کی طرف سے اہم کام کے لئے بھیجی جائے۔

Marfat.com

(١) طَلَعَ الرِّجَالُ الْجَبَلَ فِی الصَّيْفِ ثُمَّ نَزَلُوْا فِی الشِّتَاءِ وَدَخَلُوْا مَسَاكِنَهُمْ (٢) قَصَدَ الشَّامَ اَحْمَدُ وخَادِمُهٗ فَدَخَلَاهَا وَوَجَدَا اَهْلَهَا مِنَ الشُّرَفَاءِ (٣) نَجَحَ الْاَوْلَادُ فِی الْاِمْتِحَانِ وَمُنِحُوْا جَائِزَةً (٤) نَجَحَتِ الْبِنْتَانِ فِیْ عِلْمِ الطِّبِّ وَحَصَلَتَا الشَّهَادَةَ الْفَائِقَةَ فَفَرِحَ اَبَوَاهُمَا فَرَحاً شَدِيْدًا وَبَذَلَا اَمْوَالاً كَثِيْرَةً عَلَى الْفُقَرَاءِ مِنْ طَلَبَةِ الْعِلْمِ (٥) جَاءَ رَجُلَانِ عِنْدِیْ صَبَاحًا فَجَلَسَا وَشَرِبَا الْقَهْوَةَ ثُمَّ بَعْدَ الظُّهْرِ قَدِمَ وَفْدٌ فِيْهِ عَشْرَةُ رِجَالٍ مِنْ شُرَفَاءِ دِهْلِیْ وَطَلَبُوْا مِنِّیْ اِعَانَةً لِلْمَدْرَسَةِ الطِّبِّيَّةِ فَذَهَبْتُ بِهِمْ (دیکھو سبق ۱۷-٦) اِلٰی صَدِيْقِیْ اَحْمَدَ اَمِيْرِ الْبَلْدَةِ فَلَمَّا[1] بَلَغْنَا عِنْدَ قَصْرِهٖ نَظَرَ اِلَيْنَا مِنَ الْغُرْفَةِ وَنَزَلَ حَالاً وذَهَبَ بِنَا دَاخِلَ الْقَصْرِ (حویلی کے اندر) وَاَجْلَسَنَا[2] عَلَی الْكَرَاسِیِّ الْمُزَيَّنَةِ ثُمَّ جَاءَتْ خُدَّامُهٗ بِالْفَوَاكِهِ فَلَمَّا اَكَلْنَاهَا جَاءُوْا بِالشَّایِ وَالْقَهْوَةِ فَشَرِبْتُ الشَّایَ وَشَرِبَ اَعْضَاءُ الْوَفْدِ الْقَهْوَةَ ثُمَّ سَئَلَ الْاَمِيْرُ عَنْ سَبَبِ قُدُوْمِنَا فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَمَنَحَ لِلْمَدْرَسَةِ اَلْفَ رُبِيَّةٍ حَالاً وَقَطَعَ لَهَا مَزْرَعَةً يَبْلُغُ دَخْلُهَا نَحْوَ اَلْفِ رُبِيَّةٍ سَنَوِيًّا[3] فَشَكَرْنَاهُ عَلٰی ذٰلِكَ شُكْرًا كَثِيْرًا وَرَجَعْنَا اِلٰی دِهْلِیْ.

مشق نمبر ١٧ (ب)

خالی جگہ کو پر کرو۔ *

(١) ---- رَجُلَانِ وَجَلَسَا ------------

(٢) قَرَءَ ---- وَخَلِيْلٌ دَرْسَهُمَا ثُمَّ ------- اِلَی الْبَيْتِ

(٣) جَاءَتِ النِّسَاءُ وَ --------- عَلَی الْفَرْشِ

(٤) اَلْبَنَاتُ يَقْرَءُوْنَ ------------

(٥) ---------- يَقْرَءُوْنَ -------- نَافِعًا

---

(١) لَمَّا یعنی جب۔ (٢) یعنی بٹھایا ہم کو۔

(٣) سالانہ * اگر کوئی جملہ سمجھ نہ آئے تو استاد سے مدد لو نہیں تو کلید میں دیکھو۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعَ عَشَر

ماضی کی مختلف قسمیں

(۱) ماضی قریب

۱۔ ماضی پر لفظ قَدْ بڑھا دینے سے اکثر ماضی قریب کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں: قَدْ ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَى السُّوْقِ (زید بازار گیا ہے)۔

(۲) ماضی بعید

۲۔ لفظ كَانَ (وہ تھا) ماضی پر لگانے سے ماضی بعید بن جاتا ہے: كَانَ ذَهَبَ (وہ گیا تھا)۔

(۳) ماضی استمراری

۳۔ لفظ كَانَ مضارع پر لگانے سے ماضی استمراری ہو جاتا ہے: كَانَ يَكْتُبُ اَحْمَدُ دُرُوْسَهٗ (احمد اپنے اسباق لکھتا تھا)۔

تنبیہ ۱:۔ كَانَ فعل ماضی ہے كَوْنٌ (ہونا) کا۔ اس کی گردان بھی اور فعلوں کی طرح ہوتی ہے: كَانَ، كَانَا، كَانُوْا، كَانَتْ، كَانَتَا، كُنَّ، كُنْتَ، كُنْتُمَا، كُنْتُمْ، كُنْتِ، كُنْتُمَا، كُنْتُنَّ، كُنْتُ، كُنَّا.

تنبیہ ۲:۔ ماضی بعید یا ماضی استمراری کا جو صیغہ بنانا ہو وہی صیغہ مذکورہ گردان میں سے لے کر کسی فعل کے ماضی یا مضارع کے اسی صیغے پر لگاؤ' چنانچہ ذیل کی گردان سے تم اچھی طرح سمجھ لو گے۔

Marfat.com

ماضی بعید کی گردان

	دائیں سے بائیں پڑھو	واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکّر	كَانَ كَتَبَ (اس ایک مرد نے لکھا تھا)	كَانَا كَتَبَا	كَانُوْا كَتَبُوْا
	مؤنّث	كَانَتْ كَتَبَتْ (اس ایک عورت نے لکھا تھا)	كَانَتَا كَتَبَتَا	كُنَّ كَتَبْنَ
حاضر	مذکّر	كُنْتَ كَتَبْتَ (تو ایک مرد نے لکھا تھا)	كُنْتُمَا كَتَبْتُمَا	كُنْتُمْ كَتَبْتُمْ
	مؤنّث	كُنْتِ كَتَبْتِ (تو ایک عورت نے لکھا تھا)	كُنْتُمَا كَتَبْتُمَا	كُنْتُنَّ كَتَبْتُنَّ
متکلم	مذکّر	كُنْتُ كَتَبْتُ (میں نے لکھا تھا)	كُنَّا كَتَبْنَا	كُنَّا كَتَبْنَا
	مؤنّث	كُنْتُ كَتَبْتُ (میں نے لکھا تھا)	كُنَّا كَتَبْنَا	كُنَّا كَتَبْنَا

ماضی استمراری کی گردان

كَانَ يَكْتُبُ (وہ لکھتا تھا)، كَانَا يَكْتُبَانِ، كَانُوْا يَكْتُبُوْنَ.

كَانَتْ تَكْتُبُ (وہ لکھتی تھی)، كَانَتَا تَكْتُبَانِ، كُنَّ يَكْتُبْنَ اسی طرح آخر تک

تنبیہ۳:۔ كَانَ کا مضارع يَكُوْنُ ہے اس کی گردان یوں ہوگی۔

يَكُوْنُ، يَكُوْنَانِ، يَكُوْنُوْنَ، تَكُوْنُ، تَكُوْنَانِ، يَكُنَّ، تَكُوْنُ، تَكُوْنَانِ، تَكُوْنُوْنَ، تَكُوْنِيْنَ، تَكُوْنَانِ، تَكُنَّ، اَكُوْنُ، نَكُوْنُ.

(٤) ماضی شكيه

۴۔ جس جملے میں فعل ماضی ہو اس پر لفظ لَعَلَّ (شاید) بڑھانے سے ماضی شکّیہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَعَلَّ زَيْدًا ذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ (شاید زید مسجد گیا ہوگا)۔

ماضی پر لفظ يَكُوْنُ داخل کرنے سے بھی ماضی شکّیہ کے معنی پیدا ہو سکتے ہیں۔

يَكُوْنُ[1] زَيْدٌ ذَهَبَ (زید گیا ہوگا)۔

تنبیہ٤:۔ لَعَلَّ فعل سے لگ کر نہیں آسکتا۔ اس کے بعد کوئی اسم آئے گا جو منصوب ہوگا۔ یا تو کوئی ضمیر آئے گی۔

(۱) اسکے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں "زید جا چکا ہوگا" زمانہ مستقبل میں اِنْ ذَهَبْتَ عِنْدَ زَيْدٍ صَبَاحًا هُوَ يَكُوْنُ ذَهَبَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ.

Marfat.com

(۵) ماضی تمنّی یا ماضی شرطیّہ

۵۔ ماضی پر لفظ لَوْ (اگر۔کاش) بڑھانے سے ماضی شرطیّہ کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔لَوْ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو بوتا تو ضرور کاٹتا)۔

تنبیہ۵:۔ لَحَصَدْتَ میں ل کے معنی ہیں "ضرور" "البتہ" لَوْ کے جوابی جملے میں یہ لامِ تاکید لگانا پڑتا ہے۔مگر کبھی نہیں بھی لگاتے ہیں۔

ماضی شرطیہ کے لئے کبھی لَوْ کے بعد کَانَ یا اس کا کوئی صیغہ بھی بڑھا دیتے ہیں۔ اس کے بعد ماضی بھی لاتے ہیں اور مضارع بھی۔مگر معنی میں تھوڑا سا فرق ہو جاتا ہے۔ لَوْ کُنْتَ زَرَعْتَ لَحَصَدْتَ (اگر تو نے بویا ہوتا تو ضرور کاٹتا) لَوْ کُنْتَ تَحْفَظُ دُرُوسَکَ نَجَحْتَ (اگر تو اپنے اسباق یاد کرتا رہتا تو کامیاب ہو جاتا)۔

لَیْتَمَا یا لَیْتَ بڑھانے سے ماضی تمنّی کے معنی پیدا ہوتے ہیں:

لَیْتَمَا نَجَحْتُ (کاش کہ میں کامیاب ہوتا)۔لَیْتَ زَیْدًا نَجَحَ (کاش کہ زید کامیاب ہوتا)۔

تنبیہ۶:۔ لَعَلَّ کی طرح لَیْتَ بھی اسم پر یا ضمیر پر داخل ہوا کرتا ہے اور اسم کو نصب دیتا ہے۔

۶۔ یہ بھی یاد رکھو کہ کَانَ اور اس کے مشتقات اکثر جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ اس وقت خبر حالتِ نصبی میں ہوتی ہے: کَانَ رَشِیْدٌ جَالِسًا (رشید بیٹھا تھا) کَانَتِ الْاَوْلَادُ قَائِمِیْنَ (لڑکے کھڑے تھے)۔

تنبیہ۷:۔ تم نے کَانَ اور یَکُوْنُ کی گردانیں تو پڑھ لیں۔اسی کے قیاس پر قَالَ اور یَقُوْلُ کی گردانیں کرلو۔کیونکہ ان کی مدد سے زیادہ جملے بنا سکو گے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۷

بَذَلَ الْجُهْدَ (ن)	کوشش کرنا	عَذَرَ (ض)	معذور رکھنا، درگزر کرنا
جَهِلَ (س)	نہ جاننا	عَذَلَ (ض)	ملامت کرنا
سَمَحَ (ف)	درگزر کرنا، اجازت دینا	عَقَلَ (ض)	سمجھنا

Marfat.com

صَدَقَ (ن)	سچ بولنا	غَضِبَ (س)	غصہ ہونا
فَازَ (یَفُوْزُ اس کی گردان کَانَ کے جیسی کرلو)	کامیاب ہونا' پالینا	نَقَصَ (ن)	کم کر دینا
لَبِثَ (س)	قیام کرنا' ٹھہرنا	وَعَظَ (یَعِظُ)	نصیحت کرنا
تُرَابٌ	مٹی	عَلِیْمٌ	بڑا جاننے والا
جُهْدٌ	کوشش	عَلَّامٌ	بہت بڑا جاننے والا
حَقْلٌ	کھیت	غُرْفَةٌ (ج غُرَفٌ)	بالا خانہ' کمرہ
خَاتَمٌ	مہر' آخری	غَیْبٌ (ج غُیُوْبٌ)	پوشیدہ بات
سَعِیْرٌ	دہکتی آگ' دوزخ	قُبَیْلَ	ذرا پہلے
صَاحِبٌ (ج اصحاب) ضَیْفٌ (ج ضیوف) ضَاحِیَةٌ	ساتھی۔والا مہمان شہر کا بیرونی حصہ	کِتَابٌ حَفِیْظٌ لَا بَأْسَ مَقَالَةٌ	محفوظ رکھنے والی کتاب کوئی اندیشہ نہیں بات
		نَاجِعٌ	کامیاب

مشق نمبر ۱۸ (الف)

جن الفاظ پر لکیر لکھی ہے وہی اس سبق سے خاص تعلق رکھتے ہیں

(۱) هَلْ اَخُوْكَ فِی الْبَیْتِ؟ هُوَقَدْ خَرَجَ الْاٰنَ اِلَی الضَّاحِیَةِ .

(۲) وَاَیْنَ اَبُوْكَ؟ لَعَلَّهٗ ذَهَبَ اِلَی الْحَقْلِ

(۳) اَیَّ دَرْسٍ قَرَأْتَ الْیَوْمَ؟ قَدْقَرَءْتُ الدَّرْسَ التَّاسِعَ عَشَرَ وَسَوْفَ اَقْرَءُ الدَّرْسَ الْعِشْرُوْنَ غَدًا.

(٤) یُوْسُفُ! مَا كُنْتَ تَقْرَءُ الْبَارِحَةَ؟ یَا سَیِّدِیْ كُنْتُ اَقْرَءُ الْجَرِیْدَةَ

(٥) لِمَ كُنْتَ ذَهَبْتَ اِلٰی تِلْكَ الْقَرْیَةِ؟ هُنَاكَ حَدِیْقَةٌ لَنَا فَذَهَبْتُ وَرَءَیْتُ اَحْوَالَهَا

Marfat.com

(٦) هَلْ كُنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيْنَا؟	نَعَمْ كُنَّا نَنْظُرُ مِنَ الْغُرْفَةِ
(٧) يَا زَيْدُ لِمَ غَضِبْتَ عَلٰى اُخْتِكَ الْمُعَلِّمَةِ؟	هِيَ مَا كَانَتْ حَفِظَتْ دُرُوْسَهَا
(٨) هَلْ اَنْتَ تَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ دَرْسَكَ؟	يَا اَخِيْ اَنَا كُنْتُ اَحْفَظُ كُلَّ يَوْمٍ لٰكِنْ بِالْاَمْسِ مَاحَفِظْتُ لِاَنِّيْ كُنْتُ مَشْغُوْلاً فِيْ خِدْمَةِ الضُّيُوْفِ
(٩) مَنْ كَانَ الضَّيْفُ عِنْدَكُمْ؟	هٰؤُلَاءِ كَانُوْا مِنْ عُلَمَاءِ اَزْهَرَ
(١٠) يَالَيْتَنِيْ عَلِمْتُ بِهِمْ فَحَضَرْتُ لِزِيَارَتِهِمْ، كَمْ يَوْمًا يَلْبَثُوْنَ عِنْدَكُمْ؟	لَعَلَّهُمْ يَلْبَثُوْنَ عِنْدَنَا خَمْسَةَ اَيَّامٍ
(١١) لَوْ سَمَحَ اَبُوْكَ لَحَضَرْتُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ	لَابَأْسَ يَااَخِيْ! اَبِيْ يَفْرَحُ بِرُؤْيَتِكَ فَاَنْتَ ابْنُ صَدِيْقِهٖ
(١٢) يَاسَعِيْدُ! هَلْ كَانَ اَخُوْكَ نَاجِحًا وَفَازَ بِالشَّهَادَةِ؟	نَعَمْ هُوَ كَانَ نَاجِحًا فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِيْ وَفَازَ بِالشَّهَادَةِ
(١٣) هَلْ نَجَحْتَ فِي الْاِمْتِحَانِ؟	يَالَيْتَنِيْ نَجَحْتُ وَفُزْتُ بِالشَّهَادَةِ
(١٤) لَوْبَذَلْتَ جُهْدَكَ لَنَجَحْتَ	صَدَقْتَ يَا سَيِّدِيْ

مشق نمبر ١٨ (ب)

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(١) قَدْعَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيْظٌ (٢) مَا كُنَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا
(٣) وَقَالُوْالَوْكُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ (٤) وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا
مَا[1] يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ (٥) اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ط تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ

(١) جو کچھ۔

Marfat.com

وَلَا اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ .اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ (٦) وَیَقُوْلُ الْکٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا (٧) وَکَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا (٨) وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا (٩) مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ[1] اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا.

ذیل میں خلیل نحوی کے دوشعر ہیں جو بڑے مزیدار اور قابل غور ہیں۔

علامہ خلیل جس وقت علم عروض کی ایجاد کر رہے تھے اور اشعار کو اوزان پر تول رہے تھے تو اُن کے لڑکے نے سمجھا کہ باپ بے معنی بکواس کر رہا ہے اس لئے اس نے باپ کی دیوانگی کا شور اُٹھایا۔ اس وقت خلیل نے یہ جواب دیا:

لَوْ کُنْتَ تَعْلَمُ مَا[2] اَقُوْلُ عَذَرْتَنِیْ   اَوْ کُنْتَ تَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ عَذَلْتُکَا

لٰکِنْ جَهِلْتَ مَقَالَتِیْ فَعَذَلْتَنِیْ   وَعَلِمْتُ اَنَّکَ جَاهِلٌ فَعَذَرْتُکَا

تنبیہ: پہلے شعر کے آخر میں عَذَلْتُکَا دراصل عَذَلْتُکَ ہے۔ اسی طرح دوسرے شعر میں عَذَرْتُکَا دراصل عَذَرْتُکَ ہے۔ شعر کے آخر میں آواز تاننے کے لئے الف یا واو یا ی بڑھانا جائز ہے۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میرا بھائی ابھی تفریح کے لیے باغ میں گیا ہے، شاید وہ مغرب سے ذرا پہلے لوٹ آیگا۔ (۲) میں کل ایک گاؤں میں گیا تھا تو مجھے دیکھ رہا تھا؟ (۳) ہاں میں تجھے مسجد کے منارے سے دیکھ رہا تھا تو گھوڑے پر سوار تھا (۴) ہم نے تمہارے چچا کو دیکھا وہ گذشتہ رات اخبار پڑھ رہے تھے۔ (۵) کیا تم نے کل اپنا سبق یاد نہیں کیا تھا؟ (۶) میں نے کل اپنا سبق یاد کیا تھا (۷) محمود اپنا سبق ہر روز یاد کیا کرتا تھا لیکن آج وہ مہمانوں کی خدمت میں مشغول تھا (۸) اگر ہم کوشش کرتے تو ضرور سالانہ امتحان میں کامیاب ہو جاتے (۹) کیا تم حیدر آباد میں چائے پیا کرتے تھے (۱۰) میں بمبئی میں صبح شام چائے پیا کرتا تھا لیکن حیدر آباد میں چائے چھوڑ دی۔

(۱) کَانَ کی خبر ہے اس لئے حالتِ نصبی میں ہے (دیکھو اسی سبق میں)۔ (۲) یہ مَا موصولہ ہے اسکے معنی ہیں "جو"۔ "جو کچھ"

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ العِشْرُوْنَ (الف)

فعل مضارع کی مختلف صورتیں

۱۔ فعلوں میں مضارع ہی مُعْرَب[1] (دیکھو سبق ۱۰۔۱۰) ہے ماضی اور اَمر حاضر مَبنی ہیں۔

تنبیہ ۱:۔ یاد رکھو اسم معرب کا اعراب رَفع، نَصب اور جرّ[2] ہے اور فعل مضارع کا اعراب رفع، نصب اور جَزم ہے یعنی اسم کے آخر میں جزم نہیں آتا اور فعل کے آخر میں جرّ نہیں آتا۔ ہاں کسی عارضی وجہ سے آجائے تو وہ اور بات ہے۔

۲۔ مضارع پر لَمْ داخل ہو تو آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے اس لیے اس کو حرف جازم کہتے ہیں اور لَنْ داخل ہو تو آخر میں نَصب پڑھا جاتا ہے۔ اس لیے اس کو حرف ناصب (زبر دینے والا حرف) کہتے ہیں۔ حرف جازم و ناصب کی وجہ سے ساتوں نون اعرابی بھی گرا دیئے جاتے ہیں یہ تو لفظی تغیر تھا۔ معنی میں یہ تغیر ہوتا ہے کہ لَمْ کی وجہ سے مضارع ماضی منفی بن جاتا ہے۔ لَمْ یَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا) یہی معنی ہیں مَافَعَلَ کے۔ اور لَنْ کی وجہ سے مضارع میں نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں نیز یہ کہ مضارع اس وقت زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے۔ لَنْ یَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کرے گا)۔

(۱) مگر جمع مونث غائب و مخاطب کے صیغے معرب نہیں۔ ان میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔ (۲) یعنی زیر۔

Marfat.com

ذیل کی گردانوں میں مقابلہ کر کے لفظی اور معنوی فرق کو خوب سمجھ لو۔

المضارع المرفوع	المضارع المنصوب	المضارع المجزوم
يَفْعَلُ (وہ ایک مرد کرتا ہے یا کریگا)	لَنْ يَفْعَلَ (وہ ہرگز نہیں کریگا)	لَمْ يَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا)
يَفْعَلَانِ (وہ دو مرد کرتے ہیں یا کرینگے)	لَنْ يَفْعَلَا (وہ دو مرد ہرگز نہیں کرینگے)	لَمْ يَفْعَلَا (ان دو مردوں نے نہیں کیا)
يَفْعَلُوْنَ	لَنْ يَفْعَلُوْا (وہ بہت مرد ہرگز نہیں کرینگے)	لَمْ يَفْعَلُوْا (ان بہت مردوں نے نہیں کیا)
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ (وہ ایک عورت ہرگز نہیں کریگی)	لَمْ تَفْعَلْ (اس ایک عورت نے نہیں کیا)
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
يَفْعَلْنَ	لَنْ يَفْعَلْنَ	لَمْ يَفْعَلْنَ
تَفْعَلُ	لَنْ تَفْعَلَ	لَمْ تَفْعَلْ
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلُوْنَ	لَنْ تَفْعَلُوا	لَمْ تَفْعَلُوْا
تَفْعَلِيْنَ	لَنْ تَفْعَلِيْ	لَمْ تَفْعَلِيْ
تَفْعَلَانِ	لَنْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَا
تَفْعَلْنَ	لَنْ تَفْعَلْنَ	لَمْ تَفْعَلْنَ
اَفْعَلُ	لَنْ اَفْعَلَ	لَمْ اَفْعَلْ
نَفْعَلُ	لَنْ نَفْعَلَ	لَمْ نَفْعَلْ

تنبیہ:۔ يَكُوْنُ پر حروف ناصبہ داخل ہوں تو معمولی طور سے گردان ہوگی۔ لیکن حروف جازمہ داخل ہوں تو اس کی گردان یوں ہوگی: لَمْ يَكُنْ (وہ نہیں تھا) لَمْ يَكُوْنَا، لَمْ يَكُوْنُوْا، لَمْ تَكُنْ، لَمْ تَكُوْنَا، لَمْ يَكُنَّ، لَمْ

تَكُنْ، لَمْ تَكُوْنَا، لَمْ تَكُوْنُوْا، لَمْ تَكُوْنِيْ، لَمْ تَكُوْنَا، لَمْ تَكُنَّ، لَمْ اَكُنْ، لَمْ نَكُنْ.

اسی طرح يَقُوْلُ سے لَمْ يَقُلْ (اس نے نہیں کہا) کی گردان کرلو۔

۳۔ لَمْ کے سوا حروف جازمہ چار اور ہیں: لَمَّا (نہیں۔اب تک نہیں) ان (اگر) لام امر (لِ) اور لائے نَهیْ:

مضارع پر لَمَّا داخل ہو تو لفظ اور معنی میں لَمْ کے مانند تغیر پیدا کر دیتا ہے: لَمَّا يَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا یا اب تک نہیں کیا)۔

اِنْ ''حرف شرط'' اور شرط کے لیے ''جزا'' کی ضرورت ہوتی ہے جب شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں تو دونوں مجزوم ہوں گے: اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا)۔

تنبیہ۳:۔ کبھی اِنْ پر لام بڑھا کر لَئِنْ لکھا کرتے ہیں۔معنی وہی رہتے ہیں۔ البتہ معنی میں کچھ زور پیدا ہو جاتا ہے۔

لامِ امر اور لائے نہی کا بیان اکیسویں سبق میں ہوگا۔

۴۔ حروفِ ناصبہ لَنْ کے سوا اور بھی ہیں: اَنْ (کہ) كَيْ یا لِكَيْ (تا کہ)۔اِذَنْ[1] (تب)۔لِ (تا کہ۔اسے لام کَیْ کہتے ہیں) لِئَلَّا = لِاَنْ لَا (تا کہ نہیں)۔حَتّٰى (تا کہ۔یہاں تک کہ)۔

اَمَرْتُهٗ اَنْ يَذْهَبَ (میں نے اسے حکم دیا کہ وہ جائے) اَقْرَءُ كَيْ اَفْهَمَ (میں پڑھتا ہوں تا کہ سمجھوں) اِذَنْ تَنْجَحَ (تب تو تو کامیاب ہوگا) مَنَحتُهٗ كِتَابًا لِيَقْرَءَ (میں نے اسے کتاب دی تا کہ وہ پڑھے)۔یا لِئَلَّا يَجْهَلَ (تا کہ وہ نادان نہ رہے) یا حَتّٰى يَفْرَحَ (تا کہ وہ خوش ہو)۔

تبنیہ٤:۔اِنْ اور حَتّٰى ماضی پر بھی داخل ہوتے ہیں مگر لفظ میں کوئی تغیر نہیں پیدا کرتے۔ہاں اِنْ کی وجہ سے ماضی میں مستقبل کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اِنْ قَرَأْتَ فَهِمْتَ (اگر تو پڑھے گا تو سمجھے گا)۔

(۱) اِذَنْ کو اِذًا بھی لکھا جاتا ہے۔

Marfat.com

تنبیہ۵:۔ کِ اور حَتّٰی حروف جارّہ میں سے بھی ہیں جب کسی اسم پر داخل ہوں تو ان کی وجہ سے اسم کے آخر میں جرّ (زیر) پڑھا جائے گا: لِزَیْدٍ (زید کے واسطے) حَتَّی الْمَسَاءِ (شام تک)۔

تبنیہ۶:۔حرف استفہام (اَ) کے بعد اور اِنْ کے بعد نفی کے لئے اکثر لَمْ کا استعمال ہوتا ہے: اَلَمْ تَعْلَمْ (کیا تو نے نہیں جانا) اِنْ لَمْ تَعْلَمْ (اگر تو نے نہیں جانا)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۸

اَذِنَ (س)	اجازت دینا	اَمَرَ (ن)	حکم کرنا
بَرِحَ (س)	ٹلنا۔ ہٹنا	طَرَقَ (ن)	دروازہ کھٹکھٹانا
بَسَطَ (ن)	پھیلانا	قَرَعَ (ف)	دروازہ کھٹکھٹانا
بَلَغَ (ن)	پہنچنا	کَسِلَ (س)	سستی کرنا
حَزِنَ (س)	آزردہ ہونا	لَعِقَ (س)	چاٹنا
حَزَنَ (ن)	آزردہ کرنا	نَدِمَ (س)	شرمندہ ہونا
حَکَمَ (ن)	حکم کرنا، فیصلہ کرنا	نَفَعَ (ف)	فائدہ دینا
ذَبَحَ (ف)	ذبح کرنا	فَاتَّقُوْا	پس ڈرو تم، بچو تم
شَبِعَ (س)	سیر ہونا، پیٹ بھر جانا	فِرَاقٌ	جدائی
سَبُعٌ (ج سِبَاعٌ)	درندہ	مَجْدٌ	بزرگی
بَائِعٌ	بھوکا	مَرَامٌ	مقصد
صَبْرٌ	صبر۔ برداشت ایلوہ جو کڑوی دوا ہے	وَحْشٌ (ج وُحُوْشٌ)	جنگلی جانور
طَیْرٌ (ج طُیُوْرٌ)	پرندہ	وِفَاقٌ	موافقت، اتفاق
عِنَبٌ (الف)	انگور	وَهْلَةٌ	دفعہ، ہلہ

مشق نمبر ۱۹

(۱) لَنْ تَبْلُغَ الْمَجْدَ حَتّٰی تَلْعَقَ الصَّبْرَ (۲) لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ مَنْ (جس نے) لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ (حدیث) (۳) لِمَ لَا تَشْرَبُ اللَّبَنَ كَيْ يَنْفَعَكَ (۴) كَانَ سَعِيْدٌ يَقْرَعُ الْبَابَ فَفَتَحْتُ لَهُ الْبَابَ لِيَدْخُلَ عَلَيْنَا (۵) اَذِنْتُ لَهُ لِئَلَّا يَحْزَنَ (۶) اِنْ لَمْ تَبْذُلْ جُهْدَكَ لَنْ تَنْجَحَ يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ (۷) اِنْ تَكْسَلْ تَنْدَمْ (۸) اَمَرْتُ خَادِمِيْ اَنْ لَا يَخْرُجَ مِنَ الْبَيْتِ حَتّٰی اَرْجِعَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ (۹) كُنَّا جَائِعِيْنَ فَاَكَلْنَا الْعِنَبَ حَتّٰی شَبِعْنَا (۱۰) اِنْ تَذْهَبْ اِلٰی حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ تَنْظُرْ عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ مِنَ الْوُحُوْشِ وَالسِّبَاعِ وَالطُّيُوْرِ (۱۱) قَالَ لِيْ يُوْسُفُ اِنِّيْ بَذَلْتُ تَمَامَ جُهْدِيْ لِاَنْجَحَ قُلْتُ لَهُ اِذَنْ تَبْلُغَ مَرَامَكَ (۱۲) اِنْ لَمْ يَكُنْ وِفَاقٌ فَفِرَاقٌ (۱۳) اَلَمْ تَقْرَءْ هٰذَا الْكِتَابَ لِتَفْهَمَ الْعَرَبِيَّ ؟ (۱۴) لَا يَحْزُنُنِيْ اَنْ لَمْ اَبْلُغْ مَرَامِيْ فِيْ اَوَّلِ وَهْلَةٍ بَلْ لَنْ اَتْرُكَ السَّعْيَ (کوشش) حَتّٰی اَبْلُغَ اِلَيْهِ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوْا النَّارَ (۲) لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ (۳) قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً (۴) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ (۵) اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ (۶) لَئِنْ بَسَطْتَ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَا اَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ (۷) وَلَمَّا (اب تک نہیں) يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (۸) فَعَلِمَ مَا (جو) لَمْ تَعْلَمُوْا (۹) اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً؟ (۱۰) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ؟ (۱۱) اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ.

Marfat.com

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا؟
(۲) میں نے قرآن پڑھا لیکن اس کے معنی (معناہ) نہیں سمجھے
(۳) اے مریم! تو دودھ کیوں نہیں پیتی تا کہ تجھے فائدہ بخشے
(۴) میں آج ہرگز چائے نہیں پیونگی
(۵) کون دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے؟
(۶) میری بہن دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی تو میں نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا تا کہ وہ آزردہ نہ ہو
(۷) میں نے امرود کھائے یہاں تک کہ سیر ہو گیا
(۸) اگر کامیاب ہو گے تو تمہیں انعام ملے گا
(۹) اللہ نے انسان کو پیدا کیا تا کہ وہ اس کی پرستش کریں
(۱۰) ہم قرآن پڑھتے ہیں تا کہ اس کو سمجھیں اور اس پر (بہ) عمل کریں
(۱۱) وہ لڑکی قرآن پڑھتی رہی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا
(۱۲) اگر تو میری مدد کریگا تو میں تیری مدد کرونگا
(۱۳) دونوں اپنی جگہ سے ہرگز نہ ٹلینگے یہاں تک کہ تم ان کو اجازت دو
(۱۴) کیا تو مدرسہ میں کل حاضر نہیں تھا؟
(۱۵) کیا تم نے ریڈیو میں خبریں نہیں سنیں؟

Marfat.com

اَلدَّرْسُ العِشْرُوْنَ (ب)

فعل مضارع کی مختلف صورتیں (گذشتہ سے پیوستہ)

اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاکِیْدِ وَنُوْنِ التَّاکِیْدِ

۱۔ کبھی مضارع پر لام (ل) لگا کر آخر میں نون مشدد (جسے نون ثقیلہ کہتے ہیں) یا نون ساکن (جسے نون خفیفہ کہتے ہیں) بڑھایا جاتا ہے۔ اس لام اور نون سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں اس لئے ان کو لام تاکید و نون تاکید کہتے ہیں۔ یکتب سے لیکتبن یا لیکتبن (وہ ضرور ضرور لکھے گا)۔

۲۔ اس لام اور نون کی وجہ سے بھی مضارع میں تغیرات ہوتے ہیں جو تمہیں ذیل کی گردان سے معلوم ہونگے۔ مقابلہ کے لئے سادہ مضارع کی گردان پہلے لکھی ہے۔

اَلْمُضَارِعُ السَّاذِجُ	اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاکِیْدِ وَالنُّوْنِ الثَّقِیْلَةِ	اَلْمُضَارِعُ مَعَ لَامِ التَّاکِیْدِ وَالنُّوْنِ الْخَفِیْفَةِ	تَغَیُّرات
یَکْتُبُ	لَیَکْتُبَنَّ	لَیَکْتُبَنْ	اس میں لام کلمہ مفتوح ہے (دیکھو سبق ۸-۳)
یَکْتُبَانِ	لَیَکْتُبَانِّ	*	اس میں نون اعرابی ساقط ہے (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۲)
یَکْتُبُوْنَ	لَیَکْتُبُنَّ	لَیَکْتُبُنْ	اس میں واو جمع اور نون اعرابی ساقط ہے۔
تَکْتُبُ	لَتَکْتُبَنَّ	لَتَکْتُبَنْ	اس میں لام کلمہ مفتوح ہے۔
تَکْتُبَانِ	لَتَکْتُبَانِّ	*	اس میں نون اعرابی ساقط ہے۔
یَکْتُبْنَ	لَیَکْتُبْنَانِّ	*	اس میں ایک الف بڑھا دیا گیا ہے۔
تَکْتُبُ	لَتَکْتُبَنَّ	لَتَکْتُبَنْ	اس میں لام کلمہ مفتوح ہے۔
تَکْتُبَانِ	لَتَکْتُبَانِّ	*	اس میں نون اعرابی ساقط ہے۔
تَکْتُبُوْنَ	لَتَکْتُبُنَّ	لَتَکْتُبُنْ	اس میں واو جمع اور نون اعرابی ساقط ہے۔
تَکْتُبِیْنَ	لَتَکْتُبِنَّ	لَتَکْتُبِنْ	اس میں ی اور نون اعرابی ساقط ہے۔
تَکْتُبَانِ	لَتَکْتُبَانِّ	*	اس میں نون اعرابی ساقط ہے۔
تَکْتُبْنَ	لَتَکْتُبْنَانِّ	*	اس میں ایک الف بڑھا دیا گیا ہے۔
اَکْتُبُ	لَاَکْتُبَنَّ	لَاَکْتُبَنْ	اس میں لام کلمہ مفتوح ہے۔
نَکْتُبُ	لَنَکْتُبَنَّ	لَنَکْتُبَنْ	اس میں لام کلمہ مفتوح ہے۔

Marfat.com

تنبیہ۱:۔ نونِ ثَقِیْلَہ کی گردان میں نون کے پہلے جن چھ صیغوں میں الف آتا ہے وہ صیغے نون خفیفہ کے ساتھ نہیں آتے (دیکھواُوپر کی گردان)۔

تنبیہ۲:۔نونِ خفیفہ کوبعض اوقات تنوین سے بدل دیتے ہیں۔ لَنَسْفَعًا. (=لَنَسْفَعَنْ) بِالنَّاصِیَةِ (ہم ضرور ضرور پیشانی کے بال (پکڑکر) گھسیٹیں گے)۔

تنبیہ۳:۔ اکثر لام تاکید ونون تاکید کے ساتھ مضارع کا استعمال قسم کے بعد ہوا کرتا ہے۔ واللّٰہِ لَاَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ (خدا کی قسم میں ضرور دودھ پیوں گا)۔

تنبیہ٤:۔ مضارع پر صرف لام تاکید بھی آجاتا ہے۔اس سے لفظ میں تو کوئی تغیر نہیں ہوتا البتہ معنی میں فعل مضارع زمانہ حال سے مخصوص ہو جاتا ہے۔ لَیَکْتُبُ زَیْدٌ (زید لکھ رہا ہے)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۱۹

اٰمِنٌ	باامن،امن دینے والا	صَاغِرٌ	ذلیل،چھوٹا
بُنْدُقِیَةٌ	بندوق	صَیْدٌ	شکار
خَاسِرٌ رَبَّنَا سَجَنَ (ن) شَاءَ (یَشَاءُ)	خسارہ پانے والا اے ہمارے پروردگار قید کرنا چاہنا	اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ فِیْ هٰذَا الْعَامِ	حرمت والی مسجد مکہ معظمہ کی مسجد جہاں خانہ کعبہ ہے اس سال میں

مشق نمبر ۲۰

(۱) لَاَکْتُبَنَّ الْیَوْمَ مَکْتُوْبًا اِلٰی خَالَتِیْ (۲) لَنَذْهَبَنَّ غَدًا اِلَی الصَّیْدِ (۳) هٰذَانِ الرَّجُلَانِ لَیُقْتَلَانِ لِاَنَّهُمَا قَاتِلَا زَیْدٍ (دیکھوسبق ۱۱۔۱) (۴) لَتَخْضُرَنَّ النِّسْوَةُ الْمُصَلّٰی یَوْمَ الْعِیْدِ وَلَیَسْمَعْنَانِّ الْخُطْبَةَ (۵) هٰذَا الْوَلَدُ لَنْ یَقْرَءَ وَلَنْ یَکْتُبَ اَمَّا اُخْتَاهُ تَانِکَ فَلَتَقْرَانِّ وَلَتَکْتُبَانِّ (٦) لَیَنْجَحَانِّ اَخَوَایَ فِیْ هٰذَا الْعَامِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

Marfat.com

مِــــنَ الْــــقُــــرْاٰنِ

(۱) لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَنْصُرُهُ (۲) لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَالْحَرَامَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ (۳) رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ (۴) لَئِنْ لَمْ يَفْعَلْ مَا اٰمُرُهُ (اٰءْمُرُهُ) لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا (= لَيَكُوْنَنْ) مِنَ الصَّاغِرِيْنَ.

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) آج میرا بھائی ضرور ہی مدرسے میں حاضر ہوگا (۲) وہ دونوں تم سے کوئی کتاب ضرور ہی طلب کرینگے (۳) اگر تم کوشش نہ کروگے (تو) ضرور ہی ذلیل ہوجاؤ گے (۴) اگر آپ مجھے حکم دیں (تو) میں ضرور ہی شکار کو جاؤنگا اور اگر ہماری طرف کوئی شیر نکلا تو بخدا میں اسے ضرور بندوق سے مار ڈالوں گا (۵) وہ دونوں لڑکیاں آپ کے پاس نہ آئینگی لیکن ہم تو ضرور ہی حاضر ہوں گے (۶) میں انشاء اللہ امسال ضرور کامیاب ہونگا۔

سوالات نمبر ۱۰

(۱) ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی تمنی اور ماضی شرطیہ کس طرح بنائے جاتے ہیں؟ ہر ایک کی مثال دو

(۲) کان کا مضارع کیا ہوگا؟

(۳) فعلوں میں کون سا فعل معرب ہے؟

(۴) حروف جازمہ کون سے ہیں؟

(۵) لم یا لما مضارع پر داخل ہو تو اس کے لفظ اور معنی میں کیا فرق ہوتا ہے؟

(۶) حروف ناصبہ کون سے ہیں؟

(۷) حروف ناصبہ کے داخل ہونے سے مضارع کے معنی اور اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۸) مضارع میں نون اعرابی کتنے صیغوں میں آتا ہے؟

(۹) کس حالت میں مضارع کا نون اعرابی تلفظ سے ساقط ہوجاتا ہے؟

(۱۰) مضارع کی گردان میں ایسے کتنے صیغے ہیں جن پر حروف جازمہ اور ناصبہ کا اثر تلفظ

Marfat.com

میں نہیں ہوتا؟

(۱۱) نون تاکید کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۱۲) نون خفیفہ کی گردان میں کون کون سے صیغے نہیں آتے؟

(۱۳) لنسفعا کون سا فعل اور صیغہ ہے؟

(۱۴) لام تاکید اور نون تاکید لگانے سے مضارع کے تلفظ اور معنی میں کیا ہیر پھیر ہوتا ہے؟

(۱۵) فعل مضارع زمانہ مستقبل کے ساتھ کب مخصوص ہو جاتا ہے اور زمانہ حال کے ساتھ کب؟ یعنی کونسا حرف لگانے سے مستقبل کے لئے اور کونسا حرف لگانے سے حال کیلئے مخصوص ہو جاتا ہے؟

اَلدَّرْسُ الحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْاَمْرُ وَالنَّھْیُ

۱۔ جس فعل سے کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے اُسے فَعْلِ اَمْر کہتے ہیں۔اور جس فعل سے کسی کام سے باز رہنے کا حکم سمجھا جائے اُسے فَعْلِ نَھْی کہتے ہیں۔

۲۔ فعلِ اَمْر کی دو قسمیں ہیں۔ایک اَمْرِ حاضر اور فِی الْحقیقة اَمْر یہی ہے۔ دوسرا اَمْر غائب.

اَمْرِ مُتَکَلِّمْ کے چونکہ دو ہی صیغے ہوتے ہیں اس لئے اُسے اَمْر غائب ہی کے ماتحت کر دیا جاتا ہے۔

۳۔ اَمْر حاضر معروف بنانے کا طریق یہ ہے کہ مضارع کی علامت (ت) کو حذف کر کے شروع میں ہمزہ وصل (هَمْزَةُ الْوَصْل دیکھو اصطلاح نمبر ۲۸) بڑھائیں۔ اگر مضارع کا عین کلمہ مضموم ہے تو ہمزہ وصل بھی مضموم کر دیں ورنہ مکسور۔اور لامِ کلمہ کو جزم دے دیں: تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ (تو مدد کر) تَذْهَبُ سے اِذْهَبْ (تو جا) اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ (تو مار)۔

تنبیه ۱:۔ اگر علامتِ مضارع کا مابعد ساکن نہ ہو تو ہمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں۔تَعِدُ سے امر حاضر عِدْ (تو وعدہ کر) ہوگا۔

Marfat.com

گردان امر حاضر معروف

اُوپر سے نیچے پڑھو	مذکر	مؤنث
واحد	اِضْرِبْ تو (ایک مرد) مار	اِضْرِبِیْ تو (ایک عورت) مار
تثنیہ	اِضْرِبَا تم (دو مرد) مارو	اِضْرِبَا تم (دو عورتیں) مارو
جمع	اِضْرِبُوْا تم (بہت مرد) مارو	اِضْرِبْنَ تم (بہت عورتیں) مارو

تنبیہ۲:۔ امر حاضر میں جو ہمزہ بڑھایا جاتا ہے وہ چونکہ ھَمْزَۃُ الْوَصْل ہے اس لئے جب اس کے ماقبل کوئی لفظ آئے تو ھمزہ کا تلفظ نہیں کرتے: یَا نُوْحُ اھْبِطْ (اے نوح اُتر جا) یَاٰدَمُ اسْکُنْ (اے آدم تو سکونت اختیار کر) دراصل اِھْبِطْ اور اُسْکُنْ ہے۔

تنبیہ۳:۔ کَانَ کے امر میں ھمزۃ الوصل نہیں آتا۔ اس کے امر کی گردان یہ ہے: کُنْ (تو ہوجا)، کُوْنَا، کُوْنُوْا، کُوْنِیْ، کُوْنَا، کُنَّ۔

اِسی طرح قَالَ یَقُوْلُ سے قُلْ (تو کہہ)، قُوْلَا، قُوْلُوْا، قُوْلِیْ، قُوْلَا، قُلْنَ بنالو۔

۴۔ امر حاضر مجہول بنانا ہو تو مضارع مجہول پر لامِ امر (لِ) لگادو اور آخر میں جزم کردو: تُضْرَبُ سے لِتُضْرَبْ (چاہئے کہ تو مارا جا)۔

گردان امر حاضر مجہول

اُوپر سے نیچے پڑھو	مذکر	مؤنث
واحد	لِتُضْرَبْ (چاہے کہ تو ایک مرد مارا جا)	لِتُضْرَبِیْ (چاہے کہ تو ایک عورت ماری جا
تثنیہ	لِتُضْرَبَا (چاہے کہ تم دو مرد مارے جاؤ)	لِتُضْرَبَا (چاہے کہ تم دو عورتیں ماری جاؤ
جمع	لِتُضْرَبُوْا (چاہے کہ تم بہت مرد مارے جاؤ)	لِتُضْرَبْنَ (چاہئے کہ تم بہت عورتیں ماری جاؤ

۵۔ اَمْرِ غائب اور مُتَکَلِّم، معروف ہو یا مجہول اسی طریق سے بنائے جاتے ہیں جو طریقہ اَمْرِ حاضر مجہول بنانے کا ہے۔ یعنی لامِ امر (ل) لگا کر بنالئے جاتے ہیں۔ امر غائب کا صیغہ مضارع غائب سے اور متکلّم کا متکلّم سے، معروف معروف سے اور مجہول مجہول سے۔ ذیل کی گردان سے تم سمجھ لوگے۔

Marfat.com

فعل امر غائب و متکلم معروف		فعل امر غائب و متکلم مجہول	
لِيَضْرِبْ	وہ (ایک مرد) مارے یعنی اسے چاہئے کہ مارے	لِيُضْرَبْ	وہ (ایک مرد) مارا جائے یعنی اسے چاہئے کہ مارا جائے
لِيَضْرِبَا	(اُن (دو مردوں) کو چاہئے کہ ماریں)	لِيُضْرَبَا	(اُن (دو مردوں) کو چاہئے کہ مارے جائیں)
لِيَضْرِبُوْا		لِيُضْرَبُوْا	
لِتَضْرِبْ	(اُس (ایک عورت) کو چاہئے کہ مارے)	لِتُضْرَبْ	(اُس (ایک عورت) کو چاہئے کہ ماری جائے)
لِتَضْرِبَا		لِتُضْرَبَا	
لِيَضْرِبْنَ		لِيُضْرَبْنَ	
لِاَضْرِبْ	(مجھے چاہئے کہ ماروں)	لِاُضْرَبْ	(مجھے چاہئے کہ مارا جاؤں یا ماری جاؤں
لِنَضْرِبْ	(ہمیں چاہئے کہ ماریں)	لِنُضْرَبْ	(ہمیں چاہئے کہ مارے جائیں یا ماری جائیں)

تنبیہ ۴:۔ لامِ امر کے ماقبل وَ یا فَ آئے تو لام کو ساکن کر دیتے ہیں: وَلْيَكْتُبْ (اور اسے چاہئے کہ لکھے)' فَلْتَخْرُجْ (پس اس عورت کو چاہئے کہ نکل جائے)۔

تنبیہ ۵:۔ لامِ کَیْ (لِ) جو مضارع کو نصب دیتا ہے (دیکھو سبق ۲۰۔۳) وہ ساکن نہیں ہوتا: وَلِيَكْتُبَ (اور تاکہ وہ لکھے)۔

۶۔ نَهی کی بھی دو قسمیں ہیں حاضر اور غائب۔ لیکن ان کے بنانے کا طریقہ ایک ہی ہے۔ یعنی مضارع پر لائے نَہی لگا کر آخر میں جزم کر دیں۔ مضارع حاضر کے صیغوں نے نَہی حاضر اور غائب کے صیغوں سے نَہی غائب کے صیغے بنتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کی گردانوں سے معلوم کر لو گے:

فعل نہی حاضر معروف		فعل نہی حاضر مجہول	
لَا تَضْرِبْ	(تو (ایک مرد) مت مار)	لَا تُضْرَبْ	(تو (ایک مرد) نہ مارا جا)
لَا تَضْرِبَا	(تم دونوں (مرد) نہ مارو)	لَا تُضْرَبَا	
لَا تَضْرِبُوْا	(تم (بہت مرد) نہ مارو)	لَا تُضْرَبُوْا	
لَا تَضْرِبِیْ	(تو (ایک عورت) مت مار	لَا تُضْرَبِیْ	(تو (ایک عورت) نہ ماری جا)
لَا تَضْرِبَا	(تم دونوں (عورتیں) نہ مارو	لَا تُضْرَبَا	
لَا تَضْرِبْنَ	(تم (بہت عورتیں) نہ مارو)	لَا تُضْرَبْنَ	

فعل نہی غائب معروف		فعل نہی غائب مجہول	
لَا یَضْرِبْ	وہ (ایک مرد) نہ مارے یعنی اسے چاہئے کہ نہ مارے	لَا یُضْرَبْ	وہ (ایک مرد) نہ مارا جائے یعنی اسے چاہیے کہ نہ مارا جائے
لَا یَضْرِبَا		لَا یُضْرَبَا	
لَا یَضْرِبُوْا		لَا یُضْرَبُوْا	
لَا تَضْرِبْ	وہ (ایک عورت) نہ مارے	لَا تُضْرَبْ	
لَا تَضْرِبَا		لَا تُضْرَبَا	
لَا یَضْرِبْنَ		لَا یُضْرَبْنَ	
لَا اَضْرِبْ		لَا اُضْرَبْ	
لَا نَضْرِبْ		لَا نُضْرَبْ	

تنبیہ ٦:۔ اَمر اور نَہی کے ساتھ بھی نون ثقیلہ و خفیفہ لگایا جاتا ہے، اِضْرِبَنَّ (تو ضرور مار)، لَا تَضْرِبَنَّ (ہرگز نہ مار)، اِضْرِبُنْ (تم ضرور مارو)۔

تنبیہ ۷:۔ لَا دو قسم کا ہوتا ہے ایک لائے نَفی جو ماضی یا مضارع کے لفظ میں کوئی تغیر نہیں پیدا کرتا۔ دوسرا لائے نَہی جس سے مضارع کے آخر میں جزْم آتا ہے اور معنی میں نَہی یعنی باز رکھنے کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں جیسا

Marfat.com

کہ فعل نَہی کی گردانوں میں تم نے دیکھا۔

تنبیہ۸:۔ پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہو کہ جب کسی لفظ کا آخری حرف ساکن ہو تو مابعد سے ملانے کے وقت اسے کسرہ (ـِـ) دیا جاتا ہے۔ اِضْرِبْ سے اِضْرِبِ الْكَلْبَ (کتے کو مار)' لَا يُؤْكَلْ سے لَا يُؤْكَلِ الطَّعَامُ بِغَيْرِ جُوْعٍ (بھوک بغیر کھانا نہ کھایا جائے)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۰

اَحْسَنْتَ	تو نے یا آپ نے بہت اچھا کیا	ضَحِكَ (س)	ہنسنا
بَارَكَ اللّٰهُ	اللہ برکت دے	قَنَتَ (ن)	عبادت کرنا
تَعَالَ	آ	لَبَّيْكَ	جی ہاں ضرور ہوں
رَكَعَ (ف)	رکوع کرنا' جھکنا	دَائِمًا	ہمیشہ
سَجَدَ (ن)	سجدہ کرنا	ذُوْقُرْبٰى	قرابت والا
اَمْرٌ	حکم' کام	رَاكِعٌ	جھکنے والا
اُمَّةٌ	جماعت' قوم	سَائِغٌ	خوشگوار
حَيٌّ (ج اَحْيَاءٌ)	زندہ' قبیلہ	قَوَّامٌ	خوب قائم رکھنے والا۔ کفیل
خَجِلٌ	شرمندہ	عَسٰى	شاید' امید ہے
سَبُّوْرَةٌ	تختہ سیاہ	مَعْرُوْفٌ	نیک کام
شَكُوْرٌ	بہت شکرگزار	مُعَيَّنَةٌ	مقررہ
شَاكِرٌ	شکرگزار	مَيِّتٌ (ج اَمْوَاتٌ)	مردہ
شَفُوْقٌ	مہربان	نَجِسٌ یا نَجَسٌ	ناپاک' گندہ
طَبَاشِيْرٌ	کھریا مٹی	هَا	ہاں خبردار' سنو
عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ	سر اور آنکھ پر' بسروچشم	قِسْطٌ	انصاف
فَاحِشَةٌ (ج فَوَاحِشُ)	بے حیائی کا کام		

Marfat.com

مشق نمبر ۲۱

جن الفاظ پر لکیر لگائی گئی ہے، وہ اس سبق سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔

(۱) تَعَالَ يَا اَحْمَدُ وَاجْلِسْ عَلَى الْكُرْسِيِّ	لَبَّيْکَ يَا سَيِّدِیْ
(۲) اِشْرَبِ الشَّایَ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَکَ حَرَجٌ	لَابَأْسَ فِيْهِ لٰكِنِ الْاٰنَ شَرِبْتُ فِی الْبَيْتِ
(۳) فَاشْرَبِ الْقَهْوَةَ اِنْ كَانَ لَکَ رَغْبَةٌ فِيْهَا	نَعَمْ يَا سَيِّدِیْ! سَمِعْتُ اَنَّ فِنْجَانَ الْقَهْوَةِ بَعْدَ الطَّعَامِ يَنْفَعُ لِلْهَضْمِ
(۴) لٰكِنْ لَا تَشْرَبْ اِلَّا عَلٰى اَوْقَاتٍ مُعَيَّنَةٍ	اَحْسَنْتَ يَا سَيِّدِیْ! هٰكَذَا اَفْعَلُ
(۵) يَا اَحْمَدُ! اِقْرَأْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ لِاَسْمَعَ قِرَاءَتَکَ	اَمْرُکَ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ هَا اَنَا اَقْرَءُ اٰخِرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ
(۶) اٰمِيْن. بَارَکَ اللّٰهُ فِيْکَ يَا اَحْمَدُ وَاللّٰهِ صَوْتُکَ سَائِغٌ لِلْاٰذَانِ[1] وَقِرَاءَتُکَ مُؤَثِّرَةٌ فِی الْقُلُوْبِ	اِنَّمَا هُوَ مِنْ كَرَمِ اَخْلَاقِکَ يَا سَيِّدِیْ
(۷) تَعَالَوْا يَا اَوْلَادُ اُكْتُبُوا عَلَى السَّبُّوْرَةِ	بِاَيِّ شَيْءٍ نَكْتُبُ يَا سَيِّدَنَا
(۸) هَا هُوَ الطَّبَاشِيْرُ اُكْتُبُوْا بِهٖ	مَنْ يَكْتُبُ مِنَّا اَوَّلًا
(۹) لِيَكْتُبْ حَامِدٌ اَوَّلًا	هَا اَنَا حَامِدٌ، مَاذَا اَكْتُبُ يَا سَيِّدِیْ؟
(۱۰) اُكْتُبْ "لَا يُشْرَبِ اللَّبَنُ عَلَى السَّمَکِ"	اُنْظُرْ يَا سَيِّدِیْ هَلْ هٰذَا صَحِيْحٌ؟
(۱۱) خَطُّکَ لَيْسَ بِجَمِيْلٍ يَا وَلَدُ!	نَعَمْ يَا سَيِّدِیْ اَنَا خَجِلٌ عَلٰى قُبْحِ خَطِّیْ
(۱۲) يَا اَوْلَادُ اُكْتُبُوْا دَائِمًا بِخَطٍّ جَمِيْلٍ فَاِنَّ حُسْنَ الْخَطِّ يَرْفَعُ قَدْرَ الْكَاتِبِ	نَشْكُرُکَ يَا اُسْتَاذَنَا الشَّفُوْقَ عَلٰى نَصَائِحِکَ النَّافِعَةِ

---

(۱) اُذُنٌ (کان) کی جمع اٰذَانٌ۔

مِـــنَ الْــقُــرْاٰن

(١) يٰاَيُّهَاالنَّـاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ (٢) قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَداً اٰمِنًا وَارْزُقْ اَهْلَهٗ من الثَّمَرَاتِ (٣) يَا مَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرَّاكِعِيْنَ (٤) فَلْيَعْمَل عَمَلاً صَالِحاً (٥) اِذْهَبْ بِكِتَابِىْ هٰذَا (٦) يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْ اِلٰى رَبِّكِ (٧) يا بُنَىَّ (اے میرے بیٹو) لا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابِ وَاحِدٍ وَادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ (٨) لا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (٩) لَايَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ (١٠) لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلاً عَمَّا (= عَنْ مَا) يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ (١١) لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (١٢) كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ (١٣) وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ (١٤) وَلَا تَقْرَبُوْا الْفَوَاحِشَ (١٥) لَايَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَكُوْنُوْا خَيْراً مِنْهُمْ (١٦) اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوْا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا (١٧) وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَاقُرْبٰى (١٨) وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا (= مِنْ مَا) لَمْ يُذْكَرِاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو*

انظريا خالد الٰى كتابك واقرأ درسك ولا تنظر الٰى يمينك والٰى يسارك. وان لم تفهم فاسئل استاذك. ولمّا فرغت[1] من الدّرس فاذهب الٰى بيتك ولا تلعب مع الاولاد فى الطّريق واحفظ دروسك بعد صلٰوة المغرب واكتب واجبات المدرسة ولا تكن من الغافلين.

واعلم انّ الغافلَ والكسلان لا ينجح يوم الامتحان.

(*) اگر کوئی لفظ نہ سمجھ سکو تو کلید میں دیکھو۔ (۱) فَرَغَ (ف) فارغ ہونا۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ہر حال میں شکر گزار رہ (۲) غم نہ کرو (۳) کوئی شخص مسجد سے نہ نکلے یہاں تک کہ اجازت نہ دی جائے (۴) اے میرے بیٹو! گھر میں داخل ہو جاؤ اور وہاں بیٹھ جاؤ (۵) اے لڑکی! اس کرسی پر بیٹھ اور اس باغ کی طرف دیکھ (۶) اے لوگو! اللہ کی پرستش کرو اور اس کے سوا (غیرہ) کسی کی پرستش نہ کرو (۷) اے لڑکیو! مدرسے جاؤ اور قرآن پڑھو (۸) میرے چچا نے مجھے کہا (قال لی) آج تیرے گھر مت جا تو میں نہیں گیا (۹) اگر کپڑا نجس ہو تو دھو لیا جائے (۱۰) دودھ کے ساتھ مچھلی نہ کھائی جائے (۱۱) اگر تمہیں حرج نہ ہو تو ہمارے ساتھ کافی پی لو۔

سوالات نمبر ۱۱

(۱) فعل اَمر اور فعل نَہی کی تعریف کرو

(۲) اَمر کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۳) افعال ثلاثی مجرّد سے امر حاضر معروف کس طرح بنایا جائے؟

(۴) اَمر حاضر میں جو ھمزہ بڑھایا جاتا ہے وہ کیسا ھمزہ ہے؟

(۵) اَمر حاضر مجھول کس طرح بنایا جاتا ہے؟

(۶) اَمر غائب کے بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

(۷) باب نَصَرَ سے اَمر حاضر معروف کی گردان کرو۔

(۸) باب فَتَحَ سے اَمر حاضر اور اَمر غائب کی گردان کرو۔

(۹) باب سَمِعَ سے نَہی حاضر کی گردان کرو۔

(۱۰) لَا تَضْرِبَنَ اور لَا تَضْرِبَنّ کون سے فعل اور کون سے صیغے ہیں؟

(۱۱) فعل کَانَ سے اَمر حاضر معروف کی گردان کرو۔

(۱۲) قُولِیْ کونسا فعل اور صیغہ ہے؟

(۱۳) اُکْتُبْ کے ساتھ نون ثقیلہ اور خضیفہ لگا کر گردان کرو۔

(۱۴) لِیَقْرَءْ وْ اور لِیَکْتُبُوْا کے پہلے وَ اور فَ آجائے تو کس طرح پڑھو گے؟

(۱۵) ذیل کے جملے پڑھو اور ترجمہ کرو۔

لا تضرب حَیَوَانًا. لایضرب حیوانٌ. اکتبوا یا اولاد علی السَّبّورة بالطَّباشین. انظری یا بنت الی البستان و لا تنظری الی الشمس. لیقرأ اخوک کتابًا نافعا و لا یقرء کتابا غَیْرَ نافعٍ.

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّانِی وَالعِشْرُوْنَ

اَلْاَسْمَاءُ الْمُشْتَقَّةُ

۱۔ اسماء مشتقہ سات ہیں: (۱) اِسْمُ الْفَاعِلِ (۲) اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ (۳) اِسْمُ الظَّرْفِ (٤) اِسْمُ الْاٰلَةِ (۵) اِسْمُ الصِّفَةِ (٦) اِسْمُ التَّفْضِیْلِ (۷) اِسْمُ[1] الْمُبَالَغَةِ

اِسْمُ الْفَاعِلِ

۲۔ ثلاثی مجرّد سے اسمِ فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے ضَرَبَ سے ضَارِبٌ (مارنے والا)۔ نَصَرَ سے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا)۔ سَمِعَ سے سَامِعٌ (سننے والا)۔ فَتَحَ سے فَاتِحٌ (کھولنے والا۔ فتح کرنے والا) حَسِبَ سے حَاسِبٌ (گمان کرنے والا۔ حساب کرنے والا)۔

مگر کَرُمَ سے فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جو دراصل اسم صفت ہے جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ (سخی، بزرگ)۔ بَعُدَ سے بَعِیْدٌ (دُور) وغیرہ۔

اسم فاعل کی گردان اِس طرح ہے

دائیں سے بائیں	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ضَارِبٌ (مارنے والا ایک مرد)	ضَارِبَان	ضَارِبُوْنَ
مؤنث	ضَارِبَةٌ (مارنے والی ایک عورت)	ضَارِبَتَان	ضَارِبَاتٌ

اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

۳۔ ثلاثی مجرّد سے اسمِ مفعول مَفْعُوْل کے وزن پر آتا ہے: ضَرَبَ سے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)۔ نَصَرَ سے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا)۔

(۱) اسم المبالغہ کا بیان چوتھے حصے میں پڑھو گے باقی سب اسی حصہ میں لکھے جائیں گے۔

Marfat.com

باب کَرُمَ لازم ہے اس لئے اس سے اسم مفعول نہیں آتا ہے۔

تنبیہ ۱:۔ اسم الفاعل اور اسم المفعول کے استعمال کے طریقے چوتھے حصہ میں تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔

اسم فاعل کی گردان اس طرح ہے

دائیں سے بائیں	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا ایک مرد)	مَنْصُوْرَانِ	مَنْصُوْرُوْنَ
مؤنث	مَنْصُوْرَۃٌ (مدد کی ہوئی ایک عورت)	مَنْصُوْرَتَانِ	مَنْصُوْرَاتٌ

اِسْمُ الظَّرْفِ

۴۔ اسم ظرف وہ ہے جو کسی فعل کی جگہ یا وقت بتائے۔ وہ مَفْعَلٌ کے وزن پر ہوتا ہے۔ لیکن باب ضَرَبَ سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جمع ہر ایک کی مَفَاعِلُ کے وزن پر رہتی ہے جیسے نَصَرَ سے مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت)۔ ضَرَبَ سے مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت)۔ طَلَعَ سے مَطْلَعٌ (طلوع ہونے کی جگہ یا وقت)۔

تنبیہ ۲:۔ کبھی باب نَصَرَ سے بھی اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَسْجِدٌ (سجدے کی جگہ) مَطْلِعٌ (طلوع ہونے کی جگہ) مَغْرِبٌ (غروب ہونے کی جگہ)۔

اسم ظرف کی گردان اس طرح ہے

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَكْتَبٌ	مَكْتَبَانِ	مَكَاتِبُ
مؤنث	مَكْتَبَةٌ	مَكْتَبَتَانِ	مَكَاتِبُ

اِسْمُ الْاٰلَۃ

۵۔ اسم آلہ وہ ہے جو اَوْزار کے معنیٰ بتلائے۔ اور وہ مِفْعَلٌ مِفْعَلَۃٌ اور مِفْعَالٌ کے اوزان

Marfat.com

پر آتا ہے۔ مثلاً سَطَرَ (لکھنا) سے مِسْطَرٌ (لکیر بنانے کا آلہ) فَتَحَ (کھولنا) سے مِفْتَاحٌ (کھولنے کا آلہ یعنی کنجی)۔ کَنَسَ سے مِكْنَسَةٌ (جھاڑنے کا آلہ یعنی جھاڑو)

اسم آلہ کی گردان اِس طرح ہے

دائیں سے بائیں	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مِضْرَبٌ	مِضْرَبَانِ	مَضَارِبُ
مؤنث	مِضْرَبَةٌ	مِضْرَبَتَانِ	
یہ وزن صرف مذکر ہے	مِضْرَابٌ	مِضْرَابَانِ	مَضَارِيْبُ

تنبیہ ۳:۔ مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مَفْعِلَةٌ کے وزن پر ثلاثی مجرّد کے مصادر بھی بنائے جاتے ہیں جنہیں مصدر میمی کہتے ہیں۔ مَنْظَرٌ (نظارہ)۔ مَرْجِعٌ (لوٹنا)۔ مَكْرَمَةٌ (بزرگی۔ بزرگ ہونا)۔ مَوْعِدَةٌ (وعدہ۔ وعدہ کرنا)۔ مَوْعِظَةٌ (نصیحت۔ نصیحت کرنا)۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۱

اَلْاٰخِرَةُ	دوسری دنیا	سَنَةَ عِشْرِيْنَ	سنہ ۲۰
اٰلَاتُ الْحَرْبِ	جنگ کے اوزار	صَلُحَ (ک)	درست ہونا
اِعْتِدَالٌ	درمیانہ پن	طَرَقَ (ن)	ٹھوکنا، کوٹنا
اِمَامٌ	پیشوا	ظُلْمَةٌ (ج ظُلُمَاتٌ)	اندھیرا
اَنْدُلُسُ	ملک اسپین	عَدِيْدَةٌ	متعدد۔ کئی
جَلَالَةُ الْمَلِكِ	لفظی معنی بادشاہ کی بزرگی	قَطَعَ (ف)	کاٹنا
حَدِيْدٌ	لوہا	قُفْلٌ (ج اَقْفَالٌ)	قفل۔ تالا
حَدَّادٌ	لوہار	كُوْبٌ (ج اَكْوَابٌ)	گلاس
خَمْرٌ	شراب	مَأْكَلٌ (مصدر میمی)	کھانا
دُخُوْلٌ	داخل ہونا	مَزْرَعَةٌ	کھیتی

Marfat.com

سِكِّيْنٌ (ج سكاكين)	چھری	مَصْنَعٌ	کارخانہ۔ مِل
مِطْرَقَةٌ	ہتھوڑا	مِنْجَلٌ	درانتی
مَعْمَلٌ	فیکٹری۔کارخانہ	مَنْفَعٌ	فائدے کی جگہ
مَقْعَدٌ	بینچ	مَوْضُوْعٌ	رکھا ہوا
مِكْيَالٌ	ناپنے کا پیمانہ	هِجْرَةٌ	ہجرتِ نبویؐ
مِنْشَارٌ	آری		

مشق نمبر ۲۲

(۱) اَنَا ذَاهِبٌ غَدًا اِلٰى حَيْدَرَآبَاد (۲) هُمَا ذَاهِبَانِ اِلٰى دِهْلِىْ (۳) هُمْ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى مَدْرَاسَ (۴) هٰؤُلَاءِ الْبَنَاتُ ذَاهِبَاتٌ اِلٰى لَاهَوْرَ (۵) اَخِىْ كَانَ ذَاهِبًا اِلٰى بَمْبَائِىْ اَمْسِ (يا بِالْاَمْسِ) (۶) نَحْنُ كُنَّا نَاجِحِيْنَ (۷) هٰذِهٖ مَدْرَسَةٌ وَتِلْكَ مَكْتَبَةٌ وَذٰلِكَ مَسْجِدٌ (۸) اَلْمَدْرَسَةُ مَفْتُوْحَةٌ (۹) هَلْ عِنْدَكَ مِفْتَاحُ هٰذَا الْبَيْتِ؟ (۱۰) نَعَمْ عِنْدِىْ مِفْتَاحُهٗ (۱۱) اِذَنْ لِمَ لَا تَفْتَحُ الْبَابَ ؟ (۱۲) اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ لٰكِنَّ الدُّخُوْلَ فِىْ هٰذَا الْبَيْتِ مَمْنُوْعٌ (۱۳) فَاتِحُ مِصْرَ هُوَ عَمْرُو ابْنُ الْعَاصِ الَّذِىْ فَتَحَهَا فِى سَنَةَ عِشْرِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ (۱۴) اَلْحَدَّادُ يَطْرُقُ الْحَدِيْدَ بِالْمِطْرَقَةِ وَيَصْنَعُ مِنْهُ الْمَفَاتِيْحَ وَالْاَقْفَالَ وَالْمَنَاجِلَ وَالسَّكَاكِيْنَ (۱۵) اَلنَّجَّارُ يَقْطَعُ الْخَشَبَ مِنَ الْمِنْشَارِ لِيَصْنَعَ مِنْهُ الْكَرَاسِىَّ وَالطَّاوِلَاتِ وَالْمَقَاعِدَ (۱۶) سَمِعْنَا اَنَّ حُكُوْمَةَ جَلَالَةِ الْمَلِكِ النِّظَامَ عُثْمَانَ عَلِىْ خَانَ قَدْ فَتَحَتْ مَعَامِلَ وَمَصَانِعَ عَدِيْدَةً تُنْسَجُ فِى بَعْضِهَا الثِّيَابُ وَتُصْنَعُ فِىْ بَعْضِهَا آلَاتُ الْحَرْبِ (۱۷) يَا حَبِيْبِىْ يَلْزِمُ عَلَيْكَ الْاِعْتِدَالُ فِى الْمَأْكَلِ وَالْمَشْرَبِ كَىْ لَا تَكُوْنَ مَرِيْضًا (۱۸) كَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ شَارِبَ الْخَمْرِ فَلَمَّا قَرَءَ الْقُرْاٰنَ وَفَهِمَ مَوَاعِظَهٗ صَلُحَ حَالُهٗ (۱۹) اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ.

مِنَ الْقُرْاٰن

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ (۲) قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (۳) اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا (۴) فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌ فِیْهَا سُرُرٌ مَرْفُوْعَةٌ وَاَکْوَابٌ مَوْضُوْعَةٌ (۵) وَلَا تَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ (۶) وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ ؟ (۷) اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں کل بمبئی جانے والا ہوں۔
(۲) وہ کل لاہور جانے والا تھا۔
(۳) میری بہن حیدر آباد جانیوالی ہے۔
(۴) مدرسہ کا دروازہ کھولا ہوا ہے۔
(۵) لائبریری کا دروازہ کھولا ہوا تھا۔
(۶) اسپین کا فاتح طارق تھا۔
(۷) بمبئی میں بہت سے کارخانے (ملیں) ہیں ان میں سے بعض میں قیمتی کپڑے بنے جاتے ہیں۔
(۸) لوہار نے ہتھوڑے سے لوہا کوٹا اور اس سے ایک چھری بنائی۔
(۹) کیا تمہارے پاس آری ہے؟
(۱۰) اس کارخانے میں لڑائی کے اوزار بنائے جاتے ہیں۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَسْمَاءُ الصِّفَةِ

۱۔ اِسْمُ الصِّفَةِ (اِسم صفت) کے کثیر الاستعمال اوزان یہ ہیں:

الف) فَعِيْلٌ : سَعِيْدٌ (نیک بخت)، قَلِيْلٌ (تھوڑا)، كَثِيْرٌ (بہت)۔

تنبیہ ۱:۔ یہ وزن کبھی مُبَالَغه کے لئے بھی آتا ہے: عَلِيْمٌ (بڑا جاننے والا)، سَمِيْعٌ (بڑا سننے والا)۔

ب) فَعُوْلٌ یہ وزن بھی مُبَالَغه کے لئے آتا ہے: ظَلُوْمٌ (بڑا ظالم) جَهُوْلٌ (بڑا جاہل)، كَسُوْلٌ (بڑا سست)، صَدُوْقٌ (بڑا سچا)۔

ج) فَعْلَانُ : تَعْبَانُ (تھکا ماندہ)، غَضْبَانُ (غصے میں بھرا ہوا) فَرْحَانُ (خوش)۔ یہ وزن اکثر غیر منصرف (دیکھو سبق ۱۰۔۷) ہوا کرتا ہے۔

د) فَاعِلٌ: یہ وزن دراصل اسم الفاعل کیلئے ہے لیکن بہتیرے اِسْمُ الصِّفَة بھی اس وزن پر آتے ہیں: صَادِقٌ (سچا)، عَادِلٌ (منصف مزاج)، جَاهِلٌ (بے علم)، عَالِمٌ (علم والا)۔

۲۔ جو اَسْمَاءُ الصِّفَة رنگ، حلیہ یا جسمانی عیب ظاہر کرتے ہیں، اُن کے اوزان یہ ہیں:

اَفْعَل واحد مذکر		فَعْلَاءُ واحد مؤنث	فُعْلٌ جمع مذکر و مؤنث
اَحْمَرُ	سرخ	حَمْرَاءُ	حُمْرٌ
اَسْوَدُ	سیاہ	سَوْدَاءُ	سُوْدٌ
اَبْيَضُ	سفید	بَيْضَاءُ	بِيْضٌ (دراصل بُيْضٌ)
اَصَمُّ	بہرا	صَمَّاءُ	صُمٌّ
اَعْمٰی (= اَعْمَیْ)	اندھا	عَمْيَاءُ	عُمْيٌ

Marfat.com

اسی طرح اَزْرَقُ (نیلا)، اَخضَرُ (سبز)، اَصفَرُ (زرد)، اَطرَشُ (بہرا)، اَخرَسُ، اَبکَمُ (گونگا)، اَعرَجُ (لنگڑا) اَحدَبُ (کوزہ پشت)، اَحوَرُ (سیاہ چشم)، اَعوَرُ (ترچھی نظر والا)، اَعیَنُ (بڑی آنکھ والا) وغیرہ لفظوں کو سمجھ لو۔

تنبیہ ۲:۔ اَحوَرُ کی جمع حُورٌ اور اَعیَنُ کی جمع عِینٌ ہے یہ دونوں لفظ زیادہ تر جنتی عورتوں کی صفت میں استعمال ہوتے ہیں یعنی سیاہ چشم بڑی آنکھ والی عورتیں۔

تنبیہ ۳:۔ مذکورۂ بالا واحد مذکر اور واحد مؤنث کے صیغے غیر منصرف ہیں (دیکھو سبق ۱۰۔۷)

تنبیہ ٤:۔ مؤنث کے تثنیہ میں ہمزہ واو سے بدل جاتا ہے جیسے سَوْدَاءُ سے سَوْدَاوَان (دو سیاہ عورتیں)۔

تنبیہ ۵:۔ اَفْعَلُ کے آخر میں ایک جنس کے دو حرف ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں اور دو حرف کی بجائے ایک ہی لکھ کر اس پر تشدید لکھتے ہیں جیسے اَصَمُّ دراصل اَصْمَمُ ہے۔ اور اَفْعَلُ کے آخر میں حرفِ علت (ی یا و ہو) تو اس کو تلفظ میں الف سے بدل دیتے ہیں چنانچہ اَعْمٰی دراصل اَعْمَیُ ہے۔

۳۔ کبھی اسماء صفت بھی کسی اسم کی طرف مضاف ہو جاتے ہیں اور اپنے مضاف الیہ کے ساتھ مل کر کسی اسم سابق کی صفت یا خبر واقع ہوتے ہیں۔

وَلَدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ	رَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ
(ایک اچھی صورت والا لڑکا)	(ایک بہت مال والا مرد)
بِنْتٌ حَسَنَةُ الْوَجْهِ	اِمْرَأَةٌ كَثِيْرَةُ الْمَالِ
(ایک اچھی صورت والی لڑکی)	(ایک بہت مال والی عورت)

۴۔ تمہیں یاد ہوگا۔ ساتویں سبق میں لکھا گیا ہے کہ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ بن جاتا ہے (دیکھو سبق ۷۔۹) اسی طرح یہ بھی تم نے پڑھا ہے کہ مضاف پر لام تعریف داخل نہیں ہوتا (سبق ۷۔۴)۔

اچھا اب یہ بھی یاد رکھو کہ اسم صفت مذکورہ دونوں قاعدوں سے مستثنیٰ ہے۔ یعنی نہ تو اضافت سے معرفہ بن جاتا ہے۔ نہ اس پر اَلْ کا داخلہ ممنوع ہے۔ اس لئے جب اسم

Marfat.com

صفت اپنے مضاف الیہ کے ساتھ کسی معرفہ کی صفت واقع ہو تو اس پر ال داخل کرنا چاہیئے ۔

اَلْوَلَدُ الْحَسَنُ الْوَجْهِ	خَالِدُن الْكَثِيْرُ الْمَالِ
(اچھی صورت والا لڑکا)	(بہت مال والا خالد)
زَيْنَبُ السَّوْدَاءُ الشَّعْرِ	اَلْمَرْءَةُ الْكَثِيْرَةُ الْمَالِ
(کالے بال والی زینب)	(بہت مال والی عورت)

۵۔ اگر مذکورہ مثالوں میں اسم صفت سے اَلْ نکال لیں تو وہ مثال جملہ اسمیہ کی ہو جائے گی ۔ کیونکہ اس کا پہلا جزو (اَلْوَلَدُ) معرفہ اور دوسرا (حَسَنُ الْوَجْهِ) نکرہ ہے۔ پس اَلْوَلَدُ حَسَنُ الْوَجْهِ کے معنی ہوں گے "لڑکا اچھی صورت والا ہے"۔ اس صورت میں اَلْوَلَدُ مبتدا اور حَسَنُ الْوَجْهِ خبر ہوگا۔ دوسری مثالیں بھی اسی طرح سمجھ لو۔

۶۔ چند اور مثالیں بھی سمجھ لو:۔

جَاءَ وَلَدٌ حَسَنُ الْوَجْهِ	موصوف مرفوع ہے تو صفت بھی مرفوع ہے۔
رَأَيْتُ بِنْتًا حَسَنَةَ الْوَجْهِ	موصوف منصوب ہے تو صفت بھی منصوب ہے۔
هٰذَا كِتَابُ وَلَدٍ حَسَنِ الْوَجْهِ	موصوف مجرور ہے تو صفت بھی مجرور ہے۔

۷۔ اسم الصّفة کے استعمال کی ایک اور صورت کثیر الاستعمال ہے

وَلَدٌ حَسَنٌ وَجْهُهٗ	وَلَدٌ حَسَنَةٌ عَيْنُهٗ
(ایک لڑکا جس کا چہرہ اچھا ہے)[1]	(ایک لڑکا جس کی آنکھ اچھی ہے)
بِنْتٌ حَسَنٌ وَجْهُهَا	بِنْتٌ حَسَنَةٌ عَيْنُهَا
(ایک لڑکی جس کا چہرہ اچھا ہے)	(ایک لڑکی جس کی آنکھ اچھی ہے)

یہ مثالیں مرکب توصیفی کی ہیں۔ اگر وَلَد اور بِنْت کی اَلْ لگا کر معرفہ بنالیں تو یہی مثالیں جملہ اسمیہ کی ہو جائیں گی۔

۸۔ سابقہ مثالوں اور اِن مثالوں کے درمیان نمایاں امتیاز یہ نظر آئے گا کہ سابقہ مثالوں میں اسم الصّفة کی تذکیر و تانیث موصوف کی مطابقت سے ہوتی ہے اور ان مثالوں میں اسم الصّفة کے بعد جو اسم آتا ہے اس کی مطابقت سے ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ اسم الصّفة کا فاعل ہے۔ اس کی ترکیب یوں ہوگی:

---

(۱) اس کے لفظی معنی یہ ہوں گے: ایک لڑکا اچھا ہے اُس کا چہرہ۔

Marfat.com

وَلَدٌ — موصوف

حَسَنٌ — اسم الصّفة

وَجْهُ ہٗ — یہ مرکب اضافی فاعل ہے اسم الصّفة کا

اسم الصفة اپنے فاعل سے ملکر جملہ اسمیہ ہوکر صفت ہے موصوف کی

موصوف اور صفت مل کر مرکب توصیفی ہوگیا

تنبیہ ۵:۔ اسم الصّفة کا مزید بیان حصہ چہارم سبق ۶ میں پڑھو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۲

تِبْنٌ	خشک گھاس	عُشْبٌ	تازہ گھاس
رَائِحَةٌ	بو	غَرْبٌ	مغرب، پچھم
زَهْرٌ	پھول	لَطِيْفٌ	پاکیزہ، مہربان، باریک بین
سَهْلٌ	آسان، نرم مزاج	لَوْنٌ	رنگ
شَعْرٌ (الف)	بال	لُؤْلُؤٌ	موتی
شَرْقٌ	مشرق، یورپ	وَجْنَةٌ	رخسار
طَلِقٌ	ہنس مکھ	هِرَّةٌ	بلی

مشق نمبر ۲۳ (الف)

(۱) شَجَرَةٌ خَضْرَاءُ (۲) اَلذَّهَبُ اَصْفَرُ وَالْفِضَّةُ بَيْضَاءُ (۳) اَلْعُشْبُ اَخْضَرُ وَالتِّبْنُ اَصْفَرُ (۴) اَلْوَرْدُ اَحْمَرُ اللَّوْنِ وَطَيِّبُ الرَّائِحَةِ (۵) اَلْبَحْرُ الْاَحْمَرُ فِىْ غَرْبِ الْعَرَبِ (۶) هٰذِهِ الْبِنْتُ سَعِيْدَةٌ وَذَاكَ الْوَلَدُ كَسُوْلٌ (۷) اَلْعَبْدُ تَعْبَانُ وَسَيِّدُهٗ غَضْبَانُ (۸) جَلِيْلٌ اَزْرَقُ الْعَيْنِ وَاَسْوَدُ الشَّعْرِ وَاَبْيَضُ الْوَجْهِ (۹) عَائِشَةُ زَرْقَاءُ الْعَيْنِ وَسَوْدَاءُ الشَّعْرِ وَبَيْضَاءُ الْوَجْهِ (۱۰) رَأَيْتُ بِنْتًا حَسَنَةَ الصُّوْرَةِ وَنَظِيْفَةَ الثِّيَابِ (۱۱) فَاطِمَةُ جَمِيْلٌ وَجْهُهَا وَنَظِيْفَةٌ ثِيَابُهَا (۱۲) هٰذِهِ الْبَقَرَةُ سَوْدَاءُ عَيْنُهَا وَاَبْيَضُ رَأْسُهَا (۱۳) عَمْرٌو حَسَنٌ وَجْهُهٗ وَقَبِيْحَةٌ ثِيَابُهٗ

Marfat.com

(۱۵) تِلْکَ النِّسَاءُ خُرْسٌ وَهٰذِهِ عَمْيَاءُ (۱۶) فِي الْبُسْتَانِ اَزْهَارٌ حُمْرٌ وَصُفْرٌ وَطُيُوْرٌ بِيْضٌ وَسُوْدٌ (۱۷) وَجْنَتَا الْبِنْتِ الْحَمْرَا وَانِ لَطِيْفَتَا الْمَنْظَرِ (۱۸) اِنَّ زُبَيْدَةَ وَرَشِيْدًا كِلَيْهِمَا[1] صَالِحَانِ وَحَسَنَا[2] الْخُلْقِ (۱۹) صَدِيْقِيْ خَلِيْلٌ رَجُلٌ سَهْلٌ طَلِقٌ (۲۰) اَلْكُفَّارُهُمْ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ (۲۱) اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (۲۲) حُوْرٌ عِيْنٌ كَاَمْثَالِ (جیسے) اللُّؤْلُوءِ الْمَكْنُوْنِ.

مشق نمبر ۲۳ (ب)

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو مناسب الفاظ سے پُر کرو۔

(۱) لَوْنُ اللَّبَنِ ——— وَلَوْنُ ——— اَحْمَرُ.

(۲) اَللَّبَنُ ——— وَالْعَسَلُ ———

(۳) اَللَّبَنُ ——— اللَّوْنِ وَالْعَسَلُ ——— اللَّوْنِ

(۴) اَوْرَاقُ الرُّمَّانِ ——— وازهاره ———

(۵) اَمَامَ بَيْتِيْ شَجَرَةٌ ———

(۶) هِرَّةُ اُخْتِيْ ——— وَكَلْبَتُهَا ———

(۷) رَأَيْتُ هِرَّتَيْنِ ——— وَكَلْبَتَيْنِ ———

(۸) هٰذَا وَلَدٌ ——— الْوَجْهِ وَ ——— الْعَيْنِ

(۹) هٰذَا الْوَلَدُ حَسَنٌ ——— وَقَبِيْحَةٌ ———

(۱۰) رَأَيْتُ بِنْتًا اَبْيَضَ ——— وَ ——— عَيْنُهَا

(۱۱) وَجْنَتَا ——— حَمْرَاوَانِ وَعَيْنَا هَا ———

(۱۲) لَوْنُ وَجْهِ رُقَيَّةَ ——— وَلَوْنُ شَعْرِهَا ———

(۱۳) هِيَ بَيْضَاءُ ——— وَسَوْدَاءُ ———

(۱۴) هٰذَا الْوَلَدُ زَرْقَاوَانِ ———

(۱۵) عِنْدِيْ ——— بَيْضَاءُ وَبَقَرَةٌ ———

---

(۱) دیکھو عربی کا معلم حصہ اول سبق ۱۰۔۴

(۲) دراصل حسنان اضافت سے نون گر گیا ہے۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) سرخ پھول (۲) سفید چاندی (۳) میرا بھائی مالدار (بہت مال والا) ہے (۴) یہ پھول زرد ہے (۵) ہمارے باغ میں سرخ پھول بہت ہیں (۶) یہ لڑکا بڑی آنکھ اور چھوٹے سر والا ہے (۷) وہ ایک کم عقل اور بدصورت مرد ہے (۸) وہ لوگ بہرے گونگے اندھے ہیں (۹) کتا سیاہ اور بلی سفید ہے (۱۰) تھکا ہوا غلام اور غصہ والا آقا (۱۱) سیاہ چشم لڑکی (۱۲) لنگڑی بکری (۱۳) دو سیاہ بلیاں گھر میں ہیں (۱۴) (ایک) نیکبخت لڑکا اور (ایک) نیک بخت لڑکی دونوں کھڑے ہیں۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اِسْمُ التَّفْضِيْلِ

۱۔ اسم التفضیل وہ لفظ ہے جس سے کسی شے میں کسی صفت کی زیادتی بمقابلہ دوسری شئے کے سمجھی جائے جیسے اَحْسَنُ (زیادہ خوبصورت) اَکْبَرُ (زیادہ بڑا)۔

۲۔ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے نہ ہوں۔ اُن سے اَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل آتا ہے: صَعْبٌ (سخت) اَصْعَبُ (زیادہ سخت) کَبِیْرٌ (بڑا) اَکْبَرُ (زیادہ بڑا) قَلِیْلٌ سے اَقَلُّ (بہت کم) شَدِیْدٌ سے اَشَدُّ (زیادہ تند۔سخت) حَاکِمٌ (حکم کرنے والا) سے اَحْکَمُ عَالٍ (دراصل عَالِیٌ۔ بلند) سے اَعْلٰی (دراصل اَعْلَیُ، زیادہ بلند)۔

اس کی گردان حسبِ ذیل ہے:

جمع	تثنیہ	واحد	
اَکْبَرُوْنَ یا اَکَابِرُ	اَکْبَرَانِ	اَکْبَرُ	مذکر
کُبْرَیَاتٌ یا کُبَرٌ	کُبْرَیَانِ	کُبْرٰی	مؤنث

۳۔ ابھی پچھلے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جن اسماء صفت کے معنی رنگ یا عیب کے ہوں اُن سے اسم صفت اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔

اُن کا اسم التفضیل بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اُن کے مصدر پر لفظ اَشَدُّ یا اَکْثَرُ لگادو، اَسْوَدُ (سیاہ) سے اَشَدُّ سَوَادًا (زیادہ سیاہ)، اَحْمَرُ (سرخ) سے اَشَدُّ حُمْرَۃً (زیادہ سرخ)۔

۴۔ اسم التفصیل کا صیغہ کبھی تفضیل بَعْض کے لئے یعنی بعض افراد کے مقابلہ میں کسی صفت کی زیادتی بتانے کے لیے مستعمل ہوتا ہے اور کبھی تفضیل کُل کے لئے یعنی کل افراد سے کسی صفت میں زیادتی بتانے کے لئے۔

Marfat.com

جب تفضیل بعض کے لئے ہوتو اُس کے بعد مِنْ لگانا چاہئے جیسے زَيْدٌ اَعْلَمُ مِنْ عُمَيْرٍ (زید عمیر کی نسبت زیادہ عالم ہے) اور جب تفضیلِ کُل کے لئے ہوتو اُسے یا تو معرّف باللّام بنانا چاہئے یا مضاف مثلاً زَيْدُنِ الْاَعْلَمُ (سب سے زیادہ علم والا زید) یا زَيْدٌ اَعْلَمُ النَّاسِ (زید سب آدمیوں سے زیادہ علم والا ہے)۔

۵۔ اسم التّفضیل مِنْ کے ساتھ مستعمل ہوتو ہر حال میں اس کا صیغہ مُفرَد مذکّر ہی رہے گا (خواہ موصوف جمع ہو یا مونث) جیسا کہ زَيْدٌ اَعْلَمُ مِنْ بَكْرٍ. عَائِشَةُ اَعْلَمُ مِنْ زَيْنَبَ. اَلنِّسَاءُ اَضْعَفُ مِنَ الرِّجَالِ.

اور اَلْ کے ساتھ مستعمل ہوتو موصوف کی مطابقت ضروری ہے مثلاً اَلرَّجُلُ الْاَفْضَلُ (سب سے زیادہ بزرگی والا مرد)۔ اَلرَّجُلَانِ. الْاَفْضَلَانِ. اَلرِّجَالُ الْاَفْضَلُوْنَ. اَلْمَرْءَ ةُ الْفُضْلٰى. اَلْمَرْءَ تَانِ الْفُضْلَيَانِ. اَلنِّسَاءُ الْفُضْلَيَاتُ.

اور مضاف ہونے کی حالت میں مطابقت وغیرہ مطابقت دونوں جائز ہے مثلاً اَلْاَنْبِيَاءُ اَفْضَلُ النَّاسِ یا اَفَاضِلُ النَّاسِ (پیغمبر لوگ سب آدمیوں سے زیادہ فضیلت والے ہیں) مَرْيَمُ اَفْضَلُ النِّسَاءِ یا فُضْلَى النِّسَاءِ.

تنبیہ ۱: بعض اوقات اسم التفضیل کا مابعد حذف کر دیتے ہیں جیسے اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) جو دراصل اَللّٰهُ اَكْبَرُ كُلِّ شَيْءٍ یا اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہے۔

۶۔ الفاظ خَيْرٌ (اچھا) اور شَرٌّ (بُرا) اسم التفضیل کے دونوں معنوں میں بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ مثلاً اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ (میں اس کی نسبت زیادہ اچھا ہوں) هٰذَا خَيْرُ النَّاسِ (یہ سب آدمیوں سے بہتر ہے) اُولٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ (وہ لوگ بدترین مخلوقات ہیں)۔

تنبیہ ۲: خَيْرٌ کی جمع خِيَارٌ یا اَخْيَارٌ اور شَرٌّ کی جمع شِرَارٌ یا اَشْرَارٌ ہے۔ مثلاً خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ (حدیث)۔ (تم میں سب سے (وہ) اچھے ہیں (جو) اپنے اہل وعیال کے لئے تم میں سب سے اچھے ہیں اور میں تم میں سب سے اچھا ہوں اپنے اہل کے لئے)۔

اسم التفضیل کا مزید بیان حصہ چہارم سبق ۲۰ میں ہوگا۔

Marfat.com

سلسلہ الفاظ نمبر۲۳

اَحَقُّ	زیادہ حقدار	اَمْسِ اَلْبَارِحُ	کل (گذشتہ)
اَلْاَتْقٰی	زیادہ پرہیزگار		
اَسْرَعُ	بہت جلدی کرنیوالا	اَوْهَنُ	بہت ہی بودا بہت کمزور
اَلْاَعْلٰی	سب سے بلند	اَلْجَامِعُ الْاَزْهَرِ	مصر کی جامع مسجد جہاں ایک بہت بڑا اسلامی مدرسہ ہے
اَمَةٌ	لونڈی		
اِثْمٌ	گناہ۔ضرر		
جَاهِلِيَّةٌ	اسلام سے پہلے کا زمانہ	ضَالَّةٌ	کھوئی ہوئی چیز
حِكْمَةٌ	دانائی کی بات	مَيْسِرٌ	جوا
حَاسِبٌ	حساب لینے والا	نُحَاسٌ اَصْفَرُ	پیتل
حَيْثُ	جہاں کہیں	نَوْمٌ	نیند
خُلْقٌ (الف)	خصلت	نَفْعٌ	فائدہ
شُجَاعٌ	بہادر	نَهْرُ الْفُرَاتِ	دریائے فرات

مشق نمبر۲۴ (الف)

(۱) سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (۲) اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ (۳) اَقْبَحُ النَّاسِ الرَّجُلُ الْجَهُوْلُ الْكَسُوْلُ (۴) اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا (۵) اَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنُهُمْ خُلْقًا (الحدیث) (۶) خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ (الحدیث) (۷) اَلْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰی فِی الْجَامِعِ الْاَزْهَرِ (۸) شَوْقِیْ اِلَيْكَ اَشَدُّ مِنْهُ اِلٰی اَخِيْكَ (۹) اَلرِّيْحُ الْيَوْمَ اَشَدُّ مِنْهَا الْبَارِحَةَ (۱۰) حَاتِمٌ قَلِيْلُ الْعَقْلِ وَاَخُوْهُ اَقَلُّ الْعَقْلِ مِنْهُ (۱۱) اَلْحَسَنُ صَدِيْقٌ حَسَنٌ وَمُحَمَّدٌ اَحْسَنُ مِنْهُ هُوَ اَحْسَنُ اَصْدِقَائِیْ (۱۲) اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا (الحدیث) (۱۳) خِيَارُكُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِی الْاِسْلَامِ. (الحدیث)

Marfat.com

مِـــنَ الْـقُـــرْاٰن

(۱) اِنَّ اَکْـرَمَـکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰـکُمْ (۲) اَلْفِتْنَةُ اَکْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (۳) قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَم
اَمِ الـلّٰـهُ؟ (۴) وَلَـعَبْـدٌ مُؤْمِنٌ خَیْرٌ مِنْ مُشْرِکٍ (۵) وَلَاَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِنْ مُشْرِکَةٍ
(۶) فَـاَیُّ الْـفَرِیْـقَیْـنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ (۷) اَلَا لَهُ الْحُکْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ (۸)
وَیَسْئَـلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ .قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا
اَکْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا (۹) اِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ (۱۰) هُمْ لِلْکُفْرِ یَوْمَئِذٍ
اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِیْمَانِ (۱۱) اَلَیْسَ الـلّٰـهُ بِـاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ؟ (بَلٰی هُوَاَحْکَمُ
الْحَاکِمِیْنَ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ) .

مشق نمبر ۲٤ (ب)

ذیل کے سوالات کے جواب پورے جملوں میں دو۔

(۱) مَنِ الْاَکْرَمُ عِنْدَاللّٰهِ؟ — اَلْاَتْقٰی هُوَالْاَکْرَمُ عِنْدَاللّٰهِ

(۲) اَیُّ مُؤْمِنٍ اَفْضَلُ؟ — (یا اَلْاَکْرَمُ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰـکُمْ)

(۳) اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟

(۴) مَنْ هُمْ اَفَاضِلُ النَّاسِ؟

(۵) مَنْ هُوَاَفْضَلُ الرُّسُلِ؟

(۶) اَیْنَ الْمَدْرَسَةُ الْکُبْرٰی؟

(۷) اَاَنْتَ اَکْبَرُ اَمْ اَخُوْکَ؟

(۸) نَهْرُ النِّیْلِ اَکْبَرُ اَمْ نَهْرُ الْفُرَاتِ ؟

(۹) اَللَّبَنُ اَنْفَعُ اَمِ الْخَمْرُ؟

(۱۰) مَاهُوَ اَکْبَرُ الْحَیَوَانَاتِ فِی الْجِسْمِ؟

(۱۱) مَاهُوَ اَشْجَعُ الْحَیَوَانَاتِ؟

(۱۲) مَاهُوَ اَنْفَعُ الْحَیَوَانَاتَ لِلسَّفَرِ؟

Marfat.com

(۱۳) اَیُّ شَيْءٍ اَشَدُّ حُمْرَةً اَلْوَرْدُ اَمْ زَهَرُ الرُّمَّانِ؟

(۱۴) كَيْفَ الرِّيْحُ الْيَوْمَ؟

(۱۵) هَلْ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ اَطْوَلُ مِنْ تِلْكَ؟

(۱۶) هَلِ الذَّهَبُ اَشَدُّ صُفْرَةً مِنَ النُّحَاسِ الْاَصْفَرِ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) یہ لڑکا اس لڑکے سے بڑا ہے (۲) ہوا پانی کی نسبت زیادہ لطیف ہے (۳) دریائے فرات نیل سے چھوٹا ہے (۴) بہترین کتاب قرآن مجید ہے (۵) سب کلاموں سے زیادہ سچا اللہ کا کلام ہے (۶) سرخ گھوڑے سب گھوڑوں سے زیادہ خوبصورت ہیں (۷) ہوا کل کی نسبت آج زیادہ پاکیزہ ہے (۸) یہ راستہ اس راستہ کی نسبت زیادہ دشوار ہے (۹) وہ درخت اس درخت کی نسبت زیادہ دراز قد ہے (۱۰) یہ کتاب بہت ہی مفید اور آسان ہے۔

Marfat.com

الصَّرْف الصَّغِير منْ اَبْوَاب الثَّلاثِی المُجَرَّد

بابُ	الماضی المعروف	المضارع المعروف	الماضی المجهول	المضارع المجهول	الامر	والنهی	اسم الفاعل	اسم المفعول	اسم الظرف	اسم الالة	اسم التّفضيل
ضَرَبَ	ضَرَبَ	يَضْرِبُ	ضُرِبَ	يُضْرَبُ	اِضْرِبْ	لَا تَضْرِبْ	ضَارِبٌ	مَضْرُوْبٌ	مَضْرِبٌ	مِضْرَبٌ ومِضْرَابٌ	اَضْرَبُ
نَصَرَ	نَصَرَ	يَنْصُرُ	نُصِرَ	يُنْصَرُ	اُنْصُرْ	لَا تَنْصُرْ	نَاصِرٌ	مَنْصُوْرٌ	مَنْصَرٌ	مِنْصَرٌ ومِنْصَارٌ	اَنْصَرُ
سَمِعَ	سَمِعَ	يَسْمَعُ	سُمِعَ	يُسْمَعُ	اِسْمَعْ	لَا تَسْمَعْ	سَامِعٌ	مَسْمُوْعٌ	مَسْمَعٌ	مِسْمَعٌ ومِسْمَاعٌ	اَسْمَعُ
فَتَحَ	فَتَحَ	يَفْتَحُ	فُتِحَ	يُفْتَحُ	اِفْتَحْ	لَا تَفْتَحْ	فَاتِحٌ	مَفْتُوْحٌ	مَفْتَحٌ	مِفْتَحٌ ومِفْتَاحٌ	اَفْتَحُ
كَرُمَ	كَرُمَ	يَكْرُمُ	*	*	اُكْرُمْ	لَا تَكْرُمْ	كَرِيْمٌ	*	مَكْرَمٌ	مِكْرَمٌ ومِكْرَامٌ	اَكْرَمُ
حَسِبَ	حَسِبَ	يَحْسِبُ	حُسِبَ	يُحْسَبُ	اِحْسِبْ	لَاتَحْسِبْ	حَاسِبٌ	مَحْسُوْبٌ	مَحْسَبٌ	مِحْسَبٌ ومِحْسَابٌ	اَحْسَبُ

تنبیه :۔ باب کَرُمَ لازم ہے اس لئے اس کا مجہول واسم مفول نہیں لکھا گیا۔

Marfat.com

سوالات نمبر ۱۲

(۱) اسماء مشتقّہ کون کون سے ہیں؟

(۲) اسم فاعل کس وزن پر آتا ہے؟

(۳) باب کَرُمَ کا اسم فاعل کس وزن پر آتا ہے۔

(۴) اسم مفعول کا کیا وزن ہوتا ہے؟

(۵) اسم فاعل و اسم مفعول کے کتنے صیغے ہوتے ہیں؟

(۶) اسم ظرف کیا ہے؟ اور وہ کس وزن پر آتا ہے؟

(۷) اسم آلہ کسے کہتے ہیں اور اُس کے اوزان کیا ہیں؟

(۸) مصدر میمی کسے کہتے ہیں اور اُس کے اوزان کیا ہیں؟

(۹) اسماء الصّفۃ کے کثیر الاستعمال اوزان کون کون سے ہیں؟

(۱۰) جن اسماء الصّفۃ میں عیب یا حلیہ یا رنگ کے معنی پائے جائیں اُن کے اوزان بیان کرو۔

(۱۱) سَوْدَاءُ کا تثنیہ اور جمع بناؤ

(۱۲) سبق ۲۳ میں اسم الصّفۃ کے استعمال کی جو دو صورتیں بتائی گئی ہیں۔ مثالوں کے ساتھ اُن کا بیان کرو۔

(۱۳) مذکورہ دونوں صورتوں کے درمیان نمایاں فرق کیا ہے؟

(۱۴) اَفْعَلُ کا وزن کون کون سے معنوں میں آتا ہے؟

(۱۵) اسم التفضیل کسے کہتے ہیں اور وہ کس وزن پر آتا ہے؟

(۱۶) اسم التفضیل کی گردان کرو

(۱۷) اسم التفضیل کا استعمال کتنے طور سے ہوتا ہے؟

(۱۸) اسم التفضیل کو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع میں موصوف کی مطابقت کون سی صورت میں ضروری اور کون سی صورت میں غیر ضروری ہے؟

(۱۹) اَللّٰہُ اَکْبَرُ اصل میں کیا ہے؟

(۲۰) غَسَلَ، عَلِمَ اور صَلُحَ سے صرف صغیر بناؤ۔

Marfat.com

اَلدَّرسُ الخَامِسُ وَالعِشْرُوْنَ (الف)

ابواب غیر ثلاثی مجرّد

۱۔ اب تک جو افعال واسماء مشتقہ مذکور ہوئے وہ ثلاثی مجرّد تھے، ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرّد و رباعی مزید فیہ کے ابواب بیان کرنے باقی ہیں۔ پس معلوم ہو کہ ابواب ثلاثی مزید فیہ جو کثیر الاستعمال ہیں دس ہیں۔

(۱) باب اَفْعَلَ : اَکْرَمَ (بزرگی کرنا) یہ باب اکثر متعدی ہوتا ہے۔

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اَکْرَمَ	یُکْرِمُ	اَکْرِمْ	مُکْرِمٌ	مُکْرَمٌ	اِکْرَامٌ

(۲) باب فَعَّلَ : عَلَّمَ (سکھانا) یہ باب اکثر متعدی ہوتا ہے۔

عَلَّمَ	یُعَلِّمُ	عَلِّمْ	مُعَلِّمٌ	مُعَلَّمٌ	تَعْلِیْمٌ

(۳) باب فَاعَلَ : قَاتِلْ (باہم لڑنا) یہ باب بھی متعدی ہوتا ہے۔

قَاتَلَ	یُقَاتِلُ	قَاتِلْ	مُقَاتِلٌ	مُقَاتَلٌ	مُقَاتَلَةٌ یا قِتَالٌ[1]

(۴) باب تَفَعَّلَ : تَقَبَّلَ (قبول کرنا) یہ باب اکثر لازم ہوتا ہے۔

تَقَبَّلَ	یَتَقَبَّلُ	تَقَبَّلْ	مُتَقَبِّلٌ	مُتَقَبَّلٌ	تَقَبُّلٌ

(۵) باب تَفَاعَلَ : تَقَابَلَ (آمنے سامنے ہونا۔ ملاقات کرنا) یہ بھی اکثر لازم ہوتا ہے۔

تَقَابَلَ	یَتَقَابَلُ	تَقَابَلْ	مُتَقَابِلٌ	مُتَقَابَلٌ	تَقَابُلٌ

(۶) باب اِنْفَعَلَ : اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا) یہ باب لازم ہے۔

اِنْکَسَرَ	یَنْکَسِرُ	اِنْکَسِرْ	مُنْکَسِرٌ	مُنْکَسَرٌ	اِنْکِسَارٌ

---

(۱) باب فاعل کا مصدر دو وزن پر آتا ہے مُفَاعَلَة اور فِعَال.

Marfat.com

(۷) باب اِفْتَعَلَ : اِجْتَنَبَ (پرہیز کرنا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اِجْتَنَبَ	یَجْتَنِبُ	اِجْتَنِبْ	مُجْتَنِبٌ	مُجْتَنَبٌ	اِجْتِنَابٌ

(۸) باب اِفْعَلَّ : اِحْمَرَّ (سرخ ہونا) یہ باب لازم ہے۔

اِحْمَرَّ	یَحْمَرُّ	اِحْمَرِّ اِحْمَرِرْ	مُحْمَرٌّ	مُحْمَرٌّ	اِحْمِرَارٌ

(۹) باب اِفْعَالَّ : اِدْهَامَّ (سیاہ ہونا) یہ باب لازم ہے۔

اِدْهَامَّ	یَدْهَامُّ	اِدْهَامِّ اِدْهَامِمْ	مُدْهَامٌّ	مُدْهَامٌّ	اِدْهِیْمَامٌ

(۱۰) باب اِسْتَفْعَلَ : اِسْتَنْصَرَ (مدد مانگنا)

اِسْتَنْصَرَ	یَسْتَنْصِرُ	اِسْتَنْصِرْ	مُسْتَنْصِرٌ	مُسْتَنْصَرٌ	اِسْتِنْصَارٌ

تنبیہ ۱:۔ ثلاثی مزید کے چند ابواب اور ہیں جو قلیل الاستعمال ہیں۔ اُن کا بیان تیسرے حصے میں ہوگا۔

تنبیہ ۲:۔ باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ کا امر تین طرح سے آتا ہے۔ اِحْمَرَّ اِحْمَرِّ یا اِحْمَرِرْ' اِدْهَامَّ اِدْهَامِّ یا اِدْهَامِمْ چنانچہ ہم نے گردان میں لکھ دیا ہے۔ مذکورہ بابوں کے اسم فاعل اور اسم مفعول تلفظ میں یکساں ہیں لیکن اصل میں علیحدہ ہیں یعنی اِحْمَرَّ کا اسم فاعل دراصل مُحْمَرِرٌ اور اسم مفعول مُحْمَرَرٌ ہے اور اِدْهَامَّ کا اسم فاعل دراصل مُدْهَامِمٌ اور اسم مفعول مُدْهَامَمٌ ہے۔

۲۔ رباعی مجرّد کا ایک ہی باب ہے۔

باب فَعْلَلَ : دَحْرَجَ (لڑھکانا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
دَحْرَجَ	یُدَحْرِجُ	دَحْرِجْ	مُدَحْرِجٌ	مُدَحْرَجٌ	دَحْرَجَةٌ

Marfat.com

۳۔ رباعی مزید کے تین باب ہیں:۔

(۱) باب تَفَعْلَلَ : تَدَحْرَجَ (لڑھکنا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
تَدَحْرَجَ	يَتَدَحْرَجُ	تَدَحْرَجْ	مُتَدَحْرِجٌ	مُتَدَحْرَجٌ	تَدَحْرُجٌ

(۲) باب اِفْعَنْلَلَ : اِحْرَنْجَمَ (جمع کرنا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	اِحْرَنْجِمْ	مُحْرَنْجِمٌ	مُحْرَنْجَمٌ	اِحْرِنْجَامٌ

(۳) باب اِفْعَلَلَّ : اِقْشَعَرَّ (کانپ جانا)

ماضی	مضارع	امر	اسم فاعل	اسم مفعول	مصدر
اِقْشَعَرَّ	يَقْشَعِرُّ	اِقْشَعِرَّ اِقْشَعْرِرْ	مُقْشَعِرٌّ	مُقْشَعَرٌّ	اِقْشِعْرَارٌ

۴۔ مذکورہ تمام ابواب کا فعل مجہول بنانے کا قاعدہ یہ ہے۔

ماضی مجہول بنانا ہو تو ماضی معروف کے پہلے حرف کو ضمہ اور ماقبلِ[1] آخر کو کسرہ دو۔ اور دونوں کے درمیان جو حرف مُتحرّک (حرکة والا) ہو اُسے ضمہ دو۔ درمیان میں کوئی الف ہو تو واو سے بدل دو جیسے اَكْرَمَ سے اُكْرِمَ، عَلَّمَ سے عُلِّمَ، قَاتَلَ سے قُوْتِلَ، تَقَبَّلَ سے تُقُبِّلَ، تَقَابَلَ سے تُقُوْبِلَ، اِنْكَسَرَ سے اُنْكُسِرَ، اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ، اِحْمَرَّ سے اُحْمُرَّ، اِدْهَامَّ سے اُدْهُوْمَّ، اِسْتَنْصَرَ سے اُسْتُنْصِرَ، دَحْرَجَ سے دُحْرِجَ، تَدَحْرَجَ سے تُدُحْرِجَ، اِحْرَنْجَمَ سے اُحْرُنْجِمَ، اِقْشَعَرَّ سے اُقْشُعِرَّ۔

مضارع مجہول بنانا ہو تو علامت مضارع کو ضمہ اور ماقبلِ آخر کو فتحہ دینا چاہئے۔ مثلاً يُكْرِمُ سے يُكْرَمُ، يُعَلِّمُ سے يُعَلَّمُ، يُقَاتِلُ سے يُقَاتَلُ، يَتَقَبَّلُ سے يُتَقَبَّلُ، يَتَقَابَلُ سے يُتَقَابَلُ، يَنْكَسِرُ سے يُنْكَسَرُ، يَجْتَنِبُ سے يُجْتَنَبُ، يَحْمَرُّ سے

(۱) آخری حرف سے پہلے جو حرف آئے۔

Marfat.com

یُحْمَرُّ، یَدْهَامُّ سے یُدْهَامُّ، یَسْتَنْصِرُ سے یُسْتَنْصَرُ، یَدْخُرِجُ سے یُدَحْرَجُ،
یَتَدَحْرَجُ سے یُتَدَحْرَجُ، یَحْرَنْجِمُ سے یُحْرَنْجَمُ، یَقْشَعِرُّ سے یُقْشَعَرُّ۔

۵۔ مذکورہ ابواب کے اسم فاعل اُن کے مضارع معروف سے اور اسم مفعول اُن کے مضارع مجہول سے بنائے جاتے ہیں۔اس طرح کی علامتِ مضارع کی جگہ میم مضموم لگائیں اور آخر میں تنوین دیں۔مثلاً یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ اسم فاعل ہوگا اور یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ اسم مفعول۔

۶۔ ثُلاثی مجرّد کے سوا بقیہ ابواب سے اسم مفعول ہی کو اسم ظرف کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

تنبیہ۳:۔ یادرکھو کہ فعل لازم کا مجہول اور اسم مفعول اسی وقت استعمال کیا جائے گا جبکہ اسکے بعد حرف جارّ لایا جائے اس صورت میں وہ متعدی بن جاتا ہے مثلاً اُحْمِرَّ بِالثَّوْبِ (کپڑا سرخ کیا گیا) (دیکھو سبق ۱۷۔۶)

سلسلہ الفاظ نمبر۲٤

تنبیہ٤:۔ ذیل میں افعال ثلاثی مزید کے سامنے جو ہند سے لکھے ہیں اُن سے اُن کے ابواب کی طرف اشارہ ہے۔

اَبْرَمَ (۱)	اٹل بنا دینا	اَدْرَکَ (۱)	پالینا، کسی کے پاس جا پہنچنا
اِبْیَضَّ (۸)	سفید ہونا	اِسْوَدَّ (۸)	سیاہ ہونا
اَحَبَّ (=اَحْبَبَ ۱)	محبت کرنا، پسند کرنا	اَسْلَمَ (۱)	حکم ماننا، اسلام لانا
اِجْتَهَدَ (۷)	کوشش کرنا	اِسْتَأْجَرَ (۱۰)	کرایہ سے لینا، نوکر رکھنا
اَخْلَفَ (۱)	خلاف کرنا	اِسْتَحْسَنَ (۱۰)	کسی چیز کو اچھا سمجھنا
اِسْتَغْفَرَ (۱۰)	بخشش چاہنا	جَهَّزَ (۲)	تیار کرنا
اِشْتَغَلَ (۷)	مشغول ہونا	حَافَظَ (۳)	محافظت کرنا
اِصْفَرَّ (۸)	زرد ہونا	خَالَطَ (۳)	میل جول رکھنا
اَصْلَحَ (۱)	کسی چیز کو درست کر دینا	دَافَعَ (۳۔ اسکا مصدر	مدافعت کرنا
اِطْمَأَنَّ (۳ رباعی مزید)	مطمئن ہونا، سکون حاصل	دِفَاعٌ یا مُدَافَعَةٌ	

Marfat.com

أَنْبَتَ (۱)	اُگانا	ذَكَّرَ (۲)	نصیحت کرنا، یاد دلانا
أَنْزَلَ (۱) یا نَزَّلَ (۲)	اُتارنا	زَحْزَحَ (رباعی مجرد)	ہٹا دینا
بَذَّرَ (۲)	بیجا خرچ کرنا	سَبَّحَ (۲)	تسبیح پڑھنا، خدا کی یاد کرنا
بَلَّغَ (۲)	پہنچا دینا، تبلیغ کرنا	شَاهَدَ (۳)	دیکھنا، مشاہدہ کرنا
تَحَدَّثَ (۵)	بات چیت کرنا	ظَهَرَ (ن)	ظاہر ہونا
تَخَاصَمَ (۵)	باہم جھگڑنا	عَاشَرَ (۳)	باہم زندگی بسر کرنا
تَعَرَّضَ (۴)	چھیڑنا	فَتَّشَ (۲)	تفتیش کرنا
تَعَلَّمَ (۴)	سیکھنا	فَرْقَعَ (رباعی مجرّد)	کڑکڑ کرنا
تَعَجَّبَ (۴)	تعجب کرنا	كَاتَبَ (۳)	باہم خط و کتابت کرنا
تَفَكَّرَ (۴)	سوچنا	كَلَّمَ (۲)	بات کرنا کسی سے
تَقَدَّمَ (۴)	آگے بڑھنا	لَاطَفَ (۳)	نرمی کرنا، مہربانی کرنا
تَمَّمَ (۲)	تمام کرنا	زُوْرٌ	جھوٹ
تَوَدَّدَ (۴)	محبت و خیر خواہی کرنا	سَقْفٌ	چھت
بَارِدٌ	ٹھنڈا۔سرد	سِلَاحٌ	ہتھیار
بَدْوٌ	عرب کے دیہاتی لوگ	شَرَابٌ	پینے کی چیز
جَنَّةٌ (ج جَنَّاتٌ یا جِنَانٌ)	باغ	لَصٌّ یا سَارِقٌ	چور
		مُسْتَقْبَلٌ	آنے والا وقت، آئندہ
حَبٌّ	دانہ۔بیج	مُغْتَسَلٌ	غسل کی جگہ
حَصِيدٌ	کاٹی ہوئی فصل	مِيعَادٌ	وعدہ، وعدہ کا وقت
خَجَلٌ	شرم	رَجَلٌ	خوف
خَجِلٌ	شرمندہ	وُسْطَى	درمیانی
رِقَّةٌ	رقت، نرمی دل کی		
ذِكْرَى	نصیحت		

مشق نمبر ۲۵

(۱) اَکْرِمُوْا ضَیْفَکُمْ (۲) جَهِّزُوْا سِلَاحَکُمْ لِلدِّفَاعِ (۳) لَاتُبْرِمِ الْاَمْرَحَتّٰی تَتَفَکَّرَ فِیْهِ (۴) اَلْمُکَاتَبَةُ نِصْفُ الْمُشَاهَدَةِ (۵) هٰذَا الرَّجُلُ خَالَطَ الْبَدْوَ وَعَاشَرَهُمْ (۶) نَحْنُ مُجْتَهِدُوْنَ فِی التَّفْتِیْشِ عَنْهُ (۷) کَانَ الْاَمِیْرُ یُکَلِّمُ اَخَاهُ وَیُلَاطِفُهُ (۸) لَاتَتَعَرَّضْ لِلْعَدُوِّ قَبْلَ الْقُدْرَةِ (۹) هَلْ تَتَکَلَّمُ بِالْعَرَبِیِّ؟ (۱۰) نَعَمْ اَنَا اَتَکَلَّمُ قَلِیْلاً (۱۱) اَتَکَلَّمْتُمْ مَعَ ذٰلِکَ الْعَرَبِ؟ (۱۲) نَعَمْ تَکَلَّمْنَا مَعَهُ (۱۳) اَلْاَمِیْرُ وَاَخُوْهُ جَلَسَا یَتَحَدَّثَانِ فِیْ اَمْرِ هٰذِهِ الْحَرْبِ (۱۴) مَنْ[1] یَتَعَلَّمْ صَغِیْرًا یَتَقَدَّمْ کَبِیْرًا (۱۵) اِذَا تَخَاصَمَ اللِّصَّانِ ظَهَرَ الْمَسْرُوْقُ (۱۶) اِصْفَرَّ وَجْهُهُ مِنَ الْوَجَلِ وَاحْمَرَّ مِنَ الْخَجَلِ (۱۷) اِحْتَرِمْ اَبَاکَ وَاَحِبَّ اَخَاکَ (۱۸) هَلْ تَسْتَحْسِنُوْنَ مَافَعَلْنَا؟ (۱۹) نَتَقَابَلُ فِی الْمُسْتَقْبَلِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی (۲۰) سَمِعْنَا اَنَّ الْاَتْرَاکَ قَدْ جَهَّزُوا الْعَسَاکِرَ لِلدِّفَاعِ (۲۱) مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا فَلَیْسَ مِنَّا (الحدیث) (۲۲) اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّاجِرَ الصَّدُوْقَ (الحدیث) (۲۳) رَأْسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِیْمَانِ التَّوَدُّدُ مَعَ النَّاسِ (الحدیث)۔

لَطِیْفَةٌ

قَالَ مُسْتَأْجِرٌ لِصَاحِبِ الْبَیْتِ اَصْلِحْ خَشَبَ هٰذَا السَّقْفِ فَاِنَّهٗ یُفَرْقِعُ قَالَ لَاتَخَفْ (تو مت ڈر) فَاِنَّهٗ یُسَبِّحُ قَالَ اِنِّیْ اَخَافُ (میں ڈرتا ہوں) اَنْ تُدْرِکَهُ الرِّقَّةُ فَیَسْجُدَ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (۲) حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی (۳) وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِیْمٌ (۴) یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ

(۱) یہ من شرطیہ ہے اس کے بعد مضارع کو جزم ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل چوتھے حصے سبق ۱۴ میں ملے گی۔

Marfat.com

رَبِّکَ (۵) وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ (۶) اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ
الشَّيَاطِيْنِ (۷) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ
(۸) اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۹) يَوْمَ (جس روز) تَبْيَضُّ
وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ (۱۰) اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (۱۱) اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ (۱۲) اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ
تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (۱۳) وَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ (۱۴) هٰذَا
مُغْتَسَلٌ م بَارِدٌ وَّشَرَابٌ.

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) انہوں نے اپنے مہمان کی عزت کی (۲) علم طلب کرنے میں کوشش کرو اور کھیل میں زیادہ مشغول نہ رہو (۳) قوی دشمن کو نہ چھیڑو (۴) ہم لڑائی کو اچھا نہیں سمجھتے (۵) اپنے ماں باپ کی عزت کرو اور اپنے بھائیوں اور بہنوں سے محبت رکھو (۶) ہم اللہ تعالیٰ سے ہر ایک گناہ کی معافی چاہتے ہیں (۷) کیا تم نے مدافعت کے لیے ہتھیار تیار کر لئے (۸) چھوٹے پن (صغیرا) میں سیکھ لے تو بڑے پن (کبیرا) میں آگے رہیگا (۹) ہم نے اس کی تفتیش میں کوشش کی (۱۰) کیا تم عربی سیکھتے ہو؟ (۱۱) جی ہاں ہم عربی سیکھتے ہیں (۱۲) دو چور باہم جھگڑ پڑے تو چوری (چرائی ہوئی چیز) ظاہر ہوگئی (۱۳) خوف سے چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور شرم سے سرخ ہو جاتا ہے (۱۴) دن سفید ہو گیا اور رات کالی ہوگئی (۱۵) ہم نے کتاب تسہیل الادب کا دوسرا حصہ تین مہینوں میں تمام کر لیا (۱۶) ہم جھوٹ بات سے بچتے رہتے ہیں (۱۷) میں اور میرا بھائی ایک ضروری امر کے متعلق (فی) باتیں کرنے بیٹھے یہاں تک کہ فجر کی روشنی ظاہر ہوئی (۱۸) ہندوستانی لوگ (اَلْهِنْدِيُّوْنَ) مدافعت کے لیے ہتھیار تیار کر رہے ہیں۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الخَامِسُ وَالْعِشْرُوْنَ (ب)

اِنَّ ' اَنَّ اور اَنْ

تنبیہ ۱:۔ مذکورہ تینوں حروف کا کچھ بیان پہلے اور اس دوسرے حصے میں پڑھ چکے ہو۔ چوتھے حصے میں بھی ان کا ذکر ہوگا مگر چونکہ اکثر جملوں میں ان کے استعمال کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ یہاں بھی ان کے متعلق کچھ لکھ دیا جائے۔

۱۔ اِنَّ (بے شک) حرفِ تاکید ہے۔ یہ حرف **جملہ اسمیہ** کے شروع میں اکثر آیا کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے **مبتدا** کو **نصب** پڑھا جاتا ہے (دیکھو سبق ۲۔۹): اِنَّ زَیْدًا عَاقِلٌ (بے شک زید عاقل ہے) کبھی ایسے جملوں میں **خبر** کے اُوپر لَ لگا دیا جاتا ہے جس سے مزید تاکید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں: اِنَّ الْعِلْمَ لَنَافِعٌ (بے شک علم ضرور فائدہ بخش ہے)۔

اِنَّ کے ساتھ ضمیریں بھی متصل ہوتی ہیں جس طرح حروف جارّہ کے ساتھ (دیکھو سبق ۱۱۔۴):
اِنَّهُ. اِنَّهُمَا. اِنَّهُمْ. اِنَّهَا. اِنَّهُمَا. اِنَّهُنَّ. اِنَّکَ. اِنَّکُمَا' اِنَّکُمْ. اِنَّکِ' اِنَّکُمَا' اِنَّکُنَّ' اِنِّیْ' اِنَّا.

اِنِّی کو اِنَّنِیْ اور اِنَّا کو اِنَّنَا بھی پڑھتے ہیں۔

۲۔ اَنَّ (کہ) جس طرح اُردو اور فارسی میں کاف بیانیہ (کہ) جملوں کے درمیان آیا کرتا ہے۔ اسی طرح عربی میں اَنَّ کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ بھی **اسم** ہی پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے:

سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا عَالِمٌ (میں نے سنا کہ زید عالم ہے)۔

ضمیریں اس کے ساتھ بھی متصل ہوتی ہیں۔ ان کی گردان ویسی ہو کرلو جیسی ابھی اُوپر

Marfat.com

جَرَحَ (س)	زخمی ہونا	اَنَامٌ	مخلوق۔ دنیا
حَبَسَ (ض)	قید کرنا	اَللّٰھُمَّ	اے اللہ
خَرَّبَ (۲)	برباد کرنا	اِنْجِلِیز	انگریز
خَفَّضَ (۲)	پست کرنا	اَھْلٌ	لائق گھر کے لوگ والا
دَارَ اِیَدُوْرُ	پھرنا، چکر کھانا	تِلْغِرَاف	ٹیلی گراف
دَامَ اِیَدُوْمُ	ہمیشہ رہنا	جِھَةٌ	طرف
رَشَقَ (ن)	پھینکنا تیر یا پتھر وغیرہ	جُمْلَةٌ	کسی قدر ایک مقدار
صَدَّقَ (۲)	سچ ماننا	حِجَازِیٌّ	ملک حجاز کا رہنے والا
عَادَلَ (۳)	برابری کرنا	حَسْبَ	موافق
کَلَّفَ (۲)	تکلیف دینا	حُرِّيَّةٌ	آزادی
لَفَظَ (ض)	بولنا	رَئِیْسُ الْمَدْرَسَةِ	صدر مدرس
مَاتَ (یَمُوْتُ)	مرنا	رَحیً یا رَحیٰ	چکی
مَحْکَمَةٌ (ج	حکومت کی عمارت	رَصَاصٌ	سیسہ، گولی بندوق کی
مَحَاکِمُ)	جیسے عدالت، ڈاکخانہ	زَعِیْمٌ (ج زُعَمَاءُ)	لیڈر
مُظَاھَرَةٌ (۳	اکٹھا ہو کر شکایت کرنا	شُرْطَةٌ (اسم جمع)	پولیس
مصدر ہے)	مظاہرہ کرنا	سِلْکٌ	تار
ھَنَّأَ (۲)	مبارک باد دینا	سِنٌّ	عمر۔ دانت
وَفَّقَ (۲)	توفیق دینا، اسباب بنا دینا	صَنِیْعَةٌ	کرتوت
وَلَدَ (یَلِدُ)	جننا	صَوْتٌ	آواز، نعرہ، رائے
		قَرْیَةٌ (ج قُرًی)	گاؤں، دیہات
آخَرُ	دوسرا	قَائِدٌ	سردار، لیڈر
اَخُوْعِلْمٍ	علم کا بھائی یعنی علم والا	عَامِلٌ (ج	کاریگر، مزدور، حکومت
اَسَنُّ	زیادہ عمر والا	عُمَّال)	کے عملدار
اَغُسْطُسْ	ماہِ اگست	غُرُوْرٌ	فریب، دھوکا

Marfat.com

غُلَامٌ	لڑکا	مَقْدُوْرٌ	دباؤ ڈالا ہوا
كَرِيْمٌ	شریف	مَقْرُوْنٌ	ملا ہوا، قریب
لَوْمٌ	ملامت	مَنُوْنٌ	موت
لَئِيْمٌ	کمینہ، خسیس	مِنْهَاجٌ	طریقہ، نہج
مَاعَدَا ذٰلِكَ	اُس کے سوا	مُنْذُ	سے (مدت کی ابتداء کیلئے)
مَحْفِلٌ	مجلس	نَفِيْسَةٌ (ج نَفَائِسُ)	عمدہ چیز
مُدَافَعَةٌ	مدافعت کرنا	وَفَاءٌ	قول پورا کرنا، وفاداری
مَرْءٌ	مرد	هَمٌّ (ج هُمُوْمٌ)	فکر، خیال

مشق نمبر ۲٦ (ہڑتال اور اتحاد)

تنبیہ: ۔ مقصود بالمثال الفاظ پر لکیر بنادی گئی ہے۔

(۱) يَا رَشِيْدُ مَاذَا تَتَعَلَّمُ فِي الْمَدْرَسَةِ؟	يَا عَمِّيْ! اَنَا اَتَعَلَّمُ الْعَرَبِيَّ وَالْاِنْكِلِيْزِيْ وَالْحِسَابَ وَالْجُغْرَافِيَةَ وَالتَّارِيْخَ
(۲) سَمِعْتُ اَنَّكَ لَاتَجْتَهِدُ فِيْ تَحْصِيْلِ الْعِلْمِ وَتَشْتَغِلُ فِي اللَّعِبِ	مَنْ اَخْبَرَكُمْ يَا سَيِّدِيْ؟ وَكَيْفَ صَدَّقْتُمُ الْمُخْبِرَ؟
(۳) يَا حَبِيْبِيْ اَنَا لَا اُصَدِّقُهُ لٰكِنِّيْ اَنْظُرُكَ مُنْذُيَوْمَيْنِ مَاذَهَبْتَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ	نَعَمْ .اِنِّيْ لَا اَذْهَبُ مُنْذُتَاسِعِ[1] اَغُسْطُسَ لِاَنَّ الطُّلَّابَ اَضْرَبُوْا عَنِ التَّعَلُّمِ، بَلْ هَجَمُوْا عَلٰى حُجْرَةِ رَئِيْسِ الْمَدْرَسَةِ وَخَرَّبُوْا بَعْضَ اَسْبَابِ الْحُجْرَةِ فَاغْلَقَ الْمَدْرَسَةَ
(۴) وَلِمَ اَضْرَبَ الطُّلَّابُ؟	لِاَنَّ الْحُكُوْمَةَ قَبَضَتْ عَلٰى مِسْتَر غَانْدِيْ (مسٹر گاندھی) وَمَوْلَانَا اَبِي الْكَلَامِ وَكَثِيْرٍ مِنْ زُعَمَاءِ الْجَمْعِيَّةِ الْوَطَنِيَّةِ (الْكَانْفرِيس) وَجَلَسْتُهُمْ فَاضْرَبَ الطُّلَّابُ احْتِجَاجًا عَلٰى صَنِيْعَةِ الْحُكُوْمَةِ.

(۱) نواں۔نویں۔

Marfat.com

(۵) صَدَقْتَ يَا عَزِيْزِيْ! وَقَرَأْتَ فِي وَهٰكَذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَاتُ فِيْ طُوْلِ الْهِنْدِ وَعَرْضِهَا
الْجَرَائِدِ اَنَّ عُمَّالَ الْمَصَانِعِ وَالْمَعَامِلِ اَيْضًا فِيْ مُدُنِهَا وَفِيْ قُرْبِهَا، وَفِيْ بَعْضِ الْمَوَاضِعِ قَتَلَ
اَضْرَبُوْا عَنِ الْعَمَلِ وَاجْتَمَعُوْا لِلْمُظَاهَرَةِ الْمُظَاهِرُوْنَ رِجَالًا مِنَ الشُّرْطَةِ وَاَحْرَقُوا الْمَحَاكِمَ
وَالْاِحْتِجَاجِ، فَمَنَعَتْهُمُ الشُّرْطَةُ لٰكِنْ لَمْ وَاَتْلَفُوا الْاَسْلَاكَ التِّلْفِرَافِيَّةَ لٰكِنْ سَمِعْنَا اَنَّ
يَمْتَنِعُوْا وَرَشَقُوا الشُّرْطَةَ بِالْحِجَارَةِ فَرَشَقَهُمُ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَشْتَرِكُوْا فِيْ هٰذِهِ الْمُظَاهَرَاتِ اِلَّا
الشُّرْطَةُ بِالرَّصَاصَاتِ فَبَعْضُهُمْ مَاتُوْا عَلَى قَلِيْلًا.
الْحَالِ وَبَعْضُهُمْ جُرِحُوْا.

(۶) هَلْ تَعْلَمُ لِمَ قَضَبَتِ الْحُكُوْمَةُ عَلٰى لِاَنَّهُمْ يَطْلُبُوْنَ الْحُرِّيَّةَ وَالْاِسْتِقْلَالَ وَقَالُوْا
زُعَمَاءِ الْكَانغرِيس؟ لِلْاِنْجِلِيْزِ اَنْ يَنْزُكُوا الْهِنْدَ فِيْ اَيْدِي الْهِنْدِيِّيْنَ

(۷) فَلِمَا ذَا لَمْ يَشْتَرِكِ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ لِاَنَّ قَائِدَ جَمْعِيَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ (مسلم لیگ) مِسْتَرْ
هٰذِهِ الْمُظَاهَرَاتِ؟ مُحَمَّدْ عَلِيْ جِنَاحْ مَنَعَهُمْ عَنِ الْاِشْتِرَاكِ

(۸) وَلِمَا ذَا مَنَعَهُمْ، اَلَا يُحِبُّ بَلٰى! هُمْ يُحِبُّوْنَ الْاِسْتِقْلَالَ وَكَيْفَ لَا؟ مَعَ اَنَّ
الْمُسْلِمُوْنَ وَقَائِدُهُمُ الْحُرِّيَّةَ (باوجودیکہ) الْاِجْتِهَادَ لِلْحُرِّيَّةِ وَالْاِسْتِقْلَالِ فَرِيْضَةٌ
وَالْاِسْتِقْلَالَ؟ عَلَيْهِمْ، وَلٰكِنَّ الْهُنُوْدَ اِلَى الْآنَ لَمْ يَتَّفِقُوْا مَعَ مُسْلِم
لِيْگ فِيْ مُطَالَبَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ وَحُقُوْقِهِمْ.

(۹) يَا عَزِيْزِيْ لَاشَكَّ فِيْ اَنَّ الْحُرِّيَّةَ اِيْ وَاللّٰهِ هٰذَا صَحِيْحٌ، فَمَا لَنَا اَنْ لَا نَتَّحِدَ وَلَا
وَاسْتِقْلَالَ الْوَطَنِ هُمَا اَعَزُّ شَيْءٍ، لَا نَتَّفِقَ، فَاِنَّهُ اَسْهَلُ طَرِيْقٍ لِتَحْصِيْلِ الْاِسْتِقْلَالِ
تُعَادِلُهُمَا نُفُوْسٌ وَلَا نَفَائِسُ لٰكِنَّ اِسْتِقْلَالَ فَالْوَاجِبُ عَلٰى كُلِّ مُحِبِّ الْحُرِّيَّةِ مِنَ الْهُنُوْدِ وَ
الْهِنْدِ لَا يَحْصُلُ مِنْ هٰذِهِ الْمُظَاهَرَاتِ بَلْ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَجْتَهِدَ كُلَّ الْجُهْدِ لِلْاِتِّحَادِ
اَوَّلُ شَرْطِهِ الْاِتِّحَادُ بَيْنَ اَبْنَاءِ الْوَطَنِ هٰكَذَا حَتّٰى يَكُوْنَ صَوْتُ جَمِيْعِ الْاَقْوَامِ صَوْتًا
يَقُوْلُ الْاِنْجِلِيْزُ اَيْضًا لِلْهِنْدِيِّيْنَ "كُوْنُوْا وَاحِدًا "اَلْاِسْتِقْلَالُ اَلْاِسْتِقْلَالُ".
مُتَّحِدِيْنَ يَحْصُلْ لَكُمُ الْاِسْتِقْلَالُ"

Marfat.com

(۱۰) اَحْسَنْتَ یَاوَلَدِیْ! لٰکِنَّ الْھُنُوْدَ وَ
الْاِنْجِلِیْزَ لَنْ یَتَّفِقُوْا مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ الَّذِیْنَ
ضَعُفَتْ[2] قُوَّتُھُمْ بِالشِّقَاقِ[3] وَضُعْفِ
الْاِیْمَانِ وَسُوْءِ[4] الْاَعْمَالِ.

نَعَمْ! لَا یُحِبُّ اَحَدُنِ الْاِتِّحَادَ مَعَ الضُّعَفَاءِ، اَمَّا
اِذَا اَحْسَنُوْا[1] الْاَخْلَاقَ وَالْاَعْمَالَ وَاتَّحَدُوْا
کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ[5] مَرْصُوْصٌ[6] فَیُحِبُّ کُلُّ وَاحِدٍ
الْاِتِّحَادَ مَعَھُمْ.

(۱۱) فَیَلْزَمُ عَلٰی قَائِدِی الْمُسْلِمِیْنَ
وَعُلَمَائِھِمْ اَنْ یُسَارِعُوْا[7] اَوَّلاً اِلٰی
تَحْسِیْنِ[8] اَخْلَاقِ الْمُسْلِمِیْنَ، وَالتَّنْظِیْمِ[9]
وَ الْاِتِّحَادِ بَیْنَھُمْ عَلٰی اَسَاسِ[10] الْاِسْلَامِ
وَالْاِیْمَانِ، وَالتَّعَاوُنِ[11] عَلَی الْبِرِّ[12]
وَالتَّقْوٰی وَالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ،
وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْفِسْقِ وَالْعِصْیَانِ،
لِیَکُوْنُوْا مِنْ حِزْبِ[13] اللّٰہِ، اَلَا اِنَّ حِزْبَ
اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

صَدَقَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ، یَا عَمِّیْ!
اِذَا اتَّحَدَ مُسْلِمُوا الْھِنْدِ عَلَی الْاَسَاسِ
الْمَذْکُوْرِ (وَلَوْ کَانُوْا مُخْتَلِفِیْنَ فِی الْفُرُوْعِ)
کَانُوْا قُوَّةً عَظِیْمَةً، فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یُخَالِفُ
قُوَّةَ[14] مِئَةِ مِلْیُوْنٍ[15] مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الصَّادِقِیْنَ
فَاِنِّیْ اَرْجُوْ اَنَّ یَوْمًا یَتَّحِدُ فِیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ
یَکُوْنُ یَوْمُ الْاِتِّحَادِ مَعَ جَمِیْعِ اِخْوَانِنَا مِنْ اَبْنَاءِ
الْوَطَنِ.

(۱۲) یَا لَیْتَنِیْ رَاَیْتُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ
السَّعِیْدَ فَلَا شَکَّ فِیْ اَنَّ یَوْمَ الْاِتِّحَادِ ھُوَ
یَوْمُ الْحُرِّیَّةِ وَالنَّجَاةِ عَنِ الْاِسْتِعْبَادِ[17]

لَا تَقْنَطُوْا[18] مِنْ رَحْمَةِ اللّٰہِ، عَسٰی[19] اَنْ یَکُوْنَ
ذٰلِکَ الْیَوْمُ قَرِیْبًا.

(۱۳) اَنَا مَسْرُوْرٌ جِدًّا بِفَھْمِکَ
وَخِبْرَتِکَ[20] لٰکِنْ لَا تَکُنْ غَافِلًا عَنِ
الْعُلُوْمِ وَالْفُنُوْنِ حَتّٰی تَکُوْنَ اَھْلًا لِخِدْمَةِ
الدِّیْنِ وَالْوَطَنِ.

اَشْکُرُکَ یَا سَیِّدِیَ الْمُحْتَرَمُ! قَدْ عَلَّمْتَنِیْ مَا
لَمْ اَکُنْ اَعْلَمُ وَفَھَّمْتَنِیْ مَا لَمْ اَکُنْ اَفْھَمُ فَلِلّٰہِ
الْحَمْدُ.

---

(۱) احسن ۔ اچھا بنانا۔ (۲) کمزور ہوگئی (۳) پھوٹ (۴) برے عمل (۵) عمارت (۶) سیسہ پلایا ہوا (۷) سارع (۳) جلدی بڑھنا (۸) اچھا بنانا (۹) ایک سلسلہ میں پرونا درست کرنا (۱۰) بنیاد (۱۱) باہم مدد کرنا (۱۲) نیکی (۱۳) گروہ پارٹی (۱۴) دس لاکھ سو ملین (۱۵) دس کروڑ (۱۶) میں امید کرتا ہوں (۱۷) کسی کو غلام بنانا محکوم بنانا (۱۸) قنط (ن) نا امید ہونا (۱۹) امید ہے (۲۰) واقفیت ذا اسم اشارہ ہے یعنی کون ہے جو مخالفت کرے۔

Marfat.com

تکملہ

چند مفید معلومات

(۱) تعریف عِلْمِ صَرْف و نَحْو

صحیح بولی سیکھنے کے لیے جو قاعدے بنائے گئے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں:

(۱) صَرْف (۲) نَحْو.

صرف وہ علم ہے جس میں لفظوں کی پہچان اور اُن کے ہیر پھیر کے قاعدوں کا ذکر ہو۔

نحو وہ علم ہے جس میں لفظوں کے آپس کے تعلق اور اُن کی اعرابی حالت کی پہچان کے قاعدے بتائے جائیں۔

تنبیہ ۱:۔ اس کتاب میں تم نے کچھ قواعد صرف کے پڑھے ہیں اور کچھ نحو کے۔ بقیہ قواعد آئندہ حصے میں اِنشاء اللہ بیان کئے جائیں گے۔

(۲) تحلیل[1]

کلام میں لفظوں کو علیحدہ علیحدہ جانچنے کو تحلیل کہتے ہیں، اور وہ دو قسم کی ہوتی ہے۔

(۱) تحلیل صرفی. (۲) تحلیل نحوی.

صرف کے قاعدوں کے لحاظ سے جانچنے کو تحلیل صرفی کہتے ہیں اور نحو کے قواعد کے لحاظ سے جانچنے کو تحلیل نحوی کہتے ہیں اور چونکہ اس تحلیل کے بعد پھر لفظوں کو باہم جوڑ دیتے ہیں اسلئے تحلیل نحوی کو عام طور پر ترکیب (جوڑ دینا) بھی کہتے ہیں۔

تحلیل صرفی میں ذیل کے اُمور تم ابھی جانچ سکتے ہو۔

سب سے پہلے کلمہ کی اقسام پہچانیں کہ کونسا لفظ اسم ہے کونسا فعل اور کونسا حرف؟

---

(۱) اس کے لفظی معنی ہیں کسی چیز کے اجزاء کو الگ الگ کر دینا۔

Marfat.com

پھر اسم کے متعلق ذیل کی باتیں دیکھو :

(١) نکرہ ہے یا معرفہ؟ نکرہ ہے تو اسم ذات ہے یا اسم صفة؟ معرفہ ہے تو کس قسم کا؟ یعنی اِسْمِ عَلَم ہے یا ضمیر یا اورکوئی؟

(٢) مشتق ہے یا غیر مشتق (جامد)؟ اگر مشتق ہے تو کونسی قسم کا؟
اسم فاعل ہے یا اسم مفعول یا اسم تفضیل یا اسم ظرف یا اسم آلہ یا اسم صفت (صفة مُشَبَّہ) یا اسم مبالغہ ؟

(٣) حروف اصلیہ کی تعداد پہچانو کہ ثلاثی ہے یا رُباعی یا خماسی؟ مجرّد ہے یا مزید فیہ؟

(٤) واحد ھے یا تثنیہ یا جمع؟ جمع ہے تو سالم یا مکسر؟ مکسر ہے تو کس وزن پر؟

(٥) مذکر ہے یا مؤنّث ؟علامتِ تأنیث کیا ھے ؟

(٦) مُعْرَب ہے یا مَبْنِیْ؟

فعل کے متعلق ذیل کے اُمور دیکھو

(١) زمانہ دیکھو یعنی ماضی ہے یا مضارع؟

(٢) صیغہ دیکھو کہ غائب ہے یا مخاطب یا متکلم؟ مذکّر ہے یا مؤنّث؟ واحد ہے یا تثنیہ یا جمع؟

(٣) حروف اصلیہ کی تعداد دیکھو کہ ثلاثی ہے یا رباعی؟ مجرّد ہے یا مزید فیہ؟

(٤) معروف ہے یا مجھول؟ لازم ہے یا مُتَعَدّی؟

(٥) معرب ہے یا مبنی؟

حرف کے متعلق

(١) حرف کے متعلق صرف یہ دیکھ سکتے ہیں کہ حرفِ جارّ ہے یا حرفِ اِستفهام یا حرفِ نفی یا حرفِ تاکید یا حرفِ ندا یا حرفِ ناصب مضارع یا حرفِ جازِم ھے؟

Marfat.com

تحلیل نحوی میں امور ذیل تم جانچ سکتے ہو

(۱) مرکّب تامّ ہے یا ناقص؟

(۲) مرکّب ناقص ہے تو کس قسم کا؟ توصیفی ہے یا اضافی؟

(۳) مرکّب توصیفی ہے تو اس میں موصوف کونسا ہے اور صفت کونسی؟

(۴) مرکّب اضافی ہے تو اس میں مضاف کونسا اور مضاف الیہ کونسا؟

(۵) مرکّب تامّ ہے تو کونسی قسم کا؟ جملہ اسمیہ ہے یا جملہ فعلیہ؟

(۶) جملہ اسمیہ ہے تو اس میں مبتدا کونسا ہے اور خبر کونسی؟

(۷) جملہ فعلیہ ہے تو اس میں فعل کونسا ہے؟ فاعل کون ہے یا نائب فائل کونسا لفظ ہے؟ مفعول کونسا لفظ ہے؟

(۸) ہر کلمہ کی اعرابی حالت دیکھو۔ یعنی فعل ہے تو دیکھیں حالت رفعی میں ہے یا حالت نصبی یا جزّمی میں؟ اور اسم ہے تو دیکھیں حالت رفعی میں ہے یا حالت نصبی یا جرّی میں؟

(۹) اگر کوئی اسم مرفوع میں ہے تو کیوں؟ فاعل یا نائب الفاعل ہونے کی وجہ سے یا مبتداء یا خبر ہونے کی وجہ سے؟

(۱۰) اگر منصوب ہے تو کیوں؟ مفعول ہے یا اِنَّ کے بعد واقع ہوا ہے یا کَانَ کی خبر ہے؟ یا اس لئے کہ فاعل یا مفعول کی ہیئت بتلاتا ہے؟

(۱۱) اگر مجرور ہے تو کیوں؟ حرفِ جرّ کے بعد واقع ہے یا مضاف الیہ ہے؟

(۱۲) ہر کلمہ کا اعراب دیکھیں کونسی قسم کا ہے؟ اعراب بالحرکۃ ہے یا اعراب بالحروف؟

متعدد جملوں کی ترکیبیں پہلے لکھی جاچکی ہیں۔ ذیل میں چند اور جملوں کی تحلیل لکھی جاتی ہے تاکہ تم آئندہ بطور خود سادے جملوں کی تحلیل کرسکو۔

(۱) اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ (مردلوگ عورتوں کے اُوپر سرپرست ہیں) اس کی تحلیل صرفی یوں ہوگی:۔

(اَلرِّجَالُ) اسم ہے معرفہ معرّف باللّام، جمع مکسّر، مذکّر، جامد،

Marfat.com

ثلاثی مجرّد' معرب.

(قَوَّامُوْنَ) اسم' جمع سالم مذکّر' مشتق (اسم مبالغہ)' ثلاثی مجرّد.

(عَلٰی) حرف جارّ' مبنی.

(النِّسَاءِ)اسم معرّف باللّام' جمع مکسّر' اس کا مفرد اِمْرَأَۃٌ ہے' مؤنّث' جامد' ثلاثی مجرّد' معرب.

اس کی تحلیل نحوی یوں کرو۔

مذکورہ جملہ اسمیہ ہے کیونکہ اس کا پہلا جزو اسم ہے۔

(اَلـــرِّجَــالُ) مبتداء ہے اسی لئے مرفوع ہے اس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے۔

(قَوَّامُوْنَ) خبر ہے اسی لئے مرفوع ہے۔اس کا رفع ـُـ وْنَ سے دیا گیا ہے (دیکھو سبق ۱۰۔۵)۔ (عَلَی) حرف جارّ ہے۔ (النِّسَاءِ) مجرور. اس کا جرّ زیر سے دیا گیا ہے۔جار اور مجرور مل کر خبر سے متعلق ہے مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوگیا۔

(۲) کَتَبَ مَحْمُوْدٌ کِتَابًا طَوِیْلًا اِلٰی اَخِیْهِ (محمود نے ایک لمبا خط اپنے بھائی کو لکھا)۔

اس کی تحلیل صرفی یوں ہوگی:۔

(کَتَبَ) فعل ماضی' صیغہ واحد مذکّر غائب. ثلاثی مجرّد' متعدّی' مبنی (کیونکہ فعل ماضی فتحہ پر مبنی ہوتا ہے)۔

(مَحْمُوْدٌ) اسم عَلَم' واحد' مذکّر' مشتق' اسم مفعول ہے۔ حَمِدَ (تعریف کرنا) سے' ثلاثی مجرّد ہے' مُعْرب ہے۔

(کِتَابًا) اسم نکرہ' واحد' مذکّر' مشتق' ثلاثی مجرّد' مُعْرب.

(طَوِیْلًا) نکرہ' واحد' مذکّر' مشتق' اسم صفۃ' ثلاثی مجرّد اور مُعْرب ہے۔

(اِلٰی) حرف جارّ.

(اَخٍ) اسم نکرہ واحد' مذکّر' جامد' ثلاثی' (دراصل اَخَوٌ) ہے معرب.

(ہٖ) ضمیر مجرور متصل.

Marfat.com

مذکورہ جملہ کی تحلیل نحوی یوں کرو:۔

مذکورہ جملہ فعلیہ ہے کیونکہ اس کا پہلا جز وفعل ہے۔

(کَتَبَ) فعل ماضی مبنی ہے فتحہ پر۔ (مَحْمُوْدٌ) فاعل ہے۔اور اسی لیے مرفوع ہے اس کا رفع پیش سے دیا گیا ہے (کِتَابًا) مفعول ہے اسی لیے منصوب ہے اس کا نصب زبر سے دیا گیا ہے پھر (کِتَابًا) موصوف بھی ہے اور (طَوِیْلًا) اس کی صفت ہے اسی لئے منصوب ہے کیونکہ صفت اور موصوف اعراب میں باہم مطابق ہوتے ہیں۔اس کا نصب بھی زبر سے آیا ہے۔(اِلٰی) حرف جارّ. (اَخ) مجرور. اس کا جرّ (ی) سے آیا ہے (دیکھو سبق ١١۔٢) پھر (اَخ) مضاف ھے. (ہِ) مضاف الیہ. جار ومجرور مل کر متعلق ہوا فعل سے۔ فعل، فاعل، مفعول اور متعلِّق مِل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

تَمَّ الجُز الثَّانِیْ الْجَدِیْد

فِی الْیَوْمِ الْخَامِسِ عَشَرَ مِن شَھْرِ رَمْضَان ١٣٦١ سنہ

فَلِلّٰہِ الْحَمْدَ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

الحمد اللہ ''عربی کا معلم'' حصہ دوم جدید بعونہٖ تعالیٰ ختم ہو گیا۔
اب اس کے بعد حصہ سوم سبق ٢٦ سے شروع ہوگا۔ (اِنشاء اللہ تعالیٰ)

Marfat.com

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

عربی کا معلّم

جدید

سوم

مصنف: مولوی عبدالستار خان

مکتبۂ دانیال

042-7660736
0333-4276640
اردو بازار لاہور

email: maktabahdaneyal@hotmail.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجزءُ الثَّالثُ الجَدِيْدُ مِنْ كِتَاب تسْهِيْل الادَب فِيْ لِسَانِ الْعَرب

یعنی عربی کا معلم (حصہ سوم) جدید

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَقْسَامُ الْفِعْلِ

۱۔ عزیز طالبین تم نے اِس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں افعال ثلاثی مجرّد مزیدفیہ اور رباعی کی تمام گردانیں پڑھ لیں۔ وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اُترتے تھے مثلاً: تم جان چکے ہو کہ ثلاثی مجرّد کے ماضی کا وزن فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ ہے، مضارع کا وزن یَفْعِلُ اور اَمر کا وزن اِفْعِلْ اور اُفْعُلْ ہے تو ضَرَبَ، یَضْرِبُ، اِضْرِبْ.. سَمِعَ، یَسْمَعُ، اِسْمَعْ اور کَرُمَ، یَکْرُمُ، اُکْرُمْ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربي کے تمام افعال اور مشقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربی کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا ہے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررّہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں جیسے کَانَ (ماضي) یَکُوْنُ (مضارع) کُنْ (اَمر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں اُن میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررّہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ کَانَ اصل میں کَوَنَ = فَعَلَ،

Marfat.com

يَـكُوْنُ اصل میں يَـكْوُنُ = يَـفعُلُ اور كُنْ اصل میں اُكْوُنْ = اُفْعُلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تمہید سے تم سمجھ گئے ہوگے کہ عربي افعال اور اسماء مشتقه پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور اُن کے فعلوں میں غور کرو:۔

(۱)	فَتَحَ عَلِيٌّ كِتَابَهُ	شَرِبَ الطِّفْلُ اللَّبَنَ	حَسُنَ الْبَيْتُ
(۲)	أَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً	سَأَلَ التِّلْمِيْذُ الْمُعَلِّمَ	قَرَءَ حَامِدٌ كِتَابًا
(۳)	عَدَّ[۱] الرَّعِيْ غَنَمَهُ	فَرَّ[۲] الْمَسْجُوْنُ	شَدَّ[۳] الْوَلَدُ الْكَلْبَ
(۴)	وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا	قَالَ الرَّسُوْلُ حَقًّا	رَمٰى[۴] اَحْمَدُ الْكُرَةَ
(۵)	وَعٰى[۵] رَشِيْدٌ دَرْسَهُ	وَقٰى[۶] مُحَمَّدٌ قَوْمَهُ	طَوٰى[۷] زَيْدٌ كُرَّاسَةً

تنبیه ۱:۔ بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصے میں درس ۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو۔

۳۔ اُوپر کی مثالوں کی غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرّد ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان مین کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف علت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروفِ اصلیہ میں نہ کوئی همزه ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو فعل صحيح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی......

صحیح اس لیے کہ ان میں تینوں حرف صحیح ہیں اور سالم اس لیے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیّر و تبدّل سے سلامت رہتے ہیں۔

تنبیه ۲:۔ پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال غير سالم ہیں۔

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں همزه نظر آئے گا۔ ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ همزه ہو مهموز کہلاتے ہیں۔

(۱) گنا (۲) بھاگا (۳) باندھا (۴) پھینکا (۵) یاد رکھا (۶) بچایا (۷) لپیٹا۔ طے کیا ۔ چرواہا ۔ بکریاں

Marfat.com

تنبیہ ۳:۔ تمہیں یاد ہوگا کہ الف جب مُتحرِّک ہو (اَ، اِ، اُ)
یاجزم والا ہو: فَا تو اس الف کو بھی **ھمزہ** کہتے ہیں (دیکھو اصطلاح ۲۷)

تیسری سطر کے ہر ایک **فِعل** میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا نظر آئے گا کیونکہ عَدَّ اصل میں عَـدَدَ ہے۔ دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دیئے گئے ہیں۔ ایسے فعل جن کا ع کلمہ اور ل کلمہ ایک جنس کا ہو **مُضَاعَف** کہلاتے ہیں۔

چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک **فعل** میں کوئی حرفِ علّت ہے۔ کسی کے شروع میں کسی کے درمیان میں اور کسی کے آخر میں۔

ایسے **افعال** جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ **حرفِ علّت** ہو **مُعْتَلّ** کہلاتے ہیں۔

مُعْتَلّ کی تین قسمیں ہیں۔ حرفِ علّت **ف** کلمہ کی جگہ ہو تو **معتلُ الفا یا مثال** کہتے ہیں: وَجَدَ. **ع** کلمہ کی جگہ ہو تو **معتلُ العین یا اَجْوَف** کہتے ہیں: قَالَ. اور لام کلمہ کی جگہ ہو تو **معتلُ اللّام یا ناقِص** کہتے ہیں: رَمٰی

تنبیہ ٤:۔ یاد رکھو کہ **عربي** کے کسی **فعل** اور **اسم** میں **الف اصلی** نہیں ہوتا ہے (مگر حروف میں الف اصلی ہوتا ہے) **واو** یا **ي** سے بدلا ہوا ہوتا ہے مثلاً:

قَالَ اصل میں قَوَلَ ہے کیونکہ اس کا مضارع يَقُوْلُ اور مصدر قَوْلٌ ہے رَمٰی اصل میں رَمَيَ ہے کیونکہ اس کا مضارع يَرْمِيْ اور مصدر رَمْی ہے۔ بَابٌ اصل میں بَوَبٌ ہے کیونکہ اس کی جمع اَبْوَابٌ ہے۔

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو ہر ایک **فعل** میں دو دو جگہ حرفِ علّت نظر آئے گا ایسے فعل کو **لَفِيْف** کہتے ہیں پہلا اور دوسرا **فعل لَفِيْفِ مَفْرُوْق** ہے کیونکہ دونوں حروفِ علّت کے درمیان ایک حرفِ صحیح نے جدائی ڈال دی ہے تیسرا **فعل لَفِيْفِ مَقْرُوْن** ہے کیونکہ دونوں حرفِ علّت باہم قرین ہیں۔

تنبیہ ۵:۔ تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی **فعل** میں **حروف اصلیہ** جگہ سے ہٹ کر **ھمزہ** یا **حرفِ علّت** کا اضافہ ہو جائے تو وہ **مھموز** یا **معتل** نہیں کہلائے گا پس اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ **مھموز** نہیں کہلائے گا کیونکہ اس میں **ھمزہ ف، ع اور ل** سے خارج ہے۔ شَرِبَا اور شَرِبُوْ میں الف اور واو

Marfat.com

تثنیہ اور جمع کی علامتیں بڑھادی گئی ہیں تو ان کی وجہ سے وہ مُعتلّ نہیں بن جائیں، اِحْمَرَّ (بروزن اِفْعَلَّ) میں ھمزہ اور ایک ر زائد ہے تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مھموز اور مضاعف نہیں کہلائے گا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائیں گے۔

۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا:۔

فعل اپنے ترکیبی حروف اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) سالم (۲) غیر سالم ۔ سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں نہ تو حرفِ علّت ہو نہ ھمزہ نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں۔

غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں۔

(۱) **مھموز** : جس کے حروف اصلیہ میں کسی جگہ ھمزہ ہو: اَمَرَ.

(۲) **مُضاعَف** : جس کا ع اور ل ایک جنس کا ہو: عَدَّ.

(۳) **مثال** : جس کا ف کلمہ حرفِ علّت ہو: وَعَدَ.

(٤) **اَجوَف** : جس کا ع کلمہ حرفِ علّت ہو: قَالَ.

(٥) **ناقص**: جس کا ل کلمہ حرفِ علّت ہو: رَمٰی:.

(٦) **لفیف** : جس کے حروف اصلیہ میں دو حرفِ علّت ہوں اگر پہلی اور تیسری جگہ حرفِ علّت ہے تو لفیف مفروق ہے: وَقٰی اور دوسری اور تیسری جگہ حرفِ علّت ہو تو لفیف مقرون : طوٰی.

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگر چہ بے ترتیب ہیں (۱) صحیح است و (۲) مثال است و (۳) مضاعف : (۴) لفیف و (۵) ناقص و (۶) مھموز و (۷) اجوف۔

تنبیہ ٦:۔ ہوسکتا ہے کہ اس میں فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی۔

اَتٰی (وہ آیا) مھموز بھی ہے اور معتل بھی۔

تنبیہ ۷:۔ یادرکھو کہ فعل کی مانند اسم، خصوصا اسم مشتق بھی سات قسم کا ہوتا ہے۔

Marfat.com

مشق نمبر ۲۷

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو:۔

اَمَرَ	يَذْهَبُ	يَأْكُلُ	يَدْعُوْ[1]	ذَهَبُوْا	وَهَبَ[2]
عَزَّ[3]	تَقَبَّلَ	تَوَضَّأَ	تَقَوَّلَ[4]	سُئِلَتْ[5]	تَوَلّٰى[6]
يَقُصُّ[7]	مَلَأَ[8]	قَالَ	قَاتَلَ	دَنَا[9]	يَكُوْنُ
لَيَسْمَعُنَّ	اَدَبٌ	رَأْسٌ	عَزِيْزٌ	مَمْلُوْءٌ[10]	غَيُوْرٌ[11]
اَلْقَاضِيْ	مَوْعُوْدٌ[12]	مَدْعُوٌّ[13]	مَنْصُوْرٌ	وَلِيٌّ[14]	يَسِيْرٌ[15]

---

(۱) وہ بلاتا ہے (۲) اس نے عطا کیا (۳) عزت والا ہوا (۴) اس نے بات گھڑ لی (۵) وہ پوچھی گئی (۶) دوست رکھا (۷) وہ قصہ بیان کرتا ہے (۸) اس نے بھرا (۹) وہ قریب ہوا (۱۰) بھرا ہوا (۱۱) غیرت مند (۱۲) وعدہ کیا ہوا (۱۳) بلایا ہوا (۱۴) والی، وارث، دوست (۱۵) آسان، تھوڑا سا

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

تغیُّرات کی قسمیں اور چند قاعدے

غیر سالم الفاظ میں اہل زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثِقل اور تکلف محسوس ہوا تو انہوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لیے لفظ میں کسی قدر تغیر کر دیا۔

۲۔ تغیر تین قسم سے ہوتا ہے:

(۱) **تخفیف**: ہمزہ کو کسی حرفِ علّت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: اَءْمَنَ سے اٰمَنَ، اُءْ خُذْ سے خُذْ [لے] (اس قسم کا تغیر مہموز میں ہوا کرتا ہے)۔

(۲) **اِدْغام**: دو ہم جنس یا ہم مَخرَج حرفوں کو باہم ملا کر پڑھنا: مَدَدَ سے مَدَّ (ادغام کا تغیر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)۔

(۳) **تعلیل**: کسی حرفِ علّت کو دوسرے حرفِ علّت سے بدل دینا حذف کر دینا: قَوَلَ سے قَالَ، یَوْعِدُ سے یَعِدُ (یہ تغیر معتلّ کی تینوں قسموں یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ اب تخفیف، ادغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ دیئے جاتے ہیں تا کہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر انہیں ذہن نشین کر لو۔ آئندہ موقع موقع سے اِن کا اعادہ ہوتا رہے گا۔

۱۔ تخفیف کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) کسی لفظ میں دو ہمزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن سے پہلا متحرّک اور دوسرا ساکن ہو تو ہمزہ ساکن کو ایسے حرفِ علّت سے بدل دیا جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے مناسب ہو۔ یعنی ماقبل میں فتحہ ہو تو ہمزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے،

Marfat.com

ضمّہ ہوتو واو سے اور کسرہ ہوتو ي سے بدلنا چاہیے۔

أَءْ مَنَ سے اٰمَنَ کیونکہ فتحہ کو الف سے مناسبت ہے۔

أُءْ مِنُ سے اٰمَنَ کیونکہ ضمّہ کو واو سے مناسبت ہے۔

اِءْ مَا نٌ سے اِیْمَانٌ کیونکہ کسرہ کو ي سے مناسبت ہے۔

قاعدہ نمبر (۲) ھمزہ ساکن کے ماقبل ھمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرّک ہو تو ھمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرفِ علّت سے بدل دینا جائز ہے' لازم نہیں ہے' یَأْمُرُ کو یَامُرُ ' یُؤْمِنُ کو یُوْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ کو مِیْذَنَةٌ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱:۔ یہ دونوں قاعدے مھموز سے متعلق' پہلا لازمی ہے دوسرا اختیاری۔

تنبیہ ۲:۔ اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمّہ ـُـ کے بعد ھمزہ آئے تو اس ھمزہ کے نیچے واو زائد' اور کسرہ کے بعد آئے تو ي یا اس کا دندانہ لکھنے کا دستور ہے: یُؤْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ۔ یہ واو اور ي بالکل پڑھے نہیں جاتے۔ فتحہ کے بعد ھمزہ ساکن آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف ہی کو جزم دے دیتے ہیں:۔ یَأْمُرُ یا یَاْ مُرُ۔

یہ بھی خیال رہے کہ ھمزہ مفتوحہ کے بعد الف لکھنا ہو تو اکثر الف کے اُوپر لمبا زبر لکھ دیتے ہیں: آ ' اگرچہ کبھی ءَا اور ءا بھی لکھا کرتے ہیں۔

۲۔ادغام کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرّک ہو تو لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف بنا دیا جاتا ہے: مَدْدٌ (بروزن فعلٌ) سے مَدٌّ۔

قاعدہ نمبر (۲) دونوں ہم جنس حروف متحرّک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں۔مَدَدَ سے مَدْدَ پھر مَدَّ۔

تنبیہ ٤:۔ مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مُستثنٰی ہیں:

سَبَبٌ (سبب) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبٌّ (گالی) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔اسی طرح مَدَدٌ (مدد۔اعانت) میں ادغام نہیں

Marfat.com

ہوتا کیونکہ مَدٌّ (کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔

قاعدہ نمبر (۳) اگر مُتَجَانِسَیْن (دو ہم جنس) متحرّک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے متجانسین میں باہم ادغام کر دیتے ہیں: یَمْدُدُ سے یَمُدْدُ پھر یَمُدُّ۔

تنبیہ۵:۔ رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنٰی ہیں: جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ.

تنبیہ۶:۔ مذکور قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں:۔

تنبیہ۷:۔ ادغام کے چند اور قاعدے درس ۲۹ میں لکھے جائیں گے۔

۳۔ تعلیل کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) فتحہ کے بعد واو اور ي متحرّک ہوں تو انہیں الف سے بدل دیا جاتا ہے۔یعنی اَوَ، اَوِ اَوُ اور اَيَ اَيِ اور اَيُ سے ا ہو جاتا ہے۔

قَوَ.لَ سے قَا.لَ، خَوِ.فَ سے خَا[1].فَ : خَافَ

بَيَعَ سے بَا[2].عَ، نَيِ.لَ سے نَا[3].لَ : نَالَ

دَ.عَوَ سے دَ[4].عَا، رَ.مَيَ سے رَ[5].مٰى : رَمٰى

طَوُ.لَ سے طَا.لَ، يَخْ.شَيُ سے يَخْ.شٰى : يخشٰى[6]

تنبیہ۸:۔ یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضي معروف میں استعمال کیا جاتا ہے۔مگر ا ي صرف مضارع ناقص میں آتا ہے۔

قاعدہ نمبر (۲) اُوِ اور اُيِ سے اِيْ ہو جاتا ہے اسی طرح اِیُ سے بھی اِيْ بن جاتا ہے۔

قُوِ.لَ سے قِيْ.لَ، بُيِ.عَ سے بِيْ.عَ

يَرْ.مِيُ سے يَرْ.مِيْ، (مضارع از رَمٰى)۔

تنبیہ۹:۔ یہ قاعدہ اجوف کے ماضي مجهول میں استعمال ہوتا ہے مگر ىْ کی شکل صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے۔

قاعدہ نمبر (۳) کسرہ کے بعد واو مفتوح کو ي سے بدل دیتے ہیں یعنی اِوَ سے

(۱) خاف ڈرنا۔ (۲) باع بیچنا۔ (۳) نال پانا۔ (۴) دعا بلانا۔ (۵) رمی پھینکنا۔ (۶) وہ ڈرتا ہے یا ڈرے گا اس کا ماضی خشی ہے۔

Marfat.com

اِيَ بنا لیتے ہیں: رَضِوَ سے رَضِيَ ' دُعِوَ سے دُعِيَ (دعا کا مجہول)۔

قاعدہ نمبر (٤) کسرہ کے بعد واو ساکن کوی سے بدل دیا جاتا ہے۔یعنی اِوْ سے اِیْ ہوجاتا ہے:اِوْ۔جَلْ سےاِیْ جَلْ = (امراز وَجَلَ : ڈرنا' مِوْ۔ زَانٌ سے مِیْ۔ زَانٌ= مِیْزَانٌ (ترازو)۔

قاعدہ نمبر (٥) ضمّہ کے بعدي ساکن کوواو سے بدل دیا جاتا ہے۔یعنی اُيْ سے اُوْ ہوجاتا ہے: مُيْ۔ سِرٌ سے مُوْ۔ سِرٌ' يُيْ۔ قِظُ سے يُوْ۔قِظُ (مضارع از اَيْقَظَ : بیدار کرنا۔ جگانا)۔

تنبیہ ۱:۔ قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واو ي اور یائي میں مستعمل ہیں۔

قاعدہ نمبر (٦) اَوُوْ اور اَيُوْ سے اَوْ ہوجاتا ہے:

دَ۔ عَوُدْا سےدَ۔ عَوْا' رَ۔ مَيُوْا سےرَ۔ مَوْا' يَرْ۔ ضَيُوْ۔نَ سےيَرْ۔ضَوْ۔نَ.

قاعدہ نمبر (٧) اُوُوْ اوراِيُوْ سے اُوْ ہوجاتا ہے:

سَ۔ رُوُوْا سے۔ سَـرُوْا' رَ۔ضِيُوْا سےرَ۔ضُـوْا' يَدْ عُوُوْ۔نَ سےيَدْ۔عُوْ۔نَ' يَرْ۔مِيُوْ۔نَ سےيَرْ۔مُوْ۔نَ.

قاعدہ نمبر (٨) سکون کے بعد واو مضموم ہوتو اس کا ضمّہ ماقبل کی طرف منتقل کردیتے ہیں۔ يَقْوُ۔لُ سے يَقُوْ۔لُ (مضارع از قَالَ)۔

قاعدہ نمبر (٩) سکون کے بعد ي مکسور ہوتو اس کا کسرہ ماقبل کی طرف منتقل کردیتے ہیں: يَبْيِـ۔ عُ سے يَبِيْـ عُ (مضارع از بَاعَ)۔

قاعدہ نمبر (١٠) سکون کے بعد واو یا ي مفتوح ہوتو اُن کا فتحہ ماقبل کی طرف منتقل کرکے واو اور ي کوالف سے بدل دیتے ہیں: يَـخْوَ۔فُ سے يَـخَـا۔فُ (مضارع از خَافَ)' يَنْيَـ۔لُ سے يَنَا۔لُ (مضارع از نَالَ)۔

مُسْتَثْنَيَات :(۱) اجوف واو ي سے باب فَعِلَ کے بعض افعال قاعدہ تعلیل نمبر(۱)اورنمبر(۱۰) سے مُسْتَثْنٰی ہیں: عَوِرَ' يَعْوَرُ (یک چشم ہونا)۔

---

(۱) تونگر۔

(۲) اجوف واوي کے لام کلمہ کی جگہ ي ہوتو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستثنٰی ہے:
سَوِيَ ' يَسْوٰی (برابر ہونا)۔

(۳) بابِ اِفْعَلَّ میں واو اور ي ہمیشہ برقرار رہتے ہیں: اِسْوَدَّ ' يَسْوَدُّ ' اِبْيَضَّ ' يَبْيَضُّ.

(۴) بابِ اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادّوں میں واو قائم رہتا ہے: اِسْتَصْوَبَ ' يَسْتَصْوِبُ (رائے طلب کرنا)

(۵) اِسْمُ الْاٰلَه اور اِسْمُ التَّفْضِيل بھی تغیر سے مُسْتَثْنٰی ہیں: مِقْوَلٌ ' مِبْيَعٌ ' اَقْوَلُ (بڑا بولنے والا)۔

قاعدہ نمبر (۱۱) فَاعِلٌ کے وزن میں ع کی جگہ واو یا ي آجائے تو ان کو ھمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ بَايِعٌ سے بَائِعٌ .

قاعدہ نمبر (۱۲) بابِ اِفْتَعَلَ میں ف کی جگہ واو آجائے اس کو ت سے بدل ت میں ادغام کردیتے ہیں: اِوْتَصَلَ سے اِتْتَصَلَ پھر اِتَّصَلَ (ملنا)۔

قاعدہ نمبر (۱۳) مصدر یا کسی اسم کے آخر میں الف کے بعد واو ہو یا ي تو انہیں همزہ سے بدل دیا جاتا ہے: اِرْضَاوٌ سے اِرْضَاءٌ (راضی کرنا) اِلْقَايٌ سے اِلْقَاءٌ (ڈالنا) سَمَاوٌ سے سَمَاءٌ (آسمان)' بِنَايٌ سے بِنَاءٌ (عمارت)۔

تنبیہ ۱۱: تعلیل کے مزید دو قاعدے درس ۳۰ میں اور قاعدے درس ۳۱ میں لکھے جائیں گے:

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْمَهْمُوْزُ

اَلصَّرْفُ الصَّغِيْرُ لِمَهْمُوْزِ الْفَاءِ

(۱) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

تنبیہ ۱:۔ جن لفظوں میں تغیر لازمی طور پر ہوا ہے' ان کے سامنے (ل) لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیر ہوسکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے:۔

اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اَلْمَصْدَرُ
اَمَلَ (ن)	يَأْمُلُ (ج)	اُوْمُلْ (ل)	اٰمِلٌ	مَأْمُوْلٌ (ج)	اَمَلٌ
اَثَرَ (ض)	يَأْثِرُ (ج)	اِيْثِرْ (ل)	اٰثِرٌ	مَأْثُوْرٌ (ج)	اَثْرٌ [1]
اَلِفَ (س)	يَأْلَفُ (ج)	اِيْلَفْ (ل)	اٰلِفٌ	مَأْلُوْفٌ (ج)	اُلْفَةٌ [2]
اَدُبَ (ک)	يَأْدُبُ (ج)	اُوْدُبْ (ل)		اَدِيْبٌ	اَدَبٌ [3]

(۲) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

۱. اٰلَفَ (ل)	يُؤْلِفُ (ج)	اٰلِفْ (ل)	مُؤْلِفٌ (ج)	مُؤْلَفٌ (ج)	اِيْلَافٌ (ل) [4]
۲. اَلَّفَ	يُؤَلِّفُ	اَلِّفْ	مُؤَلِّفٌ	مُؤَلَّفٌ	تَأْلِيْفٌ (ج) [5]
۳. اٰلَفَ	يُؤَالِفُ	اٰلِفْ	مُؤَالِفٌ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفَةٌ [6]
۴. تَاَلَّفَ	يَتَاَلَّفُ	تَاَلَّفْ	مُتَاَلِّفٌ	مُتَاَلَّفٌ	تَاَلُّفٌ [7]
۵. تَاٰلَفَ	يَتَاٰلَفُ	تَاٰلَفْ	مُتَاٰلِفٌ	مُتَاٰلَفٌ	تَاٰلُفٌ [8]
۷. اِيْتَلَفَ (ل)	يَأْتَلِفُ (ج)	اِيْتَلِفْ (ج)	مُؤْتَلِفٌ (ج)	مُؤْتَلَفٌ (ج)	اِيْتِلَافٌ (ل) [9]
۱۰. اِسْتَأْلَفَ (ج)	يَسْتَأْلِفُ (ج)	اِسْتَأْلِفْ (ج)	مُسْتَأْلِفٌ (ج)	مُسْتَأْلَفٌ (ج)	اِسْتِئْلَافٌ (ج) [10]

---

(۱) نقل کرنا (۲) خوگر ہونا' مانوس ہونا (۳) ادیب ہونا (۴) خوگر بنانا (۵) جمع کرنا' دلجوئی کرنا (۶) باہم الفت کرنا (۷) اکٹھا ہونا (۸) اکٹھا ہونا (۹) متحد ہونا (۱۰) اُلفت چاہنا۔

۱۔ اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو مھموزُ الْفاء کی گردان کیوں کہا گیا ہے؟ ذرا غور کرو گے تو خود ہی کہہ دو گے کہ اس گردان کے افعال و اسماء میں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ آیا ہے۔ اس لیے انہیں مھموزُ الْفاء کہنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی تمہارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہوگا کہ اگر ھمزہ ع کلمہ کی جگہ ہو جیسے سال میں تو اسے مھموزُ الْعین اور ل کلمہ کی جگہ ہو جیسے قَرَءَ میں تو اسے مھموزُ الْلام کہنا چاہیے۔

۲۔ اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیسا کیسا تغیر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے؟ یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ گردان کے الفاظ مھموزُ الْفاء ہیں۔ اس لیے ہر لفظ میں ف کی جگہ ھمزہ ہونا چاہیے۔ اب جہاں کہیں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرفِ علّت (الف یا ي یا واو) آ گیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیر ہوا ہے۔

دیکھو ثلاثي مجرّد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیر نظر آ رہا ہے: اُوْمُلْ ، اِيْثِرْ ، اِيْلَفْ ، اور اُوْذُبْ میں ھمزہ کی جگہ واو یا ي موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو چونکہ یہ الفاظ مھموزُ الْفاء ہیں اس لیے ف کلمہ کی جگہ ھمزہ ہونا چاہیے اور یہ الفاظ اصل میں اُءْمُلْ ، اِءْثِرْ ، اِءْلَفْ اور اُءْذُبْ ہوں گے۔ پھر جب دیکھو گے ان میں اکٹھا ۲ دو ہمزے آ گئے ہیں جن میں پہلا متحرّک اور دوسرا ساکن ، تو فوراً کہہ دو گے کہ ہاں قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ھمزہ کو اور واو اور ي سے بدلنا پڑا ہے۔

تنبیہ ۱: مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آ جائے تو امر کا ھمزہ الوصل تلفظ سے ساقط ہو جائے گا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۲) اور ھمزہ اصلیہ اپنی جگہ برقرار رہے گا: فَأْمُلْ ، وَأْثِرْ ، وَأْلَفْ ، ثُمَّ أْذُبْ.

۳۔ اب ثلاثي مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں۔ پہلی ہی سطر میں باب اَفْعَلَ کی گردان کے اندر تین لفظوں اٰلَفَ (ماضي)، اٰلِفْ (امر) اور اِيْلَاف (مصدر) میں تغیر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مھموزُ الْفاء ہیں اس لیے اٰلَفَ اصل میں اَءْلَفَ بروزنِ اَفْعَلَ ، اٰلِفْ اصل میں اَءْلِفْ بروزن اَفْعِلْ اور اِيْلَاف اصل میں اِءْلَافٌ بروزن اِفْعَالٌ ہونا چاہیے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہو گے کہ بیشک ان میں بھی

قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق همزہ کو الف سے اور ي سے بدلنا لازم ہے۔

۴۔ ہاں اور آگے بڑھو۔ دیکھو دوسرے' تیسرے' چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں اٰلَفَ کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑ جاؤ کہ پہلے باب میں اٰلَفَ گزرا ہے اور اس میں تغیر ہوا ہے تو کیا اس میں تغیر نہیں ہوا ہے؟ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اگر اس کو ءَ اٰلَفَ لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فاعل پر ٹھیک اترتا ہے۔ اس میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اوّل کے اٰلَفَ میں الف همزہ اصلیہ سے بدلا ہوا ہے (دیکھو اُوپر کا فقرہ)

اچھا اور آگے بڑھیں۔ چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ باب اِنْـفَـعَـلَ سے مهموزُ الْفاء نہیں آتا۔

ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤ گے۔ اِیْتَلَفَ (ماضی) اِیْتَلِفْ (اَمر) اور اِیْتِلَافٌ (مصدر) میں همزہ کی جگہ ي نظر آتی ہے۔ کیونکہ اصل میں اِءْ تَلَفَ' اِءْ تَلِفْ اور اِءْ تِلَاف ہونا چاہیے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق همزہ اصلیہ کو ي سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیه ۲:۔ یاد رکھو کہ ثلاثي مزید کے پانچ ابواب (۶' ۷' ۸' ۹' ۱۰) کے ماضی ' امر اور مصدر کے شروع میں جو همزہ آتا ہے وہ بھی همزة الوصل ہوتا ہے: اِجْتَنَبَ ثُمَّ اجْتَنَبَ. اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِیْتَلَفَ میں تغیر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آ جائے تو همزة الوصل ساقط ہو جانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہے گا۔ جو ماقبل سے ملا کر پڑھا جائے گا: وَ ائْتَلَفَ اس کو وَ أْتَلَفَ بھی لکھ سکتے ہیں۔

۵۔ گردان میں تمہیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دیں گے جن میں قاعدہ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیر ہو سکتا ہے۔ اگرچہ گردان میں تغیر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیر کے ساتھ تلفظ کر سکتے ہو: يَأْمُلُ کو يَامُلُ ' يُؤْلِفُ کو يُوْلِفُ اور اِسْتِئْلَاف کو اِسْتِيْلَاف پڑھ سکتے ہو۔

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے ج لکھا گیا ہے جس سے تغیر جائز کی طرف اشارہ کیا

Marfat.com

گیا ہے، جس طرح ل لکھ کر تغیرِ لازم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔
مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کئے گئے ہیں آئندہ ان کی ضرورت نہیں۔

۶۔ مهموزُ الْفاء میں تغیر کے یہی دو قاعدے (قاعدہ تخفیفف) نمبر (۱) اور نمبر (۲) عام ہیں۔ ان کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی سمجھ لو گے:۔

(الف) اَمَلَ رَشِیْدٌ نَجاحَہٗ	یَأْمُلُ حَامِدٌ نَجاحَہٗ	اُوْمُلْ یَا زَیْدُ نَجاحَکَ
(ب) اَخَذَ رَشِیْدٌ کِتابَہٗ	یَأْخُذُ رَشِیْدٌ کِتابَہٗ	خُذْ یَا زَیْدُ کِتابَکَ
(ج) اَکَلَ رَشِیْدٌ تَمْرَۃً	یَأْکُلُ حَامِدٌ رُمَّانَۃً	کُلْ یَا زَیْدُ سَفَرْ جَلَۃً
(د) اَمَرَ رَشِیْدٌ بِالْحَقِّ	یَأْ مُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ	مُرْ یَازَیْدُ بِالْحَقِّ
(ہ) اِیْتَلَفَ الْمُسْلِمُوْنَ	یَأْتَلِفُ الْمُسْلِمُوْنَ	اِیْتَلِفْ یَا زَیْدُ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ
(و) اِتَّخَذَ[1] خَلِیْلٌ مُحَمَّدًا صَدِیْقًا	یَتَّخِذُ زَیْدٌ حَامِدًا صَدِیْقًا	اِتَّخِذْ یَا حَامِدُ کِتَابَکَ اَنِیْسًا[2]

اُوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضي اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں۔ صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے۔
پہلی سطر میں اُوْمُلْ جو اصل میں اُءْمُلْ ہے اس میں حسب دستور قاعدہ نمبر ا کے مطابق همزہ واو سے بدلا گیا ہے۔ مگر دوسری سطر میں اَخَذَ کا اَمْر اُوْخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں تو خُذْ بھی اصل میں اُءْخُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے۔ اس لیے اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے همزہ اصلیہ کو واو سے بدلنے کے عوض ہیرے سے حذف ہی کر دیا گیا۔ جب اصلی همزہ جو ساکن تھا حذف ہو گیا اور اس کا مابعد متحرّک ہے تو همزۃ الوصل کی ضرورت ہی نہ رہی، وہ بھی حذف ہو گیا۔ (دیکھو درس ۱۲ تنبیہ ۱) یہی حال کُلْ اور مُرْ کا ہے۔

---

(۱) بنالینا۔ اختیار کرنا۔ (۲) جس سے اُنس ہو جائے۔ دوست۔ ساتھی۔

Marfat.com

خُذْ کی گردان اس طرح ہوگی: خُذْ، خُذَا، خُذُوْا، خُذِيْ، خُذَا، خُذْنَ.

اسی قیاس پر کُلْ اور مُرْ کی گردان کرلو:۔

تنبیہ۳:۔ یادرکھو کہ حالتِ وصل میں صرف مُرْ کا ھمزہ عام قاعدے کے مطابق لوٹا دیا جاتا ہے: وَأْمُرْ، فَأْمُرْ مگر کُلْ اور خُذْ کا ھمزہ کبھی نہیں لوٹایا جاتا:۔

اب پانچویں اور چھٹی سطر میں غور کرو۔ پچھلی گردانوں میں تم نے دیکھا ہے کہ اِیْتَلَفَ باب اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِءْ تَلَفَ ہے۔ قاعدہ نمبر۱ کے مطابق ھمزہ کوي سے بدلا گیا ہے۔ مگر تم سوچتے ہوگے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لوگے کہ یہ بھی تو باب اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بیشک اِیْتَلَفَ کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مھموزُ الْفاء ہے۔ وہ اَلِفَ سے بنا ہے اور یہ اَخَذَ سے۔ اتنا سنتے ہی تم کہہ دوگے کہ اس کی اصلیت اِءْ تَخَذَ ہونا چاہیے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ھمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کردیا گیا ہے۔ اسی لیے اِیْتَخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔ اس کی گردان اس طرح ہوگی. اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ، اِتَّخِذْ، مُتَّخِذٌ، مُتَّخَذٌ، اِتِّخَاذٌ:.

مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدے بن گئے:۔

قاعد تخفیف نمبر(۳) اَخَذَ، اَکَلَ اور اَمَرَ کا اَمر حاضر خُذْ، کُلْ اور مُرْ ہوگا۔

قاعدہ تخفیف نمبر(۴) اَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو ھمزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کرکے اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ بنالیا جاتا ہے:۔

تنبیہ۴:۔ یہ قاعدہ صرف اَخَذَ کے مادے کے لیے مخصوص ہے اور مادّوں میں وہی اِیْتَلَفَ کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے:۔

تنبیہ ۵:۔ مھموزُ الْعین اور مھموزُ اللام میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ صرف سَأَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے امر میں جبکہ وہ جملے شروع میں واقع ہوا اکثر اوقات ھمزہ گرادیا جاتا ہے:

Marfat.com

(۴) مَتٰی یَأْتِیْ اَبُوْکَ مِنْ دِهْلِيْ؟	یُؤْمَلُ قُدُوْمُهٗ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی
(۵) هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلٰنَا اَبِی الْکَلَامِ فِی الْمُوتَمَرِ الْاِسْلَامِيِّ فِيْ دِهْلِيْ؟	نعم سمعنا ها ' انها كانت موثرة جدا ' قد تاثر منها جميع الحضار
(۶) هَلِ اسْتَاْجَرْتَ هٰذِهِ الدَّارَ ؟	لَا ! اَنَا مُتَاَمِّلٌ فِی اسْتِئْجَارِهَا
(۷) اَتَسْتَأْجِرُ هٰذَا الْاَجِیْرَ الْاَمِیْنَ فَاِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ	نَعَمْ اَسْتَأْجِرُهٗ بِسُرُوْرٍ فَنَحْنُ فِیْ حَاجَةٍ اِلٰی اَجِیْرِ الْقَوِيِّ الْاَمِیْنِ
(۸) یَا عَلِیُّ ! مُرْوَلَدَکَ اَنْ یَأْخُذَ الْکِتَابَ وَیَقْرَءَ بَیْنَ یَدَيَّ	خُذْ یَا بُنَیَّ کِتَابَکَ وَ اقْرَءْ اَمَامَ الْاُسْتَاذِ
(۹) یَا اُخْتِیْ! مُرِيْ بَنَاتِکِ بِالصَّلٰوةِ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ علیه وسلّم مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا	نَعَمْ یَا اَخِيْ ! سَامُرُهُنَّ بِالصَّلٰوةِ امْتِثَالًا لِاَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ علیه وسلّم
(۱۰) هَلِ اتَّخَذْتُمْ هٰذَا الْبَیْتَ مَسْجِدًا؟	نَعَمْ سَنَتَّخِذُ ' مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً
(۱۱) سَلْ هٰذَا الشَّیْخَ هَلْ تَأْذَنُ لَنَا اَنْ نَسْئَلَکَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ؟	سَلُوْنِيْ یَا اَوْلَادُ مَاشِئْتُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا اٰیَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَلَعِبًا
(۱۲) نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یَا شَیْخُ لَا تَغْضَبْ جِئْنَاکَ لِاَنَّ اللّٰهَ اٰثَرَکَ عَلَیْنَا فِی الْعِلْمِ	فَاسْئَلُوْا وَاعْمَلُوْا بِمَا عَلِمْتُمْ وَاتَّخِذُ وَالْقُرْاٰنَ اِمَامًا فِيْ جَمِیْعِ اُمُوْرِکُمْ.
(۱۳) یَا اَبَا نَا ! هَلْ عندک شَيْءٌ لِنَأْکُلَ فَنَحْنُ جِئْنَا مِنْ مَسَافَةٍ بَعِیْدَةٍ	خُذُوْ یَا اَوْلَادُ تِلْکَ السَّلَّةَ وَکُلُوْا مِنَ الْفَوَاکِهِ مَاشِئْتُمْ وَاشْکُرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَارَزَقَکُمْ
(۱۴) نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَشْکُرُکَ عَلٰی عَوَاطِفِکَ لٰکِنْ یَا شَیْخُ لَیْسَ فِیْهَا خُبْزٌ وَلَا لَحْمٌ	اِخْسَئُوْ یَا اِشْرَارُ! مَا اَنْتُمْ بِجَائِعِیْنَ هَلِ اتَّخَذْتُمُوْ فِيْ هُزْءَ ةً بَیْنَکُمْ؟
(۱۵) اَلْعَفْوُ ' لَا تُؤخِذْنَا یَا عَمَّنَاهَا : نَحْنُ نَأْکُلُ التِّیْنَ وَالرُّطَبَ	فَکُلُوْا مَا تُحِبُّوْنَ مِنْهَا هَنِیْئًا مَرِیْئًا

Marfat.com

(۱۶) هَنَّأَکَ اللّٰهُ وَبَارَکَ اللّٰهُ وَاللّٰهِ اَنْتُمْ شَيَاطِيْنُ' مَاجِئْتُمْ لِتَسْئَلُوْا فِيْکَ' فَهَلْ تَسْمَعُ لَنَا يَا شَيْخُ اَنْ نَأْ عَنِ الْمَسَائِلِ' اِنَّمَا جِئْتُمْ لِلَاکْلِ خُذْ مَعَنَاهٰذِهِ السَّلَّةَ لِنَأْکُلَ فِی الطَّرِيْقِ وَالْاِسْتِهْزَاءِ

(۱۷) اَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ! نَطْلُبُ غَفَرَاللّٰهُ لَکُم ! اِرْجِعُوْا مَتٰى شِئْتُمْ اِنْ مِنْکَ الْعَفْوَ لِمَا فَعَلْنَا فِيْ حَضْرَتِکَ کَانَتْ لَکُمْ حَاجَةٌ فِيْ فَهْمِ الْمَسَائِلِ' خِلَافَ الْاَدَبِ وَالْاِحْتِرَامِ وَالسَّلَام.
وَنَسْتَأْذِنُکَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ فَاِنَّا
نَرٰمِکَ الْيَوْمَ غَضْبَانَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) وَأْمُرْ اَهْلَکَ بِالصَّلٰوةِ (۲) يَايَحْيٰى خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّةٍ (۳) خُذِالْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ (۴) کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (۵) فَکُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا (۶) وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى (۷) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِيَاءَ (۸) فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ (۹) ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (۱۰) وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (۱۱) اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ (۱۲) ءَاَنْتُمْ اَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ (۱۳) وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْکُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا کَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ (۱۴) قَالَتْ مَنْ اَنْبَأَکَ هٰذَا قَالَ نَبَّأَنِیَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ.

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی نحوی کرو

يَتَّخِذُ اَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيْقًا (احمد زید کو دوست بناتا ہے)۔ اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو:۔

(يَتَّخِذُ) فعل' مضارع' معروف' متعدّي به دو معفول یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں' مذکر غائب' ثلاثي مزيد ازباب اِفْتَعَلَ' ازقسم مهموز الْفاء'

دراصل يَأْتَخِذُ قاعدۂ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق همزہ کوت سے بدل کرت میں مُدْغَم کر دیا گیا۔

(اَحْمَدُ) اسمِ عَلَم، واحد، مذکر، غیر منصرف [دیکھو درس ۱۰۔۷] اسی لیے اس پر تنوین نہیں آئی ہے، مشتقّ، اسم تفضیل از حَمِدَ، ثُلاثي مجرّد.

(زَيْدًا) اسمِ عَلَم، واحد مذکر، مُنْصَرِف، جامد، ثلاثي مجرّد.

(صديقاً) اسم، نکرہ، واحد، مذکر، مُنْصَرِف، مشتقّ، اسم صفت از صَدَقَ، ثلاثي مجرّد۔

تحلیل نحوی اس طرح کرو:۔

(يَتَّخِذُ) فعل مضارع متعدّي، معرب، مرفوع.

(اَحْمَدُ) فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔

(زَيْدًا) مفعول اوّل اس لیے منصوب ہے۔

(صَدِيْقًا) مفعول ثاني ہے اسی لیے یہ بھی منصوب ہے۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اُردو سے عربي میں ترجمہ کرو

(۱) حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی ہے	میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے مجھے (مُنْذُ) ڈاکٹر نے منع کیا میں نے اسے چھوڑ دیا
(۲) تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ پھیپھڑے اور آنکھ کے لیے مضر ہے۔	ہاں جناب! اسی لیے میں اب سگریٹ نہیں پیتا ہوں۔
(۳) کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا؟	ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا ہے۔
(۴) کیا تم نے اس شخص کو مزدوری سے لگایا ہے؟	نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا۔
(۵) اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے سامنے پڑھے۔	فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں کے سامنے پڑھ۔
(۶) اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور پڑھو۔	ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں لیتے ہیں۔

Marfat.com

(۷) اے شریف عورت! تو اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔	ہاں بھائی! میں انہیں ضرور نماز کے لیے حکم کروں گی۔
(۸) اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا ہے اور تو کہاں[1] کا (باشندہ) ہے؟	میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور میں لاہور[2] کا رہنے والا ہوں۔
(۹) اے لڑکی! وہ میوہ جات کی ٹوکری لے اور اس میں جو پسند ہو کھالے۔	چچا (اے میرے چچا) میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔
(۱۰) کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا؟	جی ہاں! انہوں نے اس گھر کو مسجد بنالیا۔
(۱۱) تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنالو۔	اچھا[3]! ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنالیں گے۔

سوالات نمبر ۱۳

(۱) فعل اور اسم اپنے ترکیبی حروف کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

(۲) فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کے اقسام بیان کرو۔

(۳) وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں۔

(۴) مھموز کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۵) لفظی ثِقل دور کرنے کیلئے مھموز میں جو تصرف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

(۶) مضاعف اور معتل کے تصرّفات کو کیا کہتے ہیں؟

(۷) مھموز میں لازمی تغیر کب ہوتا ہے اور اختیار کب؟

(۸) اَخَذَ، اَمَرَ اور اَکَلَ کا امر حاضر کیا ہوگا؟

(۹) ان تینوں فعلوں کا امر حالت وصل میں کیسا پڑھا جائے گا؟

(۱۰) ذیل کے الفاظ کے صیغے اور اُن کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے کہیں وجوبًا اور کہاں جوازًا؟ اِیْمَانٌ، اٰلِفٌ (از باب اَفْعَلَ) اُوْمِنَ، اِتَّخَذَ، مُرْ، اِیْتَمَرَ، سَلْ، اٰلِفٌ (از باب فَاعَلَ رَاسٌ، مِیْذَنَةٌ.

(۱۱) مشق نمبر ۸ میں جتنے افعال و اسماء مھموز کی قسم سے ہوں انہیں الگ چن لو اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو:۔

(۱) مِنْ اَیْنَ اَنْتَ؟ (۲) اَنَا مِنْ لَاھوْرَ (۳) ''اچھا'' کی جگہ عربی میں طَیِّب یا حَسَن کہہ سکتے ہیں۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْـفِـعْـلُ الْـمُـضَـاعَـفُ

ماضي	مضارع مرفوع	مضارع مجزوم	امر حاضر
مَدَّ	يَمُدُّ	لَمْ يَمُدِّ یا لَمْ يَمْدُدْ	
مَدَّا	يَمُدَّان	لَمْ يَمُدَّا	
مَدُّوْا	يَمُدُّوْنَ	لَمْ يَمُدُّوْا	
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدِّ یالَمْ تَمْدُدْ	
مَدَّتَا	تَمُدَّان	لَمْ تَمُدَّا	
مَدَدْنَ	يَمْدُدْنَ	لَمْ يَمْدُدْنَ	
مَدَدْتَ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدِّ یا لَمْ تَمْدُدْ	مُدِّ یا اُمْدُدْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّان	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	لَمْ تَمُدُّوْا	مُدُّوْا
مَدَدْتِ	تَمُدِّيْنَ	لَمْ تَمُدِّيْ	مُدِّيْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّان	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	اُمْدُدْنَ
مَدَدْتُ	اَمُدُّ	لَمْ اَمُدِّ یا لَمْ اَمْدُدْ	
مَدَدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدِّ یا لَمْ نَمْدُدْ	

۱۔ مضاعف کی ماضي و مضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرّک ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدۂ ادغام نمبر (۲) وغیرہ (۳) کے مطابق ادغام ہوجاتا ہے۔ اور جن صیغوں میں لام کلمہ

Marfat.com

ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیر کے بولے جاتے ہیں۔ ان میں ادغام ممنوع ہے۔

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے یا امر کے جس صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے۔ وہاں ادغام بھی جائز ہے اور فکِّ ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے۔ لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفظ ہی نہ ہو سکے گا۔ یہ حرکت اکثر زیر کی دی جاتی ہے۔ کبھی زبر بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش بھی دے سکتے ہیں:

لَمْ یَمُدِّ یا لَمْ یَمْدُدْ . مُدِّ یا اُمْدُدْ.

تنبیہ ۱:۔ اُمْدُدْ میں ادغام کے بعد **ھمزۃ الوصل** کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرک ہو جاتا ہے۔

۳۔ سبق ۲۷۔ میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لیے ہیں اب مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو۔ جو حسبِ ذیل ہے:۔

قاعدہ ادغام نمبر (۴) حرف جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں' نیز امر کے وہ صیغے جن جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فَکِّ ادغام دونوں جائز ہیں۔

۴۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے جو دو ہم جنس حرفوں میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلق دوسرے افعال سے ہے۔ یہ ادغام ہم جنس حرفوں میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قریبُ الْمَخْرَج حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے)۔

قاعدہ ادغام نمبر (۵) باب افتعل (۷) کا ف کلمہ جب د' ذ یا ز ہو تو اِفْتَعَلَ کی ت کو انہی حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے: اِدْتَخَلَ سے اِدْدَخَلَ پھر اِدَّخَلَ[1]' یَدْتَخِلُ سے یَدْدَخِلُ پھر یَدَّخِلُ. اِذْتَكَرَ' یَذْتَكِرُ سے اِذَّكَرَ[2]' یَذَّكِرُ اور اِزْتَانَ' یَزْتَانُ سے اِزَّانَ[3]' یَزَّانُ بن جاتا ہے۔

تنبیہ ۲:۔ اِذَّكَرَ کو اِدَّكَرَ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ. :.

(۱) داخل ہونا۔ (۲) نصیحت لینا۔ (۳) زینت دار ہونا۔ (۴) تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا؟

Marfat.com

قاعدہ ادغام نمبر (٦) باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کا ف کلمہ ان دس حرفوں (ث، د، ذ، ر، س، ش، ص، ض، ظ، ظ) میں سے کوئی ایک ہوتو ابواب مذکورہ کی ت کو ان حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کو دینا جائز ہے (ضروری نہیں)۔ اس وقت ماضي اور امر کے شروع میں همزة الوصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: تَذَكَّرَ سے اِذَّكَّرَ[1] يَذَّكَّرُ، اِذَّكَّرْ اور تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ[2]، يَثَّاقَلُ، اِثَّاقَلْ.

قاعدہ ادغام نمبر (۷) لام تعریف (اَلْ) کو حروف شمسیه (دیکھو درس ۲۔۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: اَلتَّاءُ، اَلثَّاءُ، اَلدَّالُ وغیرہ۔

تنبیہ ۳: ۔مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔ مخرج کے لحاظ سے حروف کے کئی گروہ ہیں:۔

(۱) حروف حَلْقِيَّه جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ، ء اور ه:.

(۲) حروف لَهَوِيَّه جن کا مخرج لَهاة یعنی حلق کا کوا ہے: ق اور ک.

(۳) حروف شَجْرِيَّه[3] جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش اوري.

(۴) حروف نِطْعِيَّه[4] جن کا مخرج تالو ہے: ط، ت اور د.

(۵) حروف اَسَلِيَّه[5] جن کا مخرج زبان کا سرا ہے: ص، ز اور س.

(٦) حروف شَفَوِيَّه[6] جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف.

اسی طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی:

فعل مضاعف ثلاثي مجرّد کے تین بابوں (نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ سے اکثر آتا ہے اور باب كَرُمَ سے کمتر۔ اور ابواب ثلاثي مزید کے آٹھوں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔ ذیل میں صرف صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے۔

---

(۱) یاد رکھنا' (۲) بوجھل ہونا۔ (۳) شَجْرٌ دونوں کلوں کے بیچ کی جگہ۔ (۴) نِطْعٌ یا نِطَعٌ تالو میں وہ جگہ جہاں زبان کا سرا لگتا ہے۔ (۵) اَسَلَةٌ نوک زبان۔ (٦) شَفَةٌ لب۔

Marfat.com

مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمُجَرَّدِ

مَدَّ (ن)	یَمُدُّ	مُدُّ یا اُمْدُدْ	مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَدٌّ [1]
فَرَّ (ض)	یَفِرُّ	فِرَّ یا اِفْرِرْ	فَارٌّ	مَفْرُوْرٌ	فَرٌّ یا فِرَارٌ [2]
مَسَّ (س)	یَمَسُّ	مَسَّ یا اِمْسَسْ	مَاسٌّ	مَمْسُوْسٌ	مَسٌّ [3]
لَبَّ (ک)	یَلُبُّ	لُبَّ یا اُلْبُبْ	لَبِیْبٌ		لَبَابَةٌ [4]

مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمَزِیْدِ

۱۔ اَمَدَّ	یُمِدُّ	اَمِدَّ یا اَمْدِدْ	مُمِدٌّ	مُمَدٌّ	اِمْدَادٌ [5]
۲۔ مَدَّدَ	یُمَدِّدُ	مَدِّدْ	مُمَدِّدٌ	مُمَدَّدٌ	تَمْدِیْدٌ [6]
۳۔ مَادَّ	یُمَادُّ	مَادِّ یا مَادِدْ	مُمَادٌّ	مُمَادٌّ	مُمَادَّةٌ [7]
٤۔ تَمَدَّدَ	یَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدْ	مُتَمَدِّدٌ	مُتَمَدَّدٌ	تَمَدُّدٌ [8]
۵۔ تَمَادَّ	یَتَمَادُّ	تَمَادَّ یا تَمَادَدْ	مُتَمَادٌّ	مُمَتَادٌّ	تَمَادٌّ [9]
٦۔ اِنْشَقَّ	یَنْشَقُّ	اِنْشَقَّ یا اِنْشَقِقْ	مُنْشَقٌّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشِقَاقٌ [10]
۷۔ اِمْتَدَّ	یَمْتَدُّ	اِمْتَدَّ یا اِمْتَدِدْ	مُمْتَدٌّ	مُمْتَدٌّ	اِمْتِدَادٌ [11]
۱۰۔ اِسْتَمَدَّ	یَسْتَمِدُّ	اِسْتَمِدَّ یا اِسْتَمْدِدْ	مُسْتَمِدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتِمْدَادٌ [12]

تنبیہ ٤:۔ باب اِنْفَعَلَ سے مَدَّ نہیں گردانا جاتا اس لیے مادّہ بدلنا پڑا۔ اور باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ سے مضاعف نہیں آتا۔

تنبیہ ۵:۔ گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴) میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ انہیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے۔

تنبیہ ٦:۔ باب ۳، ۵، ٦ اور ۷ میں اسم فاعل اور اسم مفعول اِدْغام کی وجہ سے یکساں ہو گئے۔ مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ اصل میں الگ الگ ہونے

---

(۱) کھینچنا (۲) بھاگنا (۳) چھونا (۴) عقل مند ہونا (۵) مدد کرنا (٦) پھیلانا
(۷) کھینچنا (۸) کھینچنا (۹) باہم کھینچا تانا (۱۰) پھٹنا (۱۱) پھیلنا (۱۲) طلب کرنا۔

Marfat.com

چاہئیں۔اسم فاعل میں ماقبل آخر مکسور اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہیے پس مُمَادٌّ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِدٌ اور اسم مفعول ہے تو مُمَادَدٌ ہے۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۲۷

اَرْضٰی (یرضی) راضی کر لینا۔خوش کرنا	اِسْتَخَفَّ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا
اِتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا	اِعْتَرَفَ (۷) اقرار کرنا
اِغْتَرَّ (۷) دھوکا کھانا۔مغرور ہونا	ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا
اِغْتَنَمَ (۷) غنیمت جاننا	رَدَّ (ن) لوٹا دینا (۴) تردد یا پس وپیش کرنا
اَحَسَّ (۱ .بِہٖ) محسوس کرنا	سَخَّرَ (۲) تابع کرنا۔مسخر کرنا
اَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا	سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چھپانا
اِنْفَتَحَ (٦) کھل جانا	سُرَّ (مجہول آتا ہے) خوش ہونا۔خوش کیا جانا
تَاَخَّرَ (۴) ہلنا	اِثَّاقَلَ (۵) اصل میں تَثَاقَلَ ہے،بوجھل ہونا
تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا	سَقَطَ (ن) گرنا (۱) و (۳) گرانا
جَدَّ (ض) کوشش کرنا	سَعٰی (یَسْعٰی) کوشش کرنا
جَهَرَ (ف) ظاہر کرنا۔آواز بلند کرنا	شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَيْهِ) شاق گذرنا
حَاجَّ (۳) باہم محبت کرنا۔مباحثہ کرنا	(٦) پھٹ جانا
حَقَّ (ض) ثابت ہونا (۱) ثابت کرنا (۲) تحقیق کرنا	صَدَّ (ن) روکنا
دَقَّ (ن. الْجَرَسَ) گھنٹی بجانا	ظَنَّ (ن) گمان کرنا۔خیال کرنا
دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا	عَدَّ (ن) گننا (۱) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا
دَقَّ الدَّوَاءَ دوا پیسنا۔باریک کرنا	عَزَّ (ض) عزت دار ہونا۔غالب ہونا
دَلَّ (ن. عَلَيْهِ یا اِلَيْهِ) بتلانا	(۱) عزت دینا
غَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا	مَرَّا (ن، بِہٖ یا عَلَيْهِ) گزرنا کسی پر

قَصَّ (ن، علیہ) قصہ سنانا، بیان کرنا	مَسَّ (س) چھونا
قَلَّ (ض) کم ہونا (۱۰) کم جاننا، خودمختار ہونا	مَنَّ (ن، عَلَيْهِ) احسان کرنا، احسان جتلانا
قَنِعَ (س) قناعت کرنا	نَفَرَ (ض) بھاگنا۔لڑائی کے لئے نکلنا
لَبِسَ (س) پہننا	هَزَّ (ن) ہلانا
اٰخَرُ دوسرا	حِيْنٌ (جـ اَحْيَانٌ) وقت
اِلَّا لیکن۔مگر	حِيْنًامَّا کسی وقت
بَرٌّ احسان کرنے والا	خَيْلٌ (اسم جمع) گھوڑے
بَرْدٌ سردی۔ٹھنڈک	دَقِيْقٌ باریک پیسی ہوئی چیز۔آٹا
بَطِيْئَةٌ سست رفتار	دُوْنَ سوا
ثَمِيْنٌ قیمتی	رُؤْيَا خواب
جَارِيَةٌ خادمہ۔لونڈی	رِبَاطٌ باندھنا
جَرَسٌ گھنٹی	شَرِيْرٌ (جـ اَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا
جِزْعٌ تنہ درخت کا	صُوْفٌ اون
جَنِيٌّ تازہ چنا ہوا پھل	سَاعَةُ الْعُسْرَةِ مشکل کی گھڑی
حُمّٰی تپ (جـ حمیات مونث ہے)	قَائِمَةٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں
كَاشِفٌ کھولنے والا	مَجِيْءٌ آنا
لِقَاءٌ ملاقات	مِسْمَارٌ کیل لوہے کی
لَوْلَا اگر نہ ہوتا	مُلَاقِيْ ملنے والا
لَابَأْسَ کوئی مضائقہ نہیں	

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ:۔ چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لئے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے۔اگر چہ تحسین عبارت کے لحاظ سے

Marfat.com

بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے۔

(۱) دُقِ الْجَرَسَ يَاحَامِدُ فَقَدْ قَرُبَ وَقْتُ الْمَدْرَسَةِ	قد ردق الجرس قبل مجيئكم يا استاذى
(۲) مَنْ دَقَّ الْجَرَسَ؟	دققته انا يا سيدى
(۳) كَيْفَ دَقَقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ ؟	الساعة متاخرة (صابطيئة)
(۴) قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَتَحَرَّكُ، قُلْ لِلنَّجَّارِ اَنْ يَدُقَّ مِسْمَارًا فِيْهَا	هُوَ يَظُنُّ اَنَّهَا تَنْشَقُّ بِالْمِسْمَارِ
(۵) مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ؟	لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقُّ الْبَابَ
(۶) يَاجَارِيَةُ دُقِّى الدَّوَاءَ جَيِّدًا	اُنْظُرْ يَا سَيِّدِيْ! اَلدَّوَاءُ مَدْقُوْقٌ جَيِّدًا كَا لدَّقِيْقِ
(۷) اِلٰى اَيْنَ تَفِرُّوْنَ يَا اَوْلَادُ؟	نَحْنُ نَفِرُّ اِلَى الْمَدْرَسَةِ
(۸) فَفِرُّوْا وَلَا تَتَاَ خَّرُوْا	هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبُنَا
(۹) يَـا خَـلِيْـلُ! عُـدَّ اَوْرَاقَ هٰـذَا الْكِتَابِ، كَمْ هِيَ	قَدْ عَدَدْتُهَا فَهِيَ خَمْسُوْنَ وَرَقَةً
(۱۰) يَـا خَـلِيْـلُ! هَـلْ يَسُـرُّكَ الذَّهَابُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ اَمْ اِلٰى مَيْدَانِ اللَّعِبِ؟	وَاللّٰهِ يَسُرُّنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ وَقْتَ الدَّرْسِ وَاَلْعَبَ وَقْتَ اللَّعِبِ
(۱۱) هَـلْ يَسُـرُّ اَخَـاكَ الدَّرْسُ اَمِ اللَّعِبُ؟	يَـا سَيِّـدِىْ يَسُـرُّهُ اللَّعِبُ اَكْثَرَمِنْ مَا يَسُرُّهُ الدَّرْسُ
(۱۲) اَظُـنُّ اَنَّـكَ نَـاجِـحٌ فِـى الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِى	اَلْـحَـمْـدُ لِلّٰهِ قَدْ نَجَحْتُ وَقَدْ كُنْتُ اَعْدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ
(۱۳) صَدَقَ مَنْ قَالَ مَنْ جَدَّ وَجَدَ	وَقَـالَ تَعَـالٰى لَيْـسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰى

Marfat.com

(۱۴) لٰكِنَّنِي اَسْئَلُكَ هَلْ اَعْدَدْتَ لِلْاِمْتِحَانِ الْاَكْبَرِ اِمْتِحَانِ الْاٰخِرَةِ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُعِدُّ لَهٗ وَاَرْجُوْ مِنْ رَبِّي الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِي ذٰلِكَ الْاِمْتِحَانِ اَيْضًا
(۱۵) وَاللّٰهِ لَقَدْ سَرَّنِيْ كَلَامُكَ يَاخَلِيْلُ	وَاَنَا سُرِرْتُ بِلِقَاءِكَ يَا سَيِّدِيْ
(۱۶) يَا سَلِيْمُ! هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى عَمَلٍ يُعِزُّكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟	دُلَّنِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ لِتَكُوْنَ مَاْجُوْرًا. فَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ
(۱۷) كُنْ مُطِيْعًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَبَرًّا بِوَالِدَيْكَ وَمُتَوَدِّدًا اِلٰى خَلْقِ اللّٰهِ، تَكُنْ عَزِيْزًا عِنْدَاللّٰهِ وَعِنْدَ النَّاسِ	وَاللّٰهِ يَا عَمِّيْ دَلَلْتَنِيْ عَلٰى عَمَلٍ جَامِعِ الْخَيْرِ كُلِّهٖ. فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ
(۱۸) اَلَا تُحِسِّيْنَ بِالْبَرْدِ يَا لَيْلٰى فِيْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ اَيَّامِ الْبَرْدِ وَالشِّتَاءِ	كَيْفَ ظَنَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! اِنِّيْ لَمْ اُحْسِسْ بِالْبَرْدِ؟
(۱۹) اِنِّيْ اَرٰكِ مَلْبُوْسَةً فِيْ لِبَاسِ الصَّيْفِ	لَيَشُقُّ عَلَيَّ يَاسَيِّدِيْ لِبَاسُ الصُّوْفِ
(۲۰) لَا بَاْسَ بِهٖ، اِلْبَسِيْ لِبَاسَ الصُّوْفِ فِي الشِّتَاءِ كَيْ لَا يَمَسَّكِ الْحُمّٰى وَالزُّكَامُ	اَحْسَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! اَنَا مَسْرُوْرَةٌ وَمَمْنُوْنَةٌ بِطَيِّبِ عَوَاطِفِكَ
(۲۱) هَلْ تَمُرِّيْنَ حِيْنًا مَا عَلٰى حَدِيْقَةٍ وَتَنْظُرِيْنَ اَشْجَارَهَا وَتَشُمِّيْنَ اَزْهَارَهَا	نَعَمْ! كُنْتُ مَرَرْتُ بِالْبُسْتَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَاَيْتُ شَجَرَةً حَسْنَاءَ فَهَزَزْتُ اَغْصَانَهَا وَشَمِمْتُ اَزْهَارَهَا
(۲۲) لَاتَهُزِّي الْاَغْصَانَ وَلَا تَطْمَعِيْ فِي الْاَثْمَارِ، فَاِنَّ الطَّمَعَ يُذِلُّكِ	صَدَقْتَ يَا اُسْتَاذِيْ! كَانَتْ تَقُوْلُ اُمِّيْ عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَذَلَّ مَنْ طَمِعَ
(۲۳) اَلَمْ تَعْلَمُوْا يَا اِخْوَانِيْ اَنَّ اَهْلَ مِصْرَ قَدِ اسْتَقَلُّوْا مُنْذُ زَمَانٍ، فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ اَهْلُ الْهِنْدِ؟	اَهْلُ الْهِنْدِ كَانُوْا يَسْتَخِفُّوْنَ وَيَسْتَقِلُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ لٰكِنِ الْيَوْمَ تَنَبَّهُوْا قَلِيْلًا، فَالْيَوْمَ يُؤْمَلُ مِنْهُمْ مَاكَانَ لَا يُؤْمَلُ بِالْاَمْسِ

Marfat.com

(۲۴) قَدِ اعْتَرَفَ الْاٰنَ كَثِيْرٌ مِنْ زُعَمَاءِ اِنْجِلْتَرَا اَنَّ الْهِنْدَ قَدِ اسْتَحَقَّتِ الْاِسْتِقْلَالَ بِاَمْدَادِهَا الثَّمِيْنَةِ فِيْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ	نَعَمْ لَوْ لَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَاَسْبَابُهَا لَمَا انْفَتَحَ اَبَدًا لِانْجِلْتَرَا بَابُ الْفَتْحِ فِيْ اَفْرِيْقِيَّةَ وَاِيْطَالِيَةَ وَفِيْ شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِيْ اُوْرُبَّا
(۲۵) وَهٰكَذَا كُلُّ مَمْلَكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ الْاِسْلَامِ مُدَّتْ يَدَهَا اِلٰى اِمْدَادِ الْبَرْطَانِيَه فِيْ حُصُوْلِ الْفَتْحِ	صَدَقْتَ! فَيَجِبُ عَلَى الْبَرْطَانِيَةِ اَنْ تُرْضِيَ الَّذِيْنَ اَمَدُّوْهَا فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ فَمَنْ لَمْ يُسَخِّرْ بِالْاِحْسَانِ قُلُوْبَ الْاَصْدِقَاءِ لَا يَغْتَرَّ بِالْفَتْحِ عَلَى الْاَعْدَاءِ
(۲۶) نَرْجُوْ مِنْ عُقَلَاءِ الْبَرْطَانِيَةِ اَنَّهُمْ لَا يَغْتَرُّوْنَ بِهٰذَا الْفَتْحِ وَلَا يَتَرَدَّدُوْنَ فِيْ اِعْطَاءِ الْهِنْدِ حَقَّهَا	هٰكَذَا اَظُنُّ يَاسَيِّدِيْ مَعَ ذٰلِكَ لَا نَغْتَرُّ بِوَعْدِهِمْ، فَاِنَّ الْحُرِّيَّةَ لَا تُوْهَبُ، بَلْ تُؤْخَذُ بِالْقُوَّةِ وَالْاِسْتِعْدَادِ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ (۲) يَا بُنَيَّ (اے میرے پیارے بیٹے) لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ (۳) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ؟ (۴) وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَعْدُوْدَةً (۵) وَاِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۶) قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (۷) قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (۸) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۹) اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهِ اِنَّهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (۱۰) وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ قَالَ اَتُحَاجُّوْنِّيْ (اَتُحَاجُوْنَنِيْ) فِي اللّٰهِ (۱۱) قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهُ مُلَاقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۱۲) وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (۱۳) تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ (۱۴) يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَا تَمُنُّوْا عَلَيَّ

اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰلكُمْ لِلْاِيْمَان (۱۵) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ج اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ (۱۴) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ؟

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟	ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی۔
(۲) کس نے اسے بجایا؟	شاید حامد نے بجائی۔
(۳) میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوک دو	جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائے گا۔
(۴) دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟	شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔
(۵) اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے۔	ہاں جناب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں۔
(۶) لڑکیو! تم کہاں بھاگی جا رہی ہو؟	چھوڑیئے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں
(۷) ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟	جناب! گھنٹی بج گئی۔
(۸) تو بھاگو دیر مت کرو۔	یہی تو ہمارا مطلب ہے۔
(۹) کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟	واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا
(۱۰) آپ مجھے براہ مہربانی ایسی کتاب کا پتہ دینگے جس سے (بِـہٖ) میرے لئے سمجھنا آسان ہو جائے	ہاں! میں تمہیں ضرور ایسی کتاب کا پتہ دوں گا جو عربی سمجھنے میں تمہیں مدد دے گی۔
(۱۱) رشید! کیا تمہیں سردی محسوس نہیں ہوتی؟	جناب مجھے سردی محسوس ہوتی ہے۔

Marfat.com

(۱۲) حمید! تم نے اپنا قمیص کیسے پھاڑا؟	جناب میں نے نہیں پھاڑا بلکہ اس شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالا۔
(۱۳) کیا تمہارے استاد تمہیں تاریخی قصے سناتے ہیں؟	جی ہاں! وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی قصہ سناتے ہیں۔

سوالات نمبر ۱۴

(۱) فعل مضاعف کی تعریف کرو؟

(۲) ادغام کسے کہتے ہیں؟

(۳) کون سی صورت میں ادغام اور فَکِّ اِدغام دونوں جائز ہیں؟

(۴) سَبَبٌ میں ادغام کا قاعدہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟

(۵) مضاعف سے امر کے صیغہ واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

(۶) ماضی و مضارع و امر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟

(۷) ذیل کے صیغے پہچانو اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں اور کس قاعدے سے ان میں تغیر ہوا ہے؟ دَلَّ، دُلَّ، دُلِّ، دُلُّ، دُلُّوْا، يَدُلَّانِ، لَمْ يَدُلَّ، اِدَّكَرَ، مُطَّهِرٌ، اِدَّخَلَ.

(۸) ثلاثی مجرّد کے اور ثلاثی مزید کے کون کونسے ابواب سے مضاعف نہیں آتا؟

(۹) مَدَّ سے مضارع مؤکد کی گردان کرو۔

(۱۰) مشق نمبر ۲۹ میں مضاعف کی قسم کے افعال چن کر لکھو۔

(۱۱) ذیل کے جملے کی تحلیلِ صرفی ونحوی کرو:

تَقُصُّ عَلَيَّ اُمِّیْ قَصَصًا عَجِيْبَةً

(۱۲) ذیل کے عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:

یا اولاد! قد دق جوس المدرسة ففرّوا اليها و لا تتأخروا عن الوقت. واجتهدوا فی تحصیل الفلاح واستعدّو اللنجاح. و لا تکسلوا' اما سمعتم؟ "عزّمن جدّو ذلّ من کسل"

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ الثَّلٰثُوْنَ

اَلْـــمُـــعْـــتَـــلُّ

۱۔ معتلّ کی تعریف اوراس کی تین قسمیں درس ۲۶ میں تم سمجھ چکے ہو۔ یہاں متعلّ کی پہلی قسم یعنی معتلّ الفاء یامثال کی قسم کے افعال کے تغیرات بتائے جاتے ہیں۔

۲۔ فاء کلمه کی جگہ واوہوتو مثال واوي اور ي ہوتو مثال یائی کہتے ہیں۔

۳۔ ذیل کے جملوں میں مثال واوي کے تغیرات میں غور کرو۔

ماضي	مضارع	امر
(۱) وَزَنَ زَيْدٌ خَاتَمَهٗ	هُوَيَزِنُ خَاتَمَهٗ	زِنْ خَاتَمَكَ
(۲) وَجِلَ الطِّفْلُ مِنَ الْهِرَّةِ	هُوَيَوْجَلُ مِنَ الْهِرَّةِ	اِيْجَلْ مِنَ الذِّئْبِ
(۳) وَضَعَ زَيْدٌ كِتَابَهٗ	هُوَ يَضَعُ كِتَابَهٗ	ضَعْ كِتَابَكَ
(۴) اِتَّصَلَ الْحَدِيْقَةُ بِالْبَيْتِ	يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالْمَسْجِدِ	اِتَّصِلْ بِاخْوَانِكَ

پہلے ہرایک فعل پرنظرڈال کرمعلوم کروکہ یہ افعال کس قسم کے ہیں۔اوپر کی تین سطروں میں ہرایک ماضی کودیکھ کرفوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی کی قسم کے ہیں۔جب ماضی مثال واوي ہےتواس کامضارع اورامر بھی اسی قسم میں شامل ہوناچاہئے اگرچہ بعض میں واو نظرنہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اِتَّصَلَ۔ توتمہاراجانابوجھالفظ ہے۔تم نے سبق ۲۷قاعدہ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اوتصل (بروزن اِفْتَعَلَ) سے اِتَّصَلَ بن جاتا ہے۔اس لئے یہ بھی مثال واوي ہے۔

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیر ہوا ہے۔ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ ہاں پہلی سطر میں مضارع یَزِنُ اور امر زِنْ سے واو غائب ہے۔ ہونا چاہئے تھا یَوْزِنُ اور اِوْزِنْ۔

پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ یَوْزِنُ میں عین کلمہ مسکور ہے اور یَوْجَلُ میں مفتوح ہے۔ اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسود ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے یَوْزِنُ سے یَزِنُ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے۔ اس لئے یَزِنُ کا امر زِنْ ہی ہوسکتا ہے۔ (دیکھو درس ۲۱۔ تنبیہ ۱)

اب دوسری سطر کے امر اِیْجَلْ میں واو کی جگہ ی دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدہ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو ی سے بدل دیا گیا ہے۔

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمہیں ضرور تعجب ہوگا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہوگے یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ ہونا چاہئے۔ پھر جبکہ یَوْجَلُ سے واو حذف نہیں ہوا تو یَوْضَعُ سے کیونکر حذف ہوا؟ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یَوْجَلُ میں کوئی حرف حلقي نہیں اور یَوْضَعُ میں ع حرف حلقي ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حرف حلقي کی آواز ٹھیک نہیں لگتی اس لئے واو حذف کر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوي کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقي ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا: یُوْضَعُ میں جو یَضَعُ کا مجھول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو۔ یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِتَّصَلَ اصل میں اِوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِیْجَلْ کی طرح اس میں بھی واو کو ي سے بدل کر اِیْتَصَلَ بنا دیا جاتا ہے۔ مگر باب اِفْتَعَلَ کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں واو کو ت سے بدل کرتا ہے اِفْتَعَلَ میں مدغم کر دیا جاتا ہے۔ دیکھو قاعدہ تعلیل (نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تعلیل کے تیرہ قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے)۔

Marfat.com

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۴) مثال واوي میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے: يَوْزِنُ سے يَزِنُ، زِنْ۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۵) مضارع مفتوح العین میں حرف حلقی ہو تو اس کا بھی واو حذف کر دیا جاتا ہے: يَوْضَعُ سے يَضَعُ، ضَعْ۔

تنبیہ ۱۔ مگر وَذَرَ، يَذَرُ، ذَرْ میں واو خلاف قیاس حذف کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقی ہے۔

تنبیہ ۲۔ حذف کیا ہوا واو مضارع مجهول میں لوٹ آتا ہے: يَزِنُ اور يَضَعُ کا مجهول ہوگا يُوْزَنُ اور يُوْضَعُ۔

تنبیہ ۳۔ جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازاً واو حذف کر دیا جاتا ہے۔ مگر آخر میں ۃ بڑھا دینا پڑتا ہے: وَزْنٌ سے زِنَةٌ، وَهْبٌ سے هِبَةٌ (عطا کرنا)۔

۵۔ ذیل میں مثال واوی کی صرف صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی صرفِ کبیر تم خود بنا سکتے ہو۔

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

وَزَنَ (ض)	يَزِنُ	زِنْ	وَازِنٌ	مَوْزُوْنٌ	وَزْنٌ يا زِنَةٌ[1]
وَضَعَ (ف)	يَضَعُ	ضَعْ	وَاضِعٌ	مَوْضُوْعٌ	وَضْعٌ[2]
وَجِلَ (س)	يَوْجَلُ	اِيْجَلْ	وَاجِلٌ	مَوْجُوْلٌ	وَجَلٌ[3]
وَسُمَ (ک)	يَوْسُمُ	اُوْسُمْ	وَسِيْمٌ		وَسَامَةٌ[4]
وَرِثَ (ح)	يَرِثُ	رِثْ	وَارِثٌ	مَوْرُوْثٌ	وِرْثٌ[5]

(۱) تولنا (۲) رکھنا (۳) ڈرنا (۴) خوبصورت ہونا (۵) وارث ہونا

Marfat.com

مِنَ الثُّلَاثِیِّ الْمَزِیْد

۱۔ اَوْصَلَ	یُوْصِلُ	اَوْصِلْ	مُوْصِلٌ	مُوْصَلٌ	اِیْصَالٌ[۱]
۲۔ وَصَّلَ	یُوَصِّلُ	وَصِّلْ	مُوَصِّلٌ	مُوَصَّلٌ	تَوْصِیْلٌ[۲]
۳۔ وَاصَلَ	یُوَاصِلُ	وَاصِلْ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصَلٌ	مُوَاصَلَةٌ[۳]
۴۔تَوَصَّلَ	یَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلْ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصَّلٌ	تَوَصُّلٌ[۴]
۵۔تَوَاصَلَ	یَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلْ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصَلٌ	تَوَاصُلٌ[۵]
۶۔اِتَّصَلَ	یَتَّصِلُ	اِتَّصِلْ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصَلٌ	اِتِّصَالٌ[۶]
۷۔اِسْتَوْصَلَ	یَسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصِلْ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصَلٌ	اِسْتِیْصَالٌ[۷]

تنبیه ٤۔ دیکھو ثلاثي مزید کے باب (۱) اور (۸) کے مصدروں میں حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۳) واوي کو ي سے بدلا گیا ہے۔ اور باب اِفْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واو کو ت سے بدلا گیا ہے۔ باقی کسی میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

تنبیه ٥۔ یَزِنُ میں لام تاکید و نون ثقلیه لگائیں تو لَیَزِنَنَّ، لَیَزِنَانِّ، لَیَزِنُنَّ الخ اور زِنْ میں نون تاکید لگائیں تو زِنَنَّ، زِنَانِّ، زِنُنَّ، زِنِنَّ، زِنَانِّ، زِنَّنَانِّ پڑھیں گے۔

(۱) پہنچانا۔ ملا دینا۔ (۲) جوڑنا۔ (۳) باہم ملنا۔ (۴) ملنا۔ (۵) باہم ملنا۔ (۶) ملنا۔

(۷) دراصل اِسْتِوْصَالٌ وصال چاہنا۔ ان کا مادّہ وَصْلٌ ہے۔ ایک اِسْتِیْصَالٌ (دراصل اِسْتِئْصَالٌ) مہموز الفاء سے آتا ہے اس کے معنی ہیں "جڑ سے اُکھیڑ دینا" اس کا مادہ اصل (جڑ) ہے۔ اس میں تغیر ضروری نہیں ہے بلکہ همزه قائم رکھ سکتے ہیں۔

Marfat.com

سلسلہ الالفاظ نمبر ۲۸

اَفْهَمَ (۱) فَهِمَ (۲) سمجھانا تَوَكَّلَ (۴۔عَلَيْهِ) سونپ دینا۔بھروسہ کرنا خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا (۱) کم کرنا ضَلَّ (يَضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا عَاوَنَ (۳) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا كَثَّرَ (۲) زیادہ کرنا مَاطَلَ (۳) ٹالنا۔دیر لگانا وَثِقَ (يَثِقُ بِهٖ) بھروسہ کرنا۔اعتماد کرنا وَجَدَ (يَجِدُ) پانا (اس کا امر مستعمل نہیں ہے) وَدَعَ (يَدَعُ) چھوڑنا۔کرنے دینا (اس کا امر دَعْ بہت مستعمل ہے)	وَزَرَ (يَزِرُ) بوجھ اٹھانا وَصَفَ (يَصِفُ لَهٗ) بیان کرنا وَصَلَ (يَصِلُ اِلَيْهِ) پہنچنا (بہ) ملنا وَقَفَ (يَقِفُ) ٹھیرنا۔واقف ہونا وَلَدَ (يَلِدُ) جننا وَهَنَ (يَهِنُ) بودا اور کمزور ہونا يَئِسَ (يَيْئَسُ) نا اُمید ہونا يَقِظَ، تَيَقَّظَ اور اِسْتَيْقَظَ جاگنا اَيْقَظَ (يُوْقِظُ) جگانا۔بیدار کرنا يَسَّرَ (۲) آسان کرنا (۴) آسان ہونا میسر ہونا۔
اُخْرٰى۔دوسری (ج۔اُخَرُ) اَذًى تکلیف اَعْلٰى (ج۔اَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر اُوْرُبَّا یورپ	اَهْلًا وَسَهْلًا خوش آمدید (اس کی تشریح چوتھے حصے میں آئے گی) دَيَّارٌ مکان میں رہنے والا رَوْحٌ رحمت، مدد
سِوَارٌ (ج۔اَسَاوِرُ) کنگن صَمَدٌ بے نیاز جس کے سب محتاج ہوں فَاجِرٌ (ج۔فُجَّارٌ) بدکار قِسْطَاسٌ ترازو كَفَّارٌ بڑا ناشکرا۔بڑا کافر	مَائِدَةٌ (ج۔مَوَائِدُ) میز۔دستر خوان مَرَّةٌ (ج۔مِرَارًا) ایک بار مِثْقَالٌ (ج۔مَثَاقِيْلُ) وزن ساڑھے چار ماشہ مُسْتَقِيْمٌ سیدھا وِزْرٌ (ج۔اَوْزَارٌ) بوجھ۔گناہ

Marfat.com

مشق نمبر ۳۰

(۱) هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَکَ یَا اَحْمَدُ؟	لَا یَا سَیِّدِیْ! بَلْ اَزِنُهُ الْیَوْمَ
(۲) زِنْهُ الْاٰنَ بِذٰلِکَ الْمِیْزَانِ	لَا اَعْلَمُ کَیْفَ یُوْزَنُ. دَعْنِیْ اَزِنْهُ فِی الْبَیْتِ
(۳) ضَعِ الْخَاتَمَ فِیْ کَفَّةٍ وَالْوَزْنَ فِیْ کَفَّةٍ اُخْرٰی	طَیِّبٌ؟ فَاَفْعَلُ هٰکَذَا
(۴) مَا هُوَ وَزْنُ الْخَاتَمِ	اِنَّمَا وَزْنُهُ مِثْقَالَانِ
(۵) اِسْمَعْ یَا اَحْمَدُ! اِذَا وَزَنْتُمْ شَیْئًا لِاَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوْا فِی الْمِیْزَانِ	اَحْسَنْتُمْ یَا سَیِّدِیْ! قَدْ قَرَأْتُ فِی الْقُرْاٰنِ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ
(۶) هَلْ تَهَبُ لِیْ کِتَابَکَ هٰذَا یَا عَمِّیْ؟ فَاِنِّیْ اَجِدُهُ کِتَابًا نَافِعًا	سَاَهَبُ لَکَ کِتَابِیْ هٰذَا اِنْ تَقِفْ عِنْدَنَا شَهْرًا لِاُفَهِّمَکَ مَطَالِبَهُ
(۷) نَعَمْ! سَاَقِفُ عِنْدَکُمْ یَا عَمِّیْ	
(۸) هَلْ یَتَیَسَّرُ لِیْ فَهْمُ هٰذَا الْکِتَابِ؟	فَخُذْ یَا وَلَدِیْ هٰذَا الْکِتَابَ وَاقْرَأْ اِجْتَهِدْ وَثِقْ بِاللّٰهِ وَتَوَکَّلْ عَلَیْهِ
(۹) مَالِیْ مَا رَاَیْتُکَ مُنْذُ زَمَانٍ یَا صَدِیْقِیْ؟ فَتَّشْتُ عَنْکَ مِرَارًا وَلَمْ اَجِدْکَ	یَا خَلِیْلُ! کُنْتُ سَافَرْتُ اِلٰی بِلَادِ مِصْرَ وَ اُوْرُبَّا
(۱۰) اَهْلًا وَسَهْلًا یَا صَدِیْقِیْ مَتٰی جِئْتَ هٰهُنَا؟	وَصَلْتُ اِلٰی بَمْبَائِیْ بِالْاَمْسِ فَقَطْ[1]
(۱۱) هَلْ تَصِفُ لِیْ مَا رَاَیْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ؟	کَیْفَ اَصِفُ لَکَ وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلَی الدُّکَّانِ

(۱) فَقَطْ کے معنی ہیں "صرف" یا "بس" یہاں بالامس فقط کے معنی ہوں گے "کل ہی"

Marfat.com

(۱۲) هَلْ تَعِدُنِیْ اَنْ تَصِفَ لِیْ اَحْوَالَ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَاَحْضُرَ عِنْدَکَ؟	لَا اَعِدُکَ الْیَوْمَ ۔لِاَنِّی الْیَوْمَ مَشْغُوْلٌ
(۱۳) اَفَلَا اَظُنُّ اَنَّکَ تَمَا طِلُنِیْ؟	لَا تَیْأَسْ یَا اَخِیْ! لَاَ صِفَنَّ لَکَ تِلْکَ الْاَحْوَالَ الْعَجِیْبَةَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ
(۱۴) اَلَمْ یَصِلْ اِلَیْکَ مَکْتُوْبٌ مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لَنْدَنْ	مَاوَصَلَ اِلَیَّ کِتَابٌ مِنْکَ لَا مِنْ مِصْرَ وَلَا مِنْ لَنْدَنْ
(۱۵) هَلْ تَیْقَظَ صَبَاحًا کُلَّ یَوْمٍ یَا خَالِدُ؟	لَا یَتَیَسَّرُلِیْ اَنْ اَتَیَقَّظَ فِی الصَّبَاحِ
(۱۶) فَمَنْ اَیْقَظَکَ الْیَوْمَ؟	اَلْیَوْمَ اَیْقَظَتْنِیْ اُمِّیْ فَاسْتَیْقَظْتُ
(۱۷) دَعْنِیْ اَنَا اُوْقِظْکَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ	هٰذَا مِنْ فَضْلِکَ، لَئِنْ(۱) اَیْقَظْتَنِیْ لَتَکُوْنَنَّ مَشْکُوْرًا وَلَاَکُوْنَنَّ مَمْنُوْنًا
(۱۸) لَا اَمُنُّ عَلَیْکَ. بَلْ یَجِبُ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یُعَاوِنَ اَخَاهُ عَلَی الْخَیْرِ	کَثَّرَ اللّٰهُ خَیْرَکَ. وَاللّٰهِ عَرَفْتُکَ الْیَوْمَ اَنَّکَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ
(۱۹) صَدَّقَ اللّٰهُ ظَنَّکَ وَجَعَلَنِیْ وَاِیَّاکَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ الصَّادِقِیْنَ	اٰمین اٰمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱)اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (۲) لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰی (۳)دَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ (۴) رَبِّ هَبْ لِیْ وَلِیًّا یَرِثُنِیْ وَیَرِثُ اٰلَ یَعْقُوْبَ (۵)وَقَالَ نُوْحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا. اِنَّکَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَکَ وَلَا یَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا (۶) وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ (۷)لَا تَیْئَسُوْا [اس کولَاتَایَسُوْا بھی کہتے ہیں] مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ. اِنَّهٗ لَا یَیْئَسُ [اس کو لَایَایَئسُ بھی کہتے ہیں] مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ (۸) لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ.

---

(۱) اِنْ پر لام تاکید بڑھا کر لَئِنْ لکھا کرتے ہیں۔ (دیکھو درس ۲۰ تنبیہ ۳)

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ

تحلیل صرفی اس طرح:۔

(زِنُوْا) فعل امر حاضر متعدّی، صیغہ جمع مذکر مخاطب اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متصل ہے۔ یہ فعل از قسم مثال واوی ہے۔ اصل میں اِوْزِنُوْا ہے۔ چونکہ اس کے مضارع یَزِنُ سے حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لئے امر سے بھی حذف ہو گیا کیونکہ یَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامت مضارع حذف کرنے کے بعد زِنْ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو سبق ۲۱ تنبیہ ا)

(بِــ) حرف جارّ (الْقِسْطَاسِ) اسم، معرّف بلّلام، واحد، مذکّر، جامد، معرب.

(الْـمُسْتَـقِيْـمِ) اسم، معرف باللّام، واحد، مذکّر، مشتق اسم فاعل ہے اِسْتِقَامَ (سیدھا ہونا) سے، معرب.

تحلیل نحوی اس طرح:۔

(زِنُوْا) فعل امر، متعدّی اس میں (واو) ضمیر مرفوع متّصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْـئًـا مَوْزُوْنًـا) مقدّر ہے یعنی فرض کر لیا گیا ہے کہ کیونکہ فعل متعدّی کا مفعول تو ہونا ہی چاہئے اس لئے جب ملفوظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول ماننا پڑتا ہے۔

(بِــ) حرف جارّ (الْقِسْطَاسِ) مجرور، پھر موصوف ہے (الْمُسْتَقِيْمِ) صفت، وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے جارّ مجرور مل کر متعلِّق فعل، فعل، فاعل، مفعول اور متعلّق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیّہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفہام، امر یا نہی ہو اُسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (مهموز، مضاعف، اور مثال واوی کے قسم کے) الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پر کرو:

Marfat.com

مُـرْ، مُرِیْ، سَامُرُ، کُلَا، شِئْتُمَا، سَلْ، ثِقْ، لَاتَتَّخِذْ، زِنْ، زِنِیْ، ضَعُوْا، هَبْ، عُدِیْ، دُلَّ، اَدُلُّ، لَاتَهْزُؤُا، یَسُرُّ، اُحِبُّ، تُحِبُّ، تَوَکَّلْ، تَفِرُّوْنَ.

.... لِیْ یَا اَبَتِ سَاعَةً .... هٰذَا الشَّیْخُ مِنْ اَیْنَ هُوَ؟ .... خَاتَمَکَ .... سِوَارَکِ یَا لَطِیْفَةُ .... عَدُوَّکَ وَلِیًّا .... بِنْتَکِ بِالصَّلٰوةِ .... هُنَّ بِالصَّلٰوةِ .... هَلْ ....کَ عَلٰی بَیْتِ الْوَزِیْرِ. نَعَمْ .... نِیْ عَلَیْهِ مِنْ فَضْلِکَ .... کُتُبَکُمْ عَلَی الطَّاوِلَةِ. اِلٰی اَیْنَ .... یَا اَوْلَادُ؟ .... اَغْصَانَ الْاَشْجَارِ یَا اَوْلَادُ .... اَوْرَاقَ الْکِتَابِ یَا مَرْیَمُ. هَلْ ....کَ اللَّعِبُ اَمِ التَّعَلُّمَ؟ .... فِی اللَّعِبُ وَالتَّعَلُّمِ کِلَاهُمَا هَلْ .... اللَّعِبَ اَمِ التَّعَلُّمَ؟ .... اللَّعِبَ وَالتَّعَلُّمَ کِلَیْهِمَا .... بِاللّٰهِ وَ .... عَلَیْهِ. اِجْلِسَا اَنْتُمَا عَلَی الْمَائِدَةِ وَ .... مِنَ الطَّعَامِ مَا ....

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ابا جان (یَا اَبَتِ) کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گھڑی عطا فرائیں گے؟
ہاں میرے پیارے بیٹے (یَا بُنَیَّ) میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی دوں گا۔

(۲) جناب آپ اس کتاب کو کیسی پاتے ہیں؟
ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے ہیں۔

(۳) کیا یہ کتاب کتب خانوں میں ملتی ہے؟
نہیں آج کل یہ کتاب کتب خانوں میں نہیں پائی جاتی۔

(۴) اے میری بہن تو نے اپنا کنگن تول لیا ہے؟
ہاں! میں نے اپنا کنگن تولا تو اسے بیس مثقال پایا۔

(۵) ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے؟
اچھا میں آپ کے سامنے تولتی ہوں۔

(۶) میرا خط تمہیں ملا؟
نہیں! مجھے تمہارا خط نہیں ملا۔

(۷) کیا تم ہمارے ہاں بمبئی میں ٹھہرو گے؟

ہاں! ہم ایک مہینہ تمہارے پاس ٹھہریں گے۔

(۸) میں پانچ سال آپ کے ہاں دہلی میں ٹھہرا تھا۔

یہ آپ کی مہربانی ہے۔

(۹) جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہمارے سامنے بیان فرمائیں گے؟

ہاں میں خوشی کے ساتھ تمہارے سامنے اپنے سفر کے حالات بیان کروں گا۔

(۱۰) میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟

تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو۔

(۱۱) مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے دیجئے۔ (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی کتاب صندوق میں رکھ دوں)۔

کوئی مضائقہ نہیں۔ تم اپنی کتاب صندوق میں رکھ دو۔

(۱۲) تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟

ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں۔

(۱۳) آج تمہیں کس نے جگایا؟

آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد نے مجھے جگا دیا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الحَادِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْاَجْوَفُ

اَلْاَجْوَفُ الْوَاوِیُّ			اَلْاَجْوَفُ الْیَائِیُّ		
اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ
قَالَ	یَقُوْلُ		بَاعَ	یَبِیْعُ	
قَالَا	یَقُوْلَانِ		بَاعَا	یَبِیْعَانِ	
قَالُوْا	یَقُوْلُوْنَ		بَاعُوْا	یَبِیْعُوْنَ	
قَالَتْ	تَقُوْلُ		بَاعَتْ	تَبِیْعُ	
قَالَتَا	تَقُوْلَانِ		بَاعَتَا	تَبِیْعَانِ	
قُلْنَ	یَقُلْنَ		بِعْنَ	یَبِعْنَ	
قُلْتَ	تَقُوْلُ	قُلْ ☆	بِعْتَ	تَبِیْعُ	بِعْ ☆
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِیْعَانِ	بِیْعَا
قُلْتُمْ	تَقُوْلُوْنَ	قُوْلُوْا	بِعْتُمْ	تَبِیْعُوْنَ	بِیْعُوْا
قُلْتِ	تَقُوْلِیْنَ	قُوْلِیْ	بِعْتِ	تَبِیْعِیْنَ	بِیْعِیْ
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِیْعَانِ	بِیْعَا
قُلْتُنَّ	تَقُلْنَ	قُلْنَ	بِعْتُنَّ	تَبِعْنَ	بِعْنَ
قُلْتُ	اَقُوْلُ		بِعْتُ	اَبِیْعُ	
قُلْنَا	نَقُوْلُ		بِعْنَا	نَبِیْعُ	

۱۔ اجوف واوی اوریائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیر ہوا ہے اور کیسا تغیر ہوا ہے؟

☆ تمہیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں۔

Marfat.com

اوّل سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہو گا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیر سے بچا ہو۔

پہلا تغیر تو تمہیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدہ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق نظر آئے گا کہ واو اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔

مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدہ تعلیل نمبر (۴) اور نمبر (۵) کے مطابق تغیر نظر آئے گا۔ (دیکھو سبق ۲۷)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

۲۔ اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرفِ علّت گرا دیا گیا ہے۔ جیسے ماضی میں قُلْنَ اور بِعْنَ سے آخر تک الف گرا دیا گیا ہے۔ اور مضارع میں صرف جمع مونث غائب اور مخاطب یعنی یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو حذف کر دیا گیا ہے' اسی طرح یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں ی گرا دی گئی ہے۔ امر کے پہلے اور آخر صیغے میں بھی یہی تغیر نظر آ رہا ہے: قُلْ اور قُلْنَ.

اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تعلیل کے ۱۳ قاعدے درس ۲۷ میں اور دو قاعدے درس ۳۰ میں لکھے گئے ہیں۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۶) اجوف کے ماضی' مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حالت جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں سے درمیانی حرفِ علّت حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْنَ ' یَقُلْنَ' بِعْنَ' یَبِعْنَ' قُلْ' لَمْ یَقُلْ.

۳۔ ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے بِعْنَ کیسے بن گیا؟ بظاہر قَلْنَ اور بَعْنَ ہونا چاہیے تھا۔

بیشک ہے تو خلاف قیاس۔ مگر اس کے لئے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۷) اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے اس کے ف کلمہ کو ضمہ پڑھا

Marfat.com

جائے اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ پڑھا جائے: قَالَ (=قَوَلَ) سے قُلْنَ، طَالَ (=طَوُلَ) سے طُلْنَ، خَافَ (=خَوِفَ) سے خِفْنَ۔ مگر اجوف یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہئے۔ بَاعَ (=بَيَعَ) سے بِعْنَ.

تنبیہ ۱۔ یہ صیغے ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح قُلْنَ، بِعْنَ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ اب یہ مذکورہ صیغے تین گردانوں میں تمہیں یکساں نظر آئیں گے۔ ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر حاضر میں۔ مگر اصلیت میں الگ الگ ہوں گے یعنی ماضی معروف ہوں تو اصل میں قولن، خوفن اور بیعن ہوں گے۔ ماضی مجہول ہیں تو اصل میں قُوِلْنَ، خُوِفْنَ اور بُيِعْنَ ہوں گے اور امر ہیں تو اصل میں اُقْوُلْنَ، اِخْوَفْنَ اور اِبْيِعْنَ سمجھنا چاہئے۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کر لئے جاتے ہیں۔

۴۔ قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان: قِيْلَ، قِيْلَا، قِيْلُوْا، قِيْلَتْ، قِيْلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ الخ ہوگی اور خَافَ سے خِيْفَ، خِيْفَا، خِيْفُوْا الخ اور بَاعَ سے بِيْعَ، بِيْعَا الخ

۵۔ يَقُوْلُ سے مضارع مجہول: يُقَالُ، يُقَالَانِ، يُقَالُوْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، يُقَلْنَ الخ، يَخَافُ سے يُخَافُ، يُخَافَانِ، يُخَافُوْنَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ، يُخَفْنَ الخ، يَبِيْعُ سے يُبَاعُ يُبَاعَانِ، يُبَاعُوْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، يُبَعْنَ الخ.

۶۔ مضارع منفی بلم: لَمْ يَقُلْ، لَمْ يَقُوْلَا، لَمْ يَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ يَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُوْلِيْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُلْنَ، لَمْ اَقُلْ، لَمْ نَقُلْ.

۷۔ اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (دراصل قَاوِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ (دراصل بَايِعٌ).

۸۔ اسم مفعول: مَقُوْلٌ (دراصل مَقْوُوْلٌ) مَبِيْعٌ (دراصل مَبْيُوْعٌ) مَخُوْفٌ (دراصل مَخْوُوْفٌ).

تنبیہ ۳۔ باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو حصہ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لی ہیں۔

Marfat.com

ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے صرف کبیر تم بنالو۔

اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِل	اِسْمُ الْمَفْعُوْل	اَلْمَصْدَرُ
۱. اَدَارَ	یُدِیْرُ	اَدِرْ	مُدِیْرٌ	مُدَارٌ	اِدَارَةٌ [۱]
۲. دَوَّرَ	یُدَوِّرُ	دَوِّرْ	مُدَوِّرٌ	مُدَوَّرٌ	تَدْوِیْرٌ [۲]
۳. دَاوَرَ	یُدَاوِرُ	دَاوِرْ	مُدَاوِرٌ	مُدَاوَرٌ	مُدَاوَرَةٌ [۳]
۴. تَدَوَّرَ	یَتَدَوَّرُ	تَدَوَّرْ	مُتَدَوِّرٌ	مُتَدَوَّرٌ	تَدَوُّرٌ [۴]
۵. تَدَاوَرَ	یَتَدَاوَرُ	تَدَاوَرْ	مُتَدَاوِرٌ	مُتَدَاوَرٌ	تَدَاوُرٌ [۵]
۶. اِنْقَادَ	یَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِیَادٌ [۶]
۷. اِقْتَادَ	یَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِیَادٌ [۷]
۸. اِسْوَدَّ	یَسْوَدُّ	اِسْوَدَّ یا اِسْوَدِدْ	مُسْوَدٌّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوِدَادٌ [۸]
۹. اِسْوَادَّ	یَسْوَادُّ	اِسْوَادَّ یا اِسْوَادِدْ	مُسْوَادٌّ	مُسْوَادٌّ	اِسْوِیْدَادٌ [۹]
۱۰. اِسْتَدَارَ	یَسْتَدِیْرُ	اِسْتَدِرْ	مُسْتَدِیْرٌ	مُسْتَدَارٌ	اِسْتِدَارَةٌ [۱۰]

تنبیہ ٤۔ باب ۶، ۷، ۸ اور ۹ میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ ہیں: منقاد اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں منقوِد ہے اور اسم مفعول ہے تو منقوَد ہوگا۔

تنبیہ ۵۔ دیکھو اَدَارَ کا مصدر مصدر اِدَارَةٌ اور اِسْتَدَارَ کا اِسْتِدَارَةٌ آیا ہے۔ جو اصل میں اِدْوَارٌ بروزن اِفْعَالٌ اور اِسْتِدْوَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ ہے۔ اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے۔ اَفَادَ سے اِفَادَةٌ ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَةٌ۔

تنبیہ ٦۔ اجوف یائی کی گردانیں بظاہر واوی کی طرح ہوں گی۔ اصل میں فرق وہ گا: اَغَارَ [۱۱] (=اغیر) اِسْتَخَارَ [۱۲] (= اِسْتَخْیَرَ)

---

(۱) پھرانا۔ انتظام کرنا (۲) گول بنانا (۳) کسی کے ساتھ چکر لگانا (۴) گول ہونا (۵) کسی کے ساتھ گول گول پھرنا (۶) مطیع ہونا (۷) مطیع ہونا (۸) سیاہ ہونا (۹) سیاہ ہونا (۱۰) گول ہونا (۱۱) غیرت دلانا (۱۲) بہتری چاہنا۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ ۷۔ بعض افعال کے سامنے قوس میں واو یا ی لکھی ہے اس سے اجوف واوی اوریائی کی طرف اشارہ ہے (دیکھو ہدایات نمبر ۵)۔

اَرَادَ (ا.د) ارادہ کرنا۔ چاہنا
اَضَاعَ (ا.ی) ضائع کرنا
اَطَاعَ (ا.د) طاعت کرنا (۱۰) کرسکنا طاقت رکھنا
اَطَالَ (ا.و) دراز کرنا
اَصَابَ (ا.و) مصیبت انا۔ لگ جانا۔ درست کہنا یا کرنا
خَانَ (ن.و) خیانت کرنا
شَاءَ (ض.ی) صائع ہونا (ا) شائع کرنا
شَافَ (ن.و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں اُنْظُرْ کی جگہ شف عام طور پر بولا جاتا ہے)۔
شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا
صَلُحَ (ک) سدھرنا (ا) سدھارنا
صَانَ (ن.و) بچانا
عَادَ (ن.و) لوٹنا (ا) لوٹانا۔ دہرانا

اَفَادَ (ا.ی) فائدہ دینا۔ اطلاع دینا (۱۰) فائدہ لینا
اَعَانَ (ا) مدد کرنا (۱۰۔و) مدد چاہنا
بَاتَ (ض.ی) رات گذارنا
جَالَ (ن.و) تگ ودو کرنا
مَالَ (ض.ی) [اِلَیْہِ] کسی کی طرف مائل ہونا [عَنْہُ] کسی کی طرف سے منہ پھیر لینا۔
فَازَ (ن.و) [بِہٖ] حاصل کر لینا۔ کامیاب ہونا
فَسَدَ (ن) بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا (ا) بگاڑنا۔ فساد پھیلانا
قَامَ (ن.و) کھڑا ہونا۔ تیار رہنا (ا) قیام کرنا۔ ٹھیرنا (۱۰) ثابت قدم رہنا۔ ٹھیک سیدھا ہو جانا
نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا
نَالَ (س.ی) پانا۔ حاصل کرنا
نَاوَلَ (۳.و) دینا۔ ہاتھ بڑھا کر دینا
نَامَ (س.و) سونا
حَاشَ لِلّٰہِ ایک طرح کی قسم ہے۔

Marfat.com

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اگر تو تگ و دو کرے گا تو کامیاب ہوگا؟ (۲) وہ اپنی کتاب بیچتا ہے۔ (۳) وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے (۴) میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق [سچی بات] کہیں (۵) کیا ہم نے تمہیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں آئے گا (۶) اس نے اپنے سوال کو دہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ لوں (۷) ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔ (۸) مسلمان موت سے نہیں ڈرتا (۹) جب اس سے کہا گیا فساد نہ کر اس نے کہا میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں (۱۰) ہم ان کیساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ رکھتے ہیں (۱۱) کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟ (۱۲) نہیں! میرے پاس تمہارا بھائی نہیں آیا (۱۳) اپنی آبرو کو بچاؤ اگر تمہارا مال ضائع ہو جائے (۱۴) تو اپنی اس گائے کو مت بیچ کیونکہ اس کا دودھ تیرے لئے فائدہ مند ہے (۱۵) اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ وطن پر تمہاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو (۱۶) اے ایمان والو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو (۱۷) اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں (۱۸) جاہلوں کی اطاعت مت کرو (۱۹) ہم نے اس مسئلہ میں علما سے رائے طلب کی۔

ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو پر کرو

بَاعَ ، دُرْتُ ، جَاءَ نِیْ ، تَشِیْغُ ، قُمْتُ ، بِتْنَا ، فَاسْتَخِرْ ، دَوَّرَتْ ، لَااَقُوْلُ ، اَعَادَتْ.

...... الْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمِّنَا فِیْ حَیْدر اباد ...... اِلَّاالْحَقَّ. مِنْ اَیْنَ ...... هٰذِهِ الْجَرِیْدَةُ؟ اِذَا اَرَدْتَ اَمْرًا ذَابَالٍ ...... بِاللّٰهِ. ...... مَكْتُوْبٌ مِنْ اُمِّیْ فَكَتَبْتُ جَوَابَهُ. جَاءَ نِی الْاُسْتَاذُ ...... اِحْتِرَامًا لَهُ ...... سُؤَا لَهَا لَافْهَمُ مَاتَقُوْلُ. ...... اَخِیْ حِصَانًا اَحْمَرَاللَّوْنِ. ...... اُخْتِی الدُّوَّامَةَ[1] فَدَارَتْ سَرِیْعًا ...... حَوْلَ الْكَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

---

(۱) لٹو۔ بھنورا۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

لَا تَبِعْ حِصَانَکَ الْاَبْيَضَ

تحلیل صرفی:

(لَا تَبِعْ) فعل نہی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے ی حذف کردی گئی، مبنی ہے جزم پر، متعدّی.
(حِصَان) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد،
(کَ) اسمضمیر مجرور متصل واحد مخاطب، معرفہ، مبنی ہے فتحہ پر.
(اَلْاَبْيَض) اسم صفت معرف باللّام، واحد مذکر، معرب، مشتق

تحلیل نحوی:

(لَا تَبِعْ) فعل، اس میں اَنْتَ کی ضمیر مُسْتَتِر یعنی پوشیدہ ہے۔ وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نہی حالت جزمی میں ہے اور اس کا فاعل حالت رفع میں سمجھا جائے گا، (حِصَانَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے، (کَ) مضاف الیہ ہے اس لئے حالتِ جرّی میں سمجھا جاتا ہے۔ (اَلْاَبْيَضَ) مفعول کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ امر اور نہی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے۔

اَلدَّرْسُ الثَّانی وَ الثَّلٰثُوْنَ

الفعل النّاقص

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ فعل ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرفِ علّت ہو۔ گردانیں دیکھو:

تصریف الفِعْل الماضِیْ منَ النّاقص

الیائیّ	الواویّ	الیائیّ	الواویّ	الیائیُّ	الوادیُّ
اِلْتقٰی[6] (ے)	اِرْتَضٰی[5] (ے)	لَقِیَ[4] (س)	سَرُوَ[3] (ک)	رَمٰی[2] (ض)	دَعَا[1] (ن)
اِلْتقَیَا	اِرْتَضَیَا	لَقِیَا	سَرُوَا	رَمَیَا	دَعَوَا
اِلْتقَوْا	اِرْتَضَوْا	لَقُوْا	سَرُوْا	رَمَوْا	دَعَوْا
اِلْتقَتْ	اِرْتَضَتْ	لَقِیَتْ	سَرُوَتْ	رَمَتْ	دَعَتْ
اِلْتقَتَا	اِرْتَضَتَا	لَقِیَتَا	سَرُوَتَا	رَمَتَا	دَعَتَا
اِلْتقَیْنَ	اِرْتَضَیْنَ	لَقِیْنَ	سَرُوْنَ	رَمَیْنَ	دَعَوْنَ
اِلْتقَیْتَ	اِرْتَضَیْتَ	لَقِیْتَ	سَرُوْتَ	رَمَیْتَ	دَعَوْتَ
اِلْتقَیْتُمَا	اِرْتَضَیْتُمَا	لَقِیْتُمَا	سَرُوْتُمَا	رَمَیْتُمَا	دَعَوْتُمَا
اِلْتقَیْتُمْ	اِرْتَضَیْتُمْ	لَقِیْتُمْ	سَرُوْتُمْ	رَمَیْتُمْ	دَعَوْتُمْ

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا۔
اسی طرح دوسری گردانیں کرلو۔

---

(۱) اس نے بلایا (۲) اس نے پھینکا (۳) وہ شریف ہوا (۴) اس نے ملاقات کی (۵) اس نے پسند کیا
(۶) آمنے سامنے ہوا۔

Marfat.com

تنبیہ ۱۔ اوپر تین گردانیں ناقص واوی کی ہیں اور تین یائی کی ہیں۔ ہر ایک کی اصلیت پہچان کی تغیرات میں غور رکو۔ ارتضی اصل میں ارتضو ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقص واوی اور یائی کی گردان یکساں ہو جاتی ہے۔

ماضی ناقص کے تغیرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد، جمع، مذکر اور واحد مؤنث و تثنیہ مؤنث میں تغیر ہوا ہے۔

مگر سَرُوَ اور لَقِیَ کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیر وہا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:-

(۱) واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱) واو اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے: دَعَوَ سے دَعَا، رَمَیَ سے رَمٰی وغیرہ۔

تنبیہ ۲۔ ماضی ناقص میں واو کو الف سے بدلیں تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

دَعَا. عَفَا. اور مزید میں ی کی شکل میں: اِرْتَضٰی اور ی کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ ی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمٰی اِلْتَقٰے مگر ضمیر منصوب متصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمَاهُ (اس نے اس کو پھینکا) اِرْتَضَاکَ (اس نے تجھے پسند کیا)۔

(۲) جمع مذکر غائب میں واو اور ی کو حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۲) و (۷) حذف کر دیا گیا ہے: دَعَوُوْا سے دَعَوْا، رَمَيُوْا سے رَمَوْا، سَرُوُوْا سے سَرُوْا، لَقِيُوْا سے لَقُوْا، اِرْتَضَيُوْا سے اِرْتَضَوْا. اِلْتَقَيُوْا سے اِلْتَقَوْا.

(۳) واحد اور تثنیہ مونث میں الف گرا دیا جاتا ہے: دعت، دعتا۔

(۴) ماضی مجہول میں واو کے ماقبل کسرہ آجاتا ہے اس لئے واو کو ی سے بدل دیا جاتا ہے: دُعِوَ سے دُعِیَ، دُعِيَا، دُعُوْا، دُعِيَتْ، دُعِيَتَا، دُعِيْنَ، دُعِيْتَ الخ اسی طرح رُمِیَ سے رُمِيَا، رُمُوْا، رُمِيَتْ الخ دیکھو مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہمشکل ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

تصریف المضارع المعروف من الناقص

الواوى	اليائى	الواوى	اليائى	الواوى	اليائى
يَدْعُوْ	يَرْمِيْ	يَسْرُوْ	يَلْقٰى	يَرْتَضِيْ	يَلْتَقِيْ
يَدْعُوَانِ	يَرْمِيَانِ	يَسْرُوَانِ	يَلْقَيَانِ	يَرْقَضِيَانِ	يَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمُوْنَ	يَسْرُوْنَ	يَلْقَوْنَ	يَرْتَضُوْنَ	يَلْتَقُوْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمِيْنَ	يَسْرُوْنَ م	يَلْقَيْنَ	يَرْتَضِيْنَ	يَلْتَقِيْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِيْنَ	تَرْمِيْنَ م	تَسْرِيْنَ	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمِيْنَ	تُسْرُوْنَ م	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
اَدْعُوْ	اَرْمِيْ	اَسْرُوْ	اَلْقٰى	اَرْتَضِيْ	اَلْتَقِيْ
نَدْعُوْ	نَرْمِيْ	نَسْرُوْ	نَلْقٰى	نَرْتَضِيْ	نَلْتَقِيْ

تنبیہ ۳۔ اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم متشابہ ہیں ان کے سامنے م لکھ دیا ہے۔ بعض میں تغیر ہوا ہے بعض اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تغیر کی اصلیت ٹھیک پہچانو۔

Marfat.com

مضارع ناقص کے تغیرات

۲۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مئونث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیر ہوا ہے۔

(۱) دیکھو مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور ی کو حسب قاعدہ تعلیل (نمبر۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے: یَلْقَیُ سے یَلْقٰی، یَرْضَوُ سے یَرْضٰی، یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ اور یَرْمِیُ سے یَرْمِیْ۔

یہی تغیر اُن تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر[1] بارز سے خالی ہیں: نَدْعُوْ، اَدْعُو، تَدْعُوْ. تَرْمِیْ، اَرْمِیْ، نَرْمِیْ. تَلْقٰی، اَلْقٰی، نَلْقٰی.

تنبیه ٤۔ یرضی کی گردان یلقی کے جیسی ہوتی ہے۔

(۲) جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرفِ علت حذف کر دیا گیا ہے۔ حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۷) و نمبر (٦): یَدْعُوُوْنَ سے یَدْعُوْنَ، تَدْعُوُوْنَ سے تَدْعُوْنَ، یَرْمِیُوْنَ سے یَرْمُوْنَ، یَلْقَیُوْنَ سے یَلْقَوْنَ.

(۳) واحد مؤنث حاضر میں اُوِیْ اور اِیِیْ سے اِیْ بن گیا ہے اور اَیِیْ سے اَیْ ہو گیا ہے: تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْنَ، تَرْمِیِیْنَ سے تَرْمِیْنَ، تَلْقَیِیْنَ سے تَلْقَیْنَ، تَرْتَضِیِیْنَ سے تَرْتَضِیْنَ، تَلْتَقِیِیْنَ سے تَلْتَقِیْنَ۔

(۴) مجھول میں ناقص واوی اور یائی ہمشکل ہو جاتے ہیں۔ یُدْعٰی، یُدْعَیَانِ، یُدْعَوْنَ، تُدْعٰی، تُدْعَیَانِ، یُدْعَیْنَ الخ اسی طرح یُرْمٰی وغیرہ ہے۔

(۱) فعل کے آخر میں جو حرف صیغوں کا اختلاف بتلانے کیلئے لگے ہیں وہ سب ضمیر بارز (ظاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں کوئی علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پوشیدہ) فرض کر لی جاتی ہے۔

Marfat.com

سلسلہ الالفاظ نمبر ۳۰

اَتٰی (ض. ی) آنا (= اتٰی) دینا اَجَابَ (ا.و) جواب دینا' قبول کرنا اَصَابَ (ا.و) پہنچنا۔ لگ جانا۔ آپڑنا اِشْتَرٰی (ے.ی) خریدنا اَعْطٰی (ا.ی) دینا عطا کرنا بَقِیَ (س.ی) باقی رہنا (ا) باقی رکھنا بَکٰی (ض.ی) رونا (ا) رُلانا	خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا۔ خالی ہونا خَـلَا (ن.و) گزر جانا [-اِلَیْـهِ' بِـهٖ مَعَهٗ] کسی سے تنہائی میں ملنا دَرٰی (ض.ی) جاننا (ا) بتلانا دَعَـا (ن.و) بلانا [-لَـهٗ] کسی کیلئے دعائے خیر کرنا [-عَلَیْهِ] بددعا کرنا رَضِیَ (س.ی) راضی ہونا (ا) راضی کرنا
بَـلَا (ن.و) مبتلا کرنا۔ آزمانا بَنٰی (ض.ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا خَشِیَ (س.ی) ڈرنا بُنْدُقَةٌ گولی (بندوق کی) رُعْبٌ دھاک۔ دبدبہ سَهْمٌ تیر۔ حصہ شَتّٰی متفرق۔ مختلف	سَقٰی (ض.ی) پلانا سَمّٰی (۲.و) نام رکھنا عَفَا (ن.و) مٹ جانا [-عَنْهُ] معاف کرنا کَفٰی (ض.ی) کافی ہونا۔ بچالینا طَهُوْرٌ بہت پاک فَصٌّ (ج. فصوص) نگینہ قُنْبُلَةٌ (ج. تنابل) بم گولے مَزْرَعَةٌ (جـ مَزَارِعُ) کھیتی

مشق نمبر ۳۲

(۱) دَعَـا الـرَّشِیْـدُ اَبَـا الْـفَـضْـلِ فَاَتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَاَتَاهُ خَاتَمًا فِیْ فَصِّهٖ اَلْمَاسٌ (۲) کُـنْـتُ دَعَـوْتُ الْاُسْتَـاذَ اِلَـی الـطَّعَامِ فَمَا اَجَابَ (۳) اَرْضٰـی حَـامِدٌ اَبَاهُ بِـخِدْمَتِهٖ فَدَعَالَهٗ (۴) مَـا کَـانَـتْ اُمُّ جَعْفَرٍ رَاضِیَةٌ عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَیْهِ (۵) رَمٰی هَـاشِمٌ السَّهْـمَ اِلَـی الْاَسَـدِ فَـاَصَـابَهٗ وَمَاتَ حَالًا (٦) لِـمَـاذَا تَـبْـکِـیْـنَ یَابِنْتُ مَااَبْکَاکِ؟ (۷) کَـانَ الْـوَلَـدُ یَرْمِی الْحِجَارَةَ فِیْ جِهَاتٍ شَتّٰی وَاِذَا [ناگہاں] اَصَـابَـتْ حَـجَـرَةٌ اَخَـاهُ الـصَّـغِـیْـرَ فَقَعَدَ یَبْکِیْ (۸) مَـابَـقِـیَ لَهٗ عُذْرٌ (۹) مَا

Marfat.com

[استفہامیہ] اَبْقَیْتَ لِنَفْسِکَ؟ (۱۰) کَفَانِیْ مَا [موصولہ وجو]اَعْطَانِیَ اللّٰہُ مِنَ
الْمَالِ (۱۱) بَقِیَتِ الْاُمُوْرُ عَلٰی حَالِھَا (۱۲)عَفَتِ الدِّیَارُ فِیْ اُوْرُبَّا بِالْقَنَابِلِ
النَّارِیَّة (۱۳)عَفَوْنَاعَنْهُ (۱۴)عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ (۱۵)عُفِیَ عَنْهُ (۱۶)اَتَانَا
اَخُوْکَ فَاٰتَیْنَا کِتَابًا وَمِحْبَرَةً (۱۷)تِلْکَ الْبَسَاتِیْنُ تُسْقٰی مِنْ مَاءِ النَّھْرِ
(۱۸)هَلْ تَدْرِیْ کَمْ یَوْمًا مَضٰی مِنْ اَیَّامِ ھٰذَا الشَّھْرِ (۱۹)لَا اَدْرِیْ یَا سَیِّدِیْ
لٰکِنِّیْ اَظُنُّ اَنَّ الْیَوْمَ یَکُوْنُ التَّارِیْخُ الْعَاشِرُ (۲۰)دُعِیْتُ الْیَوْمَ اِلَی الْاَمِیْرِ
(۲۱)سُمِّیَتْ بِنْتَهٗ بِزَیْنَبَ (۲۲)اَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِی الْھِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِیْ بُنِیَ
بِاَمْرِ السُّلْطَانِ شاہ جہان فِیْ دَھْلِی وَمِنْ عَجَائِبَاتِ الدُّنْیَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ
بِالتَّاج محل فِی اگرہ اَلَّتِیْ بَنَاھَا السُّلْطَانُ الْمَوْصُوْفُ [رَحِمَهُ اللّٰہُ تَعَالٰی]

(۲۳) رَضِیْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِیْنَا لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُھَّالِ مَالٌ
فَاِنَّ الْمَالَ یَفْنٰی عَنْ قَرِیْبٍ وَاِنَّ الْعِلْمَ یَبْقٰی لَا یَزَالُ[۱]

مِنَ الْقُرْاٰن

(۱) وَسَقٰھُمْ رَبُّھُمْ شَرَابًا طَھُوْرًا (۲)رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ (۳)اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا (۴)سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الرُّعْبَ (۵)وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِھِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَھْزِءُوْنَ (۶)مَاتَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ (۷)وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی (۸)فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَالسَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (۹)وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا (اَنْ لَا) تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ (۱۰)وَمَنْ یُّؤْتَی الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا (۱۱)اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَایُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ (۱۲)اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّةَ[۲]

---

(۱) لَایَزَالُ یعنی ہمیشہ (۲) اس جملے میں لفظ اَلْجَنَّةَ مبتدا ہے۔ اگرچہ مؤخر ہے پھر بھی اَنَّ کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے۔ لَھُمْ خبر مقدم ہے۔

Marfat.com

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں نے رشید کو بلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا تو میں نے اسے ایک کتاب دی (۲) ہم نے اپنی ساتھیوں کو کھانے کیلئے بلایا تو انہوں نے ہماری دعوت قبول کر لی (۳) پیر صاحب (شیخ) نے میرے لئے دعا (دعائے خیر) کی (۴) اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بددعا دی (۵) حامد نے بھیڑیئے کی طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا (۶) اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے تجھے کس نے رُلایا؟ (۷) اب اس (عورت) کیلئے کچھ مال باقی نہیں رہے گا (۸) تم اپنے بھائی کیلئے کیا باقی رکھو گے؟ (۹) ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا (۱۰) اس کے لڑکے کا نام محمود رکھا گیا (۱۱) یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا (۱۲) ہماری کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

دَعَا الرَّشِيْدُ اَبَا الْفَضْلِ اِلٰى بَيْتِهٖ

اس طرح: (دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب از قسم ناقص واوی دراصل دَعَوَ، قاعدہ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق واو کا الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرّد۔

(الرَّشید) اَلْ حرف تعریف ہے، (رشید) اسم صفۃ، مشتق ہے رَشَدَ [سمجھ دار ہونا] سے، مگر یہاں اسم عَلم ہے۔ واحد مذکر از قسم صحیح، کیونکہ اس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرفِ علّت یا ہمزہ نہیں اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں۔ معرب ہے۔

(اَبَا) اسم جامد، واحد مذکر۔ از قسم ناقص کیونکہ اصل اَبَوٌ ہے، واو حذف کر کے اَبٌ بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالت نصبی میں ہے اس لئے ابا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(الفضلِ) اسم مصدر ہے۔ یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر از قسم صحیح،

معرب.

(اِلٰی) حرف جو، مبنی.

(بَیْت) اسم، واحد، مذکر، نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف ہونے کیوجہ سے معرفہ ہوگیا ہے۔ازقسم اجوف کیونکہ درمیانی حرف ی ہے۔معرب ہے۔

(ہٖ) ضمیر مجرور، واحد مذکر غائب، مبنی.

تحلیل نحوی اس طرح

(دَعَا) فعل ماضی مبنی (الرشید) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے (اَبَا) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے مضاف بھی ہے۔اس لئے اس کا نصب الف سے آیا ہے (دیکھو سبق ۱۱۔۲)، (الفضل) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔(اِلٰی) حرف جارّ، (بیت) مجرور (ہٖ) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے بیت کا اس لئے وہ حالت جرّی میں ہے۔جار و مجرور مل کر متعلق فعل۔

فعل اپنے فائل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْاَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ		
لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَلْقَ			
لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَلْقَوْا			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَلْقَيْنَ			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ	اُدْعُ (۱)	اِرْمِ (۲)	اِلْقَ (۳)
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْصِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَلْقَوْا	اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِلْقَوْا
لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَلْقَيْ	اُدْعِيْ	اِرْمِيْ	اِلْقَيْ
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَلْقَيْنَ	اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِلْقَيْنَ
لَمْ اَدْعُ	لَمْ اَرْمِ	لَمْ اَلْقَ			
لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَلْقَ			

تنبیہ ۱۔ حالت جزمی میں فعل ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرفِ علّت) پانچ صیغوں سے حذف کر دیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیا جاتا ہے۔ مگر جمع مونث کے دو صیغوں میں تغیر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

(۱) تو بلا (۲) تو پھینک (۳) تو ملاقات کر۔

Marfat.com

اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْمُضَارِعُ الْمُؤَكَّدُ مِنَ النَّاقِصِ	
لَنْ يَدْعُوَ ۱	لَنْ يَرْمِيَ ۲	لَنْ يَلْقٰى ۳	لَيَدْعُوَنَّ ۴	لَيَلْقَيَنَّ ۵
لَنْ يَدْعُوَا	لَنْ يَرْمِيَا	لَنْ يَلْقَيَا	لَيَدْعُوَانِّ	لَيَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْا	لَنْ يَرْمُوْا	لَنْ يَلْقَوْا	لَيَدْعُنَّ	لَيَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقٰى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْنَ	لَنْ يَرْمِيْنَ	لَنْ يَلْقَيْنَ	لَيَدْعُوْنَانِّ	لَيَلْقَيْنَانِّ
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقٰى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَلْقَوْا	لَتَدْعُنَّ	لَتَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعِيْ	لَنْ تَرْمِيْ	لَنْ تَلْقَیْ	لَتَدْعِنَّ	لَتَلْقَيِنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَلْقَيْنَ	لَتَدْعُوْنَانِّ	لَتَلْقَيْنَانِّ
لَنْ اَدْعُوَ	لَنْ اَرْمِيَ	لَنْ اَلْقٰى	لَاَدْعُوَنَّ	لَاَلْقَيَنَّ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَلْقٰى	لَنَدْعُوَنَّ	لَنَلْقَيَنَّ

تنبیہ ۲۔ یَرْمِیْ سے مضارع مؤکّد: لَیَرْمِیَنَّ، لَیَرْمِیَانِّ لَیَرْمُنَّ، لَتَرْمِیَنَّ، لَتَرْمِیَانِّ، لَیَرْمِیْنَانِّ الخ

اِسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (دراصل دَاعِوٌ) دَاعِیَانِ، دَاعُوْنَ، دَاعِیَةٌ، دَاعِیَتَانِ، دَاعِیَاتٌ۔
رَمٰی سے رَامٍ، لَقِیَ سے لَاقٍ، مگر اَلْ لگایا جائے تو اَلدَّاعِیْ وغیرہ ہوگا۔[۶]

وہ ہرگز نہیں بلائے گا (۲) وہ ہرگز نہیں پھینکے گا (۳) وہ گز نہیں ملے گا (۴) وہ ضرور ہی بلائے گا
(۵) وہ ضرور ہی ملے گا۔ (۶) دیکھو سبق ۱۰۔۹......

Marfat.com

اِسْمُ الْمَفْعُوْل

مَدْعُوٌّ، مَدْعُوَّانِ ،مَدْعُوُّوْنَ، مَدْعُوَّةٌ، مَدْعُوَّتَانِ، مَدْعُوَّاتٌ
رَمٰی سے مَرْمِیٌّ مَرْمِیَّانِ الخ اور لَقِیَ سے مَلْقِیٌّ ہوگا۔

اِسْمُ الظرف

مَدْعًی (دراصل مَدْعَوٌ) مَدْعَیَانِ } مَدَاعٍ (دراصل مَدَاعِوُ)
مَدْعَاةٌ (دراصل مَدْعَوَةٌ) مَدْعَاتَانِ
رَمٰی سے مَرْمًی اور لَقِیَ سے مَلْقًی ہوگا۔

اِسْمُ الالۃ

مَدْعًی (دراصل مِدْعَوٌ) مِدْعَیَانِ } مَدَاعٍ (دراصل مَدَاعِوُ)
مِدْعَاةٌ (دراصل مِدْعَوَةٌ) مِدْعَاتَانِ
مِدْعَاءٌ (= مِدْعَاوٌ) مِدْعَاوَانِ مَدَاعِیُّ (دراصل مَدَاعِیْوُ)

اِسْمُ التَّفْضِيْل

اَدْعٰی (اَدْعَوُ) اَدْعَیَانِ اَدْعَوْنَ یا اَدَاعٍ
دُعْوٰی یا دُعْیَا دُعْوَیَانِ دُعْوَیَاتٌ یا دُعًی

Marfat.com

الصرف الصغیر من الناقص للثلاثی المزیدْ

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
۱. اَلْقٰی	یُلْقِیْ	اَلْقِ	مُلْقٍ	مُلْقًی	اِلْقَاءٌ [1]
۲. لَقّٰی	یُلَقِّیْ	لَقِّ	مُلَقٍّ	مُلَقًّی	تَلْقِیَۃٌ [2]
۳. لَاقٰی	یُلَاقِیْ	لَاقِ	مُلَاقٍ	مُلَاقًی	مُلَاقَاۃٌ یا لِقَاءٌ [3]
۴. تَلَقّٰی	یَتَلَقّٰی	تَلَقَّ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَقًّی	تَلَقٍّ [4]
۵. تَلَاقٰی	یَتَلَاقٰی	تَلَاقَ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًی	تَلَاقٍ [5]
۶. اِنْقَضٰی	یَنْقَضِیْ	اِنْقَضِ	مُنْقَضٍ	مُنْقَضًی	اِنْقِضَاءٌ [6]
۷. اِلْتَقٰی	یَلْتَقِیْ	اِلْتَقِ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًی	اِلْتِقَاءٌ [7]
۸. اِزْعَوٰی	یَزْعَوِیْ	اِزْعَوِ	مُزْعَوٍ	مُزْعَوًی	اِزْعِوَاءٌ [8]
۱۰. اِسْتَلْقٰی	یَسْتَلْقِیْ	اِسْتَلْقِ	مُسْتَلْقٍ	مُسْتَلْقًی	اِسْتِلْقَاءٌ [9]

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہیں۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۸) اِوٌ، اِیٌ، اُوٌ اور اُیٌ سے اٍ ہو جاتا ہے: دَاعِوٌ سے دَاعٍ، تَلَاقُیٌ (بروزن تَفَاعُلٌ) سے تَلَاقٍ۔

مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو اِیْ بن جائے گا: اَلدَّاعِیْ، اَلتَّلَاقِیْ اسی طرح مَدَاعِوُ سے مَدَاعِیْ (جمع اسم ظرف از دَعَا) مَرَامِیُ سے مَرَامِیْ۔

تنبیہ ۳۔ ناقص سے ہر ایک اسم فاعل [10] میں اور باب ۴ اور ۵ کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۹) اَوٌ اور اَیٌ سے اًی بن جاتا ہے مَدْعَوٌ سے مَدْعًی (واحد اسم ظرف) مُلْقَیٌ سے مُلْقًی (اسم مفعول) از اَلْقٰی۔

تنبیہ ٤۔ ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا۔

---

(۱) ڈالنا (۲) کسی کو کوئی چیز دے دینا (۳) ملاقات کرنا (۴) ملنا۔ سیکھ لینا (۵) آمنے سامنے آنا
(۶) ختم ہو جانا (۷) آمنے سامنے آنا (۸) باز آنا (۹) چت لیٹنا (۱۰) نیز اسم ظرف اور اسم آلہ کی جمع میں۔

Marfat.com

قاعدہ تعلیل نمبر (۲۰) اوی سے ای ہو جاتا ہے جیسے مرموی سے مرمی (اسم مفعول از رمی) مرضوی سے مرضی از رضی.

تنبیه ۵۔ مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدہ تعلیل نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے:۔ القای سے القاء وغیرہ.

تنبیه ٦۔ ناقص سے بابہ فعل کا مصدر بجائے تفعیل کے تفعلة کے وزن پر آتا ہے:۔ لقی سے تلقیة سمی سے تسمیة.

تنبیه ۷۔ ناقص واوی ثلاثی مجرد کے باب نصر' سمع اور کرم سے آیا کرتا ہے: دعا یدعو رضی یرضی اور درو یسرو اور ناقص یائی باب ضرب' فتح اور سمع سے آتا ہے: رمکی یرمی' سعی یسعی اور لقی یلقی.

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۱

بَغٰی (ض.ی) چاہنا۔ بَغِیَ(س) باغی ہونا	صَلّٰی (۲۔ی) نماز پڑھنا[عَـلَـیْـهِ] درود پڑھنا۔رحمت بھیجنا
اِبْتَغٰی (۷۔ی) چاہنا	قَضٰی (ض.ی) حکم کرنا۔ فیصلہ کرنا
اِنْبَغٰی (٦۔ی) مناسب ہونا۔اس کا مضارع (یَنْبَغِیْ) ہی کثیرالاستعمال ہے۔	لَاقٰی (۳۔ی) ملاقات کرنا۔سامنے آنا
اِسْتَجَابَ (۱۰۔و) قبول کرنا	مَسّٰی (۲۔ی) شام کا سلام کرنا یعنی مَسَّاکَ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ کہنا
بَالٰی (۳.ی) پرواکرنا	مَشٰی (ض.ی) چلنا
بَلَّغَ (۲) پہنچادینا	مَضٰی (۲۔ی) گذارنا
تَحَابَّ (۵) باہم محبت رکھنا	نَادٰی (۳۔ی) پکارنا۔منادی کرنا
تَمَنّٰی (۴۔ی) آرزو کرنا	نَهٰی (ف.ی) روکنا۔منع کرنا (۷) رک جانا
سَعٰی (۴۔ی) کوشش کرنا۔دوڑنا	هَـدٰی (ض.ی) ہدایت کرنا۔ٹھیک راستہ بتلانا (۷) ہدایت قبول کرنا۔ٹھیک راہ پر چلنا
صَبَّحَ (۲) صبح کا سلام کرنا یعنی صَبَّحَکَ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ کہنا	(۱) ہدیہ دینا (۵) باہم ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا
اَبْلَقُ چتلا	
مُنْیَةٌ خواہش۔آرزو	

Marfat.com

بَيْعٌ (مصدر ہے باع کا) بیچنا۔ خرید وفروخت	غَالٍ مہنگا
تَهْلُكَةٌ ہلاکی	غَايَةٌ انتہا
جَبْهَةٌ پیشانی	غَيٌّ (غوی کا مصدر ہے) بھٹکنا۔ گمراہی
رَخِيصٌ سستا	مَرَحًا اتراتے ہوئے۔ اکڑتے ہوئے
عَسٰى غالباً۔ امید ہے	مِيْلَادٌ پیدائش۔ پیدائش کا وقت یا دن
	هَلَّا کیوں نہیں؟

مشق نمبر ٣٣

(١) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسَّاكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ	وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّٰهُ يُمَسِّيْكَ بِالْخَيْرِ
(٢) عَسٰى اَنْ تَكُوْنَ مَضَيْتَ اَيَّامَ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَاءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا اُسْتَاذِيْ مَضَيْتُ اَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلٰى جَبَلِ شِمْلَه فِيْ اَحْسَنِ الْاَحْوَالِ
(٣) هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ
(٤) هَلْ تُصَلُّوْنَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟	نَعَمْ يُصَلِّيْ بِنَا[1] اَبُوْنَا
(٥) اُدْعُ اَخَاكَ	دَعَوْتُهُ فَقَالَ اَنَا اٰتِيْ خَلْفَكَ
(٦) مَنْ اَعْطَاكَ هٰذَا الْكِتَابَ؟	اَعْطَانِيْهِ صَدِيْقِيْ خَالِدٌ
(٧) فَمَا اَعْطَيْتَهُ فِي الْعِوَضِ	لَمْ اُعْطِهِ شَيْئًا، هُوَ لَا يَقْبَلُ الْعِوَضَ
(٨) فَيَنْبَغِيْ لَكَ اَنْ تُهْدِيَهُ يَوْمَ مِيْلَادِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهَادُوْا تَحَابُّوْا	نَعَمْ اُرِيْدُ اَنْ اُهْدِيَهُ شَيْئًا يُحِبُّهُ وَيَرْضٰى بِهِ
(٩) هَلْ تَمْشِيْ مَعَنَا اِلٰى بَيْتِ الْاُسْتَاذِ السَّيِّدِ سَعِيْدِ الْهَاشِمِيِّ	نَعَمْ اَمْشِيْ مَعَكَ بِالرِّضَا وَالسُّرُوْرِ لِاَنِّيْ مُتَمَنٍّ لِقَاءَ حَضْرَةِ الْهَاشِمِيِّ
(١٠) فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَامْشِ مَعِيْ بَعْدَ الصَّلٰوةِ	عَلَى الْعَيْنِ وَالرَّاْسِ، سَاُصَلِّيْ هُنَاكَ

(١) يُصَلِّيْ بِنَا. ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہے یعنی ہمیں نماز پڑھاتا ہے۔

Marfat.com

(۱۱) بِکَمْ اِشْتَرَیْتَ هٰذَا الْحِصَانَ الْاَبْلَقَ یَافُؤَادُ؟	اِشْتَرَیْتُهُ بِمِئَةٍ وَعِشْرِیْنَ رُبِّیَةً
(۱۲) رَخِیْصٌ، مَاهُوَبِغَالٍ اِشْتَرِ لِیْ مِنْ فَضْلِکَ مِثْلَ هٰذَا الْحِصَانِ	طَیِّبٌ، لَاَشْتَرِیَنَّ لَکَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی
(۱۳) لٰکِنْ لَا تَشْتَرِلِیْ حِصَانًا اَبْلَقَ اِنِّیْ اُحِبُّ الْاَسْوَدَ الَّذِیْ فِیْ غُرَّتِهٖ بَیَاضٌ	اَحْسَنْتَ! سَاَشْتَرِیْ لَکَ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی یَا سَیِّدِیْ
(۱۴) کم تتعلم الا تکلیزی و ایش تبغی منه یا احمد؟	اَتَمَنّٰی اَنْ اَکُوْنَ دُکْتُوْرًا مَاهِرًا لِاَخْدِمَ الْمَرْضٰی
(۱۵) هَلْ سَمِعْتَ مَا کُلُّ[۱] مَا یَتَمَنَّی الْمَرْءُ یُدْرِکُهٗ	نَعَمْ سَمِعْتُ، لٰکِنْ لَسْتُ بِقَانِطٍ وَلَا اُبَالِیْ بِهٖ، اُرِیْدُ اَنْ اَسْعٰی حَتّٰی اُدْرِکَ مَا اَتَمَنَّاهُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَایُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ
(۱۶) اَحْسَنْتَ یَا اَحْمَدُ، مُنْیَتُکَ مُبَارَکَةٌ، جَعَلَ اللّٰهُ سَعْیَکَ مَشْکُوْرًا وَبَلَّغَکَ غَایَةَ مَا تَتَمَنَّاهُ	اٰمِیْنَ، اُدْعُ لِیْ یَا شَیْخُ دَائِمًا فِیْ اَوْقَاتِکَ الْمَخْصُوْصَةِ فَاِنَّ دَعْوَةَ الصَّالِحِیْنَ مُسْتَجَابَةٌ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (۲) اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (۳) اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً (۴) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ [وَاخْشَوْنِیْ] اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ (۵) مَا اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۶) وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ (۷) لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا (۸) لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا (۹) قَالَ اَلْقِهَا یَامُوْسٰی فَلَمَّا اَلْقٰهَا فَاِذَا[۲] هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰی (۱۰) یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَوْمِ

(۱) پہلا مَا نافیہ ہے یعنی "نہیں" دوسرا مَا موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"۔ (۲) یہاں اذا کے معنی ہیں "ناگہاں"۔

Marfat.com

الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ (۱۱) فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا
تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا (۱۲) فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
(۱۳) اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ (۱۴) اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلَاقٍ حِسَابِیَهْ[1] [حِسَابِیْ]
(۱۵) یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً.

اشعار

یَا اَیُّهَا الرَّجُلُ الْمُعَلِّمُ غَیْرَهٗ — هَلَّا لِنَفْسِکَ کَانَ[2] ذَا التَّعْلِیْمُ
اِبْدَأْ بِنَفْسِکَ فَانْهَهَا عَنْ غَیِّهَا — فَاِذَا انْتَهَتْ عَنْهُ فَاَنْتَ حَکِیْمُ
فَهُنَاکَ یُسْمَعُ مَاتَقُوْلُ وَیُقْتَدٰی — بِالْقَوْلِ مِنْکَ وَیَنْفَعُ التَّعْلِیْمُ

(ابوالاسود الدُّؤَلِیّ. المتوفی ۶۹ھ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ، ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

---

(۱) اس کے آخر کی ہ زائد ہے۔ اس کے کچھ معنی نہیں ہیں۔ (۲) ذا اسم اشارہ ہے۔ "وہ"

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الرَّابِعِ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ اللَّفِيْفُ وَفِعْلُ رَءٰی

۱۔ لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرفِ علّت ہوں اس کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) لفیف مقرون جن میں دونوں حرفِ علّت باہم قرین (متصل) ہوں: رَوٰی (= رَوَیَ. روایت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

(۲) لفیف مفروق جس میں دونوں حرفِ علّت کے درمیان کوئی حرف صحیح حائل ہو۔ وَقٰی (= وَقَیَ. بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔ لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیرات ہوں گے اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے۔ پس رَوٰی کی گردان رَمٰی کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو۔ اور وَقٰی کی صرف صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرف کبیر تم خود بنا لینا۔

الماضی	المضارع	الامر	اسم الفاعل	اسم المفعول	المصدر
وَقٰی	یَقِیْ (= یَوْقِیُ)	قِ (= اِوْقِیْ)	وَاقٍ	مَوْقِیٌّ	وِقَایَةٌ

تنبیہ ۱۔ قِ (امر) اصل میں اِوْقِیْ تھا۔ واو بروئے قاعدہ تعلیل (۱۴) حذف کر دیا گیا اور ی حالت جزمی کی وجہ سے گرا دی گئی۔

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگی: قِ، قِیَا، قُوْا، قِیْ، قِیَا، قِیْنَ.

باب اِفْتَعَلَ سے وَقٰی کی صرف صغیر اِتَّقٰی (= اِوْتَقَیَ)، یَتَّقِیْ، اِتَّقِ، مُتَّقٍ، مُتَّقًی، اِتِّقَاءٌ (ڈرنا، بچنا، پرہیز کرنا)۔

تنبیہ ۲۔ اِتَّقٰی اصل میں اِوْتَقَیَ تھا۔ حسب قاعدہ تعلیل (۱۲) واو کو ت سے بدل دیا گیا اور ی کو حسب قاعدہ تعلیل (۱) الف سے بدلا گیا۔

Marfat.com

۳۔ فعلُ رَءٰی (دیکھنا' سمجھنا)

(۱) ظاہر ہے کہ رَءٰی میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے مہموز العین ہے اور لام کلمہ ی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

(۲) اس کی ماضی کی گردان تو رَمٰی جیسی ہوگی۔ مگر مضارع اور امر سے ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان اس طرح ہوگی۔

یَـرٰی' یَرَیَانِ' یَرَوْنَ' تَرٰی' تَرَیَانِ' یَرَیْنَ' تَرٰی' تَرَیَانِ' تَرَوْنَ' تَرَیْنَ' تَرَیَانِ' تَرَیْنَ' اَرٰی' نَرٰی.

تنبیہ ۳۔ فعل رَءٰی کا مضارع مجہول یعنی یُرٰی تُرٰی کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر استعمال ہوتا ہے: هَلْ تُرٰی (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب کیلئے کبھی یاتُرٰی بھی بولتے ہیں۔

(۳) اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائے گی۔

رَ رَیَا رَوْا رَیْ رَیَا رَیْنَ

تنبیہ ٤۔ رَءٰی کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال ہے۔ امر حاضر کا استعمال شدید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر اُنْظُرْ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُفْ (دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے۔

(۴) اسم فاعل "رَاءٍ" مثل رَامٍ کے اور اسم مفعول مَـرْءِ یٌّ مثل مَرْمِیٌّ کے۔

(۵) ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب اَفْعَلَ میں ہمزہ گرا دیا جاتا ہے۔

اَرٰی یُرِیْ اَرِ مُرِیٌ مُرَاءٌ اِرَاءَ ةٌ

تنبیہ ۵۔ آخر کے تین صیغوں میں خلاف قیاس ہمزہ کو عین کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور ی کو عین کلمہ بنا کر اجوف (مُرِیْدٌ. مُفِیْدٌ) کی مانند یہ صیغے بنالئے گئے ہیں۔

تنبیہ ٦۔ ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے۔

(٦) باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ انکی گردانیں ناقص کی طرح کرلو۔

باب فَاعَلَ سے رَاءٰی، یُرَاءِیْ، رَاءِ، مُرَاءٍ، مُرَاءً، رِیَاءٌ[1]

باب اِفْتَعَلَ سے اِرْتَاْیٰ، یَرْتَاْیٰ، اِرْتَأْ، مُرْتَیءٍ، مُرْتَیءً، اِرْتِیَاءٌ[2]

۴۔ رَوِیَ یَرْوٰی (سیراب ہونا) قَوِیَ یَقْوٰی (قوی ہونا) سَوِیَ یَسْوٰی (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں۔ ان کی گردانیں ناقص یائی (لَقِیَ یَلْقٰی) جیسی ہوں گی۔ چونکہ یہ سب لازم ہیں اس لئے اسم فاعل کی بجائے اس سے اسم صفة فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے: رَوِیٌّ (سیراب) قَوِیٌّ (مضبوط) سَوِیٌّ (برابر)۔

۵۔ حَیٌّ (دراصل حَیوَ (زندہ ہونا)' مضارع یَحْیٰی 'اسم صفة حیٌّ (زندہ)۔

باب اَفْعَلَ سے اَحْیٰی، یُحْیِیْ، اَحْیِ، مُحْیٍ، مُحْیً، اِحْیَاءٌ (زندہ کرنا)۔

باب فَعَّلَ سے حَیّٰی، یُحَیِّیْ، حَیِّ، تَحِیَّةٌ [مصدر]۔ (زندہ رکھنا۔ مراسم آداب وسلام بجالانا)۔

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْیٰی، یَسْتَحْیِیْ، اِسْتَحْیِ، اِسْتِحْیَاءٌ (شرمانا۔ زندہ رہنے دینا)۔

اس میں سے پہلی ی گرا کر یوں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحٰی، یَسْتَحِیْ، اِسْتَحِ.

---

(۱) محض دکھاوے کے لئے کوئی کام کرنا۔ (۲) غور کرنا۔ شک کرنا۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۲

اَبْدٰی (ا۔ی) ظاہر کرنا	طَرَحَ (ف) پھینک دینا۔ ڈال دینا
تَجَرَّعَ (۴) گھونٹ گھونٹ پینا	عَتَبَ (ض) عتاب کرنا۔ ملامت کرنا
حَالَ (ن۔و) حائل ہونا۔ آڑے آنا	لَقّٰی (۲۔ی) کسی کو کوئی چیز دے دینا
اِرْتَاحَ (یَرْتَاحُ۔ ۷۔و) راحت پانا	(۴) حاصل کرنا
رَوٰی (ض) روایت کرنا	مَاتَ (ن۔و) مرنا (۱) مار ڈالنا
رَوِیَ (س) سیراب ہونا (۱) سیراب کرنا	وَلِیَ (یَلِیْ۔ ح۔ی) قریب ہونا۔ متصل ہونا (۲) والی بنانا۔ پیٹھ پھیرنا
زَالَ (یَزُوْلُ) زائل ہونا۔ دفع ہونا	(۴) والی ہونا۔ دوست رکھنا۔ پیٹھ پھیرنا
سَهَا (ن۔و) بھولنا۔ غفلت کرنا	فُسُوْقٌ، سَبٌّ، شَتْمٌ گالی گلوچ
سَاهٍ (اسم فاعل) بھولنے والا	فِرَاسَةٌ عقل کی تیزی
اِرْتِقَاءٌ (مصدر) ترقی کرنا	
اُسْبُوْعٌ (ج۔ اَسَابِیْعُ) ہفتہ۔ سات دن	

Marfat.com

أُسْرَةٌ خاندان۔کنبہ۔گھروالے	قَفَا (ج۔ اَقْفِيَةٌ) پیٹھ
اَلْآنٰی (ج۔ اٰنَاءٌ) دن کا حصہ۔دن بھر	قَطُّ کبھی نہیں (زمانہ ماضی کی نفی کیلئے آتا ہے)
جِهَةٌ طرف۔سبب	كِتَابٌ. رِسَالَةٌ. مَكْتُوْبٌ خط
حَزِيْنٌ غمگین	لَاسِيَّمَا خصوصاً
حَيْثُ جبکہ	كَاَنَّكَ گویا کہ تو
حَنُوْنٌ مہربان	مَنَامٌ نیند
رَشَادٌ سیدھا	نَضْرَةٌ تازگی
سَيْرٌ رفتار	وَقُوْدٌ ایندھن
غُصَّةٌ (ج۔ غُصَصٌ) گلے میں رُکنے والا گھونٹ یا لقمہ	وَيْلٌ بڑی مصیبت۔عذاب
غِنًى تونگری۔بے نیازی	مَاعُوْنٌ گھر میں برتنے کی چیزیں۔ کارِخیر

مشق نمبر ۳۴

(۱)قِ فَاکَ [دیکھو درس] کَیْ لَایُضْرَبَ قَفَاکَ (۲)اِسْتَحِ مِنَ اللّٰهِ (۳)هَلَّا تَسْتَحْيُوْنَ يَا اَوْلَادُ؟ (۴)لِمَ لَا تَقِيْ لِسَانَکَ مِنَ الْكِذْبِ وَالْفُسُوْقِ (۵)اِتَّقِ اللّٰهَ وَاتَّقِ الْمَعْصِيَةَ (۶)كَانَ وَلِّي هٰرُوْنُ الرَّشِيْدُ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلٰى مِصْرَ (۷)لَمْ اَرَمِثْلَ هٰذِهِ الْاِبْنَةِ قَطُّ (۸)مَالِيَ[1] اَرَاکَ حَزِيْنًا؟ (۹)هَلْ رَأَيْتُمُوْنِيْ اٰتِيْ اِلَيْكُمْ؟ (۱۰)مَاتَرٰى فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ اَيُّهَا الْفَاضِلُ؟ (۱۱)اَرٰى اَنَّ رَأْيَكُمْ صَحِيْحٌ (۱۲)اَرِنِيْ كِتَابَکَ (۱۳)اُعْبُدِاللّٰهَ كَاَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاکَ [اَلْحَدِيْثُ] (۱۴)اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَرٰى بِنُوْرِاللّٰهِ [الحديث] (۱۵)اَتَرَوْنَ هٰذِهِ [الْمَرْءَةُ] طَارِحَةٌ وَلَدَهَا فِى النَّارِ؟ [الحديث] (۱۶) كَانَ فِرْعَوْنُ يَقْتُلُ اَبْنَاءَ بَنِيْ اِسْرَاءِيْلَ وَيَسْتَحْيِيْ بَنَاتِهِمْ (۱۷)رَوَيْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (۱۸)هٰذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ عَنِ الْاَصْمَعِيِّ (۱۹)نَهْرُالنِّيْلِ يُرْوِيْ مَزَارِعَ مِصْرَ.

---

(۱) مَالِيْ کیا ہے مجھے یعنی کیا سبب؟ اس میں مَا استفہام کیلئے ہے۔

Marfat.com

اَشْعَارٌ

وَلَمْ اَرَ بَعْدَ الدِّيْنِ خَيْرًا مِنَ الْغِنٰى وَلَمْ اَرَ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ
قُلُوْبُ الْاَصْفِيَاءِ لَهَا عُيُوْنٌ تَرٰى مَالَا يَرَاهُ النَّاظِرُوْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (۲) فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَسُرُوْرًا (۳) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ؟ (۴) قَالَ [اِبْرَاهِيْمُ] يَا بُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰى؟ (۵) قَالَ [مُوْسٰى] رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ، قَالَ لَنْ تَرَانِيْ (۶) فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُ وْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ (۷) اِذْ قَالَ [اِبْرَاهِيْمُ] رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيِ وَيُمِيْتُ قَالَ [اَلْمَلِكُ الْكَافِرُ] اَنَا اُحْيِي وَاُمِيْتُ (۸) وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْرُدُّوْهَا.

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اپنا منہ بچاؤ تا کہ تمہاری پیٹھ پر مار نہ پڑے [تمہاری پیٹھ ماری نہ جائے]۔ (۲) تم اپنی زبان گالی گلوچ سے کیوں نہیں بچاتے؟ (۳) اے میری بہن! اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۴) ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا (۵) کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آ رہے ہیں؟ (۶) اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے [آپ کیا دیکھتے ہیں؟] (۷) ہماری رائے ہے [ہم دیکھتے ہیں] کہ وہ صحیح نہیں ہے۔ (۸) اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو وہ [تو] تمہیں بیشک دیکھ رہا ہے (۹) ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم ان کی تیز بینی [فراسة] سے ڈرو (۱۰) مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ [دکھلاؤ] (۱۱) مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر [والی] بنایا (۱۲) ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو [دوزخ کی] آگ سے بچائیں (۱۳) اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو۔

Marfat.com

((كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ اِلٰى وَلَدِهٖ))

وَلَدِیَ[1] الْعَزِيْزَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. مَالَكَ يَا بُنَيَّ مُضَيْتَ شَهْرَيْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَيْنِ؟ حَتّٰى نَقِفَ عَلٰى اَحْوَالِكَ وَسَيْرِكَ فِي الْعِلْمِ. اَمَرَضٌ هَالَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اِرْسَالِ الْمَكْتُوْبِ؟ اَمْ عَدَمُ نَجَاحِكَ فِي الْاِمْتِحَانِ دَعَاكَ اِلٰى هٰذَا السُّكُوْتِ الْمَعْتُوْبِ؟

كَيْفَ نُبْدِیْ عَلَى الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوْبِنَا؟ لَا سِيَّمَا حَالَ اُمِّكَ الْحَنُوْنَةِ يَالَيْتَ كُنْتَ تَدْرِیْ كَيْفَ تَتَجَرَّعُ اُمُّكَ غُصَصَ الْهُمُوْمِ وَالْاَفْكَارِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ.

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رُفَقَاءِكَ السُّعَدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُوْنَ كُلَّ اُسْبُوْعٍ مَكْتُوْبًا اِلٰى اُسْرَتِهِمْ، فَتَرْتَاحُ صُدُوْرُهُمْ وَ يُسَرُّ قُلُوْبُهُمْ. وَ نَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ مُبْتَلَوْنَ فِي الْهُمُوْمِ وَالْاَحْزَانِ [لَا يَهْنَأُ لَنَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ.

اِرْحَمْنَا يَا بُنَيَّ وَاَفِدْنَا عَمَّا اَنْتَ عَلَيْهِ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَتَزُوْلَ عَنَّا الْاَفْكَارُ.

نَدْعُوْلَكَ دَائِمًا اَنْ يَحْفَظَكَ اللّٰهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَاءِ وَيَرْزُقَكَ عِلْمًا يَهْدِيْكَ اِلٰى سَبِيْلِ الرَّشَادِ وَالْاِرْتِقَاءِ وَالسَّلَام.

وَالِدُكَ
خَالد

---

(۱) اصل میں یَاوَلَدِیَ الْعَزِيْزِ ہے۔ حرفِ ندا محذوف ہے۔ [وَلَد] منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے حالتِ نصبی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۶) مگر ضمیر متکلم کی وجہ سے زبر نہیں پڑھا جا سکتا [العزیزَ] ولد کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب ہے۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ الخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

بقیّة اَبْوَابِ الثُّلاثِیِّ الْمَزِیْدِ

۱۔ پہلے حصے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے۔

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارہواں اور بارہواں باب جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

(۱۱) اِفْعَوْعَلَ: اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشِنُ اِخْشَوْشِنْ مُخْشَوْشِنٌ اِخْشِیْشَانٌ

(۱۲) اِفْعَوَّلَ: اِجْلَوَّذَ (تیز دوڑنا)

اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلَوِّذْ مُجْلَوِّذٌ اِجْلِوَّاذٌ

تنبیه ۱۔ مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لئے اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنی میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔

۲۔ کتبِ صرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہیں۔ ان میں سے اکثر فَعْلَلَ (رباعی مجرّد) کے ہم وزن ہیں۔ اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (تَفَعْلَلَ، اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَّلَ) کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف تین ہی ہیں۔ وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں۔ اس لئے اس ابتدائی کتاب میں انہیں درج کرنے کی ضرورت نہیں۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۳

اِحْدَوْدَبَ (۱۱) کوزہ پشت ہونا	اِجْلَوْلٰی گاؤں گاؤں پھرتے رہنا
اِخْلَوْلَقَ (۱۱) کپڑے کا پرانا ہونا	اِخْرَوَّطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا

Marfat.com

اِغْلَوَّطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا	زِیٌّ هَیأت ۔ فیشن
اِمْلَوْلَحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا	ظَهْرٌ (جـ اَظْهَارٌ) پیٹھ
سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا	غُرْفَةٌ (جـ غِرَاقٌ) پانی کا گھونٹ
کَادَ (یَکَادُ) قریب ہونا	غُرْفَةٌ (جـ غُرَقٌ) کمرہ ۔ بالاخانہ
اَرِیْکَةٌ (جـ اَرَائِکُ) زینت دار کرسی	فَاخِرَةٌ اعلیٰ درجے کی ۔ امیرانہ
جَوَادٌ (جـ جِیَادٌ) گھوڑا تیز رفتار ۔ سخی آدمی	

مشق نمبر ۳۵

(۱) اِحْدَودَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرُهُ (۲) اِخْلَوْلَقَتْ ثِیَابُ الْعَبْدِ (۳) اِغْلَوَّطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوَّذَتْ وَکَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ (۴) اِخْرَوِّطْ اَیُّهَا النَّجَّارُ ذَاکَ الْخَشَبَ وَاصْنَعْ مِنْهُ اَرِیْکَةً فَاخِرَةً (۵) اِمْلَوْلَحَ مَاءُ النَّهْرِ حَتّٰی لَایَقْدِرَ[1] اَحَدٌ اَنْ یَشْرِبَ مِنْهُ غُرْفَةً وَاحِدَةً (۶) قَدْ تَجْلَوِّذُ النَّاقَةُ حَتّٰی تَسْبِقَ[2] الْجِیَادَ (۷) اِجْلَوْلَیْنَا بِلَادًا وَقُرًی کَثِیْرَةً لِنَلْتَقِیَ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِیْنَ فِی خِدْمَةِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ لٰکِنْ مَاوَجَدْنَا غَیْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِیْ زِیِّ الْاَغْنِیَاءِ فَاَلْفَیْنَاهُ[3] مُخْلِصًا، غَیْرَ مُرَاءٍ، حَرِیْصًا عَلٰی اِحْیَاءِ عَظَمَةِ الْمُسْلِمِیْنَ.

((کتاب من تلمیذالی ابیه))

اِلٰی حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُکَرَّمِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ. وَصَلَنِیْ یَا اَبِی الْعَطُوْفَ[4] کِتَابُکَ الْعَزِیْزُ بِالْاَمْسِ، فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ[5] الْغِلَافِ[6] مَصْدَرَهُ[7] الشَّرِیْفَ، فَقَبَّلْتُهُ[8] اِکْرَامًا، ثُمَّ فَضَضْتُهُ[9] مُشْتَاقًا اِلٰی اَخْبَارِکُمْ السَّارَّةِ[10] وَاِذَا[11] هُوَ یَرْمِیْنِیْ بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَیُنَبِّهُنِیْ[12] عَلَی الْقَلَقِ وَالْاَلَمِ مَالَحِقَکُمْ[13] وَلَا سِیَّمَا لِاُمِّی الْحَنُوْفَةِ، فَمَا تَمَّمْتُ قِرَاءَتَهُ حَتّٰی اَمْطَرَتْ[14] عَیْنَایَ دُمُوْعَ[15] النَّدَمِ وَاَخَذَتْ اَلُوْمَ نَفْسِیْ،

(۱) و (۲) حتّٰی کے بعد مضارع کو نصب دیا جاتا ہے۔ (دیکھو درس ۲۔۴) (۳) اَلْفٰی (ا۔ی) پانا (۴) بڑا مہربان (۵) پتہ (۶) لفافہ (۷) نکلنے کی جگہ جہاں سے وہ آیا ہے (۸) میں نے اس کو بوسہ دیا (۹) فَضَّ (ن) کھولنا۔ توڑنا (۱۰) خوش کرنے والی (۱۱) یہاں اِذَا مفاجاة کا ہے۔ یعنی یکا یک (۱۲) نَبَّهَ آگاہ کرنا (۱۳) لاحق ہوا (۱۴) برسایا (۱۵) دَمع آنسو۔

Marfat.com

فَالْعَفْوَ الْعَفْوَ يَا اَبَتِ، فَاِنَّ لِیْ عُذْرًا وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ۔

وَهُوَ اَنِّیْ مَا اَحْبَبْتُ اَنْ اُكَدِّرَ[1] خَاطِرَكُمْ بِاِطِّلَاعِكُمْ عَلٰى مَالَا يَسُرُّكُمْ، وَذٰلِكَ اَنِّیْ لَمْ اَكُنْ نَاجِحًا فِی الْاِمْتِحَانِ الشَّهْرِ الْمَاضِیْ، وَسَبَبُهٗ اَنِّیْ رَجَعْتُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ مُتَاَخِّرًا بَعْدَ عُطْلَةِ رَمَضَانَ لِكَوْنِیْ مَرِيْضًا، فَرُفَقَائِیْ سَبَقُوْنِیْ وَ خَلَّفُوْنِیْ[2] اَذْرِفُ[3] مِنَ النَّدَمِ دَمْعَاتٍ، لٰكِنْ لَايَرُدُّ الدَّمْعُ[4] مَافَاتَ، فَتَفَرَّغْتُ[5] عَنْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ لِتَلَافِیْ مَافَاتَنِیْ، وَعَزَمْتُ اَنْ اَكُوْنَ فِی الْاِمْتِحَانِ الْاٰتِیْ مِنَ النَّاجِحِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ. اَرْجُوْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ اُبَشِّرَكُمْ فِی الْقَرِيْبِ بِمَا يَسُرُّكُمْ، وَاَسْاَلُكَ وَاُمِّیَ الْمُكَرَّمَةَ اَنْ تَشْمَلَانِیْ[6] بِدُعَاءِكُمْ. اَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكُمَا لِاِبْنِكُمَا الْمُطِيْعِ.

محمد رفیع

---

(۱) گدَّرَ میلا کرنا (۲) پیچھے ڈال دیا (۳) ذَرَفَ (ض) آنسو بہانا (۴) جو کچھ فوت ہو گیا (۵) تفرُّغ سب کچھ چھوڑ کر ایک کام کے درپے ہو جانا۔ (۶) شَمِلَ (س) شامل کرلینا۔

سوالات نمبر ۱۵

(۱) ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟
(۲) حالت جزمی میں فعل ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟
(۳) ناقص سے مضارع معروف و مجہول کی گردانوں میں کون کون صیغے باہم مشابہ ہیں؟
(۴) ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟
(۵) ناقص سے باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیر ہوتا ہے؟
(۶) اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟
(۷) لفیف کی تعریف کرو۔
(۸) لفیف کی کون سی قسم میں تغیر زیادہ ہوتا ہے؟
(۹) ذیل کے صیغے پہچانو اور ان کی اصلیت بتاؤ:

دَعَوْنَ، رَضُوْا، يَدْعُوْنَ، تَدْعُوْنَ، تَرْضَيْنَ، تُلْقَيْنَ، اِرْمِ، اِرْمِيْ، لَقُوْا، مَدْعًى، مِدْعَاءً، مَرَامِيْ، مُرَامِيٌّ، اَدْعٰى، اَلْقٰى، قِ، قُوْا، قِيْنَ، اِتَّقُوْا، اَلْمُوْلٰى، دَاعُوْنَ، اَرِ، اَرِىْ، يَرَوْنَ، حَيُّوْا، اَسْتَحْيٰى، اِسْتَحِيْى، يَحْيٰى، تَحِيَّةٌ.

(۱۰) ثلاثی مزید کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں ان میں کثیر الاستعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

خَاصِّيَّاتُ الْاَبْوَابِ

۱۔ فعل مجرّد کوابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتی ہیں جو ان ابواب کی خَاصِیَّت کہلاتی ہیں۔

۲۔ خود مجرّد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں۔ لیکن اُن کی طرف توجہ بہت کم جاتی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارض نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجِلَ (ڈرنا) دوسرے یہ کہ بابِ مذکور اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

باب کَرُمَ میں اوصافِ دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجُعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا)۔

باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیت ہے کہ اس باب سے جتنے فعل آتے ہیں ان کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۹ تنبیہ ۳) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادے اس سے مستثنیٰ ہیں۔

باب حَسِبَ سے صرف دو فعل صحیح آئے ہیں: حَسِبَ، نَعِمَ (تروتازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سوج جانا) وَرِثَ (وارث ہونا)۔

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصِیّات حسبِ ذیل ہیں۔

تنبیہ ۱۔ ذیل میں لفظ مَاخَذ بہت جگہ آئے گا۔ اس سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور اس سے کوئی فعل بنایا جائے۔ عِرَاق سے اَعْرَقَ (عراق میں پہنچنا) پس لفظ عراق اَعْرَقَ کا ماخذ ہے۔

(۱) باب افعال[1]

امثلہ	خاصیات
ذَهَبَ (جانا) سے اَذْهَبَ (لیجانا)	۱۔ تَعْدِیَه =لازم کومتعدی بنایا
اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صُبح، اَغْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عراق	۲۔ بُلوغ =ماخذ میں آنایا ماخذ میں پہنچنا
اَعْظَمْتُهٗ (میں نے اسے صاحب عظمت پایا) ماخذ عظمت	۳۔ وِجْدَان =ماخذ سے متصف پانا
اَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھلدار ہوا) ماخذ ثمر	۴۔صَیرورت =صاحب ماخذ ہونا
اَکْفَرْتُهٗ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کُفر	۵۔ نِسْبةِ اِلَی الْمَاخَذَ = ماخذ کی طرف نسبت کرنا
اَشْفَقَ زَیْدٌ (زید ڈرا) مادّہ مجرّد شَفِقَ = (مہربانی کرنا)	۶۔ اِبْتِدا = نئے معنی کیلئے آنا جو مجرد کے معنی سے بالکل الگ ہوں

(۲) باب فعل

فرح (خوش ہونا) سے فرح (خوش کرنا)	۱۔ تَعْدِیَه
عمق الماء (پانی عمق [گہرائی] میں پہنچا)	۲۔ بلوغ
نورالشجر (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نور = گلی۔شگوفہ	۳۔ صیرورت
فسقته (میں نے اسے فسق کی طرف منسوب کیا)	۴۔ نسبة الی الماخذ
کلمته (میں نے اس سے کلام کیا) مادہ کلم =زخمی کرنا	۵۔ ابتدا
نصر زید یهود یا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نصرانی = عیسائی .	۶۔ تحویل = کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یامثل ماخذ بنانا

(۱) جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائیں گے۔

۷۔ تَکْثِیْر = کثرت ظاہر کرنا	قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر دیا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا
۸۔ قَصْر = بڑی بات کو کوتاہ کر دینا	کَبَّرَ (اَللّٰهُ اَکْبَر کہنا)، سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا)

(۳) باب فاعل

ا۔ مُشَارَکَت = کسی کام میں دو شخصوں کا باہم شریک ہونا	قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو باہم لڑے)
۲۔ مُوَافَقَتِ مجرّد = مجرّد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ حَامِدٌ. سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)
۳۔ مُوَافَقَتِ اَفْعَلَ	بَاعَدْتُهٗ بمعنی اَبْعَدْتُهٗ (میں نے اسے دور کیا)
۴۔ مُوَافَقَتِ فَعَّلَ	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)

(٤) باب تفَاعَل

ا۔ مُشَارَکَت[1]	تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی)
۲۔ تَخْيِيْل = خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ يُوْسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مُطَاوَعَتِ[2] فَاعَلَ یعنی فَاعَلَ کے بعد اسلئے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے	نَاوَلْتُهٗ فَتَنَاوَلَ (میں نے اسے دیا تو اس نے لے لیا)
۴۔ اِبتدا	تَبَارَكَ اللّٰهُ (اللہ برکت والا ہے) مادہ بَرَكَ = اونٹ کا بیٹھنا

(۱) باب فَاعَلَ اور تفَاعَلَ دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ باب فَاعَلَ میں بظاہر پہلا اسم فَاعِل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تفَاعَلَ میں دونوں فاعل ہوتے ہیں۔ (۲) مطاوعت اور موافقت کے معنوں کا فرق سمجھ لو۔

Marfat.com

(۵) باب تفعل

۱۔ تکلُّف[1] = کسی صفت کو ہم خود میں بہ تکلف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مَحْمُوْدٌ (محمود بہ تکلف بہادر بنا)
۲۔ تَجَنُّب = ماخذ سے بچنا	تَاَثَّمَ عَلِیٌّ (علی گناہ سے بچا) ماخذ اِثْم : = گناہ
۳۔ اِتِّخاذ = کسی چیز کو ماخذ بنالینا	تَبَنَّیْتُ اَحْمَدَ (میں نے احمد کو بیٹا بنالیا) ماخذ اِبْن: بیٹا
۴۔ تَحَوُّل = کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا	تَنَصَّرَ یَهُوْدِیٌّ (ایک یہودی نصرانی ہوگیا) ماخذ نصرانیّ
۵۔ صَیْرُوْرَت	تَمَوَّلَ (مالدار ہونا) ماخذ مَال
۶۔ اِبتدا	تَکَلَّمَ (علام کرنا) مادّہ کَلِمَ : خمی کرنا

(۶) باب اِنْفَعَلَ

۱۔ لُزُوم = لازم ہونا	کَسَرَ (توڑنا) سے اِنکَسَرَ (ٹوٹنا)
۲۔ مُطَاوَعتِ فَعَّلَ	کَسَّرْتُهٗ فَانْکَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)
۳۔ مطاوعتِ مجرّد	قَطَعْتُهٗ فَانْقَطَعَ (میں نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)
۴۔ اِبتدا	اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ = جدا ہونا

(۷) باب اِفْتَعَلَ

۱۔ اِتِّخاذ	اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ جُحْر = بل
۲۔ مُطَاوَعتِ فَعَّلَ	حَمَّلْتُهٗ فَاحْتَمَلَ (میں نے اس پر لادا تو وہ لد گیا)

(۸) و (۹) باب اِفْعَلَّ و اِفْعَالَّ

۱۔ لُزُوم ۲۔ لَوْن ۳۔ عَیب	یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور لَـوْن یعنی رنگ کے معنی میں یا عیب کے معنی میں آتے ہیں	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (سرخ ہونا) اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ (بھینگا ہونا)

(۱) تکلف اور تخییل کا فرق یاد رکھو

Marfat.com

(۱۰) باب اِسْتَفْعَلَ

۱۔ اِتّخاذ	اِستَوْطَنْتُ الْھِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا)
۲۔ طَلَب	اَستَغفِرُ اللّٰہ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)
۳۔ قَصر	اِستَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا)
۴۔ حِسْبَان = گمان کرنا	اِستَحْسَنْتُہٗ (میں نے اسے اچھا گمان کیا)

(۱۱) باب اِفْعَوْعَلَ

۱۔ لُزوم ۲۔ مُبالَغه	اِخشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

(۱۲) باب اِفْعَوَّلَ

۱۔ لُزوم ۲۔ مُبالَغه ۳۔ اِبتِدا	اکثر لازم ہوتا ہے معنی میں مبالغہ ہوتا ہے اس باب کا کوئی فعل مادہ مجرد کے ہم معنی نہیں ہے۔	اِجلَوَّذَ (تیزی سے دوڑنا)

ابوَاب رُبَاعِیّ مُجرَّد وَ مَزِید فیه

(۱) باب فَعْلَلَ

۱۔ قَصر	حَمدَلَ (الحمد للّٰہ کہنا) بَسمَلَ (بِسمِ اللّٰہ کہنا)
۲۔ اِلْبَـاس = کسی کو ماخذ پہنانا	بَرْقَعْتُہٗ (میں نے اُسے برقع پہنایا) ماخذ بُرْقُعٌ = برقع
۳۔ اِتّخاذ	قَنطَرَ (پل بنانا) ماخذ قَنطَرَةٌ

Marfat.com

(۲) باب تفَعْلَلَ

۱۔ تَحَوُّل	تَزَنْدَقَ (زندیق ہوجانا) ماخذ زِندِیق: بے دین
۲۔ مُطاوَعَتِ فَعْلَلَ	دَحْرَجْتُ الْكُرَةَ فَتَدَحْرَجَ (میں نے گیند کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گئی)
۳۔ تَلَبُّس = ماخذ کو پہن لینا	تَبَرْقَعَتْ زَيْنَبُ (زینب نے برقع پہنا)

(۳) باب اِفْعَلَلَّ

۱۔ اِبتِداء	اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا)
۲۔ مُبالَغه	رَأَيْتُ جَارِيَةً(۱) تَشْرَابُّ كَالظَّبْيِ(۲)

(٤) باب افعنلل

۱۔ مُبالَغه	اِخْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)
۲۔ اِبتِدا	اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد منقبض ہوگیا)

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۱

اِنْ اگر۔ نہیں	عَلَيْكَ تجھ پر۔ تجھ پر لازم ہے
اَلْأَبُ الْيَسُوْعِيُّ پادری	فِطْرَةٌ اصلی طبیعت۔ طبعی دین۔ اسلام
اَسَفٌ افسوس	مَجَّسَ (۲) مجوسی بنانا
اِخْتَانَ (و۔۷) خیانت کرنا	مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہل مشرق کے علوم اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے
اِسْتَغَاثَ (و۔۱۰) فریاد چاہنا	
اَكَلَ کھانا	
اِنْتَشَرَ پھیل جانا	مَنَامٌ سونے کا وقت۔ نیند
تِجَارَةٌ بیوپار	مَنْسُوْخٌ رَدّ کیا ہوا
تَدَيَّنَ کسی دین پر چلنا	مَوْلُوْدٌ بچہ

(۱) جارِيَة لونڈی۔ لڑکی (۲) ظَبْيٌ ہرن

Marfat.com

ثَلٰثٌ وَ ثَلٰثُوْنَ ۳۳	نَائِبَةٌ (جـ نَوَائِبُ) آفت
سُوْءٌ برا	نُـصُـبٌ (جـ اَنْصَابٌ) تھان یامقبرہ جسے پوجا جائے
شُرْبٌ پینا	هُوَّدَ (۲) یہودی بنانا
شَرْقِیٌّ مشرق کا رہنے والا	هُنُوْدٌ (هِنْدِیٌّ کی جمع ہے) ہندستان کے رہنے والے۔ یہ لفظ زیادہ تر ہندوؤں کے لئے بولا جاتا ہے۔
صَنَاعَةٌ ہنرمندی۔ کاریگری	
صَنَمٌ بت	
عَابِدٌ (جـ عبدة) پوجنے والا	

مشق نمبر ۲۴

(۱) فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (۲) لَمَّا اَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ الْمَصَائِبُ وَاَمَسَتْ عَلَيْهِمُ النَّوَائِبُ قَامُوْا يَسْتَغِيْثُوْنَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَاَعْرَضُوْا عَنْ اَصْنَامِهِمْ وَاَنْصَابِهِمْ (۳) كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْيُنَصِّرَانِهٖ اَوْيُمَجِّسَانِهٖ (۴) اَلْاٰبَاءُ الْيَسُوْعِيُّوْنَ انْتَشَرُوْا فِى الْبِلَادِ وَنَصَّرُوْا كَثِيْرًا مِنَ الْهُنُوْدِ وَعَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَالْاَسَفُ عَلٰى بَعْضِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ تَنَصَّرُوْا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِيْنٌ مَنْسُوْخٌ لَايَقْدِرُ الْيَسُوْعِيُّوْنَ بِاَنْفُسِهِمْ اَنْ يَّتَدَايَنُوْا بِهَا (۵) سَبِّحُوْا بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ مَرَّةً وَحَمِّدُوْا ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ وَكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ وَهٰكَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ (۶) لَا تُكَفِّرُوْا وَلَا تُفَسِّقُوْا اَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوْءِ (۷) تَمَوَّلَ اَهْلُ اَمْرِيْكَا وَاَرُبَّا وَالْيَابَانِ بِالتِّجَارَةِ وَالصِّنَاعَةِ (۸) اِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ اَحَدٍ اَوْاَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيْبَةٍ فَاسْتَرْجِعُوْا (۹) وَجَدْنَا كَثِيْرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِيْنَ يَخْتَانُوْنَ فِىْ بَيَانِ اَحْوَالِ الشَّرْقِيِّيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ خُصُوْصًا (۱۰) عَلَيْكَ بِالْبَسْمَلَةِ قَبْلَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْحَمْدَ لَهٗ بَعْدَهُمَا.

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱۔ **افعال تامّہ** وہ ہیں جو اگر لازم (دیکھو درس ۱۸،۱۰) ہوں تو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری بات (مرکّب تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدّی (دیکھو درس ۱۷) ہوں تو فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر: **جَاءَ زَيْدٌ** (زید آیا) اور **ضَرَبَ زَيْدٌ فَرَسًا** (زید نے گھوڑے کو مارا)۔

عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں۔

۲۔ **افعال ناقصہ** وہ جو ہیں تو ''لازم'' لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ ان کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: **صَارَ زَيْدٌ** (زید ہو گیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہو گیا؟ پس جب کہا جائے گا **صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا** (زید غنی ہو گیا) تو یہ ایک بات پوری ہو گی۔

تنبیہ ۱۔ پچھلے سبقوں میں جو افعال ناقصہ (= معتلّ اللّام) مذکور ہوئے ہیں۔ وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی اُن کے آخر میں حرفِ علّت آتا ہے اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں۔

۳۔ فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اس کی خبر کہتے ہیں۔

۴۔ فعل ناقص کا اسم حالت رفعی میں ہوتا ہے اور خبر حالت نصبی میں: **كان خالدٌ شجاعًا** (خالد بہادر تھا)۔

۵۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعال ناقصہ جملہ اسمیّہ پر داخل ہوتے ہیں اس وقت مبتدا تو بدستور حالت رفعی میں رہتا ہے مگر خبر حالت نصبی میں آ جاتی ہے۔

۶۔ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کرا دینے کی وجہ سے افعال ناقصہ کو

Marfat.com

نواسخ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں۔

۷۔ اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ اِنَّ[1] اوراس کے اخوات (بہنیں) یعنی ان، کان، لیت، لکن اور لعل بھی نواسخ جملہ کہلاتے ہیں۔ مگران کا عمل فعل ناقص کے برعکس ہوتا ہے۔ یعنی ان مبتدا کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع. دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کرلو:۔

جملہ اسمیہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	اِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرَّجُلُ حَاضِرٌ	کَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	اِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرٌ
اَلرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ	کَانَ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَيْنِ	اِنَّ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَانِ
اَلرِّجَالُ حَاضِرُوْنَ	کَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِيْنَ	اِنَّ الرِّجَالَ حَاضِرُوْنَ
اَلْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٌ	کَانَتِ الْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٍ	اِنَّ الْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٍ

۸. افعال ناقصہ یہ ہیں:۔

(۱) کَانَ (تھا۔ ہوا۔ ہے) (۲) صَارَ (ہوا)، (۳) اَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا۔ ہوا)، (۴) اَمْسٰی (شام کے وقت ہوا۔ ہوا)، (۵) اَضْحٰی (چاشت کے وقت ہوا۔ ہوا)، (۶) ظَلَّ (دن میں ہوا۔ ہوا)، (۷) بَاتَ (رات میں ہوا۔ ہوا)، (۸) دَامَ (ہمیشہ ہوا۔ رہا)، (۹) مَازَالَ (ہمیشہ ہوا۔ رہا)، (۱۰) مَابَرِحَ (ہمیشہ رہا)، (۱۱) مَافَتِیءَ [مَافَتَأَ بھی آتا ہے] (ہمیشہ رہا)، (۱۲) مَاانْفَکَّ (ہمیشہ رہا)، (۱۳) مَادَامَ (جب تک رہا)، (۱۴) لَيْسَ (نہیں ہے)۔

تنبیہ ۲۔ مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہیں۔ ان کے مصدری معنی کے بجائے ماضی ہی کے معنی لکھنے مناسب معلوم ہوئے۔ لَيْسَ بھی فعل ماضی ہی ہے مگر زیادہ تر زمانہ حال ہی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ لَيْسَ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے)۔

۹۔ مَادَامَ[2] اور لیس کے سوا تمام افعال ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور شروع کے آٹھ فعلوں سے امر اور نہی بھی بنتا ہے۔

(۱) اِنَّ کا کچھ بیان حصہ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گذر چکا ہے۔ حصہ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا۔
(۲) مَادَامَ سے مضارع بنالیتے ہیں۔

Marfat.com

۱۰۔ لَیْسَ کی گردان اِس طرح ہوگی:۔ لَیْسَ، لَیْسَا، لَیْسُوْا، لَیْسَتْ، لَیْسَتَا، لَسْنَ، لَسْتَ، لَسْتُمَا، لَسْتُمْ، لَسْتِ، لَسْتُمَا، لَسْتُنَّ، لَسْتُ، لَسْنَا.

۱۱۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں۔ مگر مَادَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہی۔ اس سے مضارع بہت کم آتا ہے۔

۱۱۔ کَانَ یَکُوْنُ کی گردانیں قَالَ یَقُوْلُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصے میں پڑھ لی ہیں۔ صَارَ یَصِیْرُ اور بَاتَ یَبِیْتُ کی گردانیں بَاعَ، یَبِیْعُ جیسی ہوں گی، اَصْبَحَ، یُصْبِحُ کی اَکْرَمَ جیسی اَمْسٰی یُمْسِیْ اور اَضْحٰی یُضْحِیْ کی اَلْقٰی یُلْقِیْ، جیسی ظَلَّ یُظِلُّ کی فَرَّ جیسی دَامَ یَدُوْمُ کی قَالَ جیسی زَالَ یَزَالُ کی خَافَ یَخَافُ جیسی بَرِحَ یَبْرَحُ اور فَتِئَ یَفْتَؤُ کی سَمِعَ جیسی اور اِنْفَکَّ یَنْفَکُّ کی گردانیں اِنْشَقَّ جیسی ہوں گی۔

۱۲۔ مذکورہ افعالِ ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں:

(۱) کَانَ سے زمانہ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفة سے مُتَّصِف ہونا سمجھا جاتا ہے: کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانہ ماضی میں زید عِلْم کی صفة سے متّصِف تھا۔

تنبیہ ۳۔ مگر اَللّٰہ کے ساتھ زمانہ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی: کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے موقع پر لفظ کَانَ محض تحسین کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

(۲) صَارَ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا سمجھا جاتا ہے □: صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (کیچڑ ٹھیکری ہوگئی) یعنی کیچڑ ٹھیکری میں منتقل ہوگئی۔ صَارَ رَشِیْدٌ عَالِمًا (رشید عالم ہوگیا) یعنی رشید کی جہل کی صفة علم سے مبدل ہوگئی۔

(۳) افعال نمبر ۳ سے نمبر ۷ تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتےہیں ،یعنی صبح، شام، چاشت، دن، رات): اَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِیًّا (حامد صبح کے وقت غنی وہ گیا)، اَمْسٰی خَالِدٌ حَزِیْنًا (خالد شام کے وقت آزردہ ہوگیا)۔

Marfat.com

کبھی صار کی مانند محض ''ہونے'' کے معنی لئے جاتے ہیں: اصبح زید غنیا (زید غنی ہوگیا) اسی طرح اضحی ٗظل اور بات کے معنی کئے جاتے ہیں۔

(۴) نمبر ۸ ''دَامَ'' کو اکثر دعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں: دَامَ عَدُوُّكَ مَخذُوْلًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے)۔

(۵) نمبر ۹ سے ۱۲ تک اپنی خبر کے اِستمرار (ہمیشگی) کیلئے استعمال ہوتے ہیں: مَازَالَ زَاهِدٌ ذَكِيًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا)۔

ان چار فعلوں میں ''مَا'' نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا ہے)۔ چونکہ ان چاروں فعلوں کے معنوں میں ''قائم رہنے'' کی نفی ہے۔ اسلئے اس پر مائے نافیہ لگانے سےنفی کی نفی ہو جاتی ہے اور ''قائم رہنا'' کے معنی پیدا ہوتے ہیں: زال کے معنی ہیں ''زائل ہوا'' یعنی ''قائم نہ رہا'' تو مَازَالَ کے معنی ہوں گے ''زائل نہ ہوا یعنی قائم رہا'' اسی طرح مَا بَرِحَ وغیرہ۔

(٦) مادام میں ''مَا'' ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں ''جب تک'' اسی لئے مَادَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَادَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد لوگ کھڑے رہے جب تک کہ استاد کھڑا رہا)۔

تنبیه ٤۔ فعلوں پر صرف ما لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں:
قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ یا مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ التَّلَامِذَةُ
(جب تک اُستاد کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے)۔

(۷) لَيْسَ نفی کیلئے آتا ہے: لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے)۔

تنبیه ٥۔ لَيْسَ کی خبر پر عموماً بِ لگا کر مجرور کردیتے ہیں: لَيْسَ الْوَلَدُ بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں فرق نہیں پڑھا (دیکھو سبق ٦۔۸)

تنبیه ٦۔ فعل ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو۔

Marfat.com

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۵

حَامِضٌ کھٹا	عَرْجَاءُ (اَعْرَجُ کا مونث) لنگڑی
زِحَامٌ بھیڑ	غَزِیْرٌ بہت زیادہ۔موسلا دھار
غمام ابر	مِصْبَاحٌ (جـ مَصَابِیْحُ) چراغ
قصیر (ج قصار) کوتاہ	مَطَرٌ (جـ اَمْطَارٌ) بارش
قمیص (قمصان) پیرہن	مُهَذَّبٌ تہذیب پایا ہوا
کیف گھنا	نَشِیْطٌ خوش دل۔چست
متالم دردناک۔تکلیف زدہ	هَادِئٌ باآرام۔باسکون
متقد سلگا ہوا۔روشن	جَوٌّ فضا۔زمین و آسمان کی درمیانی جگہ

مشق نمبر ۳۷

تنبیه ۷۔ دیکھو ایک طرف جملہ اسمیہ ہے۔دوسری طرف اسی جملے پر فعل ناقص لگا کر خبر کو حالت نصبی میں بتلایا گیا ہے۔

(۱) اَلْبَیْتُ نَظِیْفٌ	کَانَ الْبَیْتُ نَظِیْفًا
(۲) اَلْقَمِیْصُ قَصِیْرٌ	صَارَ الْقَمِیْصُ قَصِیْرًا
(۳) اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ	اَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا
(۴) اَلْغَمَامُ کَثِیْفٌ	اَمْسَی الْغَمَامُ کَثِیْفًا
(۵) اَلزِّحَامُ شَدِیْدٌ	اَضْحَی الزِّحَامُ شدیدًا
(۶) اَلْمَطَرُ غَزِیْرٌ	ظَلَّ المطر غزیرا
(۷) اَلْمِصْبَاحُ مُتَّقِدٌ	بات المصباح متقدا
(۸) هَلِ النَّهْرُ جَارٍ؟	نعم! دَامَ النَّهْرُ جَارِیًا
(۹) هَلِ الْبَابُ مَفتوحٌ	لَیْسَ الْبَابُ مفتوحًا
(۱۰) هل الشَّاةُ عَرْجَاءُ	لَیْسَتِ الشاةُ عَرْجَاءَ
(۱۱) اَلْوَلَدُ صَالِحٌ	مَازَالَ الْوَلَدُ صَالِحًا

(۱۲) اَلْوَلَدانِ صَالِحَانِ	مَازَالَ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ
(۱۳) اَلْاَوْلَادُ صَالِحُوْنَ	مَازَالَ الْاَوْلَادُ صَالِحِيْنَ يَا صُلَحَاء
(۱۴) اَلْبِنْتُ مُهَذَّبَةٌ	مَازَالَتِ الْبِنْتُ مُهَذَّبَةً
(۱۵) اَلْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٌ	لَا تَزَالُ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ

تنبیہ ۸۔ مذکورہ پندرہ جملوں پر اِنَّ داخل کر کے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو۔

(۱۶) هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ	مَافَتِئَ التِّلْمِيْذُ حَاضِرًا
(۱۷) اَاَنْتَ جَالِسٌ اِلَى الظُّهْرِ؟	انا اَجْلِسُ مَادَامَ اَبِيْ جَالِسًا
(۱۸) اَهٰذَا اَخِيْ	لَيْسَ هٰذَا خَاکَ
(۱۹) هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ	لَيْسَ الرُّمَّانُ بِحَامِضٍ

مشق نمبر ۳۸

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پر کرو:۔

(۱) كَانَ الْوَلَدُ	(۹) بَاتَ الْمَرِيْضُ ....
(۲) صَارَالْجَوُّ	(۱۰) سَيَكُوْنَ التَّـلَامِذَةُ..........
(۳) كَانَ الرَّجُلَانِ	(۱۱) لَيْسَ الْقَمِيْصُ ....
(۴) اَصْبَحَ الرِّجَالُ	(۱۲) اَنَا اَقُوْمُ مَادَامَ ....
(۵) كَانَتِ الْبِنْتُ	(۱۳) اَلَيْسَ .... صَادِقًا
(۶) صَارَتِ الْمَرْءَ تَانِ	(۱۴) مَازَالَ الْغَمَامُ ....
(۷) اَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ	(۱۵) اَلَيْسَتِ .... مُهَذَّبَاتٍ
(۸) اَمْسَى الْمَطَرُ..........	(۱۶) ...... مَادَامَ الْاُسْتَاذُ جَالِسًا

Marfat.com

مشق نمبر ۳۹

ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو:۔

(۱) صَارَالطِّیْنُ خَزَفًا

(صَارَ) فعلِ ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر
(الطِّیْنُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا۔اس لئے موفوع ہے۔
(خَزَفًا) خبر ہے فعلِ ناقص کی۔اس لئے منصوب ہے۔
فعلِ ناقص اسم و خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) قَدْ یَصِیْرُ الْجَاهِلُوْنَ عَالِمِیْنَ (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)

(قَدْ) حرف تبعیض ہے۔یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور مضارع پر تبعیض[۱] کے معنی میں۔

(یَصِیْرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے۔

(الْجَاهِلُوْنَ) اسم ہے فعل ناقص کا۔اس لئے مرفوع ہے۔اِس کے رفع کی علامت ـُـوْنَ ہے۔

(عَالِمِیْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی۔اس لئے منصوب ہے اس لئے نصب کی علامت ـِـیْنَ ہے۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۴۰ عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مکان کشادہ تھا (۲) خادم چست تھا (۳) پیرہن لمبا ہوگیا (۴) شام کے وقت بھیڑ سخت ہوگئی (۵) بیمار نے آرام سے رات گذاری (۶) لڑکیاں ہمیشہ مہذب رہیں (۷) ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک رہتے ہیں (۸) بارش دن میں موسلا دھار رہی (۹) فضا رات میں کثیف رہی (۱۰) سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے (۱۱) لڑکیاں ابھی حاضر ہوں گی (۱۲) جب تک تم بیٹھے رہو گے میں کھڑا رہوں گا۔

(۱) ''بعض اوقات'' کے معنی ہیں۔

اَلْدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ النَّاقِصَةُ

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۔ پچھلے سبق میں تم نے چودہ الفاظ فعلِ ناقص کے پڑھے ہیں۔ دراصل وہی افعالِ ناقصہ ہیں:۔

چند الفاظ اور ہیں جو ہیں تو افعالِ تامّہ (دیکھو درس ۳۷۔۱) لیکن کبھی وہ صَارَ کے معنی میں بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ افعالِ ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

عَادَ یَعُوْدُ (لوٹنا۔ ہونا) تَحَوَّلَ یَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا۔ ہوجانا) اِرْتَدَّ یَرْتَدُّ (پھر جانا۔ ہوجانا)، اِسْتَحَالَ یَسْتَحِیْلُ (محال یا مشکل ہونا۔ بن جانا)۔

اِن کے سوا اور بھی کئی افعال فعلِ ناقص کے طور پر آ جاتے ہیں۔

ہر لفظ کے دو معنی لکھے ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے تامّہ ہیں اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں: عَادَ الْخَلِیْلُ مِنْ مَکَّةَ (خلیل مکہ سے لوٹا)، عَادَ الْخَلِیْلُ حَاجًّا (خلیل حاجی ہوگیا)، تَحَوَّلَ زَیْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)، تَحَوَّلَ اللَّبَنُ جُبْنًا (دودھ پنیر بن گیا)، اِرْتَدَّ زَیْدٌ عَنْ دِیْنِهٖ (زید اپنے دین سے پھر گیا) اِرْتَدَّ الْاَعْمٰی بَصِیْرًا (اندھا بینا ہوگیا) اِسْتَحَالَ الْاَمْرُ (کام مشکل ہوگیا)، اِسْتَحَالَتِ الْخَمْرُ خَلًّا (شراب سرکہ بن گئی)۔

۲۔ کبھی کَانَ بھی تامّہ ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں "موجود ہونا" یا "پایا جانا": کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ غَیْرُهٗ (اللہ [موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا) اس مثال میں کَانَ اور لَمْ یَکُنْ کا صرف فاعل آیا ہے۔ اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہوگیا ہے۔ اس لئے وہ تامّہ کہلائے گا۔

Marfat.com

۳۔ اَصْبَحَ اور اَمْسٰی بھی تامّہ ہوجاتے ہیں۔جبکہ ان کے معنی ہوں گے ''صبح کرنا'' یا'' صبح کے وقت آنا''۔''شام کرنا'' یا ''شام کے وقت آنا'': اَصْبَحْنَا یا اَمْسَیْنَا بِالْخَیْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے)۔ اَصْبَحَ یا اَمْسٰی عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آ پہنچا)۔

۴۔ دعا کے موقع پر دَامَ بھی تامّہ ہوجاتا ہے: دَامَ مَجْدُکُمْ (آپ کی بزرگی ہمیشہ رہے)۔

۵۔ یادرکھو دعا میں یا بد دعا میں اکثر فعلِ ماضی ہی بولا جاتا ہے۔مگر معنی مضارع کے لئے جاتے ہیں اور مائے نافیہ کی جگہ لَا کا استعمال کرتے ہیں: کَانَ اللّٰهُ فِیْ عَوْنِکَ (اللہ تیری مدد میں رہے)۔ لَا زِلْتُمْ سَالِمِیْنَ (تم ہمیشہ سلامت رہو)۔ طَالَ عُمْرُهٗ (اس کی عمر دراز ہو)۔ لَا بَارَکَ اللّٰهُ فِیْکَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے۔یہ بد دعا ہے)۔کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہوجاتا ہے: یَغْفِرُ اللّٰهُ لَکُمْ (اللہ تمہیں بخش دے)۔

۶۔ فعلِ ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کرسکتے ہیں: کَانَ قَائِمًا زَیْدٌ (زید کھڑا تھا)۔اس کو کَانَ الْقَائِمَ زَیْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔کبھی خبر کو خود فعل ناقص پر بھی مقدم کردیتے ہیں صغیرًا کَانَ او کبیرًا.

اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: کَانَ لِیْ غُلَامٌ. کَانَ عِنْدِیْ غُلَامٌ (اس کا بیان چوتھے حصے میں مفصل ہوگا)۔

۷۔ یَکُوْنُ (کَانَ کا مضارع) پر کوئی حرفِ جازم (دیکھو سبق ۲۱۔۲) داخل ہوتو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کردیا جاتا ہے یعنی لَمْ یَکُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ یَکُ، لَا تَکُنْ سے لَا تَکُ، لَمْ اَکُنْ سے لَمْ اَکُ ہوجاتا ہے: لَمْ اَکُ جَبَّارًا شَقِیًّا (میں جابر بدبخت نہیں تھا)۔

لیکن جب مابعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہوسکتا: لَمْ یَکُنِ الْوَلَدُ کَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ یَکُ الْوَلَدُ نہیں کہا جائے گا۔

۸۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں تمہیں کسی قدر معلوم ہوچکا ہے اور چوتھے حصے

Marfat.com

میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملہ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے (دیکھو سبق ۶۔۷) خبر کی جگہ جملہ (فعلیہ ہو یا اسمیہ) بھی آ سکتا ہے اور شبہ جملہ یعنی جار و مجرور اور ظرف بھی آ سکتا ہے۔ اسی طرح فعل ناقص اور اِنَّ اور اُس کے اَخوات کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آ سکتا ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:۔

خَالِدٌ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ[1]	كَانَ خَالِدٌ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ[2]	اِنَّ خَالِدًا يَقْرَءُ الْقُرْآنَ[3]
اَلشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ[4]	كَانَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ[5]	اِنَّ الشِّتَاءَ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ
اَلْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ	كَانَتِ الْهِرَّةُ فِي الْبَيْتِ	اِنَّ الْهِرَّةَ فِي الْبَيْتِ
اَلْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	كَانَ الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	اِنَّ الْحَارِسَ عِنْدَ الْبَابِ

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو۔ سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ یہی ضمیر فاعل ہے۔ القرآن مفعول ہے۔ فعل فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہوگیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالت رفعی میں سمجھا جائے گا۔ مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ جملہ کَانَ کی خبر واقع ہوا ہے اس لئے حالت نصبی میں سمجھا جائے گا۔

دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملہ اسمیہ آیا ہے۔ اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جارّ و مجرور ہے۔ اور چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے۔

تنبیہ ۱۔ اعراب محلّی اور تقدیری، تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر، فاعل ہو یا مفعول ہر ایک کے لئے ایک اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو ان پر اعراب کی حالت ظاہر کی جا سکتی

(۱) خالد قرآن پڑھتا ہے۔ (۲) خالد قرآن پڑھتا تھا۔ (۳) بیشک خالد قرآن پڑھتا ہے۔ (۴) موسم سرما کی سردی سخت ہے۔ (۵) موسم سرما کی سردی سخت تھی۔

ہے۔اور اگر مَبْنِي ہیں یا مرکّب تو محل و موقع کے مطابق ان پر اعراب فرض کرلیا جاتا ہے ایسے فرضی اعراب کو اعرابِ محلّی کہتے ہیں مثلاً: جَاءَ هٰذَا[۱] میں "هٰذا" فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ مگر مَبْني ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ اس لئے اس جملے میں "هٰذَا[۱]" کو محلًّا مرفوع یا مرفوع المحلّ کہیں گے۔ رَأَيْتُ هٰذَا میں "هٰذا" مفعول ہے اس لئے اسے محلًّا منصوب یا منصوب المحلّ کہا جائے گا۔ اور قُلْتُ لِهٰذَا میں "هٰذا" حرفِ جرّ کے بعد آیا ہے۔ اس لئے اسے محلا مجرور یا مجرور المحل کہیں گے۔ تم نے حصہ اول (سبق۔۱) میں پڑھ لیا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب نہیں پڑھا جاتا اور اسم منقوص (جس کے آخر میں ی ہو) پر حالت رفعی وجری میں اعراب نہیں پڑھا جاتا ایسے اسموں پر جو اعراب فرض کرلیا جائے' ہے تو وہ بھی محلی' مگر کتب صرف میں اسے تقدیری کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۴۱

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

۱۔ قَدْيَصِيْرُ الفَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)۔ (قَدْ) حرفِ تقلیل [قَدْ ماضی پر داخل ہوتو تاکید کے معنی ہوتے ہیں اور مضارع پر داخل ہوتو تقلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔

(يَصِيْرُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔

(الْفَاسِقُ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔

(صَالِحًا) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے۔

فعلِ ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیه ہوا۔

۲۔ بَاتَ الْمَرْضٰى مُتَأَلِّمِيْنَ (بیماروں نے دُکھ میں رات گذاری) (بَاتَ) فعلِ ناقص' ماضی ہے مبنی ہے فتحہ پر۔

(اَلْمَرْضٰی) جمع ہے مَرِیْضٌ کی۔ اسم ہے فعلِ ناقص کا حالت رفعی میں ہے مگر اسمِ مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جا سکتا اس لئے اسے محلاً مرفوع کہا جائے گا۔

(مُتَألِّمِیْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی اس لئے منصوب ہے۔ اس کے نصب کی علامت ین ہے۔ کیونکہ جمع مذکر سالم ہے (دیکھو سبق ۱۰۔۵)

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۳۔ صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهُ شدید (لفظی معنیٰ = ہوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہوگئی)۔

اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اور (بَرْدُهُ شَدِیْدٌ) جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر۔

(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اس لئے مرفوع ہے۔ دراصل یہ پہلا مبتدا ہے۔

(بَرْدُهُ) بَرْد دوسرا مبتدا ہے مرفوع ہے۔ هُ ضمیر مجرور ہے۔ مبنی ہے۔ مضاف الیہ ہے اس لئے محلاً مجرور کہیں گے۔

(شَدِیْدٌ) خبر ہے دوسرے مبتدا کی مرفوع ہے۔

مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے پہلے مبتدا (الشِّتَاءُ) کی جو کہ اسم ہے فعل ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعل ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لئے محلاً منصوب کہا جائے گا۔

فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۴۔ مَازِلْنَا نَرٰی عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ (ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)۔

اس جملے میں (مَازِلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعل ناقص اور اس کا اسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کے نیچے تفصیل دیکھو:۔

(مَازِلْنَا) فعل ناقص، ماضی جمع متکلم مَازَال سے۔ اِس میں (نَا)

Marfat.com

ضمیر ہے۔مبنی ہے جوفاعل یعنی اسم ہے فعل ناقص کا اس لئے محلًا مرفوع

(نَرٰی) فعل مضارع، محلًا مرفوع ہے۔اس میں ضمیر جمع متکلّم کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلًا مرفوع

(عَجَائِبَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے۔مضاف بھی ہے۔

(خَلْقِ اللّٰهِ) مضاف الیه ہے اس لئے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیه ہوکر خبر ہے فعل ناقص کی۔اس لئے اسے محلًا منصوب کہا جائے گا۔فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیه ہوا۔

سلسلة الالفاظ نمبر ٣٦

اِخْتَرَعَ (٧) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا	عَبَرَ (ت) عبور کرنا۔پار کرنا
اَوْصٰی (ا) وصیت کرنا	عَکَفَ (عَلَیْهِ) کسی چیز کے پاس ٹھہرے رہنا
تَدَارَکَ (۵) تلافی کرلینا۔اصلاح کرلینا	حَقَّقَ (٢۔اس کا مصدر تَحْقِیْق ہے) ثابت کر دِکھانا
تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا۔مقصد کو پہنچنا	هَدَّدَ (٢۔اس کا مصدر تَهْدِیْد ہے) ڈرانا۔دھمکانا۔
ثَابَرَ (٣) درپے ہوجانا۔لگاتار کوشش کرنا	زَهْرَةٌ تازگی۔خوشنمائی۔پھول
جَادَ (ن. و) سخاوت کرنا	سَمَاحَةٌ سخاوت۔چشم پوشی
اَلْاَلْمَانُ جرمنی	سَوَآءٌ برابر
اِدِیْسُوْنَ اڈیسن امریکہ کا مشہور موجد	طَائِفَةٌ گروہ
اَمَلٌ (ج۔ آمَالٌ) اُمید	طَائِرٌ پرندہ
اَنّٰی (اسمِ استفهام ہے) کس طرح؟	طَائِرَةٌ یا طَيَّارَةٌ ہوائی جہاز
اِنْتِقَالٌ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا	طَيَرَانٌ (مصدر ہے طَارَ کا) اُڑنا
بِسَاطٌ فرش۔غالیچہ	طَيَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا
بَغِيٌّ سرکش۔بدکار	طِيْنٌ کیچڑ
اَلْحَاکِيْ نقال۔آج کل فوٹوگراف کیلئے استعمال ہوتا ہے	

عَزْمٌ پختہ ارادہ	مُذْنِبٌ گناہگار
فَتَاةٌ جوان عورت (اس کا مذکر فَتٰی ہے)	مِرْيَةٌ شک
فُضُوْلٌ ضرورت سے زیادہ۔ بچا ہوا	مُسْتَحِيْلٌ مشکل۔ محال
لَدٰی پاس لَدَيْكَ تیرے پاس	مُسْتَرِيْحٌ باآرام
مَبْلَغٌ رسائی۔ پہنچنے کی حد	مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا
اَلْمُحِيْطُ بڑا سمندر	مَوَدَّةٌ دوستی
اَلْمُحِيْطُ الْاِطْلَنْطِيُّ بحر اٹلانٹک	هَفْوَةٌ (ج۔ هَفَوَاتٌ) لغزش۔ غلطی

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعالِ ناقصہ اور ان کے اسموں اور خبروں کو غور سے دیکھو۔

(۱) لَااَخَافُ اَنْ اُصْبِحَ فَقِيْرًا لٰكِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اُمْسِيَ مُذْنِبًا (۲) قَدْ يُضْحِي الْعَبْدُ سَيِّدًا (۳) يَا فَتَاةُ كُوْنِيْ مُطْمَئِنَّةً (۴) ظَلَّ الْكُفَّارُ عَاكِفِيْنَ عَلٰى اَصْنَامِهِمْ (۵) بَاتَ الْمَرِيْضُ مُسْتَرِيْحًا وَاَضْحٰى صَحِيْحًا (۶) دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ (۷) اَلَسْتَ ابْنَ الْاَمِيْرِ؟ (۸) اَلنَّاسُ لَيْسُوْا سَوَاءً (۹) مَازِلْنَا نَاظِرِيْنَ اِلٰى زَهْرَةِ الْوَرْدِ (۱۰) لَانَزَالُ نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ (۱۱) لَا يَبْرَحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا (۱۲) مَا انْفَكَّ الْبَاطِلُ مَهْزُوْمًا (۱۳) مَافَتِئَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةً عَلَى الْحَقِّ (۱۴) اُسْكُتْ مَادَامَ السُّكُوْتُ نَافِعًا (۱۵) اِنِّيْ لَا اُبَالِيْ بِالتَّهْدِيْدِ مَادُمْتُ بَرِيْئًا (۱۶) مَابَرِحَ اِدِيْسُوْنَ الْاَمْرِيْكِيُّ يُجَرِّبُ حَتّٰى تَوَفَّقَ اِلٰى اِخْتِرَاعِ الْحَاكِيْ [الْفُوْنُوْغِرَاف] الَّذِيْ يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَيُعِيْدُهٗ (۱۷) قَدْ يَسْتَحِيْلُ الْهَوَاءُ مَاءً (۱۸) كُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ وَلَا تَعُوْدُوْا كُفَّارًا (۱۹) لَا تَجْلِسْ مَا[۱] لَمْ يَجْلِسْ اَبُوْكَ (۲۰) اَللّٰهُ فِيْ عَوْنِ عَبْدِهٖ مَا[۲] كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ (۲۱) اِنَّ الْعَدَاوَةَ تَسْتَحِيْلُ مَوَدَّةً. بِتَدَارُكِ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ (۲۲) لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُوْلِ سَمَاحَةً. حَتّٰى تَجُوْدَ مَا[۳] لَدَيْكَ قَلِيْلٌ.

(۱) (۲) میں مَا کے معنی ہیں "جب تک" یہ "مَا" ظرفیہ ہے۔ (۳) "مَا" موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) قَالَتْ [مَرْيَمُ] اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا (۲) فَلَاتَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِنْهُ، اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ (۳) قَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ (۴) وَقَالُوْا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى (۵) وَانْظُرْ اِلٰى اِلٰهِكَ الَّذِىْ ظَلْتَ [ظَلِلْتَ] عَلَيْهِ عَاكِفًا (٦) اَوْصَانِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا (۷) فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ (۸) فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقَاهُ [اَلْقٰى قَمِيْصَ يُوْسُفَ] عَلٰى وَجْهِهٖ [عَلٰى وَجْهِ يعقوبَ] فَارْتَدَّ بَصِيْرًا (۹) فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ [تامّه] وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ [تامّه] (۱۰) خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ [تامّه] السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ.

مشق نمبر ۴۳

ذیل کی عبارت میں افعالِ ناقصہ اورانّ اوراُس کے اَخوات کے اسموں اورخبروں کوپہچانو۔ اکثرخبریں جملہ یا شِبْہِ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں۔

كَانَ النَّاسُ يَظُنُّوْنَ اَنَّ فَنَّ الطَّيَرَانِ نَجَاحُهُ مُسْتَحِيْلٌ وَصَارُوْا يَسْخَرُوْنَ مِنْ كُلِّ مَنْ يَظَلُّ يَعْمَلُ لِتَحْقِيْقِهٖ لِاَنَّهُمْ يَرَوْنَ اَنَّ الْاِنْسَانَ عَزْمُهُ مَحْدُوْدٌ، وَاَنَّهُ لَنْ يَزَالَ عَلٰى حَالَتِهِ الَّتِىْ خُلِقَ عَلَيْهَا مَادَامَ لَمْ يُخْلَقْ كَالطَّائِرِ، وَلٰكِنَّ الْمُخْتَرِعِيْنَ اٰمَالُهُمْ بَعِيْدَةٌ، فَمَا بَرِحُوْا حَتّٰى تَمَّ نَجَاحُ الطَّيَرَانِ، وَاَصْبَحَتِ الطَّيَّارَاتُ مِنْ اَحْسَنِ وَسَائِلِ الْاِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ اَنْ يَعْبُرُوْا بِهَا الْمُحِيْطَ الْاِطْلَنْطِيَّ مِنْ اَمْرِيكَا اِلٰى اُوْرُبَّا بِلَا خَوْفٍ كَاَنَّهُمْ فَوْقَ بِساطِ سليمانَ.

وَاَصْبَحَ حُكَمَاءُ الْاَلْمَانِ سَبَقُوْا حُكَمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ طَائِرَةٍ تَطِيْرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَتَذْهَبُ حَيْثُ اُرْسِلَتْ فَاِنَّهَا مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ

Marfat.com

الْإِنْسَانِيِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ أَنَّ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ.

(من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ٤٤

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے (۲) تم سچے رہو جھوٹ نہ بولو (۳) ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے (۴) کافر [جمع] مسلمان ہو گئے (۵) تم نے کس طرح صبح کی؟ (٦) ہم نے خیریت سے صبح کی (۷) کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟ (۸) کیا تم نے تکلیف میں رات گذاری؟ (۹) نہیں ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّيْنَ] رات گذاری (۱۰) محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے (۱۱) ہم ہمیشہ ان کی تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں پالیا (۱۲) جب تک تو زندہ رہے نماز مت چھوڑ (۱۳) تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے]۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱۔ کَادَ (قریب)، کَرَبَ (قریب ہونا)، اَوْشَکَ (قریب ہونا)، عَسٰی (اُمید ہے۔شاید) افعالِ مقاربہ کہلاتے ہیں۔

تنبیہ ۱۔ کَرَبَ اور اَوْشَکَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا ہے۔

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعلِ مضارع کا آنا ضروری ہے: کَادَ الطِّفْلُ یَقُوْمُ (قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے)۔

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعالِ مقاربہ بھی افعالِ ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔فرق یہ ہے کہ افعالِ مقاربہ کی خبر کی جگہ فعلِ مضارع کا آنا لازم ہے۔یہ فعلِ مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مُسْتَتَر ہوتی ہے جملہ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔افعالِ مقاربہ کا اسم حالت رفعی میں اور خبر حالت نصبی میں سمجھو۔

۳۔ اِن فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اس پر کبھی اَن داخل کرتے ہیں کبھی نہیں۔ لیکن عَسٰی اور اَوْشَکَ کے بعد اَنْ کالانا ہی بہتر ہے: عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَقُوْمَ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)، کَادَ اور کَرَبَ کے بعد نہ لانا بہتر ہے۔

۴۔ عَسٰی اور اَوْشَکَ کے بعد فعلِ مضارع کو اسم پر مقدّم بھی کر سکتے ہیں: عَسٰی اَنْ یَقُوْمَ زَیْدٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)۔اور کَادَ وغیرہ میں یہ صورت جائز نہیں۔

۵۔ کَادَ کا مضارع یَکَادُ (خَافَ، یَخَافُ کے جیسا) اور اَوْشَکَ کا یُوْشِکُ ہے۔اِن دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔عَسٰی کا صرف

Marfat.com

ماضی مستعمل ہے۔ اس کی گردان رَمٰی کی طرح کرلو۔ کَرَبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے۔

۶۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور اَخَذَ بھی افعالِ مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اُن کے بعد اَنْ نہیں آتا۔ ان سب کے معنی ہیں "شروع کرنا" یا "کرنے لگنا": اَخَذَ الطِّفْلُ یَمْشِیْ (بچہ چلنے لگا)۔

مشق نمبر ۴۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) عَسٰی اللّٰهُ اَنْ یَشْفِیَکَ (اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کردے)۔

(۲) تَکَادُ السَّمٰوَاتُ یَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)

(۳) اَوْشَکَ اَنْ یُفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)

ان کی تحلیل اس طرح کرو:۔

(عَسٰی) فعلِ مقاربہ،

(اللّٰه) فعلِ مقاربہ کا اسم،

(اَنْ) حرفِ ناصب مضارع،

(یَشْفِیْ) فعلِ مضارع معروف، منصوب ہے اَنْ کی وجہ سے، اس میں ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے جو لفظ اللہ کی طرف راجع ہے اور وہی اس کا فاعل ہے،

(کِ) ضمیرِ منصوب متصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول ہے، اس لئے اسے منصوب المحلّ کہیں گے۔

فعلِ مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہے عَسٰی کی محلًا منصوب، عَسٰی اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

اِسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو۔ لیکن خیال رکھو کہ تیسرے جملہ میں فعلِ مقاربہ کی خبر مقدّم ہے اور اسم مؤخر۔

Marfat.com

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۷

اَبٰی (یَأْبٰی) انکار کرنا اَحْرَقَ جلانا اَسْفَرَ (ا) صبح کا خوب اجالا ہونا اَقْبَلَ متوجہ ہونا۔ کسی کی طرف منہ کرنا اَنْفَقَ (ا) خرچ کرنا	اَذَابَ (و=ا) پگھلانا اِشْتَعَلَ (۷) بھڑکنا خَیْلٌ (اسم جمع ہے) گھوڑے دُوْنَ بغیر۔ سوا رُکُوْبٌ سواری
بَادَرَ (۳) جلدی کرنا بَعَثَ (ف) بھیجنا۔ اٹھانا تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا جَرٰی (ض۔ی) جاری ہونا۔ دوڑنا خَصَفَ (ض) پلٹانا طَارَ (ی۔ض) اڑنا فَاقَ (و۔ن) بڑھ جانا (مرتبہ میں) فَقِهَ (س) سمجھنا قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا) لَامَ (و۔ن) ملامت کرنا وَقَعَ (یَقَعُ) گرنا۔ واقع ہونا اُمْنِیَّةٌ (جـ اَمَانِیُّ) آرزو حَطَبٌ جلانے کی لکڑی	سِبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔ گھڑ دوڑ شَابٌّ (جـ شُبَّانٌ) جوان عَادِیٌّ معمولی غَزَالٌ ہرن فَرَجٌ کشادگی فَرَحٌ یا فَرْحَةٌ خوشی مَقَامٌ مَحْمُوْدٌ جس مقام سے جناب رسولِ خدا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے شفاعت کی التماس کریں گے هَوْنٌ وقار. نرمی وَرَقٌ پتہ کتاب کا ورق وَطْأَةٌ شدت

مشق نمبر ۴۶

(۱) کِدْنَا نَطِیْرُ مِنَ الْفَرَحِ (۲) اَوْشَکَتْ اَمَانِیُّ الْکَسْلَانِ تَقْتُلُهُ لِاَنَّ یَدَیْهِ تَأْبَیَانِ الْعَمَلَ (۳) اَخَذَتْ اَلُوْمُ نَفْسِیْ (۴) لَمَّا اَسْلَمَ عَمَّارُ کَانَ کُفَّارُ مَکَّةَ یُحْرِقُوْنَهٗ

بِالنَّارِ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ وَيَدْعُوْلَهٗ (۵) كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْأَةُ الْحَرِّ (٦) يُوْشِكُ الْحَرُّ يُذِيْبُ الْاَجْسَامَ (۷) اَخَذْنَا نُصْلِحُ ثِيَابَنَا وَاَسْلِحَتَنَا (۸) عَسَيْنَ اَنْ يَحْضُرْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفَحُّصِ اَحْوَالِ اَوْلَادِهِنَّ (۹) تَكَادُ الْمَرْءَةُ تَفُوْقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ (۱۰) اِذَا اَسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْاَزْهَارَ وَالْاَثْمَارَ (۱۱) كِدْنَ يَمُتْنَ مِنْ شِدَّةِ الْاَلَمِ

(۱۲) عَسَى الْهَمُّ الَّذِيْ اَمْسَيْتُ فِيْهِ ... يَكُوْنُ وَرَاءَهٗ فَرَجٌ قَرِيْبٌ

(۱۳) اِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِيْ عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ ... اِلَيْهِ بِوَجْهٍ اٰخِرَ الدَّهْرِ تُقْبِلُ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱۴) فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ (۱۵) عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (۱٦) طَفِقَا [اٰدَمُ وَ حَوَّآءُ] يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (۱۷) عَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ (۱۸) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ (۱۹) لَايَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا (۲۰) عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا (۲۱) قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَنْ لَا تُقَاتِلُوْا (۲۲) ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ.

مشق نمبر ۴۷

تنبیہ ۔ ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:۔

كان لی حصان عربیّ جميل المنظر سمّيناه بالغزال' لانّهٗ كان سريع السّير' حتّى كادان يسبق السّيّارات' وكان الايزال يسبق الخيل فی السّباق[1]' وفاز بكثير من الانعامات' حتّى صرت غنيًا بسببه.

يومًا رأيتهٗ قد اصبح مريضا واوشک ان يموت' فظلّ قلبی متألّما' وبادرت الٰی علاجه وانفقت عليه الف ربيّة ليعود الٰی حاله السابق' لٰكن

(۱) گھڑ دوڑ

لم يعد صحيحاً كما كان اوّلاً، وما انفكّت واحدة من رجليه ضعيفة فلم يبق اهلاً للمسابقة، لكنّه ما برح يجرى جرياً[1] عاديّا. فلم ازل استعمله للرّكوب مادام شابّا قويا.

وكان ولدى الصغير يركبه فيفرح ويصهل ليسر الولد، ويمشيبه هونالكيلا يخاف الولد ولا يقع على الارض.

وكان يفهم القول والاشارة كالانسان و يفعل مايقال له، فكانّ ذلك الحيوانَ كان يجيبنا بغير اللّسان. وفى السّنة الماضية مرض و مات فتأسفنا كثيرا. و بعد ذلك الحصان ماوجد نامثله الى الآن.

اشعار

انّ الغزال حصاننا	قد كان كالانسان
هو كان يفهم قولنا	ويجيب دون لسان
ولد صغير يركبه	فيسرّ كالفرحان
يمشى و يصهل فرحة	يجرى بالاطمئنان

---

(۱) معمولی چال

اَلدَّرْسُ الْاَرْبَعُوْنَ

(۱) اَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ

۱۔ نِعْمَ (دراصل نَعِمَ) مدح (تعریف) کے لئے ہےاور بِئْسَ (دراصل بَئِسَ) مزمت کے لئے۔ان کا فاعل اکثر معرف باللام ہوتا ہے یا وہ اسم جو معرّف باللام کیطرف مضاف ہو۔فاعل کے بعد ایک اور اسم ہوتا ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذّم ہوتا ہے: نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے) بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم مرد کا برا غلام ہے) ان مثالوں میں خالد اور عاصم کو مبتدا مؤخّر سمجھتے ہیں اور فعل و فاعل مل کر خبر مقدّم مانتے ہیں۔

۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شیئی) آتا ہے: نِعِمَّا هِيَ (دراصل نِعْمَ مَاهِيَ =اچھی چیز ہے وہ) اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے: نِعْمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اس صورت میں نعم کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے اور رجلا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اسی لئے منصوب ہے (تمیز کا بیان چوتھے حصے میں آئے گا) فعل و فاعل اور تمیز مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبرِ مقدّم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے وہ مبتدا مؤخّر ہے۔مبتدا اور خبر مل کر جملئہ اسمیہ ہوا۔

۳۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذّم کو حذف کر دیتے ہیں۔
نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَيُّوْبُ =ایوب اچھا بندہ ہے) نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِيْرُ [اَللّٰهُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے)۔
نِعْمَ کا مونث نِعْمَتْ اور بِئْسَ کا بِئْسَتْ ہے: نِعْمَتِ الْاِبْنَةُ فَاطِمَةُ وَبِئْسَتِ الْمَرْءَةُ غَادِرَةُ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بری عورت ہے)۔

۴۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔فاعل کی وحدت، تثنیہ اور

Marfat.com

جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۵۔ حَبَّذَا (اچھا ہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَا حَبَّذَا اور سَاءَ کو بِئْسَ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبَّذَا الْاِتِّفَاقُ وَلَا حَبَّذَا (یا سَاءَ) الْاِخْتِلَافُ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف برا ہے)۔

تنبیہ ۱۔ حَبَّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے۔

تنبیہ ۲۔ سَاءَ (برا ہونا۔ برا لگنا۔ بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے اور اس کی گردان قَالَ یَقُوْلُ کی طرح ہوتی ہے۔

(۲)۔ صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ

تعجب کے دو صیغے

ا۔ مَا اَفْعَلَهٗ اور اَفْعِلْ بِهٖ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِیْغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجب کے دو صیغے) کہتے ہیں۔ مَا اَحْسَنَهٗ یا اَحْسِنْ بِهٖ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے) اسی طرح ہٗ اور ہٖ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسمِ ظاہر (مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ یا جمع) لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا: مَا اَحْسَنَ رَشِیْدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور اَحْسِنْ بِرَشِیْدٍ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے)۔ مَا اَطْوَلَ الرَّجُلَیْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔ اَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی کوتاہ ہیں)۔

۲۔ مَا اَحْسَنَ رَشِیْدًا کے لفظی معنی ہوں گے ''کس چیز نے حسین (صاحب حسن) بنایا رشید کو'' گویا تعجب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو پوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ ''رشید کتنا حسین ہے''۔

اَحْسِنْ بِرَشِیْدٍ کے لفظی معنی ہوں گے ''رشید کو حسین سمجھ'' یعنی رشید اتنا حسین ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حسن کا اعتراف کرے۔ اس میں ب زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کیلئے بڑھایا گیا ہو۔

Marfat.com

تنبیہ ۱۔ نحوی نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے۔ مگر اس ناچیز موکف کی سمجھ میں یہی اسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔اس کی ترکیب ابھی مشق نمبر ۴۸ میں لکھی جائے گی۔

۳۔ ماضی کے لئے کَانَ اورمستقبل کے لئے یَکُوْنُ بڑھا کر بولتے ہیں: مَا کَانَ اَجْمَلَ مَنْظَرَ الرِّیَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا یَکُوْنُ اَطْیَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا)۔

۴۔ ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے اور ثلاثی مجرّد کے جو مادّے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں ان سے بھی تعجب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے۔لیکن ان کے مصدروں پر اَشَدَّ یا اَشْدِدْ یا اَعْظَمَ یا اَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں: مَا اَشَدَّ اِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علماء کو کتنی بڑی عزت دیتے ہیں)' اَعْظِمْ بِمُسَابَقَةِ الْمُبَذِّرِ اِلَی الْفَقْرِ (فضول خرچی کرنے والا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے) مَا اَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الاِبْنَةِ (لڑکی کا رخسار کیا ہی سرخ ہے) مَا اَشَدَّ عَمَی الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۴۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

(۱) مَا اَحْسَنَ رَشِیْدًا

(۲) اَحْسِنْ بِرَشِیْدٍ

اس طرح:۔

(مَا) اسم تعجب ہے'مبنی' محلًا مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے' (اَحْسَنَ) فعل ماضی' مبنی ہے فتحہ پر'اس میں ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے جو مَا کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلًا مرفوع' (رَشِیْدًا) مفعول ہے اس لئے منصوب۔

فعل و فاعل و مفعول ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ہے محلًا مرفوع' مبتدا و خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

(اَحْسِنْ فعل امر ' تعجب کے لئے ہے' مبنی ہے سکون پر'

Marfat.com

اس میں ضمیر اَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جو فعل ہے محلًا مرفوع، (ب) حرف جارّ ہے۔ اِس جگہ زائد واقع ہوا ہے۔

(رَشِيْدٍ) بظاهر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لئے منصوب المحل ہے

فعلِ تعجّب فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۸

اَوَّابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا خدا کی طرف	رَابِعَةَ عَشْرَةَ چودھویں
اَخْفٰی (ا) چھپانا	شِرْكٌ شریک کرنا
اِبْيِضَاضٌ سفیدی (اِبْيَضَّ کا مصدر)	شَفَقٌ غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے کی سرخی
خِيَارٌ ککڑی۔ کھیرا	عَاذِرٌ عذر قبول کرنے والا
عَاذِلٌ ملامت کرنے والا	مَا اَجْوَدَ کیا ہی عمدہ ہے (جَيِّدٌ سے بنا ہے)
عَاقِبَةٌ انجام	مُرْتَفَقٌ آرمگاہ
عَشِيْرٌ دوست۔ رشتہ دار	مُشْرِكٌ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص صفتوں یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا
قُتِلَ وہ ہلاک کیا جائے (بددعا ہے)	مَقْتٌ غصہ
قُصْوَاءُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام ہے	مَوْلٰی آقا
مَا اَحْلٰی کیا ہی میٹھا ہے (حُلْوٌ سے بنا ہے)	هَوٰی محبت، عشق، خواہش
مَا اَرْدَءَ کیا ہی ردی ہے (رَدِیٌّ سے بنا ہے)	

مشق نمبر ۴۹

(۱) نِعْمَ هٰؤُلَاءِ الْاَوْلَادُ مَا اَحْسَنَهُمْ (۲) بِئْسَ هٰذَا الْخِيَارُ مَا اَرْدَاَهُ (۳) نِعْمَ الصِّدْقُ وَنِعْمَتْ عَاقِبَتُهُ وَبِئْسَ الْكِذْبُ وَبِئْسَتْ عَاقِبَتُهُ (۴) حَبَّذَا اِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَا حَبَّذَا عِصْيَانُهُمَا (۵) سَاءَتِ الْمَرْءَةُ؟ سَلْمٰى مَا اَقْبَحَهَا (۶) مَا

Marfat.com

اَسْبَقَ الْفَاسِقَ اِلٰی مَقْتِ اللّٰہِ (۷)مَا اَکْبَرَ مَقْتَ اللّٰہِ عَلَی الْمُشْرِکِ (۸)مَا اَحْسَنَ ھٰذِہِ الْمَرْءَ ۃَ وَمَا اَقْبَحَ تِلْکَ الْاِبْنَۃَ (۹)ھٰذَا الْکِتَابُ سَھْلٌ وَمَا اَسْھَلَہٗ وَ تِلْکَ الْکُتُبُ صَعْبَۃٌ وَمَا اَصْعَبَھَا (۱۰)نِعْمَتِ النَّاقَۃُ قَصْوَاءُ مَا اَجْوَدَھَا (۱۱)مَااَشَدَّ تَکْرِیْمَ الْعُلَمَاءِ وَمَا اَعْظَمَ تَذْلِیْلَ الْجُھَلَاءِ (۱۲)نِعْمَ الْوَلَدُ اَنْتَ وَمَا اَحْسَنَکَ (۱۳)اَعْظِمْ بِعِلْمِہٖ وَاَشْدِدْ بِجَھْلِکَ (۱۴)نِعْمَتِ الشَّجَرَۃُ نَخْلَۃٌ (۱۵)مَا اَشَدَّ حُمْرَۃَ الشَّفَقِ الْبَارِحَۃَ (۱۶)مَا یَکُوْنُ اَعْظَمَ ابْیِضَاضَ نُوْرِ الْقَمَرِ فِی اللَّیْلَۃِ الرَّابِعَۃَ عَشَرَۃَ (۱۷)اَلْمِدَادُ فِیْ ھٰذِہِ الدَّوَاۃِ [یا الْمِحْبَرَۃِ] اَسْوَدُ مَا اَشَدَّ سَوَادَہٗ (۱۸)سَرَّنِیْ مَاسَمِعْتُ وَسَاءَ نِیْ مَارَاَیْتُ (۱۹)اَلَا! حَبَّذَا عَاذِرِیْ فِی الْھَوٰی. وَلَا حَبَّذَا الْعَاذِلُ الْجَاھِلُ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۲۰)قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَکْفَرَہٗ (۲۱)اَسْمِعْ بِہٖ وَاَبْصِرْ (۲۲)بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا (۲۳)نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّہٗ اَوَّابٌ (۲۴)لَبِئْسَ الْمَوْلٰی وَ لَبِئْسَ الْعَشِیْرُ (۲۵)بِئْسَمَا اشْتَرَوْابِہٖ اَنْفُسَھُمْ (۲۶)اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا ھِیَ وَاِنْ تُخْفُوْھَا وَ تُؤْتُوْھَا الْفُقَرَاءَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ (۲۷)سِیْئَتْ وُجُوْہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا.

مشق نمبر ۵۰

اُردو سے عربی میں ترجمہ کریں

(۱) یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے (۲) وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی خوبصورت ہے (۳) محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے (۴) شرک بری چیز ہے اور کتنی بری ہے (۵) یہ تربوز نکما ہے اور کیا ہی ردی ہے (۶) میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے (۷) نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے (۸) گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے (۹) سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے اور بخل بری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی برا ہے (۱۰) برا ہے فضول خرچ اور برا ہے فضول خرچی کا انجام (۱۱) تمہارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے۔

Marfat.com

مشق نمبر ۵۱

كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ اِلٰى اَبِيْهِ

سَيِّدِى الْوَالِدَ الْاَمْجَدَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. بَعْدَ اِهْدَاءِ وَاجِبِ الْاِحْتِرَامِ اَعْرِضُ لِحَضْرَتِكَ اَنِّىْ طَالَمَا[1] تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكْتُبَ اِلَيْكَ رِسَالَةً تَسُرُّكَ وَاُمِّى الْمُحْتَرَمَةَ وَجَمِيْعَ اَهْلِ الْبَيْتِ .وَحَيْثُ اِنِّىْ ظَفِرْتُ[2] الْيَوْمَ بِمُنَاىَ[3] بَاَوْرْتُ بِهٖ لِمَسَرَّتِكُمْ اَجْمَعِيْنَ.

اَوَّلًا، اَنِّىْ تَمَّمْتُ بِحَوْلِ[4] اللّٰهِ وَ قُوَّتِهٖ مَعْرِفَةَ الْاَفْعَالِ وَاَقْسَامِهَا فَالْاٰنَ اَنَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَعْرِفَ عَنْ كُلِّ فِعْلٍ زَمَانَهٗ وَصِيْغَتَهٗ وَ قِسْمَهٗ وَلِهٰذَا قَدِازْدَادَتْ لِىْ قُوَّةُ الْفَهْمِ وَالتَّكَلُّمِ فِى الْعَرَبِيَّةِ.

ثَانِيًا، اُبَشِّرُكُمْ جَمِيْعًا بِغَايَةِ السُّرُوْرِ اَنِّىْ نِلْتُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تعالىٰ وَبِبَرَكَةِ دُعَائِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِى الْاِمْتِحَانِ وَالْمَزِيْدُ اَنِّىْ صِرْتُ الْاَوَّلَ فِىْ فَصْلِىْ.

يَا اَبِى الْمُحْتَرَمَ! اِنِّىْ لَا اَقْدِرُ اَنْ اَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ قِصَّةِ الْاِمْتِحَانِ، وَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ اَجْرٰى[5] حَضَرَاتُ الْمُفَتِّشِيْنَ اِمْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَّابِ فِى الْمَوَادِّ الَّتِىْ تَلَقَّوْهَا فِىْ مُدَّةِ ثَلٰثَةِ الْاَشْهُرِ الْمَاضِيَةِ، وَاسْتَمَرَّ الْاِمْتِحَانُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَعْنِى[6] قَبْلَ اَمْسِ وَاَمْسِ وَالْيَوْمَ اِلَى الْعَصْرِ. ثُمَّ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ الْمُفَتِّشُوْنَ وَالْاَسَاتِذَةُ، فَدَعَا الْمُدِيْرُ التَّلَامِذَةَ فَصْلًا بَعْدَ فَصْلٍ وَاَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهٖ[7] وَ نَتِيْجَةِ اِمْتِحَانِهٖ.

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ فَصْلِىْ وَاصْطَفَّ[8] التَّلَامِذَةُ اَعْلَنَ الْمُدِيْرُ اَنِّىْ كُنْتُ الْاَوَّلَ فِىْ فَصْلِىْ. فَتَوَجَّهَتْ نَحْوِى[9] الْوُجُوْهُ وَشَخَصَتْ[10] اِلَىَّ الْاَبْصَارُ وَرَمَقَنِىْ[11] الْمُدِيْرُ بِعَيْنِ الرِّضَا وَالسُّرُوْرِ وَقَالَ "اَكْرِمْ بِتِلْمِيْذٍ مُجْتَهِدٍ قَدْ عَرَفَ الْغَرَضَ

---

(۱) عرصہ دراز سے۔ (۲) ظَفِرَ (س) کامیاب ہونا۔ (۳) مُنٰی آرزو۔ (۴) طاقت۔ (۵) جاری کرنا۔ (۶) عَنٰی یعنی قصد کرنا۔ مراد لینا۔ (۷) یہاں دَرَجَۃ کے معنی نمبر کے ہیں۔ (۸) اِصْطَفَّ ۔ اِصْتَفَفَ ۔ (۹) صف باندھنا۔ (۱۰) طرف۔ (۱۱) نظر کی ٹکٹکی بندھ جانا۔ (۱۲) کن انکھیوں سے دیکھنا۔

Marfat.com

مِنْ وُجُوْدِهٖ فِی الْمَدْرَسَةِ وَجَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهٖ نُصْبَ الْعَيْنِ، نِعْمَ التِّلْمِيْذُ اَنْتَ وَمَا اَعْقَلَكَ، بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ يَا بُنَیَّ وَوَفَّقَكَ لِخَيْرِ الْاَعْمَالِ".

اَمَّا اَنَا يَا وَالِدِیْ! فَبَقِيْتُ كَاَنِّیْ مَلَكْتُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَشَرَعَ قَلْبِیْ يَرْقُصُ وَّ كِدْتُ اَطِيْرُ بِالسُّرُوْرِ، وَ تَحَوَّلَ تَرَحِیْ فَرَحًا، وَالْجُرْحُ[1] الَّذِیْ كَانَ اَصَابَنِیْ بِالسُّقُوْطِ[2] فِی الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِیْ صَارَ مُنْدَمِلًا.

يَا اَبَتِ! بِمَا اَنَّكَ عَوَّدْتَنِیْ[3] عَلٰی اَدَاءِ شُكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ[4] عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَی الْمَسْجِدِ وَ صَلَّيْتُ رَكْعَتَیِ الشُّكْرِ وَحَمِدْتُ اللّٰهَ كَثِيْرًا عَلٰی مَا اَسْبَغَ[5] عَلَیَّ مِنْ نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ.

وَلِمَا اَنَّ فِی الْمَدْرَسَةِ عُطْلَةً غَدًا وَ بَعْدَ الْغَدِ نَطْلُعُ مَعَ الْاَسَاتِذَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَی الْجِبَالِ الْقَرِيْبَةِ وَنَلْبَثُ هُنَاكَ يَوْمَيْنِ. ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ. اِنَّمَا قَصَصْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ وَطَوَّلْتُ الْمَكْتُوْبَ لِيَزِيْدَ انْبِسَاطُكُمْ[6] جَمِيْعًا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ.

هٰذَا☆. وَاُهْدِیْ اِلَی السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَاِخْوَتِیْ وَاَخَوَاتِیْ سَلَامًا[7] مَحْفُوْفًا بِاَشْوَاقِ مُشَاهَدَتِكُمْ اَجْمَعِيْنَ.

اَطَالَ اللّٰهُ ظِلَّ عِزِّكَ وَعَاطِفَتِكَ عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِيْعِ اَهْلِ الْبَيْتِ.

وَالسَّلَامُ.

اِبْنُكَ الْمُطِيْعُ
محمّد رفیع

---

(۱) جُرح زخم۔ (۲) گر جانا۔ ٹھیک ہوجانا (۳) عود عادت ڈالنا (۴) صاحب جلال ہونا۔ (۵) خوب عطا کرنا (۶) اِنْبِسَاطٌ خوشی۔ (۷) حف (ن) ہر طرف سے لپیٹ لینا (۸) دیکھنا۔ ملاقات کرنا ☆ یہ ہے جو کہہ چکا اور اس کے علاوہ--

سوالات نمبر ١٦

(١) افعالِ ناقصہ و تامّہ کی تعریف کرو۔ درس نمبر۳۲ میں افعالِ ناقصہ کیسے ہیں؟

(٢) افعالِ ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟

(٣) اِنَّ کے اَخوات کیا ہیں؟

(۴) افعالِ ناقصہ کا عمل کیا ہے اور اِنَّ اور اُس کے اخوات کا عمل کیا ہے۔ یعنی ان کے اثر سے جملہ اسمیّہ کے اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۵) اِنَّ اور کَانَ کے عمل میں فرق کیا ہے؟

(٦) ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں کَانَ یا اُس کے اخوات کا استعمال ہوا ہو۔

(٧) ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں اِنَّ یا اُس کے اخوات کا استعمال ہوا ہو۔

(٨) افعالِ ناقصہ اور افعال مقاربہ میں کیا فرق ہے؟

(٩) افعالِ مقاربہ میں کون کون سے فعل کے بعد ان آتا ہے؟

(١٠) افعالِ مقاربہ سے دس جملے مرتب کرو۔ پانچ ان کے ساتھ اور پانچ بغیر ان کے۔

(١١) افعالِ مدح کون سے ہیں اور افعال ذمّ کون کون سے ہیں؟

(١٢) افعالِ مدح و ذمّ سے دس جملے مرتب کرو۔

(١٣) ان جملوں کو تحلیل کرو:۔

قَدْ [1] يُمْسِى الْعَدُوُّ صَدِيْقًا. كُنْتُمْ [2] خَيْرَ اُمَّةٍ. كَادَ [3] الْاَعْدَاءُ يُوَلُّوْنَ اَدْبَارَهُمْ. نِعْمَت [4] الْبِنْتُ صِدِّيْقَةُ. عَسٰى [5] اَنْ يَنْزِلَ الْحُجَّاجُ عَلَى السَّاحِلِ. دُمْتُمْ [6] سَالِمِيْنَ. مَا [7] بَرِحْنَا نَتَعَلَّمُ الْقُرْاٰنَ مَا [8] اَجْمَلَ وَجْنَتَيْهِ. اَخَذَ [9] الْمُفَتِّشُ (انسپکٹر) يَكْتُبُ اَسْمَاءَ الْاَوْلَادِ. نِعْمَ [10] الْعَبْدُ. اَعْظِمْ [11] بِعِلْمِ عَلِيٍّؓ.

(١۴) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ:۔

تنبیہ ۔ جو الفاظ سابق میں نہیں گذرے ہیں انکے معنی حاشیے پر لکھ دیئے ہیں۔

کان لاسرة غنية صبى لم تبلغ سنه خمس سنين، و كان جميلا و ما

اجملہ. فبات ليلة من ليالى الشتاء بغير لحاف،[1] فاصبح مريضا بالزكام والحمّى واوشك ان يموت. فظلّ الوالدان مغمومين و دعوا الطبيب، فجاء وشخص،[2] ثمّ التفت الى ابويه وقال لا بأسَ ان شاء اللّٰه تعالىٰ. انما مسّه البرد، سيبرئ[3] بحول اللّٰه تعالىٰ الى الغد. ثمّ اعطى دواء واَشْرب[4] المريض شربةً واحدة بيده و ذهب فاضحى الصبىّ بعد ساعة قد فتح عينيه وصار ينظر الى ابويه وجعل يتبسّم، ففر هار فرج جميع اهل الاسرة، حتّٰى كادوا يطيرون فرحا وير قصون سرورا. ثم اعطوه الدواء كما هداهم الطبيب. حتّٰى انّه بفضل اللّٰه امسى الصبىّ صحيحا.

فحمدوا اللّٰه حمدا اكثيرا وتصدّقوا اموالا كثيرة فى سبيل اللّٰه الذئى يشفى المرضىٰ.

---

(۱) لحاف رضائی۔ (۲) تشخیص کیا۔ (۳) بری (س) تندرست ہوجانا۔ (۴) پلایا۔

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ الحَادِیْ وَالاَرْبَعُوْنَ

اَلــضَّـــمَـــائِـــرُ

۱۔ ضمیر وہ مختصر سالفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ یا تو متکلم کے لئے ہو :انا' نحن. یا مخاطب کے لئے: اَنْتَ' اَنْتُمْ یا غائب کے لئے: هُوَ' هُمَا' هُمْ.

تنبیه ۱۔ متکم بات کرنے والا: اَنَـا' مخاطب جس سے بات کی جائے: اَنْتَ اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز ہے جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ.

تنبیه ۲۔ ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں سے اکثر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو۔

۲۔ لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ مُنْفَصِلَه اور مُتَصِلَه.

۱۔ منفصله تلفظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: اَنَـا' اَنْتَ' هُوَ وغیرہ اور اِیَّایَ' اِیَّاکَ' اِیَّاهُ وغیرہ (دیکھو درس ۶ اور ۱۵)

۲۔ ضمائرِ متصله کا تلفظ مستقل نہیں ہو سکتا بلکہ کسی اسم یا فعل یا حرف کے ساتھ مل کر بولی جاتی ہیں: کِتَـابِیْ' کِتَابُنَا میں ی اور نَـا کَتَبْتُ' کَتَبْنَا میں تُ اور نَا. لِیْ' لَنَا میں ي اور نَا۔

۳۔ ضمائر تو مبنی ہیں۔ ان پر کوئی اعراب نہیں آ سکتا۔ مگر محل اعراب کے اعتبار سے ان کی بھی تین قسمیں ہو جاتی ہیں (۱) موفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں (۲) منصوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالت نصبی میں واقع ہوں اور (۳) مجرور جو حرفِ جرّ کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔ مثالیں اوپر کے فقرے میں گذریں۔

مرفوع اور منصوب تو متّصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی۔ مگر مجرور صرف

Marfat.com

متّصل ہوا کرتی ہیں۔

۴۔ اس طرح ضمائر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں:۔

(۱) ضمیر مرفوع متصل وہ ضمیریں ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں: کَتَبَ، کَتَبَا، کَتَبُوْا الخ (دیکھو درس ۱۴۔۴) اور یَفْتَحُ، یَفْتَحَانِ، یَفْتَحُوْنَ (دیکھو درس ۱۵۔۲)۔

(۲) ضمیرِ مرفوع مُنفصل: ھُوَ، ھُمَا، ھُمْ، ھِیَ الخ (دیکھو درس ۶)

(۳) ضمیرِ منصوب مُتّصل: عَلَّمَهٗ، عَلَّمَهُمَا، عَلَّمَهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵۔۶)

(۴) ضمیرِ منصوب مُنفصل: اِیَّاهُ، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵۔۶)

(۵) ضمیر مجرور متصل: لَهٗ، لَهُمَا، لَهُمْ، کِتَابُهٗ، کِتَابُهُمَا الخ (دیکھو درس ۱۱۔۴)

جہاں تک ممکن ہو ضمائر متصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہئے۔ جب متّصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیرِ متصل آ ہی نہیں سکتی۔ ھُوَ رَجُلٌ۔ یا تاکید کے لئے: ذَھَبْتَ اَنْتَ (تو ہی گیا)۔ منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کے لئے ہوا کرتا ہے: اَعْطَیْتُکَ اِیَّاکَ (میں نے تجھی کو دیا)، اِیَّاکَ نَعْبُدُ (ہم خاص تجھی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں۔

الضَّمِیْرُ البَارِزُ والْمُسْتَتِرُ

ضمائرِ مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں) دو قسم کی ہیں:۔

(۱) بارز [ظاھر] جن کے لئے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: کَتَبْتُ میں تُ اور کَتَبْنَا میں نَا، یَکْتُبَانِ میں الف، تَکْتُبِیْنَ میں ی ضمیرِ بارز ہیں۔ اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

تنبیہ ۳۔ مضارع کے سات صیغوں میں نونِ اعرابی آتا ہے وہ نہ ضمیر ہے نہ ضمیر کا جزو کیونکہ حالت نصبی اور جزمی میں وہ نون حذف ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۲۰۔۳)

(۲) مُسْتَتِر [پوشیدہ] وہ ضمیریں ہیں جن کے لئے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنیٰ میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں: کَتَبَ کے معنی ہیں ''اُس نے لکھا'' مگر ''اُس'' کے لئے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یَکْتُبُ ''وہ لکھتا ہے یا لکھے گا'' یہاں بھی ''وہ'' کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ ان میں ھُوَ پوشیدہ ہے اور وہ محلًّا مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے۔

۵. ماضی کے دو صیغوں کَتَبَ اور کَتَبَتْ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں یَکْتُبُ، تَکْتُبُ [واحد مونث غائب] تَکْتُبُ [واحد مذکر مخاطب] اَکْتُبُ اور نَکْتُبُ میں ضمیریں ''مُسْتَتِر'' ہیں۔ امر حاضر اور نہی حاضر کے پہلے صیغے [اُکْتُبْ اور لَا تَکْتُبْ] میں بھی اَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بارز ہیں۔

تنبیہ ٤۔ یاد رکھو کَتَبَتْ میں تْ محض تانیث کی علامت ہے۔ ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر یا تانیث کے لئے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں۔

نُوْنُ الْوِقَایَةِ

٦۔ یائے متکلّم (ضمیر متکلم کی ی) کے پہلے چند مواقع میں ایک نون بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایة (بچاؤ کا نون) کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیر سے بچالیتا ہے۔

ماضی، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یائے متکلم لگانے کی ضرورت پڑے پہلے یہ نون اس ی پر لگا دینا چاہئے: عَلَّمَنِیْ، عَلَّمُوْنِیْ، عَلَّمْتَنِیْ، یُعَلِّمُنِیْ، یُعَلِّمَانِنِیْ، تُعَلِّمُوْنَنِیْ، عَلِّمْنِیْ، عَلِّمِیْنِیْ اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیر سے محفوظ رہ جاتا ہے۔

Marfat.com

بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی من [1]، عن اور ان اوراس کے اَخوَات کے ساتھ بھی آتا ہے: مِنِّیْ (= مِنْ نِیْ)، اِنَّنِیْ، کَاَنَّنِیْ، لَیْتَنِیْ، لٰکِنَّنِیْ (کبھی لٰکِنِّیْ) البتہ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے اکثر لَعَلِّیْ کہا جاتا ہے۔ اِنَّنِیْ کو بھی زیادہ تر اِنِّیْ کہتے ہیں۔

ضَمِیْرُ الشَّأْن

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مَرْجَعْ نہیں ہوتا۔ یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لوٹے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکر یا مؤنث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر الشَّأْن یا ضمیر الشّان کہتے ہیں اور مونث ہو تو ضمیر القِصّة کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اسکے معنی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کئے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں ''بات یہ ہے'' مثلاً هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے)، فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ (کیونکہ ''بات یہ ہے'' کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں)۔

تنبیہ ۵۔ بھولنا نہیں عربی زبان میں پہلے مرجع کا ذکر ہو چکا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے۔

ضمیرِ فاصل

۹۔ جب خبر معرفہ ہو اور صفة کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیرِ مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہئے۔ جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزی دینے والا ہے)، اُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)۔

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکبِ توصیفی بن جائے گا اور مطلب ہی بَدَل جائے گا۔ اسی لئے اس کو ضمیر فاصل یعنی دائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفة میں فرق کر دیتی ہے۔

اسی طرح خبر کی جگہ اَفعَلُ التَّفضِیْل کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر

(۱) مِنْ، عَنْ اور لَیْتَ کے ساتھ نون وقایہ لازمی طور پر آتا ہے

Marfat.com

بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدٌ هُوَ اَفْضَلَ مِنْ خَالِدٍ.

مشق نمبر ۵۲

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

(۱) اَنْتَ تُكْرِمُنِیْ

(اَنْتَ) ضمیر مورفوع منفصل، واحد مذکر مخاطب، مبتدا ہے۔

(تُكْرِمُ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔اس میں ضمیر ''اَنْتَ'' مستتر ہے،

(نِیْ) نونِ وقایہ کا ہے،(ی) ضمیر منصوب متصل، واحد متکم، مفعول ہے،فعل، فاعل اورمفعول مل کرجملہ فعلیہ ہوکرخبر. یہ جملہ محل رفع میں ہے مبتدااور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(۲) اَنُلْزِمُكُمُوْهَا؟[1] (کیاہم لپٹادیں گےتم سےوہ چیز؟)

(اَ) حرف استفھام. حرف کے لئےاعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا،

(نُلْزِمُ) مضار معروف، جمع متکلم، اس میں ضمیر ''نحن'' مستتر ہے جو فاعل ہے
اس لئے محلاً مرفوع ہے،

(كُمُوْ=كُمْ) ضمیر منصوب متّصل، جمع مخاطب، مفعول ہےاس لئےمحلاً منصوب ہے،

(هَا) ضمیر منصوب متصل، واحد مونث غائب، مفعول ثانی ہے
اس لئےمحلا منصوب ہے،

فعل، فاعل اوردونوں مفعول مل کرجملہ فعلیہ استفھامیہ ہوا۔

---

(۱) اَلْزَمَ (ا) لازم کردینا۔ زبردستی کوئی چیز لپٹادینایا کسی کے سرمنڈھ دینا۔

Marfat.com

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو:۔

(۱) اَنَا اُكْرِمُ الضَّيْفَ	(۴) اَنْتُمَا تَنْصُرَانِ الْمَظْلُوْمَ
(۲) نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ	(۵) هُنَّ يُحْبِبْنَ الْمَدْرَسَةَ
(۳) اَنْتِ تُنَظِّفِيْنَ الْحُجْرَةَ	(۶) هُمْ يَرْحَمُوْنَ الْيَتَامٰى

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل اور ضمیر کی قسمیں پہچانو:۔

(۱) اَعْطَيْتُكَ كِتَابًا	(۴) رَجَعْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ
(۲) وَهَبْتِنِىْ سَاعَةً	(۵) هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ
(۳) مَنَحْتَنِىْ مِقْلَمَةً	(۶) سَافَرْنَ اِلٰى دِهْلِىْ

ذیل کی عبارت میں لفظ نا کون کون سے قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ فَاٰمَنَّا بِهٖ.

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مونث، تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث کی ضمیریں استعمال کرو:۔

هَلْ اَحْضَرْتَ كُتُبَكَ؟ (کیا تو نے اپنی کتابیں لائیں؟)

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۹

اِسْتَمَعَ (۷) کان لگا کر سننا	اِمْلَاقٌ (۱) مفلس ہونا مفلسی
اَوْحٰى (۱) وحی بھیجنا۔ دل میں کوئی بات ڈال دینا	رَهِبَ (س) ڈرنا
	شَطَطٌ عقل وانصاف کے خلاف باتیں
تَجَدَّدَ (۵) نیا ہونا۔ نئی بات پیدا کرنا	صَرَفَ (ض) پھیر دینا۔ ہٹا دینا
تُرَابٌ مٹی	فَشِلَ (س) بزدل۔ کم ہمت ہو جانا
خَشْيَةٌ ڈر	نَفَرٌ چند لوگ
رُشْدٌ ٹھیک بات	

Marfat.com

مشق نمبر ٥٤

پہچانو کہ ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون قسم کی ضمیریں آئی ہیں؟

(۱)اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَفَشِلْتُمْ (۲)فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَسْقَيْنَا كُمُوْهُ (۳)قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى (۴)قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۵)لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا (۶)اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَنْ تُخْلَفَهُ (۷)قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ (۸)وَاَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا (۹)وَاَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ (۱۰)اِنَّهُ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ (۱۱)لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ، نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ (۱۲)وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ [= فَارْهَبُوْنِيْ اِيَّايَ] (۱۳) وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا

(۱۴) يارب مازال لطف منك يشملني ــــ وقد تجد دبى ما انت تعلمه
فاصرفه عني كما عودتني كرما ــــ فمن سواك لهذا العبد يرحمه

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ وَالاَرْبَعُوْنَ

اَلْـمَـوْصُـوْلاتُ

۱۔ اسم موصول[1] ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آ کر مقصود کو متعین کر دیتا ہے۔ اسی لئے اس کا شمار اسماءِ معرفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے سے اس کے معنی کی تعیین ہوتی ہے وہ اس کا صلہ[2] ہے۔

اسماء موصولہ حسب ذیل ہیں:۔

	مذکر	مونث
واحد	اَلَّذِیْ (جو ایک مرد)	اَلَّتِیْ (جو ایک عورت)
تثنیۃ	اَللَّذَانِ / اَللَّذَیْنِ (جو دو مرد)	اَللَّتَانِ / اَللَّتَیْنِ (جو دو عورتیں)
جمع	اَلَّذِیْنَ (جو بہت مرد)	اَللَّاتِیْ یا اَللَّوَاتِیْ یا اَللَّائِیْ (جو بہت عورتیں)

تنبیہ ۱۔ اسماءِ موصولہ سب مبنی ہیں۔ صرف تثنیہ میں عام قاعدے کے مطابق تصرف ہوتا ہے۔

تنبیہ ۲۔ واحد مذکر و مؤنّث اور جمع مذکر میں ایک لام لکھتے ہیں باقی میں دو لام۔ مگر اَللَّائِیْ کو اَلّٰئِیْ بھی لکھتے ہیں۔

۲۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسماء موصولہ کے معنی میں آتے ہیں:۔

مَنْ (جو شخص) عاقل کے لئے مخصوص ہے مذکر مونث دونوں کے لئے۔

مَا (جو چیز) غیر عاقل کے لئے مذکر مونث دونوں کے لئے۔

(۱) موصول۔ جڑا ہوا یعنی جوڑ بغیر یہ اسم اپنے معنی نہیں بتلا سکتا۔ (۲) صلہ جوڑ۔ امداد۔ انعام

Marfat.com

اَيُّ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکر کے لئے۔

اَيَّةٌ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مونث کے لئے۔

تنبیه ۳۔ مذکورہ چاروں الفاظ اسماء استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۲)

تنبیه ٤۔ اسماء موصوله کے معنی اردو میں ''جو، جس، جن، جنھوں، جنھیں، جس کا، جس کی، جس کے، جن کا، جن کی'' وغیرہ محاورے کے مطابق کر لینے چاہئیں۔ اس کے سوا ''وہ، اُس یا اُن'' پہلے بڑھانا پڑتا ہے: رَبُّکَ الَّذِیْ خَلَقَ (تیرا رب ''وہ'' ہے جس نے تجھے پیدا کیا) اُحِبُّ مَنْ یَجْتَھِدُ (میں ''اُس کو'' پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے)۔

۳۔ مَنْ اور مَا اور اَیٌّ اور اَیَّةٌ جملہ میں ہمیشہ مبتدا یا فاعل یا مفعول واقع ہوتے ہیں اور اَلَّذِیْ اور اُس کے تمام صیغے زیادہ تر صفت واقع ہوتے ہیں اگر مبتدا یا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں: مَامَضٰی فَاتَ (جو کچھ گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اس مثال میں ''مَا'' مبتدا ہے۔ فَازَمَنِ اجْتَھَدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اس مثال میں ''مَنْ'' فاعل واقع ہوا ہے۔ عَلَّمْتُ مَنْ کَانَ شَائِقًا (میں نے اس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں ''مَنْ'' مفعول ہے۔

یَعِزُّ اَیُّکُمْ یَجْتَھِدُ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اِس مثال میں اَیٌّ فاعل ہے۔ یُھَانُ اَیُّکُمْ لَا یَجْتَھِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں اَیٌّ مفعول مالم یسم فاعله ہے۔

۴۔ اسمِ موصول میں چونکہ اِبْھَام (معنی کی غیر تعین) ہے۔ اس لئے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو اِبْھَام کو صاف کر دے۔ اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے۔ بغیر صلہ کے موصول نہ مبتدا ہو سکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول. صلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہئے جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائد کہتے ہیں: اَکْرِمِ الَّذِیْ عَلَّمَکَ وَالَّتِیْ عَلَّمَتْکَ وَالَّذَیْنِ عَلَّمَاکَ وَالَّتَیْنِ عَلَّمَتَاکَ وَالَّذِیْنَ عَلَّمُوْکَ وَاللَّاتِیْ عَلَّمْنَکَ وَمَنْ عَلَّمَکَ یا عَلَّمَتْکَ وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهٗ.

Marfat.com

تنبیہ ۳۔ پہلی، دوسری، ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر مستتر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر بارز ہے۔

تنبیہ ٤۔ مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جبکہ وہ مفعول ہو: هٰذَا مَارَأَيْتُهٗ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) هٰذَا مَارَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ٥۔ یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی منفی لانا ہو تو مَنفی بِلَمْ (دیکھو درس ۲۰۔۲) کا استعمال کریں: مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکریہ نہیں ادا کیا۔(الحدیث). مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْلَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا)۔

۵۔ اسمِ موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہئے کیونکہ اسم موصول معرفہ ہوتا ہے: لَقِيْتُ الْوَلَدَ الَّذِىْ تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں اُس لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کر دیتے ہیں: لَقِيْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے)۔ دیکھو اس مثال میں ولدا کے بعد الذی کو حذف کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح اَلْقَاهِرَةُ مَدِيْنَةٌ فِيْهَا عَجَائِبُ كَثِيْرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس میں بہت سی عجائبات ہیں) اس مثال میں مَدِيْنَةٌ کے بعد سے اَلَّتِىْ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ ۷ میں۔

٦۔ اسمِ فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لامِ تعریف (اَلْ) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے: اَلضَّارِبُ زَيْدًا بمعنی اَلَّذِىْ ضَرَبَ[1] زَيْدًا (جس نے زید کو مارا)، اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُهٗ بمعنی اَلَّذِىْ ضُرِبَ غُلَامُهٗ، اَلضَّارِبَةُ بمعنی اَلَّتِىْ ضَرَبَتْ، اَلْمُشَارُ اِلَيْهِمَا بمعنی اَللَّذَانِ اُشِيْرَ اِلَيْهِمَا، اَلْمُشَارُ اِلَيْهِمْ بمعنی اَلَّذِيْنَ اُشِيْرَا اِلَيْهِمْ.

---

(۱) ماضی کی تخصیص نہیں ہے۔ حسب موقع مضارع کے معنی بھی لئے جا سکتے ہیں۔

Marfat.com

مشق نمبر ۵٤

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

۱۔ اَلَّذِیْ یَتَعَلَّمُ یَتَقَدَّمُ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)۔

(اَلَّذِیْ) اسمِ موصول واحد مذکر کے لئے، مبنی ہے۔

(یَتَعَلَّمُ) فعلِ مضارع اس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے وہی فاعل ہے اور اسی کو عائد کہتے ہیں۔

فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر موصول کا صلہ ہوا۔

صِلہ موصول ملکر مبتدا، محلًّا مرفوع،

(یتقدم) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلًّا مرفوع،

فعل اورفاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر، محلًّا مرفوع،

مبتدا وخبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

۲۔ مَامَضٰی فَاتَ (جوگذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا)۔

(مَا) اسم موصول

(مَضٰی) فعلِ ماضی اِس میں ضمیر ھُوَ پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے وہی فاعل ہے۔

فعل وفاعل ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہے موصول کا۔

موصول و صلہ ملکر مبتدا۔

(فَاتَ) فعلِ ماضی، اِس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی موصول کی طرف لوٹتی ہے۔

فعل و فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر.

مبتدا وخبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

۳۔ لَقِیْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحِیَاکَۃَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بننا سیکھا ہے)۔

(لَقِیْتُ) فعلِ ماضی اس میں ضمیر متکلّم فاعل ہے۔

(وَلَدًا) مفعول ہے اورموصوف ہے، منصوب.

Marfat.com

(تَعَلَّمَ) ماضی، واحد مذکر غائب، اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر ہے جو
موصوف کی طرف لوٹتی ہے۔ وہی فاعل ہے۔
(اَلْحِيَاكَةَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے، منصوب،
فعل، فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ وہ کر صفۃ ہے ولد کی،
پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔
۴۔ اَلْمُؤَمَّلُ غَيْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نا معلوم ہے)
(اَلْمُؤَمَّلُ) اس میں (اَلْ) بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول ہے۔
مُؤَمَّلُ بمعنی يُؤَمَّلُ صلہ ہے موصول کا، اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر ہے جو
موصول کی طرف لوٹتی ہے،
موصول اور صلہ ملکر مبتدا، مرفوع،
(غَيْبٌ) خبر، موفوع، مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔
(۵) ان جملوں کی ترکیب تم خود کرو:۔ هٰذَا الَّذِیْ سَرَقَ، اِحْتَرِمِیْ مَنْ عَلَّمَتْكِ،
اَلسَّارِقُ تُقْطَعُ يَدُهٗ.

سلسلة الالفاظ نمبر ٤٠

اَتْقَنَ (ا) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا	اِرْتَابَ (۷۔ی) شک کرنا
اِحْتَقَرَ (۷) اِسْتَحْقَرَ حقیر جاننا	اَسْكَرَ (ا) نشہ سے بیہوش کر دینا
اِحْتَاجَ (۷۔و) حاجتمند ہونا	اِسْتَوٰى (۱۰۔ی) برابر ہونا۔ قابض ہونا
اِنْتَسَبَ (۷) نسبت رکھنا۔ تعلق رکھنا	اِتْقَنَ (ا) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا
اِلْتَبَسَ (۷) مشتبہ ہونا۔ شبہ پڑ جانا	قَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا
اِنْتَصَرَ (۷) مدد دینا۔ غالب ہونا	كَالَ (ض۔ی) ناپنا۔ کیل ناپ
اَنْفَقَ (ا) خرچ کرنا	نَفِدَ (س) ختم ہو جانا۔ ہو چکنا
بَنٰى (ض۔ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا	اُمَّةٌ (جـ۔ اُمَمٌ) جماعت۔ قوم
بَغٰى (ض۔ی) چاہنا۔ تلاش کرنا	اُنْثٰى (جـ اِنَاثٌ) مادہ۔ عورت

جَنٰی (ض.ی) چاہنا۔تلاش کرنا	بَسَالَۃٌ جوانمردی
حَصَدَ (ن) کھیت کاٹنا	جَسَدٌ (جـ اَجْسَادٌ) بدن۔جسم
حَمَلَ (ض) بوجھ اٹھانا۔آمادہ کرنا	ذَکَرٌ (جـ ذُکُوْرٌ) نر۔مرد
رَبّٰی (۲.و) پرورش کرنا۔تربیت دینا	رُقْعَۃٌ (جـ رِقَاعٌ) چٹھی۔پیوند
رَحُبَ (ک) کشادہ ہونا	صَانِعٌ (جـ صُنَّاعٌ) کاریگر
زَیَّنَ (۲) سجانا	ضَعِیْفٌ (جـ ضُعَفَاءُ) غریب، کمزور، حقیر
ضَاقَ (ض.ی) تنگ ہونا	طِلبَۃٌ مُطَالَبَۃٌ حق کے ساتھ مانگنا۔مطالبہ
عَامَلَ (۳) معاملہ کرنا۔سلوک کرنا	عِدَّۃٌ وہ وقفہ جسکے بعد ایک شوہر سے جدا ہونے والی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہو جاتا ہے
عَلَا (ن.و) بلند ہونا۔نرخ چڑھ جانا	مَجْدٌ بزرگی۔عزت
غَلَا (ن.و) مہنگا ہونا۔مہنگائی	مَحِیْضٌ حیض۔عورتوں کی ماہواری عادت
غَنِمَ (س) لوٹنا (ے) غنیمت جاننا	مُنْکَرٌ ناپسند بات۔اجنبی
مَعْرَکَۃٌ جنگ۔میدان جنگ	
مَعْرُوْفٌ پسندیدہ بات۔مشہور	رَاشِدٌ راہِ راست پر چلنے والا

مشق نمبر ٥٥

تنبیہ ٦۔ ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول اور اس کے صلہ کو پہچانو اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائے گا تم خود موقع کے مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو......

(۱) اِنَّ بِـالْکَیْلِ الَّذِی تَکِیْلُوْنَ بِہٖ یُکَالُ لکم (۲) اِنّ الـرَّجلیْن اللّذینِ یَتوَلَّیَانِ اَوْقَـافَ الْـمُسْلِمِیْنَ لا یَعْلَمَانِ اَنَّ الْاَمْوَالَ الّتی فی اَیْدِیْھما کیف تُنْفق وَعَلٰی مَنْ تُنْفَقُ (۳) اِنّ مـارَأَیْتُہٗ منکَ مِنَ الشَّجَاعَۃِ والبَسالۃِ اللَّتیْنِ اَظْھَرْ تَہما فی الْـمَعْـرَکَۃِ الاخیـرۃ حَمَلَنِی علی تکریمک (۴) اَعْـجَـبُ مِنَ النّساء اللّٰتِی یُـزَیِّـنَّ اجسـادَ ھُـنَّ الـفـاْنیۃَ ولا یُزَیِّنَّ نفوسھنَّ الباقیۃَ (۵) اَوّلُ مَـنْ اَسْلَمَ من

الشُّبَّانِ هوا بوبكرٍ نِ الصَّدِّيقُ [رضى اللّٰه عنه] وهو اوّلُ الخُلَفاءِ الرّاشدينَ (۶) خلاصةُ ماذكره الاستاذُ اَنَّ العملَ بالقرآن الذى نُزِّلَ على محمّدٍ يكفينا لِفَلاحِ الدّارَيْنِ (۷) مَنْ زَرَع الشَّرَّ حَصَدَ النّدامةَ (۸) كنتُ كَمَنْ اَسْكَرَهُ الْخَمْرُ (۹) اَلصّادقُ لايَذِلُّ والْكاذِبُ لايَعِزُّ (۱۰) وَرَدَتْنِى رُقْعَةٌ مكتوبٌ فِيْها مايأتِى: . ايّهاالتاميذ النّبِيْهُ[1] ! قد قَرُبَ الامتحانُ الذى يُمَيِّزُ المجتهدَ مِنَ الْكَسْلانِ. فكُنْ مِمَّنِ اجْتَهَدَ وَفَازَ يومَ الاِمْتِحَانِ والسلام (۱۱) اِنَّ الذى يُحِبُّ وَطَنَهُ هو مَنْ يَبْذُلُ جُهْدَهُ فيما يَرْفَعُ قَدْرَ اُمَّتِه التى يَنْتَسِبُ اِلَيْهَا، فالصُّنّاع الذين يُتْقِنُوْنَ اعمالَهم يخدِمون وَطَنَهم، والنّساءُ الّاتى يُرَبِّيْنَ اَبْناءَ هُنَّ على الفضيلة يَرْفَعْنَ شأنَ وَطَنِهِنَّ، والتلاميذُ الذين يَجِدُّوْنَ فى دُرُوسهم يَبْنُوْنَ مَجْدَ اُمَّتِهِم.

(۱۲) مامضى فات والمؤمل غيب ولك الساعة التى انت فيها

(۱۳) انا كالذى احتاج مايحتاجه فاغنم ثوابى والثناء الوافى

مشق نمبر ۵۶

مِنَ الْقُراٰن

(۱) يٰاَيُّهَاالّذين اٰمَنُوْا لِمَ تقولون مالا تفعلون (۲) هَل يَسْتَوِى الّذين يَعلمون والّذين لا يعلمون (۳) وَالّٰئِىْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ من نِسَاءِ كُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّ تُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ (۴) مَنْ كَانَ فِى هٰذه الدُّنيا اَعْمٰى فَهُوَ فى الْاٰخِرة اعمٰى (۵) مَا اٰتٰكُمُ الرَّسولُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكم عنه فَانْتَهُوْا (۶) مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وما عندالله باقٍ (۷) مَن عَمِلَ صالحًا من ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى وهو مؤمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجزِيَنَّهُمْ اَجرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَاكَانُوْا يعملونَ (۸) كُنْتُم خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَت لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمعروفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمنكَرِ.

---

(۱) نَبِيْهٌ: ہوشیار ۔ بیدار مغز۔

مشق نمبر ۵۷

(۱) مَاهٰذا الّذِیْ فی یَدِک یَا اِبْرَاهِیْمُ وَمَنْ ذاک الذی قائمٌ عندالباب؟	یـا اخـی یـوسُفُ! هٰذا ماتَعْلَمُهٗ و ذاک منتعرِفُهٗ
(۲) والـلّٰهِ جـوابُک عـجیبٌ، ما فهمتُ ماتقول	هـذا مـا فـی یـدی هـو الکتـابُ الّذی اَعْـطَیْتَـنِـی بِـالْاَمْـس، و ذٰلک القـائمُ بِـالْبَـاب هـو الخادمُ الذی اَرْسَلْتَ اِلَیْنا قَبْلَ الْاَمْس، اَلَسْتَ تعرفه؟
(۳) بـلٰی یا اخی اَعْرِفُهٗ لٰـکِنَهٗ الْتَبَس عَلَیَّ الیومَ لِاَنَّـهٗ مَـا لَبِـسَ ماکان یَلْبَسُ عندنا	نـعـم! اَعْـطَیْـنَـاهُ لِباسًـا مِثْلَ مـا نَلْبِسُ وَهٰـکَـذا اَمَـرَنَـا رسـولُ اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلم
(۴) اَحْسَنْـتَ یـا ابـراهیمُ! وَاَیْنَ ذَانِکَ الـرّجُـلان الـلّـذَانِ رَاَیْتُهـمَا عندک قَبْلَ سَاعَتَیْنِ؟	ارسـلـتُ ذَیْـنک الـرّجُـلَیْـن اللَّذَینِ رأیتَهُمَا الی حدیقتی لِقَطْفِ الْاَثْمار
(۵) وایـن ذهـب اُولٰـئک الـرِجالُ الذین کـانـوا یَسْـقُوْنَ الْاَشْـجَـارَ فـی حَدِیْقَتِکُمْ؟	اَبُـوْکَ طـلـب مِـنّـی اُولٰئِکَ الرّجَال لِاِصْلَاحِ حَـدِیـقَتِـهٖ فَـارْسَـلْتُهُم اِلَیْـهَـا لِاُسْبُوْعٍ واحدٍ
(۶) هـٰـذا مِـن فَـضْـلِکَ! ومـا ذا تَـصْـنَـعُ اولٰئک النِّسْوَةُ اللّٰتی کُنَّ یَعْمَلْنَ فی المَعْمَلِ؟	ارسـلـتُ تـلـک الـنّسـوةَ الٰی مَزَارِعِ الـقُطْـنِ لِیَـجْتَنِیْنَ القُطْنَ، وَلِمَ تَسْئَلُ یا یـوسفُ عـن هٰـؤلاءِ الـرجالِ و النّسوةِ، هل لکَ حاجةٌ فیهم.
(۷) نعم! لی حاجةٌ شدیدةٌ فی العُمّالِ فَاِنَّ الامـورَ کُـلُّهـا تکادُ تَفْسُد لیس اَحَدٌ عندی مَنْ یَحْصُد الزّرْعَ اَوْیعمل فی الْـمَـعْـمَلِ ولیـس اجیرٌ یُسـاعِـد النَّجَارِیْنَ و البَنّائِیْنَ فی بناءِ بَیْتی.	کیف ذٰلک یـا اخـی! و کـان عند کم عَدَدٌ کبیرٌ من العمّال و الْاُ جَراءِ فماذا "یا تُرٰی" اَصَابَ بِهِمْ؟

Marfat.com

(۸) یا اخی! هم کانوا یطلبون اُجرةً زائدة، فما قَبِلْنا طلبَتهم فاَضربُوْا عَنِ العمل.	یااخی یوسفُ اَصْلَحکَ اللّٰهُ! کان یَنْبَغِیْ لَکَ ان تَقبَلَ مُطالَبَاتِهم الاتریٰ کیف غلب الغلاء و عَلَتِ الاسواق.
(۹) واللّٰهِ الْیَوْمَ فَهِمْتُ انّ هٰؤلاءِ المساکینَ الّذین یعملون فی المصانع والمزارع ویَبْنُوْن بُیُوْتَنَا لهم مَدْخَلٌ عظیمٌ فی الاِرْتِقَاءِ وحصولِ الْهَنَاءِ والْاِ نتِصارِ علی الاَعْدَاءِ.	صدقت یا اخی! لَوْلاهٰؤلاءِ الذین نَحْسِبُهُم ضُعَفَاءَ، وَنَحْتَقِرُهُم، لَضَاقَتْ عَلَیْنَا الحیوٰةُ وضَاقَتْ علینا الارض بما رَحُبَتْ، ولهٰذا قال المصلح الاعظم الرسول الاکرم صلی اللّٰه علیه وسلم اِبْغُوْنِی فی ضُعَفَاءِ کُمْ، فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ، وتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَاءِ کُمْ. اُنْظُرْ! کَیْفَ اَلْحَق نَفْسَهُ الشّریفةَ بالضُّعَفَاءِ والمساکین العامِلِینَ کی نُکَرِّمَهُم ولا نُحَقِّرَهُمْ.
(۱۰) اَعْظِمْ بِهٰذا النَّبِیِّ الاُمِیِّ الّذی کان رَحْمَةً لِلْعٰلَمِیْنَ حقًّا، ما اَحْکَمَ کَلامَهُ وَمَا اَصْدَقَ، کَیْفَ اَقَامَ الْاُمَرَاءَ والضّعفاءَ فی صَفٍّ واحدٍ، یا لَیْتَنَا لَوِاتَّبَعْنَاهُ مَازِلْنَا غالِبِین.	صَدَقْتَ واللّٰهِ، فَیَنْبَغِی لَنَا اَنْ نَصْنَعَ بهم مانُحِبّ لِاَنْفُسِنَا وَنُعَامِلَهم مُعَامَلَةَ الِاخوانِ اِذًا تَهْنَا الْمَعِیشَةُ و تَصْلح الامور وَیَنْسَدُّ بابُ الْاِضْرَابِ.

مشق نمبر ۵۸

اردو سے عربی بناؤ

(۱) قرآن وہ کتاب ہے جو محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] پر نازل کی گئی ہے۔ (۲) کیا تو ان دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آ رہے ہیں؟ (۳) جس نے کہا لا الٰہ الا اللّٰہ وہ جنت میں داخل ہو گیا (۴) وہ دو لڑکیاں جو مدرسہ جا رہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں (۵) وہ

Marfat.com

عورتیں جو مدرسہ کی طرف جارہی ہیں وہ اُستانیاں ہیں (٦) مجھے دکھادے جو تیرے ہاتھ میں ہے (٧) یہ وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں (٨) وہ اس جیسے ہو گئے جسے شراب نے مدہوش کردیا ہو (٩) ہم نے جو آپ کا (تیرا) علم دیکھا اس نے ہمیں آپ کی (تیری) تعظیم پر آمادہ کردیا (١٠) تیرے پاس عنقریب ایک خط آئے گا جس میں وہ لکھا ہوگا جو آگے آتا ہے:۔

بیٹا[1]! تم[2] جانتے ہو، جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کرلی ہوگی۔ تمہارا باپ جس نے تمہاری پرورش[3] کی ہے اس طرح تمہارے اساتذہ جنہوں نے تمہیں تعلیم دی تمہاری کامیابی کے منتظر ہیں۔

سوالات نمبر ١٧

(١) ضمیریں کتنی قسم کی ہیں؟

(٢) ضمیر بارز کیا اور مستتر کیا ہے؟

(٣) ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟

(٤) اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی ہیں؟

(٥) اسماءِ موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟

(٦) اسماءِ موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟

(٧) اسماءِ موصولہ میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسماءِ استفہام بھی ہوتے ہیں؟

(٨) صلہ کسے کہتے ہیں اور عائد کیا؟

(٩) ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسم موصول سے پر کرو جو مناسب ہو۔

(١) يُقَالُ لِلرَّجُلِ .... يُفَصِّلُ الثِّيَابَ وَ يَخِيطُهَا خَيَّاطٌ

(٢) اَلْمَرْءَةُ .... تَخْدِمُ الْمَرِيْضَ يُقَالُ لَهَا مُمَرِّضَةٌ

(٣) اَلْخَيَّاطُوْنَ هُمْ .... يَخِيطُوْنَ الثِّيَابَ

(٤) وَالْاَسَاكِفَةُ هُمْ .... يَصْنَعُوْنَ النَّعْلَ

(٥) اِشْتَرَيْتُ هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ .... هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ

(١) يَابُنَيَّ يا صرف بُنَيَّ! (٢) عربی میں واحد کا صیغہ استعمال کرو۔ (٣) رَبَّاكَ۔

Marfat.com

(٦) الرَّجُلَانِ .... جَاءَ اکَ هما اَخَوَا يُوْسُفَ

(٧) النِّسَاءُ .... يُعَلِّمْنَ الصِّبْيَانَ وَالصَّبِيَّاتِ يُقَالُ لَهُنَّ مُعَلِّماتٌ

(۱۰) ذیل کے جملوں میں ہرایک اسم موصول کے صلہ کے لئے مناسب جملہ لکھو:

(١) قرأتُ الكتاب الّذى ....

(٢) جَاءَ الوَلَدُ الّذى ....

(٣) هٰذانِ الكتابانِ اللَّذَانِ ....

(٤) خُذِ الكِتَابَيْنِ اللَّذَيْن ....

(٥) هل يستوى الّذين .... والَّذِيْنَ ....

(٦) هذا السّاعةُ الّتى ....

(٧) اكلتُ التُّفَّاحَتَين اللَّتَين ....

(٨) اَرَأيْتَ المُعَلِّمَاتِ اللاتى ....؟

(٩) اِحْتَرِمْ مَنْ ....

(١٠) كُلْ مَا ....

(۱۲) ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ:

هُوَالَّذِىْ عَلَّمَکَ.

Marfat.com

اَلْدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالاَرْبَعُوْنَ

اعــراب الاســم

۱۔ تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یامبتدا یاخبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰۔۲) یانائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۴۔۶) تو اِن صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالت دفع میں) ہوتا ہے۔ اور جب وہ مفعول واقع ہو یافاعل مفعول کی ہیأت بتائے (دیکھو درس ۱۰۔۲) یا اِنَّ کا اسم یاکَانَ کی خبر ہو۔ (دیکھو درس ۳۷) تو ہو منصوب (حالت نصب میں ہوتا ہے) اور جب کوئی اسم حرفِ جرّ کے بعد واقع یا مصاف الیہ ہو (دیکھو درس ۱۰۔۲) تو مجرور (حالتِ جرّ میں) ہوتا ہے۔

۲۔ اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی واقع ہیں۔ جن کا ذکر چوتھے حصے میں بالتفصیل ہوگا۔ چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑے گی۔ اس لئے یہاں بالاختصار بطور تمہید کے صرف منصوبات کا ذکر کردیا جاتا ہے۔

(۱) اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ

۳۔ مفعول به وہ اسم ہے جو اس ذات کا بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مَحْمُوْدٌ مَظْلُوْمًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اس جگہ محمود کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لئے لفظ مظلوم مفعول به کہلائے گا۔

تنبیه ۱: پچھلے سبقوں میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے وہ یہی مفعول به ہے۔

Marfat.com

(۲) اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ

۴۔ مفعول مطلق ایک مصدر ہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لئے یا فعل کی نوعیت یا گنتی بتلانے کے لئے آتا ہے: اِصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا (صبر کرو اچھا صبر) یہاں صبر مصدر ہے اور مفعول مطلق واقع ہوا ہے۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ (گھڑی نے دو ٹھوکے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے۔

(۳) المفعولُ لَهٗ یا المفعولُ لِاَجْلِهٖ

۵۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لئے بغیر حرفِ جرّ کے مستعمل ہوا سے مفعولٌ لَهٗ یا لِاَجْلِهٖ (جس کے لئے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُهٗ تَاْدِيْبًا (میں نے اسے ادب دینے کے لئے مارا) اس جملہ میں تأدیب اَدَّبَ کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لئے لایا گیا ہے۔

اگر ضَرَبْتُهٗ لِلتَّاْدِيْبِ کہیں تو مطلب وہی ہوگا مگر ترکیب میں اسے مفعول لهٗ نہیں کہیں گے بلکہ مجرور کہیں گے۔

اور اگر اَدَّبْتُهٗ تَاْدِيْبًا کہیں تو معنی ہوں ''میں نے اسے ادب دیا ایک ادب دینا'' اس لئے وہ مفعول مطلق ہو جائے گا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادّہ ایک ہی ہے۔

(٤) اَلْمَفْعُوْلُ فِيْهِ یا اَلظَّرْفُ

۶۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لئے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلم کے سامنے سبق یاد کیا) صباح وقت بتلاتا ہے اور اَمَام جگہ بتلاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ مَسَاءً، لَيْلًا، يَوْمًا وغیرہ ظرف زمان ہیں۔

فَوْقَ، تَحْتَ، اَمَامَ، خَلْفَ، عِنْدَ وغیرہ ظرف مکان ہیں۔

(۵) اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ

۷۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جو واو صعیت کے بعد واقع ہو۔ واو معیّت ایک واو

Marfat.com

ہے جس کے معنی ہیں ''ساتھ''۔ اِس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِيْدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشارع کو مفعول معه کہیں گے۔ اس مثال میں واو معيّة ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واو عطف (جس کے معنی ہیں ''اور'') اس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہوں گے ''میں گیا اور نئی سڑک گئی'' یہ معنی بالکل بے تکے ہو جائیں گے۔

تنبیه ۳۔ مفعول معه اسی ترکیب میں متعین ہوگا جہاں واو عطف کے معنی نہ بن سکتے ہوں اگر واو عطف اور واو معيّة دونوں کے معنی موزوں ہو سکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حسب موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جَاءَ الاميرُ وَالْجُنْدَ یا وَالْجُنْدُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہوں گے ''سردار لشکر کے ساتھ آیا'' یا ''سردار اور لشکر دونوں آئے مگر تَضَارَبَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم مار پیٹ کی) جیسی مثالوں میں واو عطف ہی ہو سکتا ہے۔[1]

تنبیه ۴۔ کلام عرب میں مفعول معه بہت ہی کم آیا ہے۔

(٦) اَلْمُسْتَثْنٰى بِاِلَّا (اِلَّا کے ذریعے اِسْتِثْنا کیا ہوا)

۸۔ وہ اسم ہے جو اِلَّا کے بعد مذکور ہوتا کہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا (لوگ آئے مگر زید) یہاں زید کو قوم سے الگ کر دیا گیا ہے۔ قوم کو مستثنٰی منه اور زید کو مستثنٰی کہا جائے گا۔

مستثنٰی منه مذکور ہو اور کلام مُثْبَت ہو تو اِلَّا کے بعد ہمیشہ مستثنٰی منصوب ہوتا ہے جس کی مثال اُوپر گذری اور اگر کلام مَنْفِی ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے ہیں: مَاجَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور حالت فاعلی کی وجہ سے اِلَّا زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور مستثنٰی مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق اعراب ہوگا۔ اس میں الا کا کوئی دخل نہ ہوگا: ماجاء الا زيد' ما ضربت الا لصا.

---

(۱) کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں' دو کی شرکت بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے۔

Marfat.com

تنبیہ ۵۔ استثنا کے لئے لفظ غَیْرُ اور سِوٰی بھی آتا ہے۔ ان کے بعد مستثنٰی مجرور ہوا کرتا ہے اور خَلَا اور عَدَا بھی استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے۔ تفصیل چوتھے حصے میں آئے گی۔

(۷) اَلْحَالُ

۹۔ حال وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کر دے: جَاءَ الامِیرُ مَاشِیًا (سردار چلتا ہوا آیا)۔

۱۰۔ حال کی شناخت یہ ہے کہ وہ ''کس طرح'' یا ''کس حالت میں'' کے جواب میں بولا جائے جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت میں آیا؟ تو جواب ہوگا پیدل چلتا ہوا آیا۔

۱۱۔ جس کا حال بیان کیا جائے اسے ذو الحال (صاحب حال) کہتے ہیں۔[۱] اس وقت حال اور ذو الحال کے درمیان ایک رابط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابط اکثر واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں: لا تَأْکُلْ وَالطَّعَامُ حَارٌّ (مت کھا جبکہ کھانا گرم ہو) یا ضمیر ہوتی ہے: جَاءَ الْخَلِیْلُ یَضْحَکُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں هُوَ کی ضمیر مُسْتَتِر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابط بھی۔ یہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابط کا کام دیتے ہیں۔ جَاءَ الرشیدُ وَھُوَ یَضْحَکُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں ''ھُوَ'' مبتدا ہے اور ''یَضْحَکُ'' جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشدی) کا محلًا منصوب۔

(۸) اَلتَّمْیِیْزُ

۱۲۔ تَمْیِیْز وہ اسم ہے جو ایک مُبْھَم چیز کے مطلب کی تعیین کر دے: رِطْلٌ زَیْتًا (ایک رطل تیل) یہاں رِطْلٌ اسم مُبھم ہے جو بہتیری چیزوں کے لئے بولا جا سکتا ہے۔ زَیْتًا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل کی تعیین ہو گی۔

---

(۱) یاد رکھو کہ حال کبھی جملہ بھی ہوا کرتا ہے۔

Marfat.com

۱۳۔ تمییز کو مُمَیِّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے اِبْہام دُور کرے اُسے مُمَیَّز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں۔

۱۴۔ مُمَیَّز عموماً عدد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں: اشتریت عشرین کتابًا و منًا سَمْنًا (گھی) وصاعًا بُرًّا (گیہوں)۔

۱۵۔ بعض جملوں میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے: کوئی کہے اَنَا اَکْثَرُ مِنْکَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں) اس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ سے زیادہ ہے۔ جب کہیں گے مَالًا یا عِلْمًا تو مطلب معین ہو جائے گا کہ مال کی رو سے یا علم کے اعتبار سے زیادہ ہے۔

۱۶۔ تمییز کی شناخت یہ ہے کہ "کیا چیز" یا "کس چیز میں سے" یا "کس حیثیت سے" کے جواب میں واقع ہو۔

۱۷۔ تمام تمییزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسماء عدد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عَشْرَةٌ تک کی تمییز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ اَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ (۹۹) تک کی تمییز منصوب اور واحد ہوتی ہے، مِئَةٌ (۱۰۰) اور اَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے۔

تنبیہ ٦۔ اسماء عدد کا خوب مفصل بیان ابھی چوتھے حصے کے شروع میں آئے گا اور تمام مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصے میں ملے گی۔

(۹) اَلْمُنَادٰی

۱۸۔ منادٰی وہ اسم ہے جو حرفِ ندا (یا، اَیا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔ منادٰی کا کچھ بیان حصہ اول سبق ۱۱ میں پڑھ چکے ہو۔

۱۹۔ منادٰی بھی منصوب ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ مضاف ہو: یَا عَبْدَ اللّٰہِ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: یَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یہی مطلب یا طَالِعَ الْجَبَلِ سے سمجھا جاتا ہے یا نکرہ غیر مقصودہ جیسے کوئی اندھا بغیر تخصیص کے پکار کر کہے یا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے آدمی میرا ہاتھ

Marfat.com

تھام لے)۔

۲۰۔ اگر منادیٰ مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالت رفعی میں مبنی سمجھا جاتا ہے۔ پھر وہ اسمِ عَلَم ہو یا نکرہ مقصود ہو خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ یا جمع: یاحَامِدُ، یا رَجُلُ، یا رَجُلَانِ، یا مُسْلِمُوْنَ.

۲۱۔ حرفِ نِدا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: یُوسف! اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا. رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا۔ یَا رَبِّیْ کو صرف رَبِّ اکثر بولتے ہیں: رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْكًا۔

تنبیہ ۷۔ تم نے پہلے ہی سبق میں پڑھ لیا ہے کہ حرف ندا نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرہ مقصود ہو۔

تنبیہ ۸۔ منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جوابِ ندا کہتے ہیں منادیٰ اور جوابِ نِدا مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے کبھی جوابِ ندا کو منادیٰ پر مقدّم بھی کر دیتے ہیں: اِغْفِرْلِیْ یا اَللّٰهُ.

یہ بھی یاد رکھو کہ یا اَللّٰهُ کی جگہ اَللّٰهُمَّ بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۰) المنصوبُ بِلَا لِنَفْيِ الْجِنْس

۲۲۔ جنس کی نفی کیلئے جب لَا کا استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ کو فتحہ (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے: لَا رَجُلَ فِي الْبَيْتِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے) یعنی کوئی مرد نہیں ہے) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ [کی مدد] سے)

مگر مضاف یا شِبْہِ مضاف ہو تو اسے مُعْرَب سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَحْرُوْمٌ ۔ لَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ مَذْمُوْمٌ (بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا)۔ ایسے لَا کے بعد تثنیہ جمع بھی حالت نصبی میں ہوں گے: لَا مُتَّحِدَيْنِ مَغْلُوْبَانِ (کوئی بھی دو باہم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے) لَا مُخْتَلِفِيْنَ مَنْصُوْرُوْنَ (کوئی باہم اختلاف رکھنے والے فتح مند نہیں ہوتے)۔

تنبیہ ۹۔ اِنَّ اور اس کے اَخَوَات کا اسم اور کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق ۳۷ میں گذر چکا ہے۔

تنبیہ ۱۰۔ مرفوعات ومنصوبات کا مفصل بیان چوتھے حصے میں آئے گا۔

Marfat.com

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۱

اَبْشَرَ (بِهٖ) خوشخبری پانا۔خوش ہونا
اِسْتَكْبَرَ (۱۰) تکبر کرنا
اَقْبَلَ (ا) سامنے آنا
اَنِسَ (س) مانوس ہونا
تَرَبّٰى (۴۔و) پرورش پانا
اَزَالَ (ا۔و) دور کرنا۔مٹا دینا
اَبَدًا ہمیشہ
اَسِفٌ افسوس کرنے والا
تَحْتَ نیچے
ثِقَةٌ (مصدر ہے وثق کا) بھروسہ کرنا
جُبْنٌ بزدلی۔کم ہمتی
دَاءٌ بیماری
دَهْرٌ زمانہ
ذِرَاعٌ (جـ اَذْرُعٌ) گز
رَءُوْفٌ بڑا نرمی کرنے والا
صَوْنٌ (مصدر ہے صَانَ کا) بچانا

تَمَكَّنَ (مِنْهُ) قابو پالینا۔قادر ہونا
حَاسَبَ (اس کا مصدر مُحَاسَبَةٌ یا
حِسَابٌ) حساب لینا دینا
صَادَفَ (۲) پانا۔ملنا
عَاشَ (ض۔ ی) زندگی گذارنا
وَدَّعَ رخصت کرنا۔چھوڑ دینا
عَشِيْرَةٌ (جـ عَشَائِرُ) قبیلہ۔کنبہ
عِفَّةٌ پاکدامنی
عَيْشٌ زندگی
قَمْحٌ گیہوں
مُرَاعَاةٌ و رِعَايَةٌ رعایت کرنا۔خیال کرنا
مَعْهَدٌ (جـ مَعَاهِدُ) مقام
مَوْرِدٌ (جـ مَوَارِدُ) گھاٹ۔پانی کی جگہ
نَجَاحٌ کامیابی
نَمِرٌ (جـ نُمُوْرٌ و نِمَارٌ) چیتا
مَلْاٰنُ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا
ظَمْاٰنُ (غیر منصرف ہے) پیاسا

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔

مفعول مطلق کی مثالیں:۔

لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا. كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا. تَدُوْرُ الْاَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ. يَثِبُ النَّمِرُ وُثُوْبَ الْاَسَدِ. يَعِيْشُ الْبَخِيْلُ عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَيُحَاسَبُ

حِسَابَ الْاَغْنِيَاءِ.

مفعول له کی مثالیں:

اِخْتَرْتُ الْخَلِيْلَ ثِقَةً بِاَمَانَتِهٖ و اعْتِمادًا عَلٰى عِفَّتِهٖ و احْتَرَمْتُهٗ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهٖ. يَجُوْبُ النَّاسُ الْبِلَادَ ابْتِغَاءً لِلرِّزْقِ و طَلَبًا للعلمِ و الْمَجْدِ.

مفعول فيه یعنی ظرف زمان وظرف مکان کی مثالیں:

عَاشَ نُوْحٌ دَهْرًا و دَعَا قَوْمَه لَيْلًا ونهارا فما اَجَابُوْهُ وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (مفعول مطلق ہے)وَضَعْتُ الكتَابَ فَوْقَ الطَّاوِلَةِ و الْحِذَاءَ تَحْتَهَا. سِرْتُ مِيْلًا مَا شِيًا و مِئَةَ مِيْلٍ بِالسَّيَّارَةِ وَاَلْفَ مِيْلٍ بالطَّيَّارَةِ.

مفعول معه کی مثالیں:

ذیل کی مثالوں میں واو معیة ہی ہوسکتا ہے۔

سِرْتُ وَطُلُوْعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا یعنی فجر طلوع ہوتے ہی میں چل پڑا۔) حَضَرَ خالِدٌ و غروبَ الشمسِ. سَارَ التِلْمِيذُ وَالْكِتَابَ اِذْهَبْ والشَّارِعَ الْجَدِيْدَ. ان مثالوں میں واو عطف کے معنی بن نہیں سکتے کیونکہ سِرْتُ و طلوعَ الفجر میں واو عطف ہوتو معنی ہوں گے ''میں نے اور طلوع فجر نے سیر کی'' یہ بے تکی بات ہوگی۔

ذیل کی مثالوں میں واو معیة بھی ہوسکتا ہے اور واو عطف بھی۔ سَافَرَ خالدٌ وَاَخَاه (يا وَاَخُوْهُ). حَضَرَ الْقَائِدُ والْجُنْدَ (يا وَالْجُنْدُ). نَجَحَتْ سُعَادُوَاُخْتَهَا (يا وَاُخْتُهَا). جَاء السيِّدُ و خَادِمَه (يا وَخَادِمُهُ).

ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شریکوں کے بغیر ناممکن ہے اس لئے ان میں واو عطف ہی آ سکتا ہے۔ اس لئے ان میں مفعول معه نہیں بن سکتا: تَعَانَقَ خالدٌ واَخُوْهُ. تَخَاصَمَ اَحْمَدُ وحَسَنٌ. اِشْتَرَكَ فِي التِّجَارة نَجِيْبٌ و مُحَمَّدٌ.

حال کی مثالیں:

عَادَ الجَيْشُ ظَافِرًا. لَا تَشْرَبِ الماءَ كَدِرًا. اَقْبَلَ المظلوم بَاكِيًا اِذَا اجْتَهَدَ الطَّالِبُ صغيرًا سَادَ كَبِيْرًا. رَجَعَ مُوْسٰى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا.

Marfat.com

قَابَلْتُ الْقَاضِیَ رَاكِبِیْنَ. لَاتَحْكُمْ وَاَنْتَ غَضْبَانُ.

اَلْمُسْتَثْنٰی بِالَّا کی مثالیں۔

ذیل کی مثالوں میں مستثنٰی منه مذکور ہے اور کلامِ مثبت ہے اسے کلامِ تامّ مثبت کہتے ہیں اس میں مستثنٰی کا نصب متعین ہے۔

لِكُلِّ داءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ. فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا. اَثْمَرَتِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةً. فَرَّاللُّصُوْصُ اِلَّا وَاحِدًا.

کلام تامّ منفی. اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسب حالت اعراب بھی۔

لَمْ يَرْبَحْ اَحَدٌ اِلَّا الْمُجْتَهِدَ (يا اِلَّا الْمُجْتَهِدُ). لَمْ يَسْمَعُوا النُّصْحَ اِلَّا بَعْضَهم (يا اِلَّا بَعْضُهم). لَمْ يُقْطَعِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةً (يا شَجَرَةٌ).

ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنٰی منه مذکور نہیں ہے۔ ان میں مستثنٰی کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا۔ اس میں اِلَّا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے:

مَاحَضَرَ فِي الْمَدْرَسَةِ اِلَّا تِلْمِيْذٌ. لَمْ يَرْبَحْ اِلَّا المجتهدُ. لَا تُصَاحِبْ اِلَّا الْاَخْيَارَ. لَا يَقَعُ فِي السُّوْءِ اِلَّا فَاعِلُهٗ. لَمْ يُقْطَعْ اِلَّا شَجَرَةٌ.

تمیز کی مثالیں:

تول، ماپ اور پیمائش کے پیمانوں کی تمیز:

عِنْدِیْ مَنٌّ سَمْنًا وَرِطْلَيْنِ عَسَلًا وَصَاعٌ قَمْحًا وَذِرَاعٌ حَرِيْرًا

عدد کی تمیز:

عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ شَاةً وَخَمْسَةَ عَشَرَ دَجَاجَةً وَثَلٰثُوْنَ دِيْنَارًا.

جملوں کی تمیز:

طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً. حَسُنَ الغلامُ كلامًا. اَلذَّهَبُ اَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ وَزْنًا وَقِيْمَةً. اَلْاَنْبِيَاءُ اَصْدَقُ النَّاسِ كَلَامًا.

مُنادٰی کی مثالیں ص (منادٰی مضاف کی مثالیں):

يَا عَبْدَاللّٰهِ لَا تَعْبُدْ غَيْرَ اللّٰهِ. يَا سَيِّدَ الْقَوْمِ كُنْ خَادِمًا لِقَوْمِكَ. رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. رَبِّ اغْفِرْلِیْ

Marfat.com

وَارْحَمْنِیْ.

(منادٰی مشابہ بالمضاف کی مثالیں):۔

یَا سَامِعًا دُعَاءَ المظلومِ. یَاسَاعِیًا فِی الْخَیْرِ. یَارَءُ وْفًا بِالْعِبَادِ.

(منادٰی نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں):۔

یـا مُغْتَرًّا دَعِ الْغُرُوْرَ. یا مجتهدًا اَبْشِرْ بِالنَّجَاحِ. یا مُؤْمِنًا لا تَعْتَمِدْ عَلٰی غَیْرِ اللّٰهِ.

منادٰی نکرہ مقصود کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے:

قُمْ یَا وَلَدُ. یا اُسْتَاذُ عَلِّمْنِیْ. یا صِبْیَانُ اجْلِسُوْا. لَا تَخَافُوْا غَیْرَ اللّٰهِ یَاَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ (دیکھو درس ۱۱)

منادٰی عَلَم مُفْرَد کی مثالیں:

یا مُحَمَّدُ، یا اَحْمَدُ، یا اَللّٰهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ

لَا لنفی الجنس کی مثالیں:

لا نِـعْـمَـةَ اَعْـظَمُ مِنَ الْاِیْمَانِ. لَا شَفِیْعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ. لَا اَنِیْسَ اَحْسَنُ مِنَ الْـکِتَابِ وَلَا کِتَابَ اَنْفَعُ مِنَ الْقُرْاٰنِ. لَانَاصِرَ حَقٍ مَخْذُوْلٌ. لَا قَبِیْحًا فِعْلُهٗ محمودٌ.

تنبیہ ۱۱۔ مفعولٌ بِہٖ، اسمُ اِنَّ اور خبرُ کَانَ کی مثالیں پچھلے سبقوں میں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لئے یہاں نہیں لکھی گئیں۔

مشق نمبر ۶۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

۱۔ اَدَّبْتُ وَلَدِیْ تَادِیْبًا (میں نے ادب سکھلایا اپنے لڑکے کو ادب سکھلانا)

تَادِیْبًا	وَلَدِیْ	اَدَّبْتُ

فعل بافاعل۔مضاف مضاف الیہ مفعول بہ۔مفعول مطلق سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲۔ ضَرَبْتُ وَلَدِیْ تَأْدِیْبًا (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے لئے مارا)

Marfat.com

ضَرَبْتُ وَلَدِی تَأْدِیْبًا

فعل بافاعل۔ مرکب اضافی مفعول بہ۔ مفعولہ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ ۱۲۔ لفظ تَأْدِیْبًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہےاور دوسرے جملے میں مفعول له ہے۔اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ ۴ اور ۵ میں دیکھو۔

۳۔ مَكَثْتُ فِی مَكَّةَ شَهْرًا (میں مکہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)

(مَكَثْتُ) فعل لازم ہےاس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لکھی ہوئی ہے (فِیْ) حرفِ جرّ (مكّة) مجرور، غیر منصرف ہےاس لئے حالتِ جرّی میں اس پر فتحہ آیا ہے(دیکھو درس ۱۰۔۷)جار مجرور متعلق ہےفعل سے(شَهْرًا) ظرف زمان، مفعول فیه۔ یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔ نفعل، فاعل اور متعلقات مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۴۔ سِرْوَ الشَّارِعَ الْجَدِیْدَ (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا)۔

(سِرْ) فعل امر حاضر سَارَ سے۔ مبنی ہے سکون پر۔اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے جواس کا فاعل ہےاس لئے اسے محلًا مرفوع کہا جائے گا(وَ) حرفِ معیّت ہے(الشَّارِعَ الْجَدِیْدَ) موصوف اور صفت مل کر مفعول معه ہے۔سب مل کر جملہ فعلیه انشائیه ہوا۔کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی ہو اُسے انشائیه کہتے ہیں۔

۵۔ عادالجیشُ ظافِرًا (لشکر فتح مندی کی حالت میں لوٹا)

(عَادَ) فعل ماضی (الجَیْشُ) فاعل ھے ذُو الحَال (ظَافِرًا) حال ہےفاعل کا اس لئے منصوب ہے سب ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

۶۔ لا تَشْرَبِ الْمَاءَ كَدِرًا (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)

(لَا تَشْرَبْ) فعل بافاعل (الماءَ) مفعول بہ ہےاور ذُوالْحَال ہے(كَدِرًا) حال ہےمفعول کااس لئے منصوب ہے۔فعل فاعل مفعول اور حال مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۷۔ لَا تَحْكُمْ وَاَنْتَ غَضْبَانُ (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصہ میں بھرا ہو)

(لَا تَحْكُمْ) فعل نہی حاضر اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے۔جو اس کا فاعل ہے

Marfat.com

اور محلًا مرفوع ہے۔یہی فاعل ذوالحال ہے (وَ). یہ واوحالیہ کہلاتا ہے(اَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے محلًا مرفوع (غَضْبَانُ) خبر ہے مرفوع ہے۔ مگر غیر منصرف ہے اسلئے اس پر تنوین نہیں آئی۔مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل کا۔یہ جملہ اسی لئے محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔فعل فاعل اور حال مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

۸۔ اِشْتَرَيْنَا عِشْرِيْنَ كِتَابًا (ہم نے بیس کتابیں خریدیں)

(اشترینا) فعل متعدی یا فاعل (عِشْرِيْنَ) اسم عدد مفعول بہ ہے اس لئے منصوب ہے۔اس کا نصب ی ن سے آیا ہے (دیکھو درس ۱۰۔۵) یہ عدد مُمَیَّز ہے' (كِتَابًا) تمییز یا مُمَیِّز ہے اس لئے منصوب ہے۔فعل' فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۹۔ يا عبدَالكريمِ اِقْرَأْ هٰذَا الْكِتَابَ

(يَا) حرف ندا (عَبْد) منادٰی مضاف ہے اس لئے منصوب ہے (الكريم) مضاف اليه مجرور ہے (اِقْرَأْ) فعل امر حاضر' مبنی بر سکون' اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے مرفوع المحلّ ہے (هٰذَا) اسم اشارہ مَبْنی ہے۔محلًا منصوب ہے کیونکہ فعل کا مفعول بِہٖ واقع ہوا ہے۔(الكِتَابَ) مُشَارٌ اِلَيْه وہ بھی منصوب ہے کیونکہ اسم اشارہ اور مُشَارٌ اِلَيْه اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ جملہ انشائیہ ہو کر جواب ہے ندا کا۔ ندا اور جواب مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملہ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ٦١

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو:۔

لَا شَيْءَ اعزُّ عندالعاقل من وَطَنِه الّذى تَرَبّٰى صغيرًا فوقَ اَرْضِهٖ و تَحْتَ سمائه' وانتفع زَمَنًا بِنَبَاتِهٖ وحَيَوَانِهٖ' وعاش فيه اُنسًا واهلَه[1] وعشيرتَه[2]'

(۱) ، (۲) مفعول معه ہوسکتا ہے۔

Marfat.com

لم یألف اِلّا معاهدَه، ولم یَرِد اِلّا مَوارِدَه، نظر قبلَ کلّ شیءٍ شکله، فصادفَ حُبُّه قلبا خالیا فتَمکَّنَ مِنه. ولا یعیش الانسان عَیشا رَغدًا، ولا یسعُد سعادةً تامةً اِلّا اذا اصبح اهل بلاده عارفین لحقوقسم دواجباتِهم، وامسی العلم بینهم ارفعَ الاشیاء قیمةً، واعزَّها مطلوبا. فیا طالبَ الشَّرف اَحبِبْ وطنَک حُبًّا وصُنه صَوْنا رعایةً لحقّهِ. فانّ حُبَّ الوطن من حمید الخصال، بل کما قیل حبّ الوطن من لایمان.

مشق نمبر ۶۲

مِـنَ الْقُرْاٰنَ

ہر قسم کے منصوبات کو پہچانو۔

(۱) اِنّا فَتحنا لَکَ فَتحًا مُبینًا[1] (۲) وَاذکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبتَّل[2] اِلَیهِ تَبتِیْلًا (۳) وَرَتِّلِ[3] الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (۴) یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ[4] قُمِ الَّیلَ اِلَّا قَلِیْلًا (۵) وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَةً[5] وَّاَصِیْلًا[6] (۶) وَمِنَ الَّیلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا (۷) قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ (۸) وَجَاءُوْا اَبَاهُمْ عِشَاءً یَبْکُوْنَ (۹) اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا[7] لَکُمْ (۱۰) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ[8] اللّٰهِ وَتَثْبِیْتًا[9] لِاَنْفُسِهِمْ (۱۱) فَاَتْبَعَهُمْ[10] فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْیًا[11] وَّعَدْوًا[12] (۱۲) وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (۱۳) اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا[13] وَّنَذِیْرًا[14] (۱۴) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبٰرَکًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِیْدِ، وَالنَّخْلَ[15] بٰسِقٰتٍ[16] لَّهَا طَلْعٌ[17] نَّضِیْدٌ[18] رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ (۱۵) وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِیْرًا، مُّتَّکِئِیْنَ[19] فِیْهَا عَلَی الْاَرَائِکِ، لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا[20] (۱۶) وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا، اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ[21] الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (۱۷) اِنِّیْ

(۱) بالکل ظاہر۔ (۲) تَبَتّلَ (۳) سب سے کٹ کر خدا کا ہو رہنا (۴) رَتِّلَ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا (۵) کملی یا چادر اوڑھنے والا۔ صبح سویرے (۶) شام کا وقت (۷) فائدہ کام کی چیزیں (۸) رضامندی (۹) مضبوط بنانا (۱۰) پیچھا کیا (۱۱) تلاش کرنا (۱۳) دوڑنا (۱۴) خوشخبری دینے والا (۱۵) ڈرانے والا (۱۶) نخل (اسم جنس ہے) کھجور کے درخت۔ واحد کیلئے نخلة کہیں گے (۱۷) باسق اونچا (درخت) (۱۸) کیلے یا کھجور کی گیلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے ہیں (۱۹) گچھے دار۔ گندھا ہوا۔ (۲۰) اتکا (ے۔و) تکیہ لگانا۔ ٹیک لگانا (۲۱) سخت سردی۔ ٹھر

Marfat.com

رَایْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا (۱۸) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا (۱۹) وَوَاعَدْنَا
مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً (۲۰) اَللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (۲۱) کَبُرَ مَقْتًا
عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ (۲۲) کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ[۱] اِلَّا
اَصْحَابَ[۲] الْیَمِیْنِ (۲۳) مَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا (۲۴) مَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا
قَلِیْلٌ (۲۵) هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (۲۶) اِنْ[۳] هِیَ اِلَّا اَسْمَاءٌ
سَمَّیْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُکُمْ (۲۷) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (۲۸) لَا خَیْرَ فِی کثیر من
نجواهم[۴] (۲۹) فَلَا رَفَثَ[۵] وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ[۶] فی الحجّ (۳۰) لَا اِکْرَاهَ[۷] فی
الدّین (۳۱) یا اٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاسمائهم (۳۲) یَا بَنِی اِسْرَاءِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ
الَّتِیْ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ (۳۳) یَا ایها الَّذین اٰمنوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ[۸] کَافَّةً[۹]
(۳۴) قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ[۱۰] الْمُلْکَ
مِمَّنْ تَشَاءُ (۳۵) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ (۳۶) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا[۱۱]
(۳۷) اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ (۳۸) اِنَّ لَکَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا[۱۲]
طَوِیْلًا (۳۹) اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ[۱۳] کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ.

مشق نمبر ۲۳

مکتوب منتلمیذ الی عمه

بسم اللّٰه الرّحمٰن الرّحیم

عَمِّی الْمُحْتَرَمُ! السّلام علیک ورحمة اللّٰه و برکاته

بَعْدَ اِهْدَاءِ تَحِیَّةِ السَّلام مع الاکرام اُبْدِیْ لحضرتک ما یطمئنّ به قلبک وَاُبَشِّرُکَ بِشَارَةً یَسُرُّکَ ویسرّ والِدَیَّ المعظّمَین (ادامکم اللّٰه مسرورِین) وهی اَنِّی بَحَوْلِ[۱۴] اللّٰه و کرمه اتممت الجزء الثالث من کتاب تسهیل الادب

(۱) خوق (ض) شگاف ڈالنا (۲) دائیں ہاتھ والے۔ یعنی وہ لوگ جن کو قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیے جائیں گے۔ (۳) یہ اِن نافیہ ہے۔ یعنی نہیں (۴) نَجْوٰی سرگوشی۔ تنہائی میں مشورہ کرنا۔ (۵) ہم بستری۔ (۶) جھگڑا (۷) اَکْرَهَ (مجبور کرنا زبردستی کرنا) (۷) امن، صلح، اسلام (۸) سب کے سب پورے پورے (۹) نزع (ض) چھین لینا۔ (۱۰) اَخْطَاَ (غلطی کرنا) (۱۱) مشغلہ، کاروبار (۱۲) بذّر (بیجا خرچ کرنا)۔ (۱۳) طاقت۔

Marfat.com

فی لسان العرب، فَاَحمد اللّٰہَ حمدًا کثیرا و اشکرہُ شکرا جمیلا علی ما مَنَّ عَلَیَّ بالعلم و الفهم.

یَاعَمِّ (= یاعَمِّی) اِنّی مانَسِیْتُ ولَنْ اَنْسٰی ذلک الوقتَ حِیْنَ دَخَلْتُ المدرسةَ طلبًا للعلم ورغبةً فی العلوم العربیة و کنتُ جاهلا مطلقا عن اللسان العربی، و کان حدّثنی بعض الطّلاب اَنَّ العربّی اَصْعَبُ اللسان تعلُّمًا و تعلیمًا، فلمّا اتیتَ بی عندالمدیر وَاوْ قَفْتَنِی[1] اَمامَه دُهِشْتُ[2] دَهْشَةً وقُمْتُ متحیّرا متوحّشافی بَدْءِ[3] الْاَمْرِو کاد قلبی یَنْصِرف عن المدرسة جُبْنًا[4] وخوفًا حَیْثُ لاصَدِیقَ لِی ولا اَنِیس. فعرفتَ یا عمّی الشّفوقَ من بَشْرَتِیْ[5] حدیثَ القلبِ و توجّهتَ الیّ توجُّهَ الرَّحمةِ و الشَّفَقَةِ وتَحدَّ ثْتَنی باللُّطْف تَسْلِیَةً[6] لقلبی و دفعًا لخوفی فتشجّع[7] بِکَلامِک جَاْشِیْ[8] واندَفَعَ تحیُّری و وحشتی. وبعد ذلک لَاطَفَ[9] بِیَ المدیرُ مُلاطفةَ الوالِدِ وَاَزالَ عن قلبی الرّوعَ،[10] فَصَمَمْتُ[11] غرمی علٰی تحصیل العربی ثِقَةً باللّٰه وتوکّلا علیه وبدأت الجزء الاوّل من الکتاب المشارِ اِلیه، فبعدَ قلیلٍ امتلاءَ[12] صدری[13] فرحًا و شوقًا حیثُ علمتُ اَنَّ تعلُّمَ العربی لیس صَعْبا کما یظنّ بعضُ الطُّلّاب. و اَقبلتُ علی حِفْظِ الدّروس اِقبالَ الظَّمْاٰنِ علی الماء و بذلتُ کُلَّ جهدِی فی تحصیل العلم صباحًا و مساءً. لِاَنّی اَتَذَکَّرُ دائما یا سیّدی نصائحَک الثّمینةَ الّتی تَلَقَّیْتُهَا منک حینَ وَدَّعْتَنِی فی المدرسة، ومنها قَوْلُکَ "لاینال المجدَ اَلّا المجتهدُ و لا یَخِیْبُ اِلّا الغافلُ الکسلانُ" فبفضل اللّٰه قرأتُ الجزءَ الاوّل بثلٰثة اشهر وهکذا الجزءَ الثانیَ. اَمّا الجزءَ الثالث فَقَرأتُهُ فی خمسة اشهر لانَّهٗ مُضَاعَفٌ فِی الْحَجْمِ (یا حَجْمًا) من الاوّل و الثانی. فاتممت الثّلٰثةَ الْاَجْزَاءَ فی مُدَةِ اَحَدَ عَشَرَ

---

(۱) اَوْقَفَ (۱) کھڑا کرنا۔ (۲) میں دہشت زدہ ہوگیا (۳) شروع میں (۴) بزدلی، کم ہمتی (۵) بَشَرَةٌ چہرہ، کھال کی سطح (۶) تسلی دینا (۷) دلیر ہوگیا (۸) جَاْش دل (۹) مہربانی سے پیش آنا۔ (۱۰) خوف (۱۱) صَمَّ اور صَمَّمَ پختہ ارادہ کرنا۔ (۱۲) بھر گیا۔ (۱۳) سینہ۔ دل۔

شَهْرًا، وَلَمْ اَشْعُرْ بِكُلْفَةٍ ولا صُعُوْبَةٍ. وَالْاٰنَ يا سيّدى قلبى مَلْاٰنُ فَرَحًا وسُرُورًا و شُكْرًا، لانّى لَمّا اقرء القراٰن افهم اكثرَ معانيه ولا يصعب على فهمُ مطالبه الّا قليلًا. وارجو من اللّٰه تعالٰى انّى اَكُوْنُ اَفْهَمُ كُلَّهٗ اذا قرأت الجزء الرابع تمامًا. فللّٰه الحمد اوّلًا واٰخرًا.

هٰذَا ولا بَرِحَ سيّدى العمُّ فى خيرٍ و عافيةٍ مع سائر اهل بيته الاماجد واُهْدِىْ اِلٰى والِدَىَّ المكرّمين والٰى جميع اخوتى و اخواتى سلاما محفوفا بِاَشْوَاقى الٰى مُشَاهَدَتِكم اجمعين.

دهلى

يوم الجمعة الحادى والعشرون من شهر ذى الحجة الحرام ۱۳۶۲ھ

دمتَ سالماً لا بن اخيک

رشید

تم الجزء الثالث الجديد من كتاب تسهيل الادب

بحول اللّٰه وتوفيقه ويليه الجزء الرابع

تقبّله اللّٰه منّى ونفع به الطالبين وسهّل به

ونشر فهم القراٰن المبين. واٰخر دعوانا ان

الحمد للّٰه ربّ العٰلمين

۱۳۶۴ھ

Marfat.com

ولقد یسرنا القرآن للذکر

عربی کا معلم

جدید

چہارم

مصنف: مولوی عبدالستار خان

مکتبہ دانیال

اردو بازار لاہور

042-7660736

0333-4276640

email: maktabahdaneyal@hotmail.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمدللہ الذی مرکب الانسان ثُمَّ اَفْرَدَہُ بِالتّبیانِ. وفضّلہ علی الملٰئکہ بتعلیمہ الاسماء کلھا یوم الامتحان ولقنہ کلمات رفعہ بھا بعد ما انْخَفَضَ بالخطاء والنّسیان. والصلوۃ والسلام علٰی افضل الرسل سیّدنا محمّدِنِ المنعوت بِاَحْسَنِ الصّفاتِ. وعلٰی اٰلہ وصَحْبہ وتابِعِیْہِ فی الحرکات والسَّکَنَاتِ.

امابعد میں اس خدائے قدوس کا شکر کیونکر ادا کروں اور کیوں نہ ادا کروں جس نے اپنے لطف وکرم سے اس کتاب کے چاروں حصے مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بس اس نے چاہا اور ہو گیا۔ ورنہ اس بندۂ عاجز کے حالات تو ایسے نہ تھے کہ ایک ایسی کتاب لکھ سکتا جس کے ذریعے قرآن حکیم تک پہنچنے اور عربی زبان اور اس کے قواعد سمجھنے کی طویل خاردار اور کٹھن منزل اتنی مختصر اور آسان ہو جائے کہ معلمین اور متعلمین دونوں کو مسرت آمیز حیرت میں ڈال دے۔ جو قواعد صرف ونحو کی خشک اور عقیم تعلیم کو دلچسپ اور نتیجہ خیز بنا دے۔ جو طالبین عربی کے دل سے وہ خوف وہراس نکال دے جو مروجہ کتابوں اور طرز تعلیم نے پیدا کر دیا ہے۔ ایک ایسی کتاب جس نے گلستانِ ادبِ عربی کی کنجی طلبہ کو تھما دی بلکہ دروازہ بھی کھول دیا کہ داخل ہو جاؤ اور اپنی بساط کے مطابق اس خوشنما باغ کی سیر سے' پھولوں سے اور پھلوں سے متمتع ہونے کی کوشش کرو۔ الحاصل ایک ایسی کتاب جس نے اللہ تعالیٰ وجل شانہ کے فرمان واجب الاذعان ولقد یسّرنا القراٰن للذّکر فھل من مدّکر کا نظارہ آنکھوں کے سامنے کھڑا کر دیا۔ یہ محض اس کی توفیق اور اس کا فضل ہے۔

وذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء. واللہ ذوالفضل العظیم. وھٰذا تأویل رُؤیایَ

Marfat.com

من قبلُ. قد جعلها ربی حقًا. فللّٰہ الحمد.

۲۔ اس کتاب کے اس قدر مفید اور دلچسپ ہونے کی مخصوص وجہ یہ ہے کہ اس میں محض صرف ونحو کے خشک قواعد ہی نہیں بلکہ سینکڑوں عربی الفاظ' عام امثلہ' قرآنی جملے' اشعار' مکالمات' مکتوبات اور اردو سے عربی بنانے کی مشقیں یہ تمام مضامین اکٹھا کر دیئے گئے ہیں جن سے یہ کتاب ایک مزیدار معجون مرکب اور قواعد وادب کا نہایت دلچسپ مجموعہ بن گئی ہے۔ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ یہی سبب ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے وہ تھکان محسوس نہیں ہوتی جو مھکر دانوں کے رٹنے اور قواعد کے یاد کرنے سے ہوا کرتی ہے۔ پھر بیک وقت قواعد دانی اور زبان دانی پر عبور ہوتا جاتا ہے۔ یعنی محنت کم نفع زیادہ۔

۳۔ ان تمام عزیز طالبین وشائقین عربی سے معذرت چاہتا ہوں جنہیں اس چوتھے حصے کی غیر متوقع تاخیر سے انتظار کی سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس تکلیف اور نقصان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

۴۔ تاخیر کا سبب بندے کی پیرانہ سالی اور طویل علالت تو معقول ہے۔ اس کے علاوہ تاخیر کا بڑا باعث میرے عزیز وآپ کی تعلیمی آسانی کی شدید حرص اور زیادہ سے زیادہ نفع بخش تعلیم کی بے انتہاء طلب ہے۔ اس حرص میں ہوتا یہ رہا کہ آج ایک نقش بنایا اور کل بگاڑ دیا' تاکہ اس سے بہتر کوئی نقش بنایا جائے۔ اس دُھن میں اس فقیر نے اپنے ذاتی خسارے کی بھی پرواہ نہ کی۔ پرواہ ہوتی تو سابق ایڈیشن کے دو حصوں کو جو بہت ہی مقبول اور مفید ثابت ہو چکے تھے تین ہی مہینے میں رسمی طور پر چار حصوں میں تقسیم کر کے شائع کر دیتا اور آج تک ہزاروں کی تعداد میں نکل چکے ہوتے اور شاید وہی اچھا ہوتا۔ لیکن چونکہ دماغ میں اس سے بہتر اور مفید تر تصویریں پھر رہی تھیں اس لئے دل یہی چاہتا رہا کہ دیر کتنی ہی ہو' نقصان کتنا ہی ہو مگر کام ہو تو اتنا اچھا اور مفید جتنا اپنے امکان میں ہے۔ میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ میری یہ روش صحیح تھی یا غلط۔ مگر اپنی طبیعت کی افتاد سے مجبور تھا۔ اب بھی دل کی آرزو پوری نہیں ہوئی۔ لیکن حالات کی نامساعدت میں کام کرنے سے ناتوان دماغ تھک گیا۔ چنانچہ آخری اسباق میں تھکان کی علامات نمایاں ہو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ تقاضے بھی حد سے بڑھ گئے۔ حجم بھی زیادہ ہو گیا۔ لہٰذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ جو کچھ ہوا

Marfat.com

ہے اسی پر قناعت کر کے شائع کر دیا جائے۔ چوتھے حصے کے آخری مبادی علم عروض اور علم بیان کے متعلق چند اسباق لکھنے کا جو خیال تھا وہ بھی ملتوی کر دینا پڑا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حال رہی تو بقیہ مضامین پانچویں حصے کی صورت میں شائع کرنے کی سعادت بھی حاصل کروں گا۔

وھو الموفِقُ والمُستَعانُ.

۵۔ بہر حال اللہ کا شکر ہے کہ یہ کتاب (چاروں حصے مل کر) اب اس قابل ہوگئی ہے کہ اگر اسے ہائی سکولوں کی جماعت چہارم سے میٹرک تک داخل نصاب کر لیں اور معلم صاحبان عملی طور پر عربی زبان سے واقف ہوں تو یقین ہے کہ طلبہ میٹرک تک پہنچتے پہنچتے بہ آسانی قرآن مجید، احادیث نبویہ اور عربی کی آسان کتابیں سمجھنے کے لائق ہو جائیں گے۔ نیز ترجمتین، بول چال اور معمول خطوط نویسی کی بھی کچھ استعداد پیدا کر لیں گے۔ اور یہ اتنا بیش بہا خزانہ ہے جس کی جتنی ہی قدر کی جائے کم ہے۔ اس کے علاوہ تجربہ کار حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ عربی گرامر سمجھنے سے ان طلباء کی انگریزی میں ایک خاص قوت پیدا ہو جائے گی اور قرآن مجید سمجھنے سے ان کی ذہنی قابلیت بہت وسیع ہو جائے گی قوم کی صحیح خدمت ایسے ہی طلبہ کر سکتے ہیں۔ قوم کو ایسے ہی طلبہ کے پیداوار کی سخت ضرورت ہے۔

۶۔ اس کتاب سے ہمارے مدارس عربیہ کی تعلیم میں بھی اصلاح کی روح پھونکی جا سکتی ہے اور تعلیم کو آسان، دلچسپ اور نتیجہ خیز بنایا جا سکتا ہے۔ غنیمت ہے کہ اب ایسی اصلاح کی ضرورت مدارس کے اصحاب حل و عقد بھی محسوس کرنے لگے ہیں۔ عجب نہیں کہ یہ حضرات جس لعل کی تلاش میں سرگرداں ہیں اسی گدڑی میں مل جائے۔

۷۔ لڑکیوں میں بھی اس کتاب کے ذریعے قرآن فہمی اور عربی دانی کا ملکہ عام کیا جا سکتا ہے چنانچہ جالندھر کے مشہور مدرسۃ البنات میں (جواب لاہور میں پناہ گزین ہے) اس کتاب کا سابق ایڈیشن عرصہ دراز سے پڑھایا جاتا ہے اور اب نیا ایڈیشن داخل درس کیا گیا ہے۔

۸۔ الغرض اس کتاب سے ہندوستان و پاکستان کے اندر عربی کی اشاعت میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔ بشرطیکہ مدارس کے ممتحین، ٹیکسٹ بک کمیٹیوں کے اراکین، محکمہ تعلیمات اور خود وزارتِ تعلیمات اپنا فرض ادا کریں اور پھر ہر طالب عربی کے ہاتھ میں سب سے پہلے یہ کتاب پہنچا دیں۔

Marfat.com

۹۔ اللہ کا شکر ہے کہ صوبہ سندھ کے محکمہ تعلیمات نے اس کتاب کو داخل نصاب فرما کر اپنی علمی قدرشناسی کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان کے مشہور دارالعلوم ڈابھیل (سورت) میں حضرۃ العلامہ مولانا شبیر احمد عثمانی کی ہدایت کے مطابق اس کتاب کو داخل نصاب کر لیا گیا ہے۔ بہار، پنجاب، یو۔پی، دہلی وغیرہ مقامات میں بھی یہ کتاب بہت مقبول ہو چکی ہے۔ **فللّٰہ الحمد.**

۱۰۔ عزیز طالبین اس چوتھے حصے کی ضخامت دیکھ کر گھبرائیں نہیں۔ کیونکہ اس میں زیادہ تر وہی قواعد ملیں گے جنہیں تم کچھ نہ کچھ سمجھ چکے ہو البتہ ادبیات (زباندانی) پر خاص زور دیا گیا ہے۔ جو تمہارا اصلی اور خوشگوار مقصد ہے۔

۱۱۔ اس کتاب میں فہمائش کا طریقہ ایسا سلیس اختیار کیا گیا ہے کہ جو مسائل دیگر کتب متداولہ میں عقدۂ لاینحل سے معلوم ہوتے ہیں اس کتاب میں اتنے معمولی نظر آنے لگتے ہیں کہ ہر سمجھدار شائق عربی (جو کم از کم اردو قواعد صرف ونحو سے واقف ہو چکا ہو) بلا امداد استاد سمجھ سکتا ہے۔ بطور خود گھر بیٹھے عربی سیکھنے والوں کے لئے چاروں حصص کی کلیدیں بھی لکھی گئی ہیں۔

۱۲۔ ہم کالج اور ہائی سکولز کے طلباء طالبات کو مشورہ دیتے ہیں کہ اپنی تعطیلات کے زمانے میں اس کتاب کو باقاعدہ زیر مطالعہ رکھیں۔ عجب نہیں کہ ایک ہی سال میں تم قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنے لگو اور تمہارے دماغ میں ایک بیش قیمت علمی جوہر کا اضافہ ہو جائے۔

۱۳۔ ان علمائے کرام، مبصرین عظام اور شائقین وقدرشناسان خیر اللسان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی غائبانہ ومخلصانہ مساعی جمیلہ سے یہ کتاب بغیر کسی اشتہار کے ہندوستان اور پاکستان کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہو چکی ہے **فجزاھم اللّٰہ خیر الجزاء.** امید ہے کہ بزرگانِ کرام مجھے مشوروں سے مستفید اور لغزشوں سے مطلع فرمایا کریں گے تاکہ آئندہ ان کا خیال رکھا جا سکے، فقط

۱۵/شعبان المعظم ۱۳۶۸ھ ناچیز خادم افضل اللسان

عبدالستار خان

Marfat.com

اشارات

۱۔ سلسلہ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لئے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔ افعال ثلاثی مجرد کے ابواب ستہ کی طرف ن، ض، س، ف، ک اور ح سے اشارہ کیا گیا ہے۔ ثلاثی مزید کے دس ابواب کی طرف ہندسوں سے اشارہ کیا گیا ہے۔ معتل واوی کی طرف (و) سے اور یائی کی طرف (ی) سے۔

۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (ل، من، عن، ب، الی یا علی) لکھا گیا ہے، اس سے مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے معنی وہ ہوں گے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۴۔ مثلاً کے لئے دو نقطے (:) لکھے گئے ہیں اور "یعنی" یا "برابر" کے لئے یہ نشان (=)

ھدایات اور اشارات حصہ اول اور حصہ سوم میں بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔ اس لئے عربی کا معلم حصہ اول و حصہ سوم کے دیباچوں میں ہدایات ضرور دیکھ لیں۔ اس حصہ چہارم میں ہدایات نہیں لکھی گئیں صرف اشارات کا اعادہ کر دیا گیا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عربی کا معلم (حصہ چہارم)

سابق کے تین

حصوں میں بیشتر ضروری قواعد صرف ونحو تم نے سمجھ لئے ہیں۔ اس حصے میں چند نئے مسائل کے علاوہ انہی مذکورہ مسائل کی تکرار اور تشریح ہوگی۔

اس حصے کے ابتدائی اسباق میں اسماء عدد (گنتی) کا بیان خاص تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ کیونکہ استعمال میں ان کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے۔ حالانکہ تمام کتب متداولہ ان کی تفصیل سے خالی پڑی ہیں۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ رقم کی موجودہ شکلیں جو عربی میں رائج ہیں انہیں ارقام هندیه کہتے ہیں: ١، ٢، ٣، ٤، ٥، ٦، ٧، ٨، ٩ اور صفر (٠)۔

تم یہ سن کر تعجب کرو گے کہ رقم عربی کی اصلی شکلیں تو وہ ہیں جو یورپ میں رائج ہیں:

1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 9، 0-

اہل یورپ نے اندلس کے مسلمانوں سے یہ شکلیں حاصل کیں اور وہ انہیں ارقام عربیہ کہتے ہیں، مغرب کے عربوں میں اب بھی ان کا رواج باقی ہے۔

۴۳ سبق پہلے لکھے جاچکے۔ اب چوتھا حصہ سبق نمبر چوالیس (۴۴) سے شروع ہوتا ہے۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالأَرْبَعُوْنَ

اَسْمَاءُ الْعَدَدِ

۱۔ اسماء عدد حسب ذیل ہیں:-

(الف) ایک سے دس تک (پہلے صرف اعداد یاد کرلو پھر مثالیں)

تنبیہ ۱۔ بولتے وقت مفرد الفاظ کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو۔ وَاحِدٌ کو وَاحِدْ کہنا چاہئے۔ مرکب میں آخری لفظ پر وقف کرو، قَلَمٌ وَاحِدْ (دیکھو حصہ اول درس ۲۔ تنبیہ ۵)

۱.	وَاحِدٌ : قَلَمٌ وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ : وَرَقَةٌ وَاحِدَةٌ
۲.	اِثْنَانِ (یا اِثْنَیْنِ) : قَلَمَانِ اثْنَانِ	اِثْنَتَانِ[1] (یااِثْنَتَیْنِ) : وَرَقَتَانِ اثْنَتَانِ
۳.	ثَلاثَةٌ : ثَلاثَةُ اَقْلامٍ	ثَلاثٌ : ثَلاثُ وَرَقَاتٍ
۴.	اَرْبَعَةٌ : اَرْبَعَةُ اَقْلامٍ	اَرْبَعٌ : اَرْبَعُ وَرَقَاتٍ
۵.	خَمْسَةٌ : خَمْسَةُ اَوْلادٍ	خَمْسٌ : خَمْسُ سَنَوَاتٍ
۶.	سِتَّةٌ : سِتَّةُ اَوْلادٍ	سِتٌّ : سِتُّ بَنَاتٍ
۷.	سَبْعَةٌ : سَبْعَةُ رِجَالٍ	سَبْعٌ : سَبْعُ نِسْوَةٍ
۸.	ثَمَانِيَةٌ : ثَمَانِيَةُ جِمَالٍ	ثَمَانٍ : ثَمَانِي[2] نَاقَاتٍ
۹.	تِسْعَةٌ : تِسْعَةُ مُعَلِّمِيْنَ	تِسْعٌ : تِسْعُ مُعَلِّمَاتٍ
۱۰.	عَشَرَةٌ (عَشْرَةٌ بھی) : عَشَرَةُ تَلامِذَةٍ	عَشْرٌ (عَشَرٌ بھی) : عَشْرُ تِلْمِيْذَاتٍ

تنبیہ ۲۔ اثنان اور اثنتین میں الف ہمزۃ الوصل ہے۔ (دیکھو اصطلاح ۲۸)

تنبیہ ۳۔ دیکھو ثلاثۃ سے عَشَرَۃ تک مذکر کے لئے مؤنث، اور مؤنث کے لئے مذکر ہیں۔ مثالوں میں اسم عدد کو مضاف کی مانند بغیر تنوین کے پڑھا گیا ہے اور معدود جمع اور مجرور ہے۔

---

[1] ثِنْتَانِ یا ثِنْتَیْنِ بھی کہتے ہیں۔ [2] ثَمَانٍ یا ثَمَانِيْ نَاقَاتٍ بھی کہہ سکتے ہیں۔

Marfat.com

(ب) گیارہ سے اُنّیس تک:-

تنبیہ ٤- عدد مرکب میں وَاحِد کی جگہ اَحَد اور وَاحِدَةٌ کی جگہ اِحْدٰی بولا جاتا ہے-یہ بھی یاد رکھو کہ گیارہ سے ننانوے تک معدود مفرد اور منصوب ہوگا:-

۱۱.	اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا	اِحْدٰی عَشْرَةَ طَیَّارَةً
۱۲.	اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا	اِثْنَتَا[1] عَشْرَةَ سَنَةً
۱۳.	ثَلٰثَةَ عَشَرَ حَرْفًا	ثَلٰثَ عَشْرَةَ کَلِمَةً
۱۴.	اَرْبَعَةَ عَشَرَ دِیْکًا[2]	اَرْبَعَ عَشْرَةَ دَجَاجَةً[3]
۱۵.	خَمْسَةَ عَشَرَ غُصْنًا	خَمْسَ عَشْرَةَ شَجَرَةً
۱۶.	سِتَّةَ عَشَرَ یَوْمًا	سِتَّ عَشْرَةَ لَیْلَةً
۱۷.	سَبْعَةَ عَشَرَ قَلَمًا	سَبْعَ عَشْرَةَ دَوَاةً[4]
۱۸.	ثَمَانِیَةَ عَشَرَ مَکْتُوْبًا	ثَمَانِیَ عَشْرَةَ رُقْعَةً
۱۹.	تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا	تِسْعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً

تنبیہ ٥- . مذکورہ اعداد کو مرکب کہتے ہیں-بقیہ تمام اعداد معرب ہیں-صرف یہی اعداد مرکبہ مبنیی ہیں-ان کے دونوں جزو کے آخر میں ہمیشہ فتحہ پڑھا جائے گا مگر ان میں بھی لفظ اِثْنَا اور اِثْنَتَا معرب ہیں-حالتِ رفعی میں اِثْنَا عَشَرَ، اِثْنَتَا عَشْرَةَ اور حالتِ نصبی وجری میں اِثْنَیْ عَشَرَ اور اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ کہا جائے گا: جَاءَ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، رَایْتُ اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا، سَافَرْتُ لِاثْنَیْ عَشَرَ یَوْمًا. ان مثالوں میں صرف پہلا جزو معرب ہے-دوسرا بدستور مبنیی ہے-

(ج) بیس سے ننانوے تک:-

۲۰. عِشْرُوْنَ رَجُلًا یا مَرْءَةً (معدود واحد اور منصوب ہے)-

۲۱.	اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ قَلَمًا	اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ[5] مِقْلَمَةً
۲۲.	اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ وَلَدًا	اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ بِنْتًا

---

[1] اس کو ثنتا عشرۃ بھی کہتے ہیں- [2] دیک (ج دیوک) مرغا- [3] دجاجۃ (ج دجج) مرغی- [4] دواۃ کی جمع دوی اور دویات . [5] مقلمۃ قلمدان اور قلم تراش کو بھی کہتے ہیں-جمع مقالم ۔ دیکھو حصہ اول صفحہ ۱۴

۲۳. ثَلاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ كُرْسِيًّا	ثَلاثٌ وَعِشْرُوْنَ طَاوِلَةً
۲۴. اَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ بَيْتًا	اَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ دَارًا
۲۵. خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ سَارِقًا	خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَارِقَةً
۲۶. سِتَّةٌ وَعِشْرُوْنَ بَلَدًا	سِتٌّ وَعِشْرُوْنَ قَرْيَةً
۲۷. سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ بُسْتَانًا	سَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ حَدِيْقَةً
۲۸. ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُوْنَ شَهْرًا	ثَمَانٍ[1] وَعِشْرُوْنَ سَنَةً
۲۹. تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَغِيْفًا[2]	تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ تُفَّاحَةً

۳۰. ثَلاثُوْنَ (مذکّر و مؤنّث دونوں کے لئے) : ثَلاثُوْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً

۴۰. اَرْبَعُوْنَ (مذکر و مونث دونوں کے لئے) : اَرْبَعُوْنَ وَلَدًا وَبِنْتًا

۵۰. خَمْسُوْنَ (مذکر و مونث دونوں کے لئے) : خَمْسُوْنَ وَلَدًا وَبِنْتًا

۶۰. سِتُّوْنَ (مذکر و مونث دونوں کے لئے) : سِتُّوْنَ كَلْبًا اَوْ كَلْبَةً

۷۰. سَبْعُوْنَ (مذکر و مونث دونوں کے لئے) : سَبْعُوْنَ مَسْجِدًا اَوْمَدْرَسَةً

۸۰. ثَمَانُوْنَ (مذکر و مونث دونوں کے لئے) : ثَمَانُوْنَ بَابًا اَوْ نَافِذَةً[3]

۹۰. تِسْعُوْنَ (مذکرومونث دونوں کے لئے): تِسْعُوْنَ كِتَابًا اَوْ رِسَالَةً

(د) ایک سو سے ایک کروڑ تک :-

تنبیہ ۷۔ مِائَةٌ اور اَلْفٌ اوران کے تثنیہ وجمع کا معدود واحد اورمجرور ہوگا۔ تذکیر و تانیث سے ان میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ ان دونوں لفظوں کو مضاف کی طرح بغیر تنوین کے استعمال کرتے ہیں۔

۱۰۰. مِئَةٌ (مِائَةٌ بھی لکھا جاتا ہے) : مِئَةُ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۲۰۰. مِئَتَانِ (مِائَتَانِ بھی لکھا جاتا ہے) : مِئَتَا وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۳۰۰. ثَلاثُ مِئَةٍ (ثَلٰثُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے) : ثَلٰثُمِائَةِ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

---

[1] ثمان منقوص ہے۔ اس کا اعراب قاض کے جیسا ہوگا۔ (دیکھو درس ۱۰۔۹)

[2] رغيف (ج ارغفة) روٹی۔ [3] نافذة (ج نوافذ) کھڑکی۔ قرية (ج قرى) گاؤں

Marfat.com

۴۰۰. اَرْبَعُ مِئَةٍ (اَرْبَعِمائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے) : اَرْبَعُ مِئَةِ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۵۰۰. خَمْسُ مِئَةٍ (خَمْسُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے) : خَمْسُمِئَةِ قِرْشٍ اورُبِيَةٍ

۸۰۰. ثَمَانِیْ مِئَةٍ یا ثَمَانِ مِئَةٍ اسی طرح تِسْعُمِئَةٍ (۹۰۰) تک

۱۰۰۰. اَلْفٌ : اَلْفُ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۲۰۰۰. اَلْفَانِ (حالت نصبی وجری میں الفین) : اَلْفَا رَجُلٍ اَوْمَرْءَ ةٍ

۳۰۰۰. ثَلاَثَةُ آلافٍ (الف کی جمع آلاف) : ثَلاَثَةُ آلافِ رَجُلٍ اَوْمَرْءَ ةٍ

۴۰۰۰. اَرْبَعَةُ آلافٍ اسی طرح عَشْرَةُ آلافٍ (۱۰۰۰۰) تک

۱۱۰۰۰. اَحَدَ عَشَرَ اَلْفًا : اَحَدَ عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ اَوْمَرْءَ ةٍ

۱۲۰۰۰. اَحَدَ عَشَرَ اَلْفًا : اَحَدَ عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ اَوْمَرْءَ ةٍ

۱۳۰۰۰. ثَلٰثَةَ عَشَرَ اَلْفًا اسی طرح تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اَلْفًا (۹۹۰۰۰) تک

۱۰۰۰۰۰. (ایک لاکھ) مِئَةُ اَلْفٍ : مِئَةُ اَلْفِ رَجُلٍ اَوْمَرْءَ ةٍ

۱۰۰۰۰۰۰. (دس لاکھ) اَلْفُ اَلْفٍ یا مَلْیُوْنٌ : اَلْفُ اَلْفِ رَجُلٍ اَوْمَرْءَةٍ یاملیون رَجُلٍ اَوْمَرْءَ ةٍ. (مَلْیُوْنٌ کی جمع مَلاَیِیْنُ).

۱۰۰۰۰۰۰۰. (ایک کروڑ) عَشَرَةُ آلافِ اَلْفٍ یا عَشَرَةُ مَلاَیِیْنَ رَجُلٍ اَوْمَرْءَ ةٍ

تنبیہ ۸۔ آج کل کروڑ کو کر بھی کہتے ہیں: کَرُّ رَجُلٍ اَوْمَرْءَ ةٍ

تنبیہ ۹۔ تم نے دیکھا کہ مِئَةٌ ، اَلْفٌ اور مَلْیُوْنٌ اپنے معدود کے ساتھ مضاف کی طرح مستعمل ہوتے ہیں۔اسی لئے ان کے واحد سے تنوین اور تثنیہ سے نون اعرابی حذف کردیا گیا ہے (دیکھو درس ۷ اور ۱۱)

تنبیہ ۱۰۔ یادرکھو کہ معدود کو عدد کی تمییز یا اس کا مُمَیِّز بھی کہتے ہیں۔تمام اعداد کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ مُمَیِّز ہمیشہ نکرہ ہی ہوتا ہے البتہ ممیز اس وقت مُعَرَّف بِاللّام ہوگا جبکہ وہ جمع یا اسم جمع ہو (اسم جمع بظاہر واحد ہے مگر کسی چیز کے تمام افراد پر بولا جاتا ہے۔ایک پر نہیں بولا جاتا) اور اس پر مِنْ لگا کر استعمال کیا جائے: عِشْرُوْنَ رَجُلًا کی جگہ عِشْرُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ کہہ سکتے ہیں۔اسی طرح اِحْدٰی عِشْرُوْنَ مِنَ النِّسَاءِ. مِئَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَاَلْفٌ مِنَ الْغَنَمِ (سو اونٹ اور ہزار بھیڑ بکریاں)

Marfat.com

مشق نمبر ٦٤

ذیل کے اعداد کے ساتھ کوئی بھی مناسب معدود لکھو:-

(۱) خَمْسَة ...... (۲) ثَلَاث ...... (۳) عَشْرَہ ...... (۴) عَشْر ...... (۵) اِثْنَا عَشَر ...... (٦) اِثْنَتَا عَشْرہ ...... (۷) اَحَدَ عَشَر ...... (۸) ثَلَاث عَشْرَة ...... (۹) خَمْسَة عَشر ...... (۱۰) عِشْرُوْنَ (۱۱) اِحْدٰی وَ ثَلَاثُوْنَ ...... (۱۲) ثَمَانٍ وَاَرْبَعُوْنَ ...... (۱۳) ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ ...... (۱۴) تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ ...... (۱۵) مِائَةٌ ...... (۱٦) مِئَتَانِ ...... (۱۷) مِائَةٌ وَسِتُّوْنَ ...... (۱۸) ثَلٰثُمِائَةٍ وَخَمْسَ عَشَرَةَ ...... (۱۹) اَلْف ...... (۲۰) اَلْفَانِ ...... (۲۱) ثَمَانِمِئَةِ ...... (۲۲) خَمْسَةُ اٰلَافِ ...... (۲۳) مِئَةُ اَلْف ...... (۲۴) اَلْف اَلْف ...... (۲۵) مَلْيُوْنُ ......

مشق نمبر ٦٥

اردو سے عربی بناؤ

(۱) ایک لڑکا (۲) دو لڑکے (۳) دو لڑکیاں (۴) تین لڑکے
(۵) چار لڑکیاں (٦) پانچ بیل (۷) نو گائیں (۸) دس عورتیں
(۹) دس مرد (۱۰) بیس روپے (۱۱) پچیس گڈیاں (۱۲) پینتالیس کتابیں
(۱۳) پچاس مرغیاں (۱۴) بہتر مرغے (۱۵) سو کتے (۱٦) دو سو گھوڑے
(۱۷) تین سو اونٹنیاں (۱۸) پانچ سو اونٹ (۱۹) ایک ہزار طیارے (۲۰) ایک لاکھ سپاہی۔

مشق نمبر ٦٦

ذیل کی رقمیں عربی الفاظ میں لکھو!

۷، ۱۵، ۱۷، ۲۹، ۵۷، ٦۲، ۴۳، ۸۸، ۱۰۰
۳۰۰، ۸۰۰، ۲۰۰۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰۰۰، ۱۰۰۰، ۱۲۰۰، ۱۰۰۰۰۰۰

معدود کو مذکر فرض کر کے مذکورہ اعداد کی عربی بناؤ۔

Marfat.com

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالأَرْبَعُوْنَ

گذشتہ سبق کے مسائل کا اعادہ اور تشریح

۱۔ پچھلے سبق میں تمام اعداد اور ان کی مثالوں کو پڑھ کر اور تنبیہات کو دیکھ کر ہمیں اُمید ہے کہ مندرجہ ذیل تم بخوبی سمجھ گئے ہو گے :-

(الف) اسماءِ عدد کے چار گروہ ہیں:

(۱) مفرد (اکیلا لفظ) اور وہ وَاحِدٌ سے عَشَرَةٌ تک ہیں اور مِئَةٌ اور اَلْفٌ بھی انہی میں شامل ہیں۔ اس طرح کل بارہ عدد مفرد ہیں۔

(۲) مرکب' اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔

(۳) عقود (دہائیاں)' عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک۔

(۴) معطوف جن کے درمیان حرف عطف (وَ) ہوتا ہے۔ اور وہ اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک ہیں۔

(ب) اسماءِ عدد کی تذکیر و تانیث:

(۱) وَاحِدٌ اور اِثْنَتَانِ تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے موافق رہتے ہیں۔ خواہ وہ مفرد ہوں خواہ عددِ مرکب اور معطوف میں مستعمل ہوں۔ (دیکھو گذشتہ سبق میں ہر ایک کی مثالیں)۔

(۲) ثَلٰثَةٌ سے تِسْعَةٌ تک تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے برعکس ہوں گے خواہ مفرد ہوں خواہ مرکب' خواہ معطوف (پچھلی مثالوں کو غور سے دیکھو)۔

(۳) عَشَرٌ کا لفظ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہو گا ورنہ مطابق عَشَرَةُ رِجَالٍ' عَشْرُ نِسَاءٍ' اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا اور اِحْدٰی عَشْرَةَ مَرْءَةً.

(۴) عقود میں تذکیر و تانیث کا کوئی امتیاز نہیں۔ یہی حال مِئَةٌ اور اَلْفٌ کا ہے۔

(دیکھو گذشتہ سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۶ اور ۷)۔

(ج) اسماءعدد میں مُعْرَب اور مَبْنِی:

اعدادمرکبہ کے سواتمام اسماءعدد معرب ہیں۔اُن کا آخر حالتوں کے اختلاف سے قاعدے کے مطابق بدلتا رہے گا۔صرف اعدادمرکبہ (اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک) مبنی ہیں۔ان کے دونوں جزو پر ہمیشہ فتحہ ہی پڑھا جائے گا۔مگران میں صرف اِثْنَا یا اِثْنَتَا معرب ہے۔(دیکھو سبق ۴۴ تنبیہ ۵)

(د) ترکیب میں معدود کا اعراب اور وحدت و جمع:

(۱) تم جانتے ہو کہ اسم واحد ہو تو ایک پر دلالت کرتا ہے اور تشنیہ ہو تو دو پر: رَجُلٌ (ایک مرد)، رَجُلَانِ (دو مرد)، اس لئے ان کے لئے عدد لگانے کی ضرورت نہیں رہتی۔البتہ کبھی صفۃ کے طور پر وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ استعمال کر لیتے ہیں: رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک مرد)، رَجُلَانِ اِثْنَانِ (دو مرد)، بِنْتٌ وَاحِدَةٌ بِنْتَانِ اثْنَتَانِ. یہ تو معلوم ہے کہ موصوف اور صفت اعراب و تذکیر میں باہم موافق ہوا کرتے ہیں۔

(۲) ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ کا معدود مجرور اور جمع ہوگا۔(دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۳) مگر معدود کی جگہ لفظ مِئَةٌ واقع ہو تو واحد ہی رہے گا: ثَلَاثُ مِئَةٍ، خَمْسُ مِئَةٍ (دیکھو پچھلے سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۷)

تنبیہ ۱۔ یادرکھو معدود کی جگہ میں جمع مذکر سالم (دیکھو سبق ۵۔۳) کا استعمال نہیں ہوا کرتا۔ مثلاً ثَلَاثَةُ مُسْلِمِیْنَ نہیں کہیں گے۔بلکہ ایسے موقع پر معدود کو معرف باللام کر کے مِنْ کے ساتھ استعمال کریں گے: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کہا جائے گا۔

(۳) اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک معدود واحد اور منصوب ہوگا۔عقود بھی اسی میں شامل ہیں۔(دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۴ اور ۶)۔

(۴) مِائَةٌ اور اَلْفٌ اور اُن کے تثنیہ و جمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا۔(دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۷) لفظ مِئَةٌ کی جمع اکثر سالم مؤنث ہوتی ہے: مِئَاتٌ، کبھی سالم مذکر بھی آتی ہے: مِئُوْنَ یا مِئِیْنَ اور اَلْفٌ کی جمع اٰلَافٌ پڑھ چکے ہو۔اس کی ایک اور جمع اُلُوْفٌ بھی ہے جس کے معنی ہیں "ہزاروں" اس سے کوئی خاص عدد نہیں سمجھا جاتا: عِنْدِیْ اُلُوْفٌ مِنَ الْکُتُبِ (میرے پاس ہزاروں کتابیں ہیں)۔

تنبیہ ۲۔ اسم عدد کی تَمِیْیز یا مُمَیَّز کی یعنی معدود کی حالت سمجھنے کے لئے ذیل دو بیتیں یاد کر لو:۔

Marfat.com

مُمَیِّز از عدد بر سہ جہت دان — زسہ تا دہ بود مجموع ومجرور

زدہ برتر ہمہ منصوب ومفرد — زصد ہم اَلف اِفراد است ومجرور

تنبیہ ۳۔ کبھی عام قاعدے کے خلاف بھی اعداد اور اُن کی تمیز کا استعمال ہوتا ہے: وَلَبِثُوْا فِیْ کَہْفِہِمْ ثَلاَثَمِائَۃٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا. اس جملے میں مئۃ کا اضافت کے ساتھ نہیں استعمال ہوا ہے۔ پھر اس کی تمیز بجائے مفرد کے جمع لائی گئی ہے۔ تِسْعًا کا مُمَیِّز مذکور نہیں ہے۔ گویا دراصل وہ ایسا ہے۔ ثَلاَثَمِائَۃٍ وَتِسْعَ سِنِیْنَ. مذکورہ مثال کو عام قاعدے سے مستثنیٰ سمجھ لیا جائے۔

تنبیہ ٤۔ اسم عدد کی تخصیص یا تعریف کی ضرورت ہو تو اس پر اَلْ داخل کر سکتے ہیں: جاء الثلاثون رجلا کُنّا ننتظرھم (وہ تیس آدمی آ گئے جن کا ہم انتظار کر رہے تھے)۔ عدد مفرد مضاف ہو تو مضاف الیہ پر اَلْ لگایا جائے: اِعْطِنی خمسةَ الکتب، رأیت ستّةَ الاف العسکریّ ورنہ عدد پر: جاء الخمسةُ من المسلمین. عدد مرکب کے پہلے جزو پر اور معطوف کے دونوں جزو پر: بِعْتُ الخمسة عشر کتابا والاربعة والاربعین شاةً.

۲۔ کئی اسماء عدد کے بعد جو معدود واقع ہو اس پر آخری عدد کا اثر پڑے گا: اَلْفٌ وَثَلاَثُمِئَۃٍ وَاَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ سَنَۃً (ایک ہزار تین سو چونسٹھ برس) دیکھو لفظ سَنَۃً پر آخری عدد سِتُّوْنَ کا اثر ہے۔ اسی لئے واحد اور منصوب ہے۔

اس مثال میں پہلے بڑے درجے والا اسمِ عدد بولا گیا ہے پھر درجہ بدرجہ، تم اس کے برعکس بھی کہہ سکتے ہو: اَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ وَثَلاَثُمِئَۃٍ اَلْفُ سَنَۃٍ. دیکھو اس مثال میں اَلْفٌ کی وجہ سے سَنَۃٍ مجرور ہے۔

تنبیہ ۵۔ قرینہ موجود ہو تو صرف عدد بولتے اور معدود کو حذف کر دیتے ہیں: اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ بِمِءَۃٍ یعنی بِمِئَۃِ رُبِیَّۃٍ.

۳۔ بِضْعٌ اور نَیِفٌ یا نَیْفٌ :

(الف) بِضْعٌ سے تین اور نو تک کا کوئی غیر معین عدد سمجھا جاتا ہے: بِضْعُ نِسْوَۃٍ وَ بِضْعَۃُ رِجَالٍ (چند عورتیں اور چند مرد یعنی تین اور نو کے درمیان)۔ نَیِّف سے دو دہائیوں کے درمیان کا کوئی عدد سمجھا جاتا ہے: عندی عشرون درھما ونَیِّفٌ (میرے پاس بیس اور کچھ اُوپر درہم ہیں یعنی تیس کے اندر)۔ اسی طرح عشرون جُنَیْھَۃً و نَیِّفٌ.

Marfat.com

(ب) نَیِّفٌ میں مذکر و مؤنث کا فرق نہیں ہے۔ بِضْعٌ میں فرق ہے یعنی مذکر کے لئے بِضْعَةٌ اور مؤنث کے لئے بِضْعٌ کہا جاتا ہے۔ دیکھو اوپر کی مثالیں۔

(ج) نَیِّف کسی دہائی یا سینکڑہ یا ہزار کے بعد ہی آتا ہے۔ مگر بِضْعٌ تنہا بھی آسکتا ہے: عندي بضعة وسبعون درهما يا عندي بضعة دراهم.

(د) نَیِّفٌ عدد کے بعد آتا ہے اور بِضْعٌ عدد سے پہلے۔ مگر جبکہ اس کی تمییز الگ ہو تو سابقہ عدد کے بعد بھی آئے گا: عندنا خمسون درهما وبضعُ جُنَيْهاتٍ.

(ہ) نَیِّف کا لفظ قرآن مجید میں نہیں آیا ہے۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۲

انفجر (۲) پھٹ جانا۔ چشمہ نکل آنا

جَلَدَ (ض) کوڑے لگانا

سَاوٰی (۳ لفیف) برابری کرنا۔ مساوی ہونا

نَدَرَ (ک) نادر اور کمیاب ہونا

وَرَدَ (يَرِدُ) وارد ہونا۔ درآمد ہونا۔

آنَةٌ (جانَاتٌ ہندی سے لیا گیا ہے) آنہ

اِحْتِفَالٌ (۷ مصدر ہے) جلسہ۔ جمع ہونا

سِعْرٌ (ج اسعار) نرخ

طَرْبُوْشٌ ترکی ٹوپی

عِدَّةٌ اور عَدَدٌ گنتی۔ تعداد

فَلْسٌ (ج فُلُوْسٌ) پیسہ

قِيْمَةُ الِاشْتِرَاكِ اخبار کا چندہ

اِشْتِرَاكٌ (۷) شریک ہونا۔ اخبار میں خریدار بننا

اِعْلَانٌ اشتہار

بَارَةٌ مصر کا ایک سکہ ہے جو کہ ایک قرش میں چالیس ہوتا ہے۔

بَقَرٌ (اسم جمع) گائے بیل۔

بُسْتَانٌ (ج بَسَاتِيْنُ) باغ

جَلْدَةٌ (ج جَلْدَاتٌ) کوڑے کی ضرب

جِنِيْهٌ یا جُنَيْهَةٌ گنی سے معرب ہے۔

قِرْشٌ یا غِرْشٌ (ج قُرُوْشٌ) مصر کا ایک سکہ ہے جو ایک گنی کا سو ہوتا ہے۔

مَاشِيَةٌ (ج مَوَاشٍ) مویشی

مَجَلَّةٌ (ج مَجَلَّاتٌ) ماہواری رسالہ

مِسَاحَةٌ پیمائش زمین کی

مشق نمبر ۶۷

(۱) هَلْ تَعْلَمُ كَمْ بارةً تُسَاوِي قِرْشًا؟	اَرْبَعُوْنَ بارةً تُسَاوِيْ قِرْشًا وَاحِدًا
(۲) كم قِرْشًا يُسَاوِي جُنَيْهَةً وَاحِدَةً؟	جُنَيْهَةً واحدةً تُسَاوِي مِئَةَ قِرشٍ
(۳) بِكَمِ اشْتَرَيْتَ كتابَ "سِيْرَةُ النَّبِيِّ؟"	اشتريتُ هٰذا الكتابَ في ثلثِ مُجَلَّدَاتٍ بِاثْنَتَيْنِ وعشرين رُبِيَّةً.
(۴) واللّٰهِ رَخِيْصٌ ماهُوَ بِغَالٍ فى هٰذَا الزَّمَان.	صدقتَ يا اخي ! وَاَنَا اشْتَرَيْتُ كتابَ "زَادُالْمَعَادِ" لِشَيْخِ الاِسْلامِ ابْنِ الْقَيِّمِ بِاِحْدٰى عَشْرةَ ربيّةً.
(۵) غَنِيْمَةٌ وَاللّٰهِ فانّ هٰذا الكتابَ نَدُرَ وُجُوْدُهُ لا يُوْجَدُ بِاَيِّ قيمةٍ وَمِنْ اَيْنَ اشْتريتَهُ؟	اشتريتُه من المكتبة القَيِّمة في بمبائى وهُناك تُبَاعُ الكتبُ بِاَرْخَصِ قِيمَةٍ نِسْبَتًا اِلَى المكاتِبِ الاُخَرِ
(۶) بِكَمْ هٰذا الطَّرْبُوْش يا شَيْخُ؟	بخمسةٍ وثلاثين قِرشًا يا سيّدي
(۷) وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَغَالٍ جِدًّا ، اَنَا اُعْطِي خَمْسَةً وعشرين قرشًا لاغَيْرُ (صرف)	يا ترى ، هل هو غالٍ بهٰذا الثَّمن؟ اَلاتَرٰى كيف غَلَتِ الاسواق وغَلَتِ الاشياءُ
(۸) طَيِّب يا شيخ ! خُذِالثَّلاثِينَ والسَّلام(يعنى بس)	وكم زادت الأُجْرَةُ؟
(۹) كم كانَ من الحُضّارِ فى الاِحْتِفَالِ السَّنوِي لِلاَنْجُمَنِ الاِسلامِيَّةِ؟	احسنتَ ! خُذِ الطربوش وهاتِ الْفُلُوْسَ بارك اللّٰه فيك
(۱۰) هَلْ تَعْلَمُ مَا هِيَ اجرةُ الاِشتراك السَّنوىّ فى الجريدة "الفتح"	يَكُوْنُ بَلَغَ عَدَدُهُمْ نَحْوَ اَلْفَيْنِ وَثَمَانِ مِئَةِ نفرٍ اَظُنُّ اَنَّ قيمةَ الاشتراك فيها لا يكون فوقَ خمسينَ قِرْشًا عَنْ سَنَةٍ

Marfat.com

(۱۱) وَمَا هِیَ اُجرَةُ الإعْلَانِ؟	عن کلّ سَطْرٍ قِرشٌ
(۱۲) کَمْ اَتَیْتَ مِنَ الرّبیات لِتِلْکَ الدّارِ الوَسیعةِ؟	یاسیّدی ! اعطیتُ صاحِبَهَا مِنَ الرّبیاتِ خمسةَ الافٍ واربعَ مئةٍ وخمسًا وتسْعِیْنَ (۵۴۹۵)
(۱۳) وما هِیَ مِسَاحةُ تلک الدّار؟	مساحتها تبلغ عشرة الافٍ ومِائتَی ذِراعٍ ونیّفاً من الاَذْرُعِ المربّعةِ
(۱۴) وَبِکَمْ بِعتَ بُسْتَانَکَ؟	بِعتُهُ باثْنَیْ عَشرَ اَلفَ رُبیّةٍ
(۱۵) وَاللّٰهِ لَقَدْ رَبِحتْ تِجارَتُکَ	صَدَقتَ، بَارَکَ اللّٰهُ فِیکَ یَا اخِی العزِیزَ

مشق نمبر ٦٨ — من القرآن

(۱) ان الهکم اله واحده (۲) ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا (۳) فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا (۴) یا ابت انی رأیت احد عشر کوکبا (۵) الزانیة والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة (۶) لیلة القدر خیر من الف شهر (۷) الم ترا الی الذین خرجوا من دیارهم وهم الوف (۸) فارسلناه الی مائة الف اویزیدون (۹) اذ تقول للمؤمنین الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلثة الاف من الملئکة منزلین (۱۰) من الا بل اثنین ومن البقر اثنین (۱۱) غلبت الروم في ادنی الارض وهم من بعد غلبهم سیغلبون في بضع سنین.

مشق نمبر ٦٩ — اُردو سے عربی

(۱) تمہارے پاس کتنے مویشی ہیں؟

ہمارے پاس دوسو گائیں اور پچاس اور چند اونٹ اور پچیس بکریاں ہیں۔

(۲) جناب یہ کتاب کتنے میں بیچتے ہیں؟

اس کی قیمت دس روپے ہیں۔

(۳) وہ ارزاں نہیں بلکہ گراں ہے۔ میں تو نو روپے دوں گا زیادہ نہیں۔

Marfat.com

اَوَائِلُ. اسی طرح اٰخِر کی جمع اَوَاخِرُ، اَوْسَطُ (درمیانی حصہ) کی جمع اَوَاسِطُ: اَوَائِلُ رمضانَ (رمضان کے ابتدائی ایام) اُولیٰ (مؤنث) کی جمع اُوَل اور اُولَیَاتٌ.

(ب) ۱۱ سے ۱۹ تک:

۱۱۔ الدرس الحادی عشر گیارھواں سبق

۱۱. الدَّرسُ الْحَادِیْ عَشَرَ	گیارھواں سبق	الحِکَایَةُ الحَادِیَةَ عَشْرَةَ	گیارھویں کہانی
۱۲. الدَّرسُ الثَّانِی عَشَرَ	بارھواں سبق	الحِکَایَةُ الثَّانِیَةَ عَشْرَةَ	بارھویں کہانی

اسی طرح التَّاسِعَ عَشَرَ اور التَّاسِعَةَ عَشْرَةَ تک۔

تنبیہ ۵۔ مذکورہ مثالوں میں دونوں عدد اَحَدَ عَشَرَ کی مانند فتحہ پر مبنی معلوم ہوتے ہیں۔ مگر بعض علمائے نحو کے نزدیک پہلا عدد مُعْرَب ہوتا ہے اور آج کل زیادہ تر اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ اس لئے موصوف کا اعراب اس پر پڑھا جاتا ہے: الدرسُ الثَّالِثُ عَشَرَ، فی اللَّیْلَةِ الرَّابِعَةِ عَشْرَةَ، فی خامِسِ عَشَرَ رمضانَ.

(ج) عِشْرُوْنَ سے تِسعُوْنَ اور مِئَةٌ اور اَلْفٌ تک تمام عقود اپنی اصلی صورت میں عدد وصفی کیلئے بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ مگر عموماً اس وقت ان پر اَلْ لگایا جاتا ہے: اَلْعِشْرُوْنَ (بیسواں یا بیسویں) الحَادِيْ وَالعِشْرُوْنَ (اکیسواں)، الْحَادِیَةُ والثَّلٰثُوْنَ (اکتیسویں)، الْمِئَةُ (سوواں یا سوویں)۔

۲۔ اعداد وصفي ترکیب میں عموماً صفت واقع ہوتے ہیں اور موصوف کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں: الکتابُ الاَوَّلُ، الدرسُ الحَادِی والعِشْرُوْنَ کبھی مضاف ہوتے ہیں: رَابِعُهُمْ (اُن کا چوتھا)، خامِسَةُ الْبَنَاتِ.

۳۔ عددِ وصفي میں آحاد (اِکائیاں) و عُشُوْر (دہائیاں) کے ساتھ جب مِئَةٌ اور اَلْفٌ آئے تو آخری رقم کے ماقبل لفظ بَعْدَ بھی بڑھا دیتے ہیں: فِی السَّنَةِ الثَّانِیَةِ وَالْاَرْبَعِیْنَ وَثَلٰثِمِائَةٍ بَعْدَ الْاَلْفِ (ایک ہزار تین سو بیالیسویں سال میں) بَعْدَ الْاَلْفِ کی جگہ وَالْفِ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۶۔ اس مثال میں چھوٹے درجے والے عدد کو پہلے لایا گیا ہے پھر درجہ بدرجہ۔ اس میں اُلٹ پلٹ نہیں کر سکتے۔

۴۔ عدد کے کسور (ٹکڑے۔ حصے) میں سے آدھے ۱/۲ کے لئے نِصْفٌ آتا ہے اور باقی

Marfat.com

کسور کے لئے فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر اسم عدد سے بنالیا جاتا ہے:

ثُلُثٌ یا ثُلْثٌ جمع اَثْلاثٌ یعنی ۳/۱.

رُبُعٌ یا رُبْعٌ جمع اَرْبَاعٌ یعنی ۴/۱.

خُمُسٌ یا خُمْسٌ جمع اَخمَاسٌ یعنی ۵/۱.

سُدُسٌ یا سُدْسٌ جمع اَسْدَاسٌ یعنی ۶/۱.

اسی طرح عُشُرٌ یا عُشْرٌ جمع اَعْشَارٌ تک۔

۳/۲ ثُلُثَانِ، ۴/۳ ثَلٰثَةُ اَرْبَاعٍ ۸/۵ خَمْسَةُ اَثْمَانٍ۔

تنبیہ ۷۔ ان کسور میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہے۔

اگر عَشْر کے اوپر اعداد کے کسور بنانے ہوں تو عدد اصلی سے اس طرح بنالو: اَرْبَعَةٌ مِنْ اَحَدَ عَشَرَ ۴/۱۱، اَحَدَ عَشَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ ۱۱/۲۰. مِنْ کی جگہ عَلٰی بھی بولتے ہیں: اَحَدَ عَشَرَ عَلٰی عِشْرِيْنَ ۱۱/۲۰.

اگر عددِ صحیح اور کسور اکٹھا ہوں تو دونوں کے درمیان وَ بڑھانا چاہیئے: اَرْبَعٌ وَثَلَاثَةُ اَخْمَاسٍ ۴/۳/۵، خَمْسٌ وَخَمْسَةَ عَشَرَ عَلٰی اَرْبَعِيْنَ ۵/۱۵/۴۰.

تنبیہ ۸۔ کبھی ۱/۴ کو ؎ ۱/۲ کو ؎ ۳/۴ کو ے کی شکل میں لکھتے ہیں مثلاً ۱/۴/۲ کو ۲؎ ۱/۲/۲ کو ۲؎، ۳/۴/۲ کو ۲ے لکھیں گے۔ یہ نشانات رقم کی نسبت زیادہ باریک اور ذرا الگ لکھتے ہیں۔

۵۔ "دودو" "تین تین" وغیرہ بنانے کے لئے مَفْعَلُ اور فُعَالُ کا وزن آتا ہے: جَاءَتِ الْفُرْسَانُ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ (سوار دو دو تین تین چار چار ہوکر آئے) یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ جَاءَتِ الْفُرْسَانُ اَثْنَيْنِ اَثْنَيْنِ ثَلٰثَةً ثَلٰثَةً اَرْبَعَةً اَرْبَعَةً.

تنبیہ ۸۔ "ایک ایک" کے لئے وَاحِدٌ سے یہ وزن یعنی مَوْحَدُ اور اُحَادُ بہت کم بنایا جاتا ہے بلکہ اکثر اس مطلب کے لئے بولتے ہیں۔ فُرَادَ یا فُرَادًا یا فُرَادٰی: جَاءُوْا فُرَادٰی یعنی وَاحِدًا وَاحِدًا.

۶۔ جب کسی چیز کے متعلق یہ بتانا ہو کہ وہ کتنے اجزاء سے مرکب ہے تو فُعَالِیٌّ کا وزن استعمال کرتے ہیں۔

Marfat.com

مؤنث		مذکر
ثُنَائِيَّةٌ	(ایسی چیز جس کے اجزاء دو ہوں)	ثُنَائِيٌّ
ثُلاثِيَّةٌ	(ایسی چیز جس کے اجزاء تین ہوں)	ثُلاثِيٌّ
رُبَاعِيَّةٌ	(ایسی چیز جس کے اجزاء چار ہوں)	رُبَاعِيٌّ
خُمَاسِيَّةٌ	(ایسی چیز جس کے اجزاء پانچ ہوں)	خُمَاسِيٌّ

اسی طرح عُشَارِيٌّ تک بنالو۔

اعداد مرکب و معطوف سے مذکور وزن نہیں بن سکتا اس لیئے گیارہ اجزاء والے کو کہیں گے: ذُوْاَحَدَ عَشَرَ جُزْءً (مذکر کے لئے) ذَاتُ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءً (مؤنث کے لئے) اسی طرح آ گے جو چاہو بنالو۔

۷۔ ''پہلے بار'' ''دوسرے بار'' وغیرہ بتانے کے لئے لفظ مَرَّةٌ (بار) کو موصوف اور عددِ صفي کو صفة بناؤ: مَرَّةٌ اُوْلٰی یا اَلْمَـرَّةُ الْاُوْلٰـی: قرأت القرآن المرّة الاُوْلٰی' زُرْتُکَ مَرَّةً ثَـانِيَةً (میں نے دوسری دفعہ آپ سے ملاقات کی)۔ اسی طرح الـمـرّةَ العـاشـرةَ' المرّةَ الحادِيةَ عَشْرَةَ' المرَّةَ الْمِئَةَ.

عـددِ صفي کو حالتِ نـصبي میں پڑھنے سے بھی یہ مطلب نکلتا ہے: اَوَّلًا' ثَـانِيًا وغیرہ۔ مگر عاشِرًا کے بعد وہی اوپر کی ترکیب استعمال کرتے ہیں۔

تنبیہ ۹۔ مَـرَّةٌ اُوْلٰی کو اَوَّلَ مَرَّةٍ اور مَرَّةٌ ثَانِيَةٌ کو مَرَّةٌ اُخْرٰی اور تَارَةٌ اُخْرٰی بھی کہتے ہیں۔

۸۔ ''ایک بار'' ''دوبار'' کے معنی ادا کرنے کے لئے لفظ مَرَّةٌ کو حالتِ نصبي میں استعمال کرتے ہیں: مَرَّةً یا مَـرَّةً وَاحِدَةً (ایک بار) مَرَّتَيْنِ (دوبار) اور زیادہ کے لئے وہی لفظ اسم عدد کے ساتھ لگادیتے ہیں: ثَلٰثَ مَرَّاتٍ' اَحَدَ عشر مَرَّةً وغیرہ۔

۹۔ ''کئی بار'' یا ''بارہا'' کے لئے مَـرَّةٌ کی جمع مِـرَارًا حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں: رَأَيْتُـه مِرَارًا (میں نے اسے بار ہا دیکھا)۔ اس معنی کے لئے کَـمْ خَبَـرِيَّـه (دیکھو سبق ۱۳۔۷) بھی استعمال کرسکتے ہیں: کَمْ مَرَّةً یا کَمْ مِنَ الْمَرَّاتِ رَأَيْتُهُ.

Marfat.com

۱۰۔ ''کئی'' یا ''بہتیرے'' بتلانے کو بھی کَمْ خبریہ استعمال کرتے ہیں: کَمْ غُلامٍ یا کَمْ مِنَ الْغِلْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِی الْبُسْتَانِ (کئی لڑکے باغ میں کھیل رہے ہیں)۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۳

وُسْطٰی (مؤنث ہے اوسط کا) درمیانی

بِلادُالرَّاسِ کیپ کالونی (افریقہ میں ہے)

ثُلَّةٌ آدمیوں کی بڑی جماعت

تَسَلَّقَ (۴) دیوار پر چڑھنا

جِدَارٌ (ج جُدْرَانٌ) دیوار

حَظٌّ (ج حُظُوْظٌ) حصہ

زَوْجٌ (ج اَزْوَاجٌ) جوڑا۔ مرد یا عورت

سِکَّةٌ حَدِیْدِیَّةٌ ریلوے لائن، لوہے کی سڑک

سَارَ (ض۔ ي) سیر کرنا

عَاصِمَةٌ (ج عَوَاصِمُ) پائے تخت

قِطَارٌ (ج قُطُرٌ) ریل۔ ٹرین۔ اونٹ کی قطار

قَارَّةٌ (ج قَارَّاتٌ) براعظم

قَلْعَةٌ (ج قِلاعٌ) قلعہ

مَائِدَةٌ دسترخوان۔ کھانے کی میز

مُضِيٌّ گزرنا (مصدر)

شَرَّفَ (۲) شرف بخشنا۔ (۴) شرف حاصل کرنا

طَابَ (ض۔ ي) پسند آنا۔ عمدہ ہونا۔

عَزَّزَ غلبہ دینا۔ عزت دینا۔ مدد دینا۔

نَکَحَ (ض) نکاح کرنا

کَهْف غار

مشق نمبر ۱۷

(۱) اِنَّ السُّوْرَةَ الاُوْلٰی من القراٰنِ المجید تُسَمّٰی بِسُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ (۲) تَعْلِیْمُ اَسْمَاءِ الْعَدَدِ یُوْجَدُ فی الدَّرْسِ الرَّابِعِ وَالْاَرْبَعِیْنَ والخامسِ والاربعینَ والسَّادِسِ وَالْاَربعینَ (۳) في اَيِّ ساعةٍ تَشَرَّفُنَا بِالْمَجِيْءِ عندنا؟ (۴) اَتَشَرَّفُ بِالمجيءِ عِندكم في السَّاعةِ الثّامنة ان شاء اللّٰه تعالٰی (۵) كُنتُ في منزلك السَّاعةَ التَّاسعةَ ورُبعٍ وبَقِيتُ في انتِظارِكَ نصفَ ساعةٍ والسَّاعةَ التَّاسعةَ وثلثةَ ارباعٍ خرجتُ من الدّار (۶) بَلْدَةُ فُوْنَا (پُونا) تَبْعُدُعنّا نَحْوَ خَمْسِ ساعاتٍ من السِّكَّةِ الْحَدِيْدِيَّةِ (۷) رَكِبْنَا الْقِطَارَ وبَلَغْنا هُنَاكَ بَعْدَ مُضِيِّ اَرْبعِ ساعاتٍ (۸) تُقْسَمُ اِفْرِيْقِيَّةُ الى سبعةِ اقسامٍ،

Marfat.com

الاوّلُ يَشْتَمِلُ عَلٰى بلادٍ يَرْوِيْهَا النِّيلُ وفيه مِصْرُ والسُّوْدَانُ والثّاني بلادُ المغربِ وفيه الجزائر ومَرّاكِش والثّالثُ اِفريقيّةُ الشّرقيّةُ وفيها زَنْجبارُ والرابعُ افريقيّةُ الوُسْطٰى والخامسُ افريقية الغَرْبيّةُ والسّادسُ افريقية الجَنُوْبيّةُ وفيها بلادُ الرّاسِ والسّابعُ الجزائرُ التّابِعَةُ لِهٰذِهِ القارّةِ (۹) خُذِ الثُّلُثَيْنِ من هذا البِطّيخ وانا اٰخذُ الثُّلُثَ الاخيرَ (۱۰) قُسِّمَ ما ترکَ اَبِي من المالِ فَوَجَدَتْ امّی منه الثُّمُنَ (۱/۸) ومن الباقي وجدتُ خُمُسَيْنِ و خُمُسًا واحدا وَجَدَتْ اُخْتي والخُمُسَيْنِ الباقِيَيْنِ (۲/۵) وَجَدَاخی (۱۱) يَمْشِي العسكريّونَ صباحًا ثُلاثَ ورُبَاعَ ونَخْرُجُ مساءً من المدرسة مَثْنٰى و ثُلاثَ (۱۲) البناتُ دخلن المدرسةَ فُرادٰى (۱۳) قرأت القراٰن مِرارًا وَفِي كُلِّ مرّةٍ اَحْسَسْتُ كَاَنّي اَقْرَءُهُ المَرّةَ الاُوْلٰى (۱۴) وَرَدْتُ اليومَ فی المدينة المنوّرة المرّةَ الثّامنةَ واقمتُ هُنَاکَ شهر اوبضعةَ ايام في كلّ مرّة (۱۵) زرتُ الشامَ المرّةَ الاُوْلٰى واعُودُاليها ان شاء اللّٰه تعالیٰ مرّةً اُخرٰی (۱۶) سِرْتُ كم من البُلْدان لكِنْ مَارَأَيتُ بَلْدَةً مِثْلَ القاهرةِ الّتي هي عاصِمةُ مِصْرَ.

مشق نمبر ۲۷ من القراٰن

(۱) سَيَقُوْلُوْنَ ثلٰثةٌ (اصحاب الكهف) رابِعُهُم كَلْبُهم ويقولون خَمْسَةٌ سادِسُهم كلبهم (۲) اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فكَذَّبُوْهما فعزَّزنا بثالِثٍ (۳) ثُلَّةٌ من الاوّلِيْنَ وقليلٌ من الاٰخِرِيْنَ (۴) ولكم نصفُ ما تَرَکَ ازواجُكم اِنْ لم يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كانَ لَهُنَّ ولدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ (۵) ولَهُنَّ الرُّبُعُ مِمّا تركتم (۶) وَلِاَبَوَيْهِ لكلِّ واحِدٍ منهما السُّدُسُ (۷) يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِي اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِساءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا ماتَرَکَ (۸) فَانكِحُوْا ما طابَ لَكُمْ مِنَ النِّساء مَثْنٰى وَثُلٰثَ ورُبٰعَ (۹) لقد جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ (۱۰) اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِي كُلِّ عامٍ مَرَّةً اومَرَّتَيْنِ ثُمَّ هم لا يَذَّكَّرُوْنَ (۱۱) مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وفيها نُعِيْدُكم ومنها نُخْرِجُكم تارَةً اُخْرٰى.

مشق نمبر ۳۷

اُردو سے عربی بناؤ:

۱۔ اسماءِ موصولہ کا بیان اس کتاب کے بیالیسویں سبق میں لکھا گیا ہے۔

۲۔ قرآن کی دوسری سورۃ' سورۃ البقرۃ ہے۔

۳۔ چوتھے گھنٹے کے بعد میں مدرسہ جاؤں گا۔

۴۔ کل میں نے کتاب الف لیلۃ ولیلۃ سے پہلا' دوسرا اور تیسرا قصہ پڑھا اور کل چوتھا' پانچواں اور چھٹا قصہ پڑھوں گا۔

۵۔ اس کپڑے میں سے تین چوتھائی تم لے لو اور ایک چوتھائی میں لے لوں گا۔

۶۔ میرے باپ نے جو مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو اس میں سے ۱/۸ میری ماں کو اور باقی ۷/۸ مجھے ملا۔

۷۔ لشکری سپاہی ایک ایک دو دو ہو کر قلعہ کی پر چڑھ گئے۔

۸۔ ہم چار چار اور پانچ پانچ (ہو کر) مدرسہ میں داخل ہوئے اور دو دو اور تین تین (ہو کر) نکلے۔

۹۔ میں بمبئی سے پہلے گھنٹہ میں ریل میں سوار ہوا اور چوتھے گھنٹے میں ناسک پہنچ گیا۔

۱۰۔ بمبئی سے ناسک تقریباً چار گھنٹے کے فاصلہ پر ہے۔

۱۱۔ میں نے یہ شہر پہلی دفعہ دیکھا۔

۱۲۔ میں نے یہ کتاب بارہا پڑھی اسے میں نے بہت ہی مفید پایا۔

۱۳۔ ہم آج بمبئی میں تجارت کے لئے دسویں دفعہ آئے اور ہر دفعہ ایکس ال اور چند مہینے یہاں قیام کیا۔

۱۴۔ میرے دادا نے پانچ بار حج کئے اور چھٹی دفعہ وہ مکہ میں انتقال کر گئے۔ (اللہ تعالیٰ اُنہیں بخشے)۔

۱۵۔ ہم نے بہتیرے شہروں کی سیر کی لیکن بمبئی جیسا کوئی شہر نہ دیکھا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالأَرْبَعُوْنَ

تاریخ، مہینہ اور سنہ بتلانے کا طریقہ

۱۔ تاریخ بتلانے کے لئے دنوں اور مہینوں کے نام جاننے کی ضرورت ہے:۔

(الف) اَیَّامُ الْاُسْبُوْعِ (ہفتے کے دن)

یَوْمُ یا (نَھَارُ)	الجمعة	جمعہ	جمعہ
یَوْمُ یا (نَھَارُ)	السَّبْتِ	شنبہ	سنیچر
یَوْمُ یا (نَھَارُ)	اَلْاَحَدِ	یکشنبہ	اتوار
یَوْمُ یا (نَھَارُ)	الِاثْنَیْنِ	دوشنبہ	پیر
یَوْمُ یا (نَھَارُ)	الثُّلٰثَاءِ	سہ شنبہ	منگل
یَوْمُ یا (نَھَارُ)	الْاَرْبَعَاءِ	چہارشنبہ	بدھ
یَوْمُ یا (نَھَارُ)	الْخَمِیْسِ	پنجشنبہ	جمعرات

تنبیہ ۱۔ اکثر یوم کا لفظ بولا جاتا ہے۔ نَہار کم بولتے ہیں۔
کبھی دونوں حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں الثُّلٰثَاءُ وغیرہ۔

(ب) شهور السَّنةِ الاسلاميّةِ او القَمَرِيّةِ

۱. اَلْمُحَرَّمُ ۲. اَلصَّفَرُ یا صَفَرُ ۳. رَبِیْعُ الْاَوَّلُ
۴. رَبِیْعُ الثَّانِیْ ۵. جُمَادَی الْاُوْلٰی ٦. جُمَادَی الْاُخْرٰی
۷. رَجَبُ ۸. شَعْبَانُ ۹. رَمَضَانُ
۱۰. شَوَّالُ یا اَلشَّوَّالُ ۱۱. ذُوالْقَعْدَةِ ۱۲. ذُوالْحِجَّةِ

تنبیہ ۲۔ جتنے ناموں پر اَل لگا ہوا ہے وہ منصرف ہیں۔ باقی غیر منصرف (دیکھو سبق ۱۰۔۷)
مذکورہ مہینوں میں سے چند مہینے خاص خاص صفتوں کے ساتھ بھی بولے جاتے ہیں: اَلْمُحَرَّمُ

الحَرَامُ، صَفَرُالْخَيْرُ، رَجَبُ الْفَرْدُ يا المُرَجَّبُ (رَجَبُ الْحَرَامُ بھی کہتے ہیں)، شَعْبَانُ الْمُعَظَّمُ، رَمَضَانُ الْمُكَرَّمُ، ذُوالْقَعْدَةِ الْحَرَامُ، ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَامُ.

تنبيه ۲۔ محرم، رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ یہ چار مہینے اسلام میں حرمت وادب و امن وامان کے مانے گئے ہیں۔

اسلامي سال کوالسَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ (ہجرت کا سال) یاالسَّنَةُ الْقَمَرِيَّةُ کہتے ہیں۔ لکھنے میں اس کی طرف (ھ) سے اشارہ کرتے ہیں۔

تنبيه ٤۔ یادرکھوکہ سال کو عَامٌ (ج اَعْوَامٌ) اور حِجَّةٌ (ج حِجَجٌ) اور حَوْلٌ (ج حُؤُلٌ و اَحْوَالٌ) بھی کہتے ہیں۔

ـــــہ ہجری کا آغاز ۱۶/ جولائی ۶۲۱ عیسوی سے ہوا ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جبکہ جناب رسولِ خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کو پہنچے ہیں۔

(ج) شهور السّنة العيسويّةِ او الشّمسيّة

اہلِ مصر اس طرح بولتے ہیں:

يَنَائِرُ	جنوری	۳۱ دن	يُوْلِيُوْ يا لُوْلِيُوْ	جولائی	۳۱ دن
فِبْرَائِرُ	فروری	۲۸ دن	اَغُسْطُسُ	اگست	۳۱ دن
مَارِسُ	مارچ	۳۱ دن	سَبْتُمْبَرُ	ستمبر	۳۰ دن
اَبْرِيْلُ	اپریل	۳۰ دن	اَكْتُوْبَرُ	اکتوبر	۳۱ دن
مَايُوْ	مئی	۳۱ دن	نُوفِمْبَرُ	نومبر	۳۰ دن
يُوْنِيُوْ	جون	۳۰ دن	دِسِمْبَرُ	دسمبر	۳۱ دن

اہلِ شام اس طرح بولتے ہیں:

كَانُوْنُ الثَّانِيْ	جنوری	اٰذَارُ	مارچ
شُبَاطُ	فروری	نَيْسَانُ	اپریل
اَيَّارُ	فروری	اَيْلُوْلُ	اپریل
حَزِيْرَانُ	فروری	تِشْرِيْنُ الْاَوَّلُ	اپریل

تَمُوْزُ	فروری	تِشْرِيْنُ الثَّانِي	اپریل
اٰبُ	فروری	كَانُوْنُ الْاَوَّلُ	اپریل

تنبیہ ۵۔ مذکورہ انگریزی نام سب غیر منصرف ہیں اور شامی مہینوں کے جو نام مفرد ہیں وہ کبھی غیر منصرف کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں کبھی منصرف کے طور پر اور مرکب نام تو منصرف ہی ہیں۔

سالِ عیسوی کو اَلسَّنَةُ الشَّمْسِيَّةُ (سورج کا سال) بھی کہتے ہیں اور اَلسَّنَةُ الْمِيْلَادِيَّةُ بھی۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا سال۔

قبل المسیح (B.C.) کی طرف (ق۔م) سے اشارہ کرتے ہیں اور بعد المسیح (A.D.) کی طرف (ب۔م) یا صرف (م) سے اشارہ کرتے ہیں اور ہندوستان میں سنہ عیسوی کے لئے (ء) کی علامت لکھتے ہیں۔

۲۔ جب تمہیں تاریخ بتلانا ہو تو عدد وصفی کا استعمال اس طرح کرو:۔

(۱) یا تو اسے لفظ شھر کی طرف یا مہینے کے نام کی طرف مضاف کرو: ثَامِنُ شَهْرِ رَمَضَانَ (ماہِ رمضان کی آٹھویں تاریخ) یا ثَامِنُ رَمَضَانَ (۲) یا تو اس پر اَل لگا کر لفظ یوم یا تاریخ کی صفۃ بناؤ: اليوم/التاريخ الثامِنُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ يا مِنْ رَمَضَانَ.

سال کے لئے لفظ سَنَة کے ساتھ یا اس کے بغیر رقم لکھو: اَوَّلَ يَنَايِرَ سَنَةَ ١٩٤٤ (سَنَةِ اَلْفٍ وَتِسْعِمِائَةٍ وَاَرْبَعٍ وَاَرْبَعِيْنَ).

جب کہنا ہو "فلاں تاریخ" کو تو ابتداء میں فِيْ لگا دو یا عدد وصفي کو حالتِ نصبی میں پڑھو:

بَدَءَتِ الْحَرْبُ الْكُبْرَى الْاُوْلٰى فِى اليوم/ التاريخ الرَّابِعِ مِنْ اَغُسْطُسَ يا رابعَ اَغُسْطُسَ سنةِ ١٩١٤ (پہلی جنگِ عظیم ۴/اگست ۱۹۱۴ء کو شروع ہوئی) والثَّانِيَةُ فِيْ اَوَاخِرِ شَهْرِ ستمبر ١٩٣٩۔

تاریخ کے ساتھ دن اور وقت کا نام بھی لے سکتے ہیں۔ اس طرح:۔

وُلِدَ رشيدٌ بعدَ العصرِ قُبَيْلَ المغربِ يومَ الجمعةِ الخامِسَ عَشَرَ من شهرِ يَنَايِرَ سنة ١٩١٦ (رشید عصر کے بعد مغرب سے ذرا پہلے جمعہ کے دن ۱۵/جنوری ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوا)۔

تُوُفِّيَ سعيدٌ صَبَاحَ الْعِشْرِيْنَ من شهر مارس سنة ١٩٢٥ (سعید نے ۲۰/مارچ

Marfat.com

۱۹۲۵ء کی صبح کو وفات پائی)۔

تنبیه ٦۔ وفات یافتہ کو اَلْمُتَوَفّٰی کہا جاتا ہے۔ اَلْمُتَوَفِّي غلط ہے۔

۳۔ متقدمین کے نزدیک تاریخ بتلانے کا ایک جداگانہ نہج تھا۔ مثلاً:۔

(۱) وُلِدَ الحُسينُ بنُ عليٍّ لخمسٍ خَلَوْنَ من شهرِ شعبانَ سنةِ اربعٍ. اس کے لفظی معنی ہوں گے۔ ''پیدا ہوئے حسین ابن علیؓ جبکہ پانچ (راتیں) گزر چکیں ۴ھ کے ماہ شعبان سے''۔ مطلب یہ ہے کہ پانچویں تاریخ کو پیدا ہوئے۔

یہاں خمس سے مراد خمس لیالٍ ہے۔ اسی لئے مؤنث کے صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ خَلَوْنَ ماضی جمع مؤنث ہے خَلَا سے۔ کبھی واحد مؤنث کا صیغہ خَلَتْ بولتے ہیں کیونکہ لَيالٍ جمع مؤنث غیر عاقل ہے۔

(۲) قُتِلَ عثمانُ يومَ الجمعةِ لِثَمانِيْ عَشْرَةَ خَلَتْ من ذِى الحَجَّةِ سنةِ خمسٍ وثَلٰثِيْنَ (حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے بروز جمعہ ماہ ذی الحجہ ۳۵ھ کی اٹھارہ راتیں گزرنے کے بعد) (یعنی اٹھارھویں تاریخ کو)۔

(۳) ماتَ ابُوبكرٍ الصِّدِّيقُ يوم الثلثاءِ لِثَمانٍ بَقِيْنَ من جُمادَى الأُخْرٰى سنةِ ثلٰثِ عَشْرَةَ. (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وفات پائی بروز سہ شنبہ جبکہ جمادی الاخری ۱۳ھ سے آٹھ راتیں باقی رہی تھیں)۔ (یعنی ۲۲ یا ۲۱ تاریخ کو)۔

اس مثال میں باقی رہی ہوئی راتوں سے تاریخ کی تعیین کی گئی ہے:

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۴

اِتَّكَلَ (۷۔ دراصل اِوْتَكَلَ) بھروسہ کرنا

اَدّٰى (۲) ادا کرنا

اِنْقَضٰى (٦۔ ی) ختم ہوجانا

اِنْهَدَمَ (٦) ڈھایا جانا۔ گر جانا

سَلَكَ (ن) پرونا۔ کوئی مسلک اختیار کر لینا

طَعَنَ (ف) نیزہ مارنا

ظَهَرَ (ن) ظاہر ہونا۔ غلبہ پانا

عَزَمَ (ض) پختہ ارادہ کرنا

Marfat.com

هَاجَرَ (۳) وطن چھوڑ کر دوسری جگہ جا رہنا
رَبِيْعٌ موسمِ بہار
اٰنِسَةٌ پاکیزہ دل والی۔ جدید محاورے میں وہ لڑکی جو بیاہی نہ گئی ہو۔ جیسے انگریزی میں ''مس''
اِنْشِرَاحٌ (۶ مصدر ہے ۹ دل کا کھل جانا' خوش ہونا
اُهْبَةٌ تیاری سفر کی
بَهْجَةٌ رونق' خوشنمائی
تَشْرِيْفٌ (مصدر ہے شرف کا) عزت افزائی کرنا
جُنَيْنَةٌ چھوٹا سا باغ
حَفْلَةٌ (ج حَفَلَاتٌ) مجلس۔ جلسہ
خَوَاجَا یا خَوَاجَة معزز آدمی
رَاقِيَةٌ ترقی یافتہ
زِوَاجٌ یا قِرَانٌ شادی
سِيَاسَةٌ عدل وحکمت کے ساتھ ملکی انتظام
سَلْخٌ یا مُنْسَلَخٌ مہینے کا آخری دن
سَلْخٌ چھلکا۔ کھال۔ کینچلی

عَامُ الْفِيْلِ ہاتھی والا سال۔ یعنی وہ سال جبکہ یمن کے ایک کافر بادشاہ نے خانہ کعبہ ڈھانے کے لئے ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کی تھی
عَامِرٌ آباد
عَقْدٌ گرہ لگانا۔ نکاح
عُلْيَا (مونث ہے اعلی کا) بہت بلند
غُرَّةُ الشَّهْرِ مہینے کا پہلا دن
غُرَّةٌ گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی۔ ہر چیز کا ابتدائی حصہ
فَارُوْقٌ بڑا فرق کرنے والا حق و باطل میں
قَرِيْرُ الْعَيْنِ ٹھنڈی آنکھ والا۔ جس کی آرزوئیں پوری ہو چکی ہوں۔
كَرِيْمَةٌ عزت والی۔ محاورے میں ''صاحبزادی'' کی جگہ بولا جاتا ہے۔
اَلْمَجَرُ ملک ہنگری
مَجُوْسِيٌّ آتش پرست
مُحَارِبٌ جنگ کرنے والا
مُؤَرَّخٌ تاریخ لگایا ہوا

مشق نمبر ۴۷

ذیل میں تاریخ بتلانے کی مثالیں خاص توجہ سے دیکھو:۔

(۱) وُلِدَ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ رسولُ اللّٰهِ (صلّى اللّٰه عليه و آله وسلم) بِمكّةَ عامَ الفيلِ فى اليومِ الثاني عَشَرَ من ربيعِ الاوّلِ المطابقِ التاسعِ والعِشْرِيْنَ من شهرِ اَغُسْطُس سنةِ ٥٧٠ (سَبْعِيْنَ وخمس مائَةٍ) وَاصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِلنُّبُوَّةِ وَتَبْلِيْغِ رسالَتِه اِلى النّاس لمّا

Marfat.com

بَـلَـغَ (صلّى اللّٰه عليه وسلم) اَرْبَعِيْنَ' فَدَعَا قومَهٗ الى دِيْنِ اللّٰهِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سنةً' لٰكِنْ ما اٰمَنَ مِنْهُـمْ اِلّا قَـلِيلٌ' بَلْ اٰذَوْهُ وَاَرَادُوْا قَتْلَهٗ فَهَاجَرَ بِاَمْرِ اللّٰهِ تعالٰى الى الْمَدِيْنَةِ وَوَصَلَ اِلَيْهَـا لِسِتَّ عَشْرَةَ خَلَتْ من شهرِ يُوْلِيُوْ سنةَ ٦٢١م (احدٰى وعشرين وستِمائةٍ) ومن هُـنَـا بَـدَءَ تِ السّـنـةُ الهـجريّةُ' فَنَصَرَهُ اللّٰه تعالٰى فى المدينةِ' فَاسْتَاْصَلَ شَجَرَةَ الكُفْرِ والـضَّـلالِ بـاُصُـوْلِهَـا مـن جميعِ العربِ' وسَلَكَهُمْ فِي دِيْنٍ واحدٍ دينِ الاِسْلامِ وجعل كَـلِـمَةَ اللّٰهِ هي العُلْيَا فِي مُدَّةِ عَشْرِ سِنِيْنَ' ثمّ تُوُفِّي قَرِيْرَ الْعَيْنِ بِيَوْمِ الاثْنَيْنِ الثّانِي عَشَرَ من ربيع الاوّلِ سنةَ ١١ھ (احـدٰى عَشْـرَةَ من الهجرة) صلّى اللّٰه عليه وعلٰى اٰلهٖ واصحابهٖ واَتْبَاعِهٖ اجمعين (٢) اَغدَرْتُ اُهْبَةَ السَّفَرِ لِلْحِجَازِ في غُرَّةِ شهرِ ذى الْقَعْدَةِ الحَرَامِ سنةَ ١٣٦١ھ (احدٰى وَسِتِّيْنَ وثلٰثِمِئَةٍ والف مِنَ الْهِجْرَةِ) وَوَصلْتُ اِلٰى مَكَّةَ الـمـعـظَّـمَةِ في مُنْسَلَخِ ذٰلک الشّهر واَدّيتُ الحجّ تَاسِعَ ذى الحِجّةِ الحرام ومَكَثْتُ هُـنَـاکَ قـلـيْلا ثـمّ خَرَجْتُ من مكةَ الى الْمَدينةِ لزيارةِ المسجدِ النّبويِّ وقبرهٖ (صلى اللّٰه عليه وسلم) اوّلَ المحرّمِ الحرامِ سنةَ ١٣٦٢ھ (سنة اثْنَتَيْنِ وسِتِّيْنَ وثلٰثِمِئَةٍ بعدَ الألْفِ) (٣) وصـلَـنـا كتـابُـكُـم الـعزيزُ الْمُؤرَّخُ بيومِ الاِثْنَيْنِ الثّالثِ عْشر من المحرّمِ الحرامِ سنة ١٣٦٣ھ الموافق ١٠ يَـنَائِرَ سنةَ ١٩٤٤م وهُـو جـوابٌ لِرسالَتِنا اليكُمْ الـمؤرَّخَةِ بيومِ الثّلثاء سلخ ذى الحِجّةِ الحرامِ سنة ١٣٦٢ھ (٤) عَـمْرُو ابْنُ العاصِ الـمُتَوفّٰى سنة ٤٣ لِـلهـجْـرَةِ هو الذّي فَتَحَ مِصْرَ فى السنةِ العِشْرِيْنَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ الْفَارُوْقِ (رضي اللّٰه عنهما) (٥) وُلِـدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ (رضي اللّٰه عهنما) فى النِّصفِ من رمضانَ سنةِ ثلٰثٍ من الهجرةِ وهو اَصَحُّ ماقِيْلَ في وِلادته (٦) الخليفةُ الثاني عُمَرُ بْـنُ الـخـطّـابِ (رضـي اللّٰه عنه) هو اوّلُ خليفةٍ دُعِيَ باميرِ المؤمنين ظهر الاسلامُ يومَ اِسلامـهٖ ولذٰلک لُقِّبَ بالفارُوق' كان عالما فقيهاً تَقِيًّا لم يبلغ احدٌ فى العدل والعقل وتدبير الممالک وحسن السّياسةِ الٰى دَرَجَتهٖ قال ابن مسعودؓ

اَحْسِـبُ عُـمَـرَ قـد ذهـب بتسـعة اَعْشَـار العلم' ملأالعالَم بالامن والعدل' طَعَنَهٗ

اَبُوْلُؤْلُؤَةَ الْمَجُوْسِيُّ بالمدينة يوم الاربعاء لاربعٍ بقِيْنَ من ذى الحجّة سنة ثلٰث وعشرين ومات اوّل المحرّم سنة ٢٤ ودُفِنَ بجانب قبر النّبي صلّى اللّه عليه وسلم (٧) تُوُفِّيَ اَبِيْ (رَحِمَهُ الله) بمكّةَ المكرّمةِ فى التّاريخ الثاني عَشَرَ من ذى الحجّة الحرام بعد الحجّ سنة ١٣٠٨ھ (سنةَ ثمانٍ وثلٰثِمِئةٍ بعد الْاَلْفِ) حِيْنَ كنتُ انا ابْنَ عَشْرِ سِنِيْنَ تَقْرِيْبًا (٨) اِبْنِي الْاَكْبَرُ محمّدٌ وُلِدَ صَبَاحَ الجُمُعَةِ التَّاسِعِ رَمَضَانَ المطابقِ رابعَ عَشَرَ اَغُسْطُسَ ١٩١٣م (٩) يَبْتَدِئُ فصلُ الرَّبيعِ من اَحَدٍ وعشرين اٰذار (مارس) والصَّيْفُ من ٢١ حَزِيْرَانَ (يُوْنِيُوْ) والخريفُ من ٢١ اَيْلُوْلَ (سبتمبر) والشِّتاءُ من ٢١ كانونِ الاوّلِ (دسمبر) (١٠) اَخْبَرَتْنَا الْجَرائِدُ مِنْ لَنْدَنْ اَنَّ في الحربِ العالَمِيّةِ مُنْذُ سَبْتَمْبَر ١٩٣٩م الى سبتمبر ١٩٤٤ قد انْهَدَمَتِ الْبُيُوْتُ بالقَنَابِلِ فَوْقَ اَرْبَعَةِ مَلْيُوْنٍ (٤٠٠٠٠٠٠) في اِنْكِلْتَرَا وَحْدَهَا اِمَّا في رُوْسِيًا وبلْجِيْكَا وفَرَانْسَا وإيطاليا وبُولَنْدَا ويُوْنَانَ وَالْمَجَرِ وَالْمَانيا وَما عَدَاهَا من مَمَالِكِ اُوْرُوْبَا الرَّاقِيَةِ فَلا عَدَّ وَلَا حَدَّ. وَقِسْ على هٰذا اَيُّهَا التِّلْمِيْذُ النَّبِيْهُ هلاك مئاتِ الفِ نُفُوْسِ المُحَارِبِيْنَ وغيرَ المُحَارِبِيْنَ فَنَعُوْذُ باللّه مِنْ غَضَبِ اللّٰه.

(۱۱) صُوْرَةُ دَعْوَةٍ لِعَقْدِ الزَّوَاجِ

الحمد للّه على نِعَمِه وبَعْدَ الِاتِّكالِ عَلَيهِ سُبْحانَهٗ عَزَمْنَا على عَقْدِ زِوَاجِ وَلَدِنا رشيدٍ مع الأنِسَة "جميلة" كَرِيْمَةِ الْخَواجَا عبداللّه الدهلوي في جُنَيْنَةِ الْحَفَلَاتِ بشارعِ محمّد علي يومَ الجمعةِ الواقعِ فى الرابعَ عَشَرَ من شهر ربيعِ الاوّلِ سَنَةِ ١٣٦٣ھ بعدَ العَصْرِ فَنَرْجُوْ تشريفَكُمْ لَنَا ولِلاحْتِفَالِ بِوُجُوْدِكُمْ لَازِلْتُمْ مَظْهَرَ السُّرُوْرِ وَبَهْجَةَ الْاَفْرَاحِ الداعى مُخْلِصُكُمْ فُلان.

مشق نمبر ۷۵ اُردو سے عربی بناؤ

۱۔ میں نے آپ کو ایک خط بتاریخ ۲ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ لکھا ہے اُمید ہے کہ آپ کو مل گیا ہوگا۔

۲۔ آپ کا گرامی نامہ مورخہ یکشنبہ ۳ صفر المظفر ۱۳۶۳ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۴۴ء ہمیں موصول ہوا۔

۳۔ تفسیر تبصیر الرحمٰن کے مصنف حضرۃ مخدوم علی فقیہ مہائمی ہیں جن کی وفات بتاریخ ۸ جمادی الاخریٰ

۸۳۵ھ ہوئی ہے۔

۴۔ میرا بڑا بھائی بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۴۰ء ہندوستانی فوج میں داخل ہوا اور وہ افریقہ کی جنگ میں بھیجا گیا۔ پھر جب انگریزوں نے افریقہ فتح کرلیا تو وہاں سے بخیر و عافیت ۱۵/ جون ۱۹۴۳ء کو واپس آ گیا۔ پس اللہ کا شکر ہے۔

۵۔ میں انشاء اللہ پہلی تاریخ کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔

شادی کا دعوت نامہ

۶۔ بفضلہ تعالیٰ ہم آپ کو خوشخبری دیتے ہیں کہ ہمارے چھوٹے بھائی جلیل کی شادی سید بدران المدنی کی صاحبزادی آنسہ زہراء کے ساتھ قرار پائی ہے۔ محفلِ نکاح بتاریخ ۲۱/ شعبان المعظم ۱۳۶۵ ہجری بیگ محمد باغ واقع محمد علی روڈ میں منعقد ہوگی۔ اُمید ہے کہ آپ اپنی تشریف آوری سے ہماری مسرت کو مکمل کردیں گے۔ والسلام آپ کا مخلص --- خلیل

اَجِبِ الاَسْئِلَةَ الآتِيَةَ بالعَرَبِيَّةِ

(۱) متٰی وَلِد محمَّدٌ رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ومتٰی تُوُفِّيَ؟

(۲) متٰی توفّی امیر المؤمنین عمرؓ ومن جَرحَہ واین دُفِنَ؟

(۳) ہل تعلم تاریخ وفاۃ سیّدنا ابي بکرٍ الصّدیقؓ ؟

(۴) من ايِّ تاریخ بدأت السّنة الهجريّة؟

(۵) بَیِّنْ اسماء الشهور الشّمسيّة عند اهل الشام واهل مِصْرَ؟

(۶) متٰی يبتدئ الربيع في مِصْرَ؟

(۷) متٰی هل تعلم كَم من البيوت انهدمت في اِنكلترا فی الحرب العالمية الماضيَة؟

Marfat.com

مكتوبٌ من ابٍ الىٰ ابنٍ لهٗ يُوَبِّخُهٗ علىٰ نُقصان دَرَجات(۱) السُّلوک(۲)

ولدي العزيزَ سلامٌ عليك ورحمة اللّٰه وبركاته. قد جاء ني من قِبلهِ رئيس المدرسة شهادة(۳) ثلاثة الاشهر الماضية، مشتملةً علىٰ ما تستحقّه من الدّرجات في ملك المُدّة. فرأيت انّ درجاتِ شُغلِك جيّدةٌ مرضيّة، ولكن درجات سُلوكك قليلةٌ رديئة، لانّها ثلاثٌ من عَشْرٍ فقط. ومن البديهي (۵) انّ هٰذا امرٌ هَيْهاتَ(۶) انْ يَقع عندي مَوقِعَ الاستِحسَان. فانّ العلوم التي تتلقّاها وان كانت ضُروريّةً، ليست بشئ في جانب (بمقابلہ) التهذيب. وإنّي بعد الاختبار(۷) الطويل والتّجربة المديدة وقفت علىٰ اَن لا فائدة فى التعليم مالم يَقترِن (۸) بالتهذيب (۹). لِاَنّ الانسان لايُعَدّ انسانا، فَضْلًا عَنْ اَنْ يُعَدَّ مُسلمًا اِلّا اذا حسُنَتْ اخلاقه و كَمُلَتْ صفاة ويالَلْاَسَفِ(۱۰)! اِنّ تهذيب الاخلاق في عصرنا هٰذا قد اصبح مَسْكُوْتًا (۱۱) عنه في اكثر المدَارس. وَلِذا يـابُنـيّ لم اُرْسِلْك اَلا الى المدرسة التى طار صِيتُها (۱۲) في حُسْنِ التعليم والاعتناء(۱۳) بالأداب والتهذيب، لِتُصلِحَ نفسَك وتهذّبَ اخلاقَك. فَاِن اردت ان تُرضِيَنِي وتُزِيلَ اثارَ سُخْطِي فاجتهد حتى تنالَ دائماً اعلىٰ درجةٍ فى السلوك، فاِنّ هٰذا يُهِمّني(۱۴) اكثرَ من العُلوم والسّلام. والدك. **عُبَيْدُاللّٰه**

دَرَجة سے مراد یہاں نمبر اور مارک ہے۔ (۲) سلوک چلنا۔ چال چلن۔ (۳) طرف سے۔ (۴) گواہی۔ رپورٹ۔ (۵) بـديهـيّ ۔ظاہر کھلی بات۔ (۶) بعید ہے، ناممکن ہے۔ (۷) آزمائش (۸) اقترن قرین اور متصل ہونا (۹) شائستگی۔ درست کرنا۔ (۱۰) نہایت افسوس ہے۔ (۱۱) سَکَتَ یُ خاموش ہونا۔ اس سے خاموشی اور بے پروائی اختیار کی گئی ہے۔ (۱۲) آوارہ۔ (۱۳) توجہ دینا۔ (۱۴) اهم اہم سمجھنا۔ اسی لئے۔

Marfat.com

الدَّرْسُ الثّامِنُ وَالأَرْبَعُوْنَ

گھڑی کا وقت بتانے کا طریقہ

۱۔ جب سوال کرنا ہو تو ''کتنے بجے ہیں؟'' تو کہا جائے گا کَمِ السَّاعَةُ؟ (السَّاعَةُ کَم؟ بھی بولتے ہیں) جواب میں السَّاعة کو مبتدا اور عدد کو خبر بنائیں گے۔ جیسا کہ ذیل میں لکھا جاتا ہے:

اَخْبِرْ نِيْ مِنْ فَضْلِکَ کَمِ السَّاعَةُ الْاٰنَ ؟

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ تَمامًا (ٹھیک ایک بجا ہے)	السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وعَشْرُ دَقَائِقِ (ایک بج کر دس منٹ)
السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَرُبْعٌ (سوا بجا ہے)	السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ (ڈیڑھ بجا ہے)
السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وثلثةُ اَرْبَاعٍ یا السَّاعَةُ اثْنَتَانِ اِلَّارُبْعًا (ایک اور پون یعنی پونے دو یا پاؤ کم دو)	السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وثُلُثٌ السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وعِشْرِيْنَ دَقِيْقَةً (ایک اور تہائی یا ایک بجکر بیس منٹ)

Marfat.com

تنبیہ ۱۔ ساعةٌ گھڑی (وقت بتانے کا آلہ) کو بھی کہتے ہیں اور گھنٹہ (=۶۰ منٹ) کو بھی۔ عام طور پر تھوڑے سے وقت کو بھی ساعة کہتے ہیں: تَوَقَّفْ ساعةً (تھوڑی دیر ٹھہر جا)۔ قرآن مجید میں قیامت کے لئے بھی یہ لفظ آیا ہے: اقتربت السّاعَةُ.

منٹ کو دقيقة (ج دقائقُ) اور سیکنڈ کو ثانية (ج ثَوَانٍ یا الثَّوَانِي) کہا جاتا ہے۔

گھڑی کی سُوئی کو عَقْرَبُ السّاعة یا اِبْرَةُ السّاعةِ کہتے ہیں۔

۲۔ جب کہنا ہو کہ تو مدرسہ (یا کسی جگہ) کتنے بجے گیا تھا' یا جاتا ہے' یا جائے گا' تو جواب مختلف طور سے دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً کہا جائے متٰی ذهبتَ یا تذهبُ الی المدرسة؟ تو جواب ہوگا ذهبتُ یا اَذْهَبُ الی المدرسة ساعةَ عشرٍ ونصفٍ یا اَلسَّاعَةَ العاشرةَ والنصفَ یا فی الساعةِ العاشرة والنِّصْفِ (میں ساڑھے دس بجے مدرسہ گیا تھا یا جاتا ہوں یا جاؤں گا)۔

دن اور رات کے اوقات اور پہر بتانے کا طریقہ:

۳۔ دن' رات یا مختلف اوقات بتانا ہو تو ان کے نام پر نصب پڑھا جاتا ہے: صُمْتُ نَهارًا (میں نے دن میں روزہ رکھا)۔ اَفطَرْتُ لَيْلًا (میں نے رات میں افطار کیا)۔ اسی طرح جئتُ صَباحًا' مَساءً' ضُحىً' ظُهْرًا' عِشاءً وغیرہ۔

لَيْل' نَهار' صَباح اور مَساء پر في لگا کر بھی بولا جاتا ہے: فی اللّيل والنّهارِ.

ظهر' عَصر' عشاء اور ضُحىً پر لفظ وَقْتَ یا عِنْدَ اکثر لگایا جاتا ہے: جاء ني اَخوک وَقْتَ الظُّهرْ یا عِنْدَ الظُّهرِ.

گذشتہ کل کو اَمْسِ (کبھی بالاَمْسِ) اور پرسوں کو اَوَّلَ اَمْسِ یا قَبْلَ اَمْسِ کہتے ہیں۔ آنے والے کل کو غَدًا اور پرسوں کو بَعْدَ غدٍ کہا جاتا ہے: اَتَيْتُکَ اَمْسِ و اَوَّلَ اَمْسِ وسَاٰتِيْکَ غدًا وبعدَغدٍ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

تنبیہ ۲۔ لفظ اَمْسِ کسرہ پر مبنی ہے۔ ہمیشہ ایک زیر سے پڑھا جائے گا۔

۴۔ بعض اوقات يوم اور لَيْلَة پر لفظ ذاتَ بڑھا دیا جاتا ہے: لَقِيتُ ذاتَ يَوْمٍ اَوْ ذاتَ لَيْلَةٍ اَبَاکَ فِی المسجدِ (ایک روز یا ایک رات میں تیرے باپ سے مسجد میں ملا)۔ ذاتَ صَباحٍ اور ذاتَ مَساءٍ بھی مستعمل ہے۔

Marfat.com

تنبیہ ۳۔ اوقات کے نام کو ظرف زمان کہتے ہیں۔ جب یہ منصوب پڑھے جائیں تو ترکیب میں انہیں مفعول فیہ کہا جاتا ہے۔ اس کا کچھ بیان سبق ۴۳ میں تم پڑھ چکے ہو۔ مزید تفصیل سبق ۶۲ میں آئے گی۔

عمر بتانے کا طریقہ:

۵۔ جب دریافت کرنا ہو ''تیری عمر کیا ہے؟'' تو کہا جائے گا کَمْ سَنَةً عُمْرُكَ؟ (تیری عمر کے سال کی ہے؟) یا اِبْنُ کم سنةً اَنْتَ؟ (تو کتنے سال کا بیٹا ہے؟) جواب ہوگا عُمْرِي خَمسَ عَشْرَةَ سنةً یا اَنَا ابْنُ خمسَ عَشْرَةَ سنةً. کبھی لفظ سنة حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ھو ابن عشرينَ (وہ بیس سال کا ہے)، ھي بنتُ خمسينَ (وہ عورت پچاس سال کی ہے)۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۵

اجمل (ا) اچھا کام کرنا	**حفظ** (س. مصدر) حفاظت۔ نگہبانی
الاشد قوت۔ سن بلوغ یعنی اٹھارہ اور تیس سال کے درمیان	**رواح** شام
افاض (ا. ي) بہانا۔ جاری رکھنا۔	**سوى** (۲. ي) برابر کرنا۔ درست کرنا۔ بنانا۔ کرنا۔ (آج کل یہ لفظ مؤخر الذکر دو معنوں میں زیادہ مستعمل ہے)۔
تعشى (۴. ي) رات کا کھانا کھانا	**صغر** چھٹپن۔ بچپن
تغدى (۴. و) صبح کا کھانا کھانا	**عاش** (ض. ي) زندہ رہنا
تمدى (تمدد کو کبھی تمدی بنا لیتے ہیں۔ دراز ہونا۔ لیٹ جانا	**غدو** صبح
تمشى (۴. ي) ٹہلنا۔ چلنا	**كلا** ہرگز نہیں۔ خبردار
جمعا اکٹھا	**كون** (۲) وجود میں لانا۔ بنانا۔
حقق (۲) ثابت کرنا۔ تحقیق کرنا۔ کہنے کے مطابق کر دکھانا۔	**محطة الطيارات** ہوائی جہازوں کا اڈا۔
مطار ہوائی جہازوں کا اڈا	

مشق نمبر ۷۶

(۱) هَل عندَک ساعةٌ یا سعید؟

--- نَعَم یاسَیِّدي عِندي ساعةٌ.

(۲) الْأن کم السّاعةُ؟

--- الساعةُ عندي خمسٌ وعشر دُقَائق.

(۳) في ايِّ ساعَةٍ خرجتَ من البیت؟

--- خَرجْتُ الساعةَ الخامسةَ الارْبَعًا.

(۴) کیف تَعْرِف السّاعَةَ والدّقیقة؟

--- اعرف الساعةَ بالعَقْرب الصّغیرة والدقیقة بِالکَبیرة.

(۵) طَیِّب ! وهل في ساعتک اِبْرة الثّواني؟

--- نَعَم یاسَیِّدِي فیها اِبْرة الثواني.

(۶) هَلْ تَعلم کَم ثانیةً تُساوِيْ دقیقةً؟

--- ستون ثانیة تساوي دقیقة.

(۷) وَکَمْ دَقِیقة تُسَوِّي ساعَةً؟

--- ستّون دقیقة تُسَوِّي ساعةً.

(۸) کم من السّاعاتِ تُکَوِّنُ اللّیلَ والنَّهارَ؟

--- اربع وعشرون ساعةً تُکَوِّنُ اللّیْل والنّهارَ.

(۹) هَلْ یَستَوِی اللّیلُ وَالنّهار دائِمًا؟

--- کَلّا ! لیس کذٰلک بل یَکُون النّهار اطولَ فی الصّیف واللّیل اَطْوَلَ فی الشّتاء.

(۱۰) اَحْسَنْتَ(۱) ! شُفْ کم الساعةُ الأن یا بُنَيَّ؟ (۲)

--- یاسَیِّدي الأنَ الساعةُ خمسٌ وعشرون دقیقةً.

---

(۱) شُفْ (دیکھ) امر ہے شَافَ یَشُوْفُ (= دیکھنا) سے۔ (۲) میرے پیارے بچے۔

(۱۱) اَحْسَنْتَ ! وهل تَتَذَكّر كَم سنةً عمرکَ؟

---- نعم ! عمری الیوم اربع عشرة سنة وستة اشهر وبضعة ايام.

(۱۲) هل بلغ اخوک الكبير اَشُدَّهٗ.

---- نعم ! هو (ماشاء اللّٰه) فی السنةِ العشرين اليومَ.

(۱۳) وکم سنة عمر اُختک الصّغریٰ؟

---- ياسيّدي ! فی الشهر الاٰتي هي تبلغ التسع من السنين.

(۱۴) وهل بلغَتْ كريمةُ عمّک حَسَنْ باشا عَشْرَ سَنَوَاتٍ؟

---- اظن اَنّها لم تبلغ عشراً بل هی فی السنة التاسعة الی الاٰنِ.

(۱۵) احسنت واَجْمَلْتَ ! بارَک اللّٰه فيک.

---- وانت يا اُستاذی الشفيقَ ادام الله فُيُوضَکَ.

(۱۶) يا سعيد ! انی سُرِرْتُ بفهمک في صِغَرِک وارجوانّک اذا بلغت اَشُدَّک ستكون شابًا نافعًا للقوم؟

---- اٰمين ! حقّق اللّٰه رُجاءَ ک وجعلني خادما للاسلام والمسلمينَ.

مشق نمبر ۷۷

(۱) رِکْبنا طائرةً من مطار بمبائی صباحاً بعد ماصلينا الفجرواكلنا الفطور وشربنا الشّای وطارت الطيارة ساعةَ سبع وعشرِ دقائِقَ وما بَرِحَتْ تطير حتی بلغت محطةَ الطيارات في دهلي ساعة اثْنَتي عشرة تماماً فنزلنا من الطيارة وادّينا الاُمورَ اللازمةَ في ساعة واحدة وربع، ثمّ تَغدّينا وتمدّينا قليلا للاستراحة، ثمّ صلّينا الظّهْرَ والعصرَ جمعاً ثم رَجعنا من دهلي في نفس تلک الطّيارة (اُسی طیارے میں) ساعة ثلٰثٍ ونصفٍ فَوَصَلْنا الٰی منزلنا ساعَةَ ثمانٍ ونصفٍ، فصَلّينا المغرب والعشاء جمعًا واكلنا العَشَاءَ (وتَعَشَّيْنَا) وتَمَشَّينا قليلًا ثُمّ عُدْنَا الی حجرة النّوم فسُبْحَان الذي سَخّرلنا البحر والبرق والرّياحَ ويُفِيْضُ علينا من نِعَمَائه دائما بالغدوّ والرّوَاح

Marfat.com

(۲)یکون طُلوع الشمس فی الیوم السابع والعشرین من سبتمبر الساعة ٥ و ٥٠ دقیقة (الساعة الخامسة وخمسینَ دقیقةً) والغُروبُ الساعة ٦ و ٥٦ دقیقةً (۳)طلعت الشمسُ الیومَ ساعةَ ستٍ ونصفٍ وَغَربتْ ساعة سَبْعٍ واثنتین وَاَرْبَعِیْن دَقِیقةً (۴) کان عِندِي شابٌ لَمْ یَبْلُغْ مِن العُمر اکثر من سبع عشرة سنةً (۵)عُمْرُ اَخي الاکبر خمسٌ وعشرونَ سنةً واَحَدَ عَشَرَ شهرًا ویَبلغُ في اَواسِط رَمَضانَ الْاٰتِي سِتًّا وعشرین ان شاء اللّٰه تعالیٰ (۶)هذا الغلام ابنُ عَشْرِ سنین وتلک اخته الکبیرة بنتُ خمس وعشرین (۷)ماتتْ جَدّتُهُ (رَحِمَهَا اللّٰه تعالیٰ) في اَواخِرِ السّنة الماضیة ولها من العُمر مائة سنةٍ ونَیِّفٌ (۸)عاش جَدّي قَرنًا کامِلًا وتُوُفِّیَ (رَحِمَه اللّٰه تعالیٰ) فی السنة الماضِیة في رَجَبَ وَلَهُ مِنَ العمرِ مِائةٌ وعشرون سنة (۹)قدم القائد الاعظم محمّد علي جناح الیٰ دهلي اَوّلَ امس لِیَشْتَمِلَ المجلسَ الشُّوریٰ فاستَقْبَله المسلمون استقبالاً عظِیمًا (۱۰)سنسافِرُ من بمبائی غدًا اَوبعد غدٍ اِنْ شاءَ اللّٰهُ تعالیٰ.

مشق اُردو سے عربی بناؤ نمبر ۷۸

۱۔آؤ حمید! کہاجارہے ہو؟	مدرسہ جاتا ہوں۔
۲۔کیاتمہارے پاس گھڑی ہے؟	جی ہاں! میرے پاس گھڑی ہے۔
۳۔اس وقت کے بجے ہیں؟	میری گھڑی میں اس وقت سوادس بجے ہیں۔
۴۔مدرسہ کتنے بجے کھلتا ہے؟	بھائی! مدرسہ ساڑھے دس بجے کھلتا ہے۔
۵۔اور کب بند ہوتا ہے؟	مدرسہ بارہ بج کر چالیس منٹ پر بند ہوتا ہے۔
۶۔تم گھر سے کتنے بجے نکلے تھے؟	میں تو پونے دس بجے نکلا تھا۔
۷۔تم جانتے ہو ایک گھنٹہ کتنے منٹ کا ہوتا ہے؟	جی ہاں! ایک گھنٹہ ساٹھ منٹ کا ہوتا ہے۔
۸۔گھڑی میں گھنٹہ اور منٹ کس طرح پہچانتے ہو؟	بڑی سوئی سے منٹ سمجھ لیتا ہوں اور چھوٹی سے گھنٹہ۔
۹۔شام کا کھانا کب کھاتے ہو؟	ہم شام کا کھانا مغرب بعد آٹھ بجے کھاتے ہیں۔

یعنی بند کیا جاتا ہے = تُغْلَقُ

۱۰۔ اور سوتے کب ہو؟	میں عشاء کے بعد ساڑھے نو بجے سوتا ہوں۔
۱۱۔ تمہارے والد پرسوں کہاں گئے اور کب واپس آئیں گے؟	وہ حیدرآباد گئے ہیں اور کل یا پرسوں واپس آجائیں گے۔ انشاءاللہ۔
۱۲۔ تمہیں معلوم ہے تمہاری عمر کیا ہے؟	جی ہاں! میں جانتا ہوں میری عمر دس سال اور تین مہینے کی ہے۔
۱۳۔ اور تمہارا چھوٹا بھائی کے سال کا ہے؟	وہ بھی آٹھ سال اور چھ ماہ کا ہے۔
۱۴۔ شاباش! تم بہت سمجھدار لڑکے معلوم ہوتے ہو۔	اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ اب میں اجازت چاہتا ہوں۔
۱۵۔ اچھا امانِ خدا میں۔	آپ بھی اسی کی حفاظت میں۔

مکتوبٌ مِنْ ابْنٍ الٰی اَبِیه فِی اِلاستِعْذار

وَالِدِی السَّیدَ المحترمَ

اَلسّلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاتهٗ. وَبعد اَداءِ ما فُرِض علّی من الخضوع[1] والاحترام اَعْرَضُ یا مولایَ اَنّه قدا تانی کتابکَ العزیز المؤورخ بیوم الاربعاء الرابع عَشَرَ من شهر شعبانَ المعظم ١٣٦٤ه علٰی حینِ غفلةٍ، وحالَما[2] فَضَضْته استروحت[3] من طَیّه[4] ریحَ العتاب. فشرعت في قراء ته بین الرَّجاء والخوف. واذا بِوَمِیض[5] السُّخط یلمع من خِلال[6] عِباراتِه. فَراعني[7] هول ذاک الموقف[8] الرهیب وسَالت مدامِعی[9] نَدَماً، لالِکَوْني اَهْمَلتُ بعضَ الواجبات بل لانی اسخطتُ[10] والدی الحَنُون[11]. فلذا اقبلتُ علٰی نفسي اَلُومُها لما اَلْبَسَتْنِیهِ لَدَیک من رِداءِ[12] الخَجَل. ولکن اَمَلِی یاسیّدی مِنکَ اَنّکَ تَغفِرُلي هٰذهِ الهفوةَ، لِما ترانی من شدّة النّدامَةِ عَلَیهِ. وها[13] اَنا ذا طالبُ دُعاءَ کَ الصّالِحَ.

وللّٰه[14] علَیّ عهدٌ اَنّک لاتَرٰی منّي بعدها اِلّا مایَسُرُّک بِمَنّهٖ وکَرمهٖ

وَلَدُکَ الخادِمُ **عبدالرَّحمٰن**

---

[1] انکساری [2] حَالَمَا جونہی۔ [3] اِسْتَرْوَحَ سونگھا۔ [4] طَیٌّ تہ۔گٹھڑی [5] ومیض شرارہ۔چمک [6] درمیان۔درز [7] راعَ (یَرُوْعُ) ہیبت میں ڈالنا۔ [8] موقف مقام رھیب خوفناک [9] مدامِعُ جمع ہے مَدْمَعٌ کی یعنی آنسو کے چشمے۔ [10] اَسْخَطَ غصہ دلایا۔ [11] حنون مہربان بڑا محبت کرنے والا۔ [12] رِداءٌ چادر۔ [13] ھا انا ذا "یہ میں ہوں" محاورہ ہے۔ [14] اللہ کے لیئے مجھ پر عہد ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کو درمیان میں ڈال کر میں عہد کرتا ہوں۔اِنّا اس جگہ مفاجاۃ کیلئے ہے یعنی ناگہاں ب نائد ہے۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالأَرْبَعُوْنَ

الحروف

۱۔ حرف بظاہر اس قدر حقیر اور کمزور کلمہ ہے جو خود اپنے معنیٰ بھی اس وقت تک نہیں بتلا سکتا جب تک کہ اسے اسم یا فعل کا سہارا نہ ملے۔ لیکن اسم و فعل سے ملاپ ہونے کے بعد اس میں اتنی طاقت آ جاتی ہے کہ بہتیرے افعال کے معنوں میں اُلٹ پلٹ کر دیتا ہے۔ پھر ضروری بھی اتنا ہے کہ اس کے بغیر اسم اور فعل بھی الگ الگ بیکار سے بکھرے ہوئے پڑے رہتے ہیں۔ اس لئے اس حقیر چیز کی جانب خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

۲۔ وہ حروف جو معنیٰ دار الفاظ ہیں۔ حروف المعاني کہلاتے ہیں اور حروف الهجاء (أ، بْ، ت وغیرہ) جن سے الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ حروف المباني (بنیادی حروف) کہلاتے ہیں۔ اس سبق میں صرف حروف المعانی سے بحث ہوگی۔

۳۔ حروف المعانيْ سب مبني ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد عربی میں اسّی (۸۰) سے زیادہ نہیں ہے۔

۴۔ بعض حروف ایسے ہیں جو اسم اور فعل کے اعراب میں عمل دخل رکھتے ہیں۔ انہیں حروف عاملہ کہتے ہیں۔ اور جو اسم و فعل کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے انہیں حروف غیر عاملہ کہتے ہیں۔

۵۔ حروف عامله کے اقسام حسب ذیل ہیں:۔

(الف) حروف الجرّ یا حروف الجارّہ (زیر دینے والے حروف)

یہ سترہ حروف ہیں جو اسم کو جرّ دیتے ہیں۔ ذیل کے شعر میں جمع کر دیئے گئے ہیں:۔

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸

با و تا و کاف و لام و واو و منذ و مذ، خلا

رب، حاشا، من، عدا، في، عن، علىٰ، حتىٰ، اِلىٰ

(۱) بِ "(سے، میں، پر، بسبب، ساتھ، قسم وغیرہ)" کئی معنوں کے لئے آتا ہے: كَتَبْنَا بِالْقَلَمِ،

Marfat.com

طُبِعَ الکتابُ بِمِصرَ، آمَنْتُ بِاللّٰہِ، فَاَخَذَهُمُ[۱] اللّٰہ بِظُلْمِهِمْ، بِاللّٰہِ (اللہ کی قسم)

بِ زائد بھی ہوتا ہے: اَلَیْسَ[۲] اللّٰہُ بِکافٍ عَبْدَہٗ

تعدیہ یعنی فعل لازم کو متعدّي بنانے کے لئے بھی آتا ہے: ذھب حامد بکتابي (حامد میری کتاب لے گیا)، ذھب کے معنی ہیں ''گیا'' اس کے بعد بِ لگانے سے ''لے جانے'' کے معنی پیدا ہو گئے۔

(۲) تَ قسم کیلئے آتا ہے جو لفظ اللّٰہ کے ساتھ مخصوص ہے: تَاللّٰہِ[۳] لقد آثرک اللّٰہُ عَلینا۔

(۳) کَ تشبیہ کے لئے: العلمُ کالنّورِ (علم روشنی کی مانند ہے)

(۴) لِ یا لَ (واسطے، طرف، وقت، کو، کا، کے، کی): لِلّٰہِ، وَجَّھْتُ[۴] وَجْھِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ والارضَ، قُوْمُوْا[۵] لِقُدُوْمِ الْاُستاذِ، قلتُ[۶] لِزیدٍ، ھذا[۷] الکتاب لِخالدٍ، ضمیر پر لام مفتوح ہوتا ہے: لَہٗ، لَکُمْ۔

(۵) وَ قسم کے لئے: واللّٰہِ، وَرَبِّ الکَعْبَۃِ، وَالشَّمسِ وَالقمرِ، کبھی واو رُبَّ کے معنی میں آتا ہے یعنی ''بہتیرے'' یا ''بعض''۔ اس کو واوِ رُبَّ کہتے ہیں:

وَبَلْدَۃٍ[۸] لیس بھا اَنیسٌ

اِلَّا الْیَعافِیرُ وَ اِلَّا العِیسُ

تنبیہ ۱۔ واو عاطفہ (بمعنی اور) کثیر الاستعمال ہے مگر وہ غیر عاملہ ہے۔

(۶) رُبَّ (بعض، بہتیرے) اس کے بعد عموماً نکرہ موصوفہ آیا کرتا ہے: رُبَّ رَجُلٍ کریمٍ لَقِیْتُہٗ (بہتیرے شریف آدمیوں سے میں نے ملاقات کی)۔

---

[۱] تو اللہ نے ان کے ظلم کے سبب انہیں گرفتار کر لیا۔ [۲] کیا اللہ اپنے بندے کو بچانے والا نہیں ہے؟
[۳] اللہ کی قسم اللہ نے تجھے ہم پر برتری بخشی ہے۔ [۴] میں نے پھیرا اپنا رخ اس ذات کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ [۵] استاد کے آنے کے وقت کھڑے ہو جایا کرو۔ [۶] میں نے زید کو کہا۔ [۷] یہ کتاب خالد کی ہے۔
[۸] بہتیرے شہر ہیں جن میں کوئی انیس و غمخوار نہیں ہے۔ بجز ہرنوں اور بھورے اونٹوں کے۔

Marfat.com

کبھی نکرہ غیر موصوفہ بھی آتا ہے: رُبَّ[1] اشارةٍ اَبْلَغُ من العبارة (۷ و ۸) مُذ اور مُنذُ (سے) یہ دونوں لفظ عرصہ بتانے کے لئے آتے ہیں: مارأیته مذ یا منذ یوم الجمعة (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا)۔

(۹) من (سے، میں سے، بعض، بسبب) سِرْتُ مِنْ بمبائی الٰی کلکتّه (میں نے بمبئی سے کلکتہ تک سیر کی)، خُذْ مِنَ الصُّنْدُوْقِ ماشِئْتَ (تو جو چاہے صندوق میں سے لے لے)، فَمِنْکم کافرٌ ومنکم مُؤمِنٌ، یعنی بعضکم کافِرٌ و بعضکم مؤمنٌ. مِمَّا[2] (= مِنْ مَا) خَطِیْئَاتِھِمْ اُغْرِقُوْا (وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کردیئے گئے)۔

مِنْ زائدہ بھی ہوتا ہے۔ اکثر نفي اور استفهام کے بعد زائد ہوتا ہے: ما لَنا مِن شفیع. هَل لکم مِنْ نَصِیْرٍ؟

(۱۰) فِیْ (میں، بارے میں، بہ سبب) الکتابُ فِي الدَّرجِ[3]. تَکَلَّم زَیْدٌ فِي اَخِیْهِ (زید نے اپنے بھائی کے متعلق گفتگو کی)۔ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النّارَ فِي هِرَّةٍ (ایک عورت ایک بلی کے سبب دوزخ میں داخل ہوئی)۔

(۱۱) عَنْ (سے۔ طرف سے) خَرَجْتُ عَنِ الْبَلَدِ. اَعْطَیْتُهُ الدَّرَاهِمَ عَنْ زَیْدٍ. رُوِيَ الْحَدِیْثُ عَنْ اَنَسٍ.

(۱۲) علٰی (پر۔ باوجود) اِجْلِسْ عَلَی الْکُرْسِيِّ. اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْمَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِهِم. (بیشک تیرا رب لوگوں کے لئے صاحب مغفرت ہے باوجود ان کے ظلم یعنی گناہ کے)۔

(۱۳) اِلٰی (تک۔ طرف) سافرتُ من الهند الٰی مکّةَ. تَوَجَّهْتُ الی الکَعْبَة.

(۱۴) حَتّٰی (تک۔ یہاں تک کہ۔ تاکہ) حتّٰی مَطْلَعِ الفجرِ، قَدِم الحاجُّ[4] حتّٰی المُشاةِ[5] (حاجی لوگ آگئے یہاں تک کہ پیدل چلنے والے بھی)۔

تنبیہ ۲۔ دوسرے اور تیسرے معنوں میں زیادہ تر فعل پر داخل ہوتا ہے اس وقت جارّہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اس وقت فعل مضارع کو نصب دیتا ہے: قِفْ هٰهُنا حَتّٰی اُصَلِّيَ (یہاں ٹھہر تاکہ یا یہاں تک کہ میں نماز پڑھ لوں)۔

---

[1] بعض اشارے عبارت سے زیادہ بلیغ ہوتے ہیں۔ [2] مِمّا میں مَا زائد ہے۔ [3] درج (ج ادراج) میز کا خانہ۔ [4] یہاں حاج جمع کے معنی میں آیا ہے۔ [5] مُشاة جمع ہے ماشٍ کی یعنی پیدل چلنے والا۔

(۱۵، ۱۶، ۱۷) حاشا، خَلا، عَدَا (اِن تینوں کے معنی ہیں "سوا" یہ تینوں استثنا (دیکھو سبق ۴۳۔۸) کے لئے استعمال ہوتے ہیں: جَاءَ القوم خَلا زیدٍ. حَاشا زیدٍ. عَدَازیدٍ (زید کے سوا سب لوگ آ گئے)۔

(ب) الحروف المُشبَّهَةُ بِالْفعل

(فعل سے مشابہت رکھنے والے حروف) اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ، لَیْتَ اورلَعَلَّ. یہ چھ حروف ان اوراس کے اَخَـوَات بھی کہلاتے ہیں (دیکھو سبق ۳۷) اورحرف مشبہ بالفعل بھی کہلاتے ہیں کیونکہ بعض باتوں میں فعل سے مشابہت رکھتے ہیں۔فعل کی مانند یہ بھی ثُلاثی اوررُباعی ہوتے ہیں۔آخر میں ان پر بھی فتحہ آتا ہے۔ اِنَّ اور اَنَّ تو فِرَّ اور فَرَّ سے بالکل مشابہ ہیں۔لَیْتَ بالکل لَیْسَ کے جیسا ہے۔

تم نے سبق ۲۵اور ۳۷ میں پڑھا ہے کہ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب دیتے ہیں۔

(۱) ان ہمیشہ صدرِ کلام میں (کلام کے شروع میں) آتا ہے: اِنَّ رَبَّکَ لَغفُورٌ رَّحِیمٌ. مگر قَالَ اوراس کے مشتقات کے بعد کلام کے درمیان آجاتا ہے: قَال [1] اِنَّـه یـقـول اِنّھـا بقرةٌ صفراءُ. قَالَ کے بعد اَنَّ مفتوحہ کبھی نہیں آتا یہ خاص طور پر یاد رکھنے کی بات ہے۔

عَـلِمَ اورشَهِـدَ کے بعد عموماً اَنَّ مفتوحہ آیا کرتا ہے۔لیکن خاص مقامات میں اِنَّ مکسورہ بھی آجاتا ہے: وَاللّٰهُ [2] یعلم اِنَّکَ لَرَسولهُ واللّٰهُ [3] یشهد اِنَّ المنافقینَ لکٰذِبون.

تنبیه ۲۔ اِنَّ کی وجہ سے جملہ اسمیہ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی صرف کلام میں زور پیدا ہوجاتا ہے، اِنَّ زیدا حاضرٌ کے معنی وہی ہیں جو زیدٌ حاضرٌ کے معنی ہیں۔

(۲) اَنَّ مفتوحہ صدرِ کلام میں نہیں آسکتا۔بلکہ جملہ کے درمیان میں ہی آسکتا ہے: سَمِعتُ اَنَّ زیدًا شجاعٌ (= سمعت شجاعةَ زَیدٍ) لفظی معنی ہیں: "میں نے سنا کہ زید بہادر ہے"۔ مطلب یہ ہوا کہ "میں نے زید کی بہادری سنی"۔ اِس سے معلوم ہوا کہ اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اُسے

---

[1] اس نے (موسیٰ نے) کہا کہ بیشک وہ (اللہ) فرماتا ہے کہ وہ (گائے) زرد رنگ کی ہے۔یعنی ہونی چاہئے۔ [2] اور اللہ جانتا ہے کہ تو (اے محمدؐ) اس کا پیغامبر ہے۔ [3] اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹ بول رہے ہیں، یعنی آپ کی رسالت کی گواہی دل سے نہیں دے رہے ہیں۔

Marfat.com

مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔اسے مصدرٌ مُأوَّلٌ (تاویل کیا ہوا مصدر) کہتے ہیں۔ترکیب میں یہ مصدر ماوّل سَمِعْتُ کا مفعول ہے۔بعض جملوں میں یہ مصدر فاعل ہوگا: سَرَّنِيْ اَنَّکَ شُجاعٌ (= سَرَّنِي[1] شُجَاعَتُکَ) اس میں شجاعتُکَ فاعل واقع ہوا ہے۔

تنبيه ٤۔ اس جگہ ایک نحوي معمیٰ بھی پیش کر دیا جاتا ہے جو معلومات اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:

اَنَّ زَيْدٌ كَرِيْمٍ

اس جملے میں تمہیں کئی مغالطے نظر آئیں گے۔اوّل یہ کہ جملے کے شروع میں اَنَّ مفتوحہ آ گیا ہے۔دوم یہ کہ اَنَّ کے بعد اسم کو نصب پڑھنا چاہئے مگر یہاں رفع ہے۔سوم یہ کہ کریمٍ کو رفع کی بجائے جرّ آیا ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ اَنَّ یہاں حرف نہیں ہے۔بلکہ فَرَّ کی مانند فعل ماضي ہے، دراصل اَنَنَ (آواز نکالنا) ہے۔زیدٌ اس کا فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے۔کَرِیْمٍ میں کَ حرف جرّ ہے اور رِیْم (ہرن) مجرور ہے۔معنی ہوئے "زید نے ہرن کی مانند آواز نکالی"۔

یاد رکھو کہ کبھی اِنَّ اور اَنَّ کو مخفف (ساکن) کر کے اِنْ اور اَنْ بولتے ہیں۔اس وقت اِنْ شرطیه اور اِنْ نافیه سے اِنْ مخففه کو ممتاز کرنے کے لئے خبر پر لام تاکید (لَ) لگا دیا جاتا ہے۔اس وقت کبھی وہ اپنے اسم کو نصب دیتا ہے کبھی بے عمل کر دیا جاتا ہے: اِنْ[2] زيدٌ يا زيدًا لَعالِمٌ، لیکن اَنْ مخففه کا عمل کہیں ظاہر نہیں ہوتا۔علمتُ[3] اَنْ زَيدٌ عالِمٌ. ان کی خبر پر لام نہیں لگایا جاتا۔

اِنَّ اور اَنَّ ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں۔مگر تخفیف کے بعد فعل پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔اِنْ مخففه اکثر کَانَ اور ظَنَّ اور ان کے مشتقات پر داخل ہوتا ہے:[4] اِنْ كَانَتْ لَكَبِيرةً اور اِنْ[5] نَظُنُّکَ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ. دیکھو خبر پر لام تاکید لگا ہوا ہے۔ان مخففه کے بعد فعل مضارع پر سین یا سَوْفَ اور ماضي پر قد لگا دیا جاتا ہے۔تاکہ اَنْ ناصبة الفعل سے ممتاز ہو جائے: عَلِمَ[6] اَنْ سَيَكُوْنُ مِنكم مَرْضٰى. لِيَعْلَمَ[7] اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسالاتِ رَبِّهِم.

---

[1] مجھے تیری بہادری نے مسرور کر دیا۔ [2] بیشک زید عالم ہے۔ [3] میں نے جانا کہ زید عالم ہے۔ [4] بیشک ایک بوجھل چیز تھی۔ [5] بیشک ہم تجھے جھوٹوں میں شمار کرتے ہیں۔ [6] اس نے جان لیا کہ تم میں سے بعض بیمار ہوں گے۔ [7] تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں۔

Marfat.com

وَاعْلَمْ [1] فَعِلْمُ الْمَرْءِ ینفعه ... اَنْ سَوْفَ یَاْتِیْ کلُّ ماقُدِرَا

(۳) کان (گویا کہ) تشبیہ کے لئے آتا ہے: کَاَنَّ [2] هٰذَا الْکَلْبَ اَسَدٌ.

تنبیه ۵۔ کَاَنَّ بھی مخفف ہوتا ہے۔ اس وقت اکثر فعل منفي بِلَم پر داخل ہوتا ہے: کَاَنْ [3] لَمْ یَرَهُ اَحَدٌ.

(۴) لَعَلَّ (شاید۔ اُمید کہ) ترجی یعنی اُمید کے لئے آتا ہے: لَعَلَّ ابنک تَقِيٌّ (اُمید کہ تیرا لڑکا پرہیزگار ہے)۔

(۵) لَیْتَ (کاش کہ) تمنی یعنی آرزو کے لئے آتا ہے:

(شعر) اَلاَ [4] لَیْتَ الشَّبابَ یعودُ یومًا ... فأُخْبِرَهُ بِما فَعَلَ الْمَشِیْبُ

(۶) لٰکِنَّ (لیکن) استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی پہلی بات سے سامع کے دل میں جو وہم پیدا ہو جاتا ہے اسے دور کرنے کے لئے: جاءَ الحاجُّ لٰکِنَّ اباک ما جاء. جاءَ الحاجُّ کہنے سے خیال ہوتا تھا کہ اس کا باپ بھی آ گیا ہے۔ لٰکِنَّ الخ کہنے سے وہ خیال جاتا رہا۔

تنبیه ٦۔ لٰکِنَّ بھی مخفف ہوتا ہے۔ اس وقت فعل پر بھی داخل ہوتا ہے اور غیر عاملہ ہو جاتا ہے: اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفسِدُوْنَ وَلٰکِنْ لَّایَشْعُرُوْنَ (سنو! بیشک وہی فسادی ہیں لیکن وہ (اپنے اس گناہ کا بھی) احساس نہیں رکھتے۔

(ج) حروف النفي مَا، لَا اور لَاتَ

مَا اور لَا کبھی کبھی لَیْسَ کی مانند اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں: ماهٰذا بشرًا، لارجلٌ افضلَ منکَ. لیکن اکثر یہ دونوں حرف غیر عاملہ ہوتے ہیں۔

کبھی لا پر تَ بڑھا کر لَاتَ بولتے ہیں اس کا عمل بھی وہی ہوتا ہے: لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ اس میں اسم محذوف ہے۔ اور حِیْنَ خبر ہے جس کو نصب دیا گیا ہے۔ اصل میں ہے لاتَ الحِیْنُ حِیْنَ مَنَاصٍ

---

[1] اور جان لے (کیونکہ آدمی کا علم اسے فائدہ دیتا ہے) کہ عنقریب وہ سب (سامنے) آجائے گا جو مقدر کیا گیا ہے۔ اس شعر میں "فعلم المرء ینفعه" جملہ معترضہ ہے۔ اِعْلَمْ کا فاعل تو اس میں ضمیر انت کی مستتر ہے۔ اَنْ سَوْفَ سے آخر تک کا جملہ اِعلم کا مفعول ہے۔ قُدِرَا میں الف زائد ہے شعر میں یہ بات جائز ہے۔ [2] گویا کہ یہ کتا ایک شیر ہے۔ [3] گویا کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا۔ [5] سنو! کاش کہ جوانی کسی روز واپس آجاتی تو بڑھاپے نے جو کچھ (سلوک) کیا ہے میں اسے اس کی خبر دے دیتا۔ اس عبارت میں شباب لیت کا اسم ہے اور یعود یوما کا جملہ اس کی خبر ہے فَاُخْبِرَ تمنّی کے جواب میں آیا ہے اس لئے منصوب ہے۔ آئندہ نصب الفعل کے بیان میں اس کی تفصیل آئے گی۔

Marfat.com

(یہ وقت چھٹکارے کا وقت نہیں ہے)۔

تنبیہ ۷۔ تم نے سبق ۲۰-۳۲-۴۴ میں پڑھا ہے کہ لَمْ، لَمَّا اور لَنْ سے بھی نفي کے معنی پیدا ہوتے ہیں مگر وہ فعل مضارع کے ساتھ مخصوص ہیں اور اگلے سبق میں پڑھو گے کہ اِنْ بھی کبھی حرف نفي ہوتا ہے۔

تنبیہ ۸۔ لَا تو ہمیشہ حرف نفي رہتا ہے۔ لیکن مَا اکثر اوقات اسم بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ مَا استفهاميه (کیا چیز۔ دیکھو درس ۱۳) ما موصوله (جو کچھ دیکھو درس ۴۲) ماظرفيه (جب تک۔ دیکھو درس ۳۷) ایک مَا مصدريه بھی ہوتا ہے جسے حروف میں شمار کیا جاتا ہے (دیکھو اگلے سبق میں فقرہ ۵)۔

(د) لا لِنَفْيِ الجِنْسِ (جنس کی نفي کرنے کے لئے) یہ لا صرف اسم نكره پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے: لا رَجُلَ في الدّار (گھر میں کوئی بھی آدمی نہیں ہے) لا خَيْرَ في مال البخيل لنفسه، لاحولَ ولا قوّةَ الّا باللّٰه.

(ہ) حروف النِّداء (پکارنے کے حروف) يا، أيا، هَيَا، اَىْ اور أ

اِن حروف کے بعد اگر اسم مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس پر ضمّہ پڑھا جاتا ہے: يـازيـد، يارجل. اگر اسم مضاف واقع ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے: یاعبداللّٰه. کبھی غیر معین شخص کو پکارا جاتا ہے۔ اس وقت بھی منادٰی کو نصب پڑھا جاتا ہے مثلاً اندھا پکارے یـارجـلا خذبيدي (اے کوئی آدمی میرا ہاتھ پکڑ لے)۔

حروف نداء میں یا کثیر الاستعمال ہے جو منـادٰی قریب وبعید دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اَيَا اور هَيَا بعید کے لئے اور اَيْ اور أ قریب کے لئے مخصوص ہیں: شعر

اَيَا[1] جَبَلَيْ نَعْمَانَ باللّٰه خَلِّيا ... نسيمَ الصَّبا يخلُصْ اليَّ نَسيمُها

مصراع: اَجَا[2] رَتَنَا اِنَّا مُقيمان هٰهُنا

---

[1] اس شعر میں جَبَلَيْ تثنيه ہے اصل میں جَبَلَيْنِ ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابي گرادیا گیا اور منادٰی مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب واقع ہوا ہے۔ نعمان غیر منصرف ہے اس لئے حالتِ جری میں مفتوح ہے۔ باللّٰہ قسم ہے۔ خَـلِّيـا امر حاضر تثنيه از خَلّٰی (چھوڑ دینا۔ کوئی کام کرنے دینا)۔ نسيم (ہلکی ہوا) صَبَا (صبح کی شرقی ہوا)۔ خلص يخلص (اليه پہنچنا) یہاں یخلص مجزوم ہے کیونکہ امر کے جواب میں آیا ہے۔ شعر کے معنی یہ ہیں۔ اے نعمان کے دو پہاڑو اللہ کے لئے نسیم صبا کو چھوڑ دو کہ اس کی خوشگوار ہوا مجھ تک پہنچ جائے۔ [2] اے ہماری پڑوسن (تجھے معلوم ہو جائے کہ) ہم دونوں یہاں مقیم ہیں، جارة مؤنث ہے جارٌ کا (پڑوسی) منادٰی مضاف ہونے کے سبب منصوب ہے۔

Marfat.com

تنبیہ ۹۔ حروف نداء کے بعد حروف ایجاب یعنی جواب دینے کے حروف کا ذکر مناسب تھا۔ مگر وہ غیر عاملہ ہیں اس لئے ان کا بیان اگلے سبق میں حروف غیر عاملہ کے ساتھ ہوگا۔

(و) الحروف النّاصِبَة المضارع

اَنْ ، لَنْ ، کَيْ اور اِذَنْ (یا اِذًا) یہ چاروں حروف فعل مضارع پر داخل ہوتے اور اُسے نصب دیتے ہیں: اَحْسِبُ اَنْ تَذْهَبَ اليومَ الٰی لاهور ، لَنْ نَصْبِرَ علٰی طَعامٍ واحِدٍ ، تعلَّمْتُ القراٰنَ کَيْ اَعْمَلَ بِه ، اِذًا تُفْلِحَ.

ان حروف کا ذکر کچھ سبق ۲۰۔۲ میں ہو چکا ہے۔ مزید تفصیل آئندہ اعراب الفعل کے بیان میں لکھی جائے گی۔

تنبیہ ۱۰۔ اَنْ کو اَنْ مصدریہ کہتے ہیں کیونکہ یہ مضارع کو مصدری معنی میں بدل دیتا ہے: اُحِبُّ اَنْ تَقْرَءَ کے معنی ہوں گے۔ اُحِبُّ قِراءَ تَکَ (میں تیرا پڑھنا پسند کرتا ہوں)۔

(ز) الحروف الجازمة المُضارع

لَمْ ، لَمّا ، لام الامرِ ، لا النّهيِ اور اِنْ

یہ حروف مضارع کو جزم دیتے ہیں: لَمْ يَذْهَبْ (وہ نہیں گیا) لَمّا يَذْهَبْ (وہ اب تک نہیں گیا)۔ لِيَذْهَبْ (اسے جانا چاہئے)۔ لا تَذْهَبْ (تو مت جا)۔ اِنْ تَذْهَبْ اَذْهَبْ. ان حروف کا بیان سبق ۲۰ میں مفصل ہو چکا ہے۔ آئندہ بھی اعراب الفعل میں ہوگا۔

تنبیہ ۱۱۔ اِنْ (= اگر) حرف شرط ہے۔ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے۔ پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ اِنْ پر واو لگایا جائے تو اس کے معنی ہوتے ہیں "اگر چہ" اس وقت اس کے بعد دو جملوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے پیشتر ایک جملہ آ جاتا ہے: سَاَذْهَبُ الی المدرسة واِنْ لا تَذْهَبْ (میں تو مدرسہ جاؤں گا اگر چہ تو نہ جائے)۔ اس معنی کے لئے "وَلَوْ" بھی استعمال کرتے ہیں مگر وہ ماضي کے لئے آتا ہے: ذهبتُ الی المدرسة ولو لَمْ تَذْهَبْ (میں تو مدرسہ گیا اگر چہ تو نہ گیا)۔

تنبیہ ۱۲۔ مذکور سات قسمیں حروف عاملہ کی ہیں۔ حروف غیر عاملہ کا بیان اگلے سبق میں ہوگا۔

الدَّرْسُ الخَمْسُوْنَ

الحروفُ الغَيْرُ العَامِلَةِ

تنبیہ ۱۔ حروف غیر عاملہ میں بعض حروف عاملہ بھی آ جائیں گے جو ایک حالت میں عمل کرتے ہیں اور دوسری حالت میں بے عمل ہو جاتے ہیں۔

۱۔ **حُروف العطف** دس ہیں جو اس شعر میں آ گئے ہیں:۔

واو و فا و ثُمَّ، حَتّٰی، لَا و بَلْ ... اَوْ و اِمَّا، اَمْ و لٰكِنْ بے خلل۔

تنبیہ ۲۔ عطف کے معنی ہیں "مائل کرنا" جب دو لفظوں یا جملوں کے درمیان حرف عطف آتا ہے تو مابعد کو اپنے ماقبل کی طرف مائل کر لیتا ہے۔ اور دونوں کو ایک ہی اعرابی حالت میں لے آتا ہے۔ اس کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں۔

(۱) واو دو چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنے کے لئے آتا ہے: جَاءَ زَيْدٌ و عَمْرٌو. اس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے میں زید و عمرو دونوں شامل ہیں۔

(۲) فَ (پھر) جمع اور ترتیب بلا تراخی (بلا تاخیر) کے لئے آتا ہے: جَاءَ حميدٌ فرشيدٌ (حمید آیا ساتھ ہی رشید آیا)۔

فَ (اس لئے کہ۔ کیونکہ) سبب بتلانے کے لئے بھی آتا ہے اس کو فاء السَّببية کہتے ہیں اور وہ اکثر اِنَّ کے ساتھ آتا ہے: اِقْرَءِ القُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَنْفَعُكَ (قرآن پڑھ اس لئے کہ وہ تجھے فائدہ بخشے گا)۔

(۳) ثُمَّ (پھر) جمع اور ترتیب مع التراخي (بتاخیر) کے لئے آتا ہے: ذهب قاسِمٌ ثُمَّ هاشمٌ (قاسم گیا پھر ہاشم گیا) یہ اس وقت کہیں گے جبکہ قاسم اور ہاشم کے جانے میں ذرا سا بھی وقفہ ہو۔

(۴) اَوْ (= یا) دو میں سے ایک چیز بتانے کے لئے: خُذْ هٰذَا اَوْ ذَاكَ (یہ لے یا وہ لے)۔

(۵) اَمْ (=یا) یہ بھی اَوْ کے معنی میں آتا ہے مگر استفہام کے ساتھ: اَهٰذَا اَخُوْكَ اَمْ ذَاكَ؟

ایسے موقع پر اَوْ نہیں بولیں گے۔

(٦) اِمَّا (=یا) یہ بھی اَوْ کے معنی میں آتا ہے لیکن ہمیشہ مکرر آتا ہے اور اس سے تفصیل مقصود ہوتی ہے: اَلثَّمَرُ اِمَّا حُلْوٌ وَاِمَّا مُرٌّ (پھل یا تو میٹھا ہے یا کڑوا ہے)۔

(۷) لٰكِنْ، اِستِدراک کیلئے (دیکھو سبق ۴۹۔ لٰكِنَّ): حَضَرَ التَّلامِذَةُ لٰكِنْ يُوسُفُ لَمْ يَحْضُرْ.

تنبیه ۳۔ لٰكِنْ غیر عاملہ ہے اور لٰكِنَّ عاملہ ہے۔

(۸) لَا (نہ) اَكْرِمِ الصَّالِحَ لَا الطَّالِحَ (نیک کی تعظیم کر نہ کہ بد کی)۔

(۹) بَلْ (بلکہ)، اضراب کے لئے یعنی ایک بات کو چھوڑ کر دوسری بات کی طرف متوجہ کرنا:

ماذهبَ حامِدٌ بل خالدٌ.

(۱۰) حَتّٰی (تک) انتہا کے لئے آتا ہے: قَدِمَ القافلةُ حتّى المُشاةُ (قافلہ آ گیا پیدل چلنے والے تک آ گئے)۔

تنبیه ٤۔ حَتّٰی کئی طور پر مستعمل ہے۔ ایک جارّہ ہے اور زیادہ تر یہی مستعمل ہے۔ دوسرا غیر عاملہ جو عطف کے لئے آتا ہے۔ تیسرا وہ جو مضارع پر داخل ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے۔ اس کا بیان درس ۲۰ میں کچھ لکھا گیا ہے۔ اور آئندہ بھی اعراف الفعل میں لکھا جائے گا۔

۲۔ حروف الاستفهام (استفهام = دریافت کرنا) أ اور هَلْ یہ دو حروفِ استفہام ہیں۔ أ کثیر الاستعمال ہے یعنی اسم، فعل اور حرف سب پر داخل ہوتا ہے اور هَلْ حرف پر نہیں داخل ہوتا:

أزيدا رأيت؟ أرأيت زيدًا؟ أَلَمْ تَرَ زيدًا؟ هل زيدٌ حاضرٌ؟ هل رأيت زيدًا؟

(۱) نَعَمْ (ہاں۔ جی ہاں) سے سائل کے کلام کا اثبات ہوتا ہے، خواہ کلام مُثْبَت ہو خواہ مَنْفِي: هَلْ جَاءَكَ زَيْدٌ؟ کے جواب میں نَعَمْ کہا جائے گا تو مطلب ہوگا "ہاں زید آیا" اور أما جائكَ زَيْدٌ کے جواب میں نَعَمْ کہیں تو مطلب ہوگا۔ "زید نہیں آیا"۔

(۲) بَلٰى (ہاں کیوں نہیں) ہمیشہ نفي کو اثبات بنانے کے لئے بولا جاتا ہے: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) اس کے جواب میں کہا گیا بَلٰى (ہاں کیوں نہیں بے شک تو ہمارا رب ہے)۔

(۳) اِيْ (ہاں) یہ لفظ ہمیشہ قسم کے ساتھ بولا جاتا ہے: اِيْ وَرَبِّيْ (ہاں قسم ہے میرے رب کی)، اِيْ

وَاللهِ بہت مستعمل ہے۔اس کو مختصر کر کے اِيْ وَ (اِيْوَ) آج کل کی بول چال میں بہت آتا ہے۔

(۴) (۴، ۵، ۶، ۷) اَجَلْ، جَلَلْ، جَيْرِ، اِنَّ یا اِنَّهٗ یہ چاروں لفظ نَعَمْ کے معنی میں آتے ہیں:

يَقولون[1] لِي صِفْهَا فَاَنْتَ بِوَصْفِهَا (شعر) خَبِيْرٌ، اَجَلْ عِنْدی بِاَوْصافِهَا عِلْمٌ
قَالُوا[2] نَظَمْتَ عُقودَ الدُّرِّ قُلْتُ جَلَلْ (مصراع) اَتَقْتَحِمُ[3] الْمَنُوْنَ؟ فقلتُ جَيْرِ
وَيَقُلْنَ[4] شَيْبٌ قَدْ عَلَا (شعر) كَ، وقد كَبِرْتَ، فقلتُ اِنَّهْ

(۸) لَا کسی سوال کی نفی کرنی ہو تو جواب میں لَا کہا جائے گا: هَلْ جاءَ زَيْدٌ؟ جواب ہوگا "لَا" یعنی زید نہیں آیا۔

۴۔حروف النفي. مَا (نہیں) لَا (نہیں) اِنْ (نہیں)

مَا اور "لَا" اسم پر بھی داخل ہوتے ہیں، فعل پر بھی اور حرف پر بھی۔ما زیدٌ قائمٌ ولا عَمروٌ جالِسٌ، ما اكلْتُ ولا شربتُ، ما عليه شِئٌ وَلَا عَلَيک. لیکن اِنْ عموماً اسم پر داخل ہوتا ہے: اِنْ هٰذا اِلّا مَلَکٌ كَرِيْمٌ.

مُخَفَّفَه ۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ب) اور اِنْ شرطیه (دیکھو سبق ۲۰۔۳) سے ممتاز ہو جاتا ہے۔

---

[1] صِفْ امر ہے وَصَفَ يَصِفُ سے یعنی اوصاف بیان کرنا۔ وَصْفٌ یعنی حالت، اوصاف۔ فَ اس جگہ فاءِ سَبَبِيه ہے۔ یعنی "کیونکہ" اَنْتَ مبتدا ہے اور خبير جو دوسرے مصراع میں ہے خبر ہے۔ بِوصفها جار و مجرور مل کر متعلق خبر ہے۔ اَجَلْ حرفِ جواب ہے اور اس کے بعد کا جملہ اسمیہ جواب ہے۔ اس میں عندي ظرف ہے اس لئے وہ مبتدا نہیں ہو سکتا بلکہ خبر مقدم ہے۔ عِلْمٌ مصدر ہے جو مبتدا مؤخر ہے بِاَوصافِها جار و مجرور متعلق عِلْمٌ سے ہے۔ شعر کا مطلب یہ ہوا: ۔وہ کہتے ہیں اس عورت کے اوصاف بیان کر کیونکہ تو اس کے اوصاف سے خوب واقف ہے۔ "ہاں ٹھیک ہے" میرے پاس اس کے اوصاف کا علم (ضرور ہے) ہے۔ [2] انہوں نے کہا تو نے تو موتی کی لڑیاں پرو دی ہیں، میں نے کہا "بجا" (فرمایا)۔ [3] ارے کیا تو اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال رہا ہے؟ تو میں نے کہا ہاں ہاں۔ اِقْتَحَمَ (۷) بے تحاشہ کسی معاملہ میں کود پڑنا۔ [4] وہ کہتی ہیں بڑھاپا تجھ پر چڑھ آیا ہے اور تو کھوسٹ (بہت بوڑھا) ہو گیا ہے۔ تو میں نے کہا "جی ہاں"۔ اس شعر میں عَلاکَ میں کَ ضمیر منصوب متصل ہے۔ شعر موزوں کرنے کے لئے کَ الگ کر کے دوسرے مصراع میں داخل کر دیا گیا۔ عربی اشعار میں یہ جائز ہے۔ مقصود بالمثال اس شعر میں اِنَّهٗ" ہے جو حرفِ ایجاب ہے۔ [5] نہ

اس پر کچھ (الزام) ہے نہ تجھ پر۔

تنبیه ۵۔ مَا اور لَا کبھی عاملہ بھی ہوتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ج)

تنبیه ٦۔ اکثر عرب لوگ مَا ے نافیہ کی جگہ مَافِیْش بولتے ہیں جو مَافِیْهِ شيئ کا مخفف ہے۔ اس سے صرف ''نہیں'' کے معنی لیتے ہیں: عِنْدِي مافِيْش (میرے پاس کتاب نہیں ہے)۔ اسی طرح ماعليه شيٌ کو مخفف کر کے مَاعَلَيْش بولتے ہیں ''یعنی کوئی مضائقہ نہیں''۔

۵. حروف ال مصدريّة. اَنْ، لَوْ، مَا اور اَنَّ. پہلے تین حرفوں سے فعل میں اور اَنَّ سے جملہ اسمیہ میں مصدري معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اس وقت فعل یا جملہ اسمیہ ان حروف سے مل کر مصدرِ مؤوّل (تاویل کیا ہوا مصدر) کہلاتے ہیں اور جملے میں ایک اسم مفرد کی مانند فاعل یا مفعول یا خبر یا مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں: يَسُرُّنِـي[1] اَنْ تصْدُقَ (= يَسُرُّنِـي صِدْقُکَ).

اُحِبُّ[2] لَوْ نَجَحْتَ (= اَحِبُّ نَجاحَکَ). تيقَّظْتُ[3] قَبْلَ مَا يَجِيْئُ وَنِمْتُ بعدَ ماذَهَب (= قَبْلَ مَجِيْئِهِ وَبَعْدَ ذَهابِهِ). بَلَغَنِي[4] اَنَّکَ نَاجِحٌ (= بَلَغني نجاحُکَ).

دیکھو پہلی مثال میں مصدر مُأوّل فاعل واقع ہوا ہے۔ دوسری میں مفعول اور تیسری میں مضاف اليه اور چوتھی میں جملہ اسمیہ مصدر مُأوّل ہو کر فاعل واقع ہوا ہے۔

٦۔ حروف التحضيض: (ترغیب دِلانے والے اور آمادہ کرنے والے حروف) اَلَا، هَلَّا، اَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا اِن سب کے معنی ہیں ''کیوں نہیں''۔

یہ پانچوں حروف ہمیشہ فعل کے ساتھ آتے ہیں: اَلَا تُعَلِّمُ، هَلَّا تُعَلِّمُ، اَلَّا تُعَلِّمُ ابنکَ، رَبِّ[5] لَوْلَا اَخَّرْتَنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ، لَوْمَا تَأْتِيْنَا بِالْمَلٰئِكَةِ.

۷۔ حروف الشَّرط: لَوْ (اگر)، لَوْلَا (اگر نہ ہوتا)، لَوْمَا (اگر نہ ہوتا)، ان حروف کے بعد دو جملے آتے ہیں، پہلے کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جزاء پر لام لگایا جاتا ہے:

---

[1] مجھے مسرت ہوتی ہے کہ تو سچ کہتا ہے۔ یعنی تیری سچائی مجھے مسرور کر دیتی ہے۔ [2] میں چاہتا ہوں اگر تو کامیاب ہو جاتا یعنی میں تیری کامیابی پسند کرتا ہوں۔ [3] میں بیدار ہو گیا قبل اس کے کہ وہ آئے اور سو گیا بعد اس کے کہ وہ جائے یعنی اس کے آنے سے پیشتر میں بیدار ہو گیا اور اس کے جانے کے بعد میں سو گیا۔ [4] مجھے خبر پہنچی کہ تو کامیاب ہے یعنی مجھے تیری کامیابی کی خبر ملی۔ [5] اے میرے رب تو مجھے تھوڑی دیر تک پیچھے کیوں نہیں کر دیا کہ میں صدقہ خیرات کر لیتا یعنی میری

Marfat.com

موت میں ذرا سی دیر کیوں نہ لگادی۔ ۶ تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتا۔

لَوْ[1] شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا. وَلَوْ[2] لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ.

لَوْ[3] مَا الْإِصاخةُ لِلْوشاةِ لكانَ لِيْ مِنْ بعد سُخْطِكَ فِي رِضاكَ رَجاءُ

تنبیه ۸۔ لَوْ پر واو بڑھا کر وَلَوْ پڑھیں تو اس کے معنی ہوں ''اگر چہ'': اُ[4] بتغوا العلمَ ولو كان بالصين. وَلَوْ کے بعد جوابی جملہ نہیں آتا بلکہ ایک جملہ پہلے ہی آجاتا ہے۔

تنبیه ۹۔ اور پر تم نے پڑھا ہے کہ لولا اور لَوْمَا حرف تحضیض بھی ہوتے ہیں۔اس وقت ان کے جواب پر لام نہیں بلکہ ف داخل ہوتا ہے۔(دیکھو تنبیہ: ۷)

۸۔حرف الرّدع . كلا (ہرگز نہیں۔بیشک)۔

ردع کے معنی ہیں ''جھڑک دینا'' یا ''انکار کر دینا'': كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْن (ایسا ہرگز نہیں (بلکہ) عنقریب تم (حقیقتِ حال) جان لوگے)۔ كَلَّا کبھی حَقًّا (بیشک) کے معنی میں آتا ہے: كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى (بیشک انسان سرکشی کرتا ہے)۔

۹ . حروف التقريب : (قریب کرنے کے حروف)

سَ اور سَوْفَ حروف التقریب کہلاتے ہیں۔یہ مضارع کو مستقبل قریب قریب سے مخصوص کر دیتے ہیں: سَاَقْرَءُ (ابھی میں پڑھوں گا)، سَوْفَ اَقْرَءُ (عنقریب میں پڑھوں گا)۔سین زیادہ قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰ . حروف التوكيد : (تاکید کے حروف)

لام تاکید اور نون ثقیلہ (مشدد) اور خفیفہ (ساکن) کا بیان تم نے سبق ۲۰ (ب) میں پڑھ لیا ہے: لَاَكْتُبَنَّ . لَاَكْتُبَنْ.

نون تاکید تو مضارع اور امر کے ساتھ مخصوص ہے۔مگر لام تاکید ماضی، مضارع، اسم اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: لَوِ اجْتَهَدَ لَفَازَ، وَاللّٰهِ لَاَذْهَبُ غَدًا اِلَى لَاهور، اِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (بیشک وہ (قرآن) ضرور ایک قولِ فیصل ہے)، لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ (بیشک تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا)۔

---

[1] اگر تو چاہتا تو ضرور اجرت لے لیتا۔ [2] اگر نہ ہوتا اللہ کا دفع کرنا آدمیوں کو بعض سے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعے بعض کو دفع نہ کرتا) تو زمین (دُنیا) ضرور تباہ ہو جاتی۔ [3] اِصَاخَةٌ مصدر ہے۔اَصَاخَ يُصِيْخُ کا۔ یعنی جاسوسی کے طور پر کان لگا کر سننا۔ وُشَاةٌ جمع ہے وَاشِی کی یعنی چغلخور۔شعر کے معنی یہ ہوئے:۔اگر نہ ہوتی چغلخوروں کی جاسوسی تو تیری خفگی کے بعد بھی مجھے تیری رضامندی کی ضرور اُمید ہوتی۔ [4] علم تلاش کرو اگر چہ وہ چین میں ہو۔

۱۱. حروف التنبيه : (خبردار کرنے کے حروف)

اَلَا ، اَمَا اورھَا ۔ ان تینوں کے معنی ہیں "خبردار" "سنو": اَلَا اِنَّ نصرَ اللّٰه قريبٌ. اَمَا ! واللّٰهِ لَاُ عَاتِبَنَّهٗ (سنو! بخدا میں ضرور اسے عتاب کروں گا)'ھَا! اِنَّ عَدُوَّکَ بِالباب (ہوشیار! تیرا دشمن دروازہ پر ہے)۔

تنبیه ۱۰۔ اَلَا حرف تحضیض بھی ہوتا ہے۔اس وقت اس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے۔ (دیکھو اسی سبق کا فقرہ ۶)۔

۱۲. حَرْفِي التفسير : (تفسیر کے حروف)

اَيْ اور اَنْ تشریح وتفسیر کے لئے مستعمل ہوتے ہیں: جاء الحَسَنُ اَیْ اخُوکَ (حسن یعنی تیرا بھائی آیا)'نَادَيْنَاهُ اَنْ يا اِبْرَاهيمُ (ہم نے اسے پکارا یعنی (کہا) اے ابراہیم۔

۱۳. حروف الزيادة : (زائد واقع ہونے والے حروف)

ذیل کے حروف اگرچہ بامعنیٰ ہیں۔مگر کبھی زائد بھی ہوتے ہیں یعنی ان کے معنی نہیں لئے جاتے بلکہ یونہی تحسینِ کلام کے لئے بول دیئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں:۔اِنْ ' اَنْ ' مَا ' لَا ' مِنْ ' بَا اور لَام.

اِنْ ' مائے نافیه کے بعد زائد ہوتا ہے:

مَا[۱] اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِي — لٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِي بِمُحَمَّدٖ

اَنْ[۲] ' لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: فَلَمَّا اَنْ جاء البشيرُ.

مَـا ' اِذَا کے بعد اور مَتـٰـی ' اَيـنَ ' اَيٌّ اور اِنْ کے بعد' جبکہ یہ الفاظ شرط کے معنیٰ میں ہوں۔بعض حروف جارّہ بعد بھی زائد ہوتا ہے: اِذَ[۳] مَا ابْتُلِيْتَ فاصبِرْ. مَتٰي[۴] مـا تُسَافِرْ اُسَافِرْ. اَيْنَمَا[۵] (اَيْنَ مَا) تُوَلُّوْا فَثَمَّ[۶] وَجْه اللّٰهِ. اَيُّمَا[۷] (= اَيُّ مَا) الرَّجلُ جَاءَكَ فَاكْرِمْهُ. فَاِمَّا[۸] (= فَاِنْ مَا) يَاتِينكم مِنّي هُدًى. فَبِمَا[۹] رحمةٍ من اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ. عَمَّا[۱۰] (عَنْ مَا) قليلٍ لَيُصْبِحُنَّ نادِمين.

---

۱ یہ شعر حضرت حسان شاعرِ رسول اللہ کا ہے۔وہ کہتے ہیں۔میں نے اپنی گفتار یعنی اپنے اشعار کے ذریعے سے محمدؐ کی تعریف نہیں کی ہے بلکہ محمدؐ کے ذریعے میں نے خود اپنے اشعار کی تعریف کرلی ہے۔اس میں مـا کے بعد اِنْ زائد ہے۔ ۲ پھر جب خوشخبری دینے والا آیا۔اس جگہ اَنْ زائد ہے۔ ۳ جب بھی تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کیا جائے تو صبر کیا کر۔ ۴ جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا۔ ۵ جہاں کہیں تم اپنا منہ پھیرو تو وہیں اللہ کا منہ ہے۔یعنی اللہ ہے۔ ۶ ثَمَّ وہاں۔اُدھر۔ ۷ کوئی سا شخص تیرے پاس آئے تو اس کی عزت کر۔ ۸ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے۔ ۹ پس اللہ کی رحمت سے تم اُن کیلئے نرم واقع ہوئے ہو۔لانَ یَلِینُ نرم ہونا۔ ۱۰ تھوڑے ہی عرصے میں وہ ضرور ہی نادم ہو جائیں گے۔

Marfat.com

تنبیہ ۱۱۔ آخر کی سات مثالوں میں مَا زائدہ مانا جاتا ہے مگر نظر تعمق سے دیکھا جائے تو ہر مثال میں مَا کا کچھ مطلب ہے۔ کہیں تو ماقبل کے معنی میں زور، تاکید اور کہیں اضافہ کر دیتا ہے۔ مثلاً اِذا کے معنی ہیں "جب" اور اِذَا مَا کے معنی ہیں "جب بھی یا جب کبھی"۔ اَیْنَ کے معنی ہیں "کہاں یا جہاں" اور اینما کے معنی ہیں "جہاں کہیں"۔

لَا ، کبھی اَنْ مصدریہ کے بعد اور کبھی اُقْسِمُ کے قبل زائد ہوتا ہے: یٰاِبْلِیْسُ[1] مَا مَنَعَکَ اَنْ لَا تَسْجُدَ. لَا[2] اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ.

تنبیہ ۱۲۔ دونوں مثالوں میں لَا کے معنی لئے نہیں گئے ہیں۔

مِنْ . ان نافیہ اور کم کے بعد زائد ہوتا ہے: اِنْ[3] مِنْ قَرْیَۃٍ اِلَّا خَلَافِیْھَا نَذِیْرٌ. کَمْ[4] مِنْ فِئَۃٍ[5] قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللّٰہِ

بِ . مَا اور لَیْسَ کی خبر پر زائد ہوا کرتا ہے: ما زیدٌ یا لیس زیدٌ بکاذبٍ.

ل . رَدِفَ لَکُمْ (تمہارے پیچھے آ گیا ہے) یہاں لام کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ردف بذاتِ خود متعدی رَدِفَکُمْ بول سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱۳۔ حروفِ زائدہ میں چند حروف جارّہ بھی داخل ہیں۔ زائد ہوں تو بھی وہ عاملہ ہی رہیں گے اور اپنا عمل کریں گے۔

تنبیہ ۱۴۔ بعض حروف کی تشریح آئندہ بھی حسبِ موقع لکھی جائے گی۔

---

[1] اے ابلیس تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا؟ اس مثال میں اَنْ مصدریہ ہے جو فعل کو مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اَنْ تَسْجُدَ کے معنی ہوں گے سجدہ کرنا۔ [2] میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی۔ [3] کوئی بستی نہیں ہے مگر اس میں عذاب سے ڈرانے والا گزر چکا ہے۔ خَلَا (ن . و) گزرنا۔ [4] خبریہ ہے۔ [5] فِئَۃٌ (ج فِئَاتٌ اور فِئُوْنَ) جماعت۔ ٹولی۔ یعنی بہتیری تھوڑی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آ چکی ہیں۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الحَادِيْ وَالخَمْسُوْنَ

سبق ۵۰ کا تتمہ

بعض حروف جو مختلف ناموں سے موسوم ہوتے ہیں اور مختلف معنوں میں آتے ہیں جن کا ذکر مختلف سبقوں میں ہوا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے دوبارہ لکھے جاتے ہیں:۔

۱۔ اِنْ چار قسم کا ہوتا ہے۔ شرطیه' نافیه' مخفّفه ' زائده.

(۱) اِنْ شرطیہ کے معنی ہیں ''اگر'' یہ حروفِ عاملہ میں سے ہے۔ مضارع کو جزم دیتا ہے: اِنْ تَجلِسْ اَجلِسْ (دیکھو سبق ۲۰۔۳) یہی کثیر الاستعمال ہے۔

(۲) اِنْ نافیہ کے معنی ہیں ''نہیں'' یہ غیر عامله اِنْ[۱] انا اِلّا نذیرٌ اس کی خبر پر اِلّا آیا کرتا ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

(۳) اِنْ مخفّفه اصل میں اِنَّ ہے۔ اس کی خبر پر لام تاکید (ل) لگا ہوتا ہے۔ یہ کبھی عمل کرتا ہے کبھی نہیں: اِنْ زیدٌ یا زیدا لقائم (دیکھو سبق ۴۹۔ب)۔

(۴) اِنْ زائدہ کے کچھ معنی نہیں لئے جاتے۔ بعض اوقات مَا کے بعد زائد ہو جاتا ہے: مَا[۲] اِنْ قرأتُ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳) یہ بہت کم مستعمل ہے۔

۲۔ اَنْ بھی چار قسم کا ہوتا ہے۔ ناصبة المضارع یا مصدریه' مخفّفه' مفسّره' زاهده.ا

(۱) اَنْ ناصبه فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور فعل کو مصدری معنی میں مُبَدل کر دیتا ہے: اَنْ تَصُوْمَ خَیْرٌ لَکَ (صِیَامُکَ خیرٌ لکَ) دیکھو سبق ۲۰ اور سبق ۴۹۔ھ۔

(۲) اَنْ مخفّفه اصل میں اَنَّ ہوتا ہے: عَلِمتُ اَنْ سَتُفلِحُ (دیکھو سبق ۴۹۔ب)

(۳) اَنْ مُفَسِّره ''یعنی'' کے معنی میں آتا ہے۔ غیر عامله ہے: نَادَیْتُهٗ اَنْ یَا یُوْسُفُ (میں نے اسے پکارا یعنی (کہا) اے یوسف) دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۲۔

---

۱ میں (اور کچھ) نہیں ہوں مگر (صرف) ایک ڈرانے والا (بدکرداریوں کی سزا سے)۔ ۲ میں نے نہیں پڑھا۔

Marfat.com

(۴) اَنْ زائدہ کے کوئی معنی نہیں لئے جاتے۔ اکثر لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: لَمَّا اَنْ جَاءَ اَخُوْکَ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳)۔

۳۔ مَا، پہلے دو قسموں میں منقسم ہوتا ہے۔ حرفیہ اور اسمیہ. پھر حرفیہ کی چار قسمیں ہیں: نافیہ عاملہ، نافیہ غیر عاملہ، مصدریۃ، زائدہ اور مَا اسمیہ کی تین قسمیں ہیں:۔ استفهامیہ، موصولہ، ظرفیہ.

(۱) مَا نافیہ عاملہ خبر کو نصب دیتا ہے: مَاهٰذَا بَشَرًا. (دیکھو سبق ۴۹۔ج)۔

(۲) مَا نافیہ غیر عاملہ یہی کثیر الاستعمال ہے: مازید قائم (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۴)۔

(۳) مَا مصدریّہ . اس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: اُصَلِّی[۱] قَبْلَ مَا يَطْلُعُ الشَّمْسُ. (= قبل طلوع الشمس) دیکھو سبق ۵۰۔ نمبر ۵

(۴) مَا زائدہ کے معنی نہیں لئے جاتے: عَمَّا[۲] (= عَنْ مَا) قلیلٍ نکون فائزین (دیکھو سبق ۵۰۔۱۳)۔

(۵) مَا اسمیہ استفهامیہ : مَا عِنْدَکَ؟ (کیا ہے تیرے پاس؟)

(۶) مَا اسمیہ موصولہ : اَرِنِیْ مَا عِنْدَکَ (مجھے بتلا جو تیرے پاس ہے)۔

(۷) مَا اسمیہ ظرفیہ : اقومُ[۳] ما قام الاستاذ. یہاں مَا کے معنی ہیں ''جب تک'' چونکہ اس میں وقت کے معنی سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے ظرفیہ کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۴۷۔۶)

۴۔ لَا (= نہیں، نہ، مت) ہمیشہ نفی ہی کے معنی میں آتا ہے۔ مگر اس کی بھی مختلف قسمیں ہیں جو تم نے مختلف سبقوں میں پڑھی ہیں:۔

(۱) لَا نافیہ: غیر عاملہ ہے۔ عام طور پر یہی مستعمل ہے۔ اسم، فعل، حرف سب ہی پر داخل ہوتا ہے۔

(۲) لَا ناهیہ: عاملہ ہے۔ فعل نهی کو جزم دیتا ہے: لَا تَذْهَبْ (دیکھو سبق ۲۰ اور ۴۹)

(۳) لَا بمعنی لَیْسَ : عاملہ ہے۔ لَیْسَ کی مانند خبر کو نصب دیتا ہے: لارجلٌ اَفْضَلَ مِنْکَ (دیکھو سبق ۴۹۔ج)

---

[۱] میں نماز پڑھتا ہوں قبل اس کے کہ آفتاب طلوع ہو جائے۔ یعنی طلوع آفتاب سے پہلے۔ [۲] تھوڑی ہی مدت سے ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ یہاں مَا کے کچھ معنی نہیں ہیں۔ [۳] میں کھڑا رہوں گا جب تک استاذ کھڑے رہیں گے۔

Marfat.com

(۴) لَا لِنَفْيِ الجِنْسِ : عامله ہے۔ اسم کو فتحہ ـَـ دیتا ہے: لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے)۔ (دیکھو سبق ۴۹۔د)

(۵) لَا عاطفة غیر عامله : رأیتُ زیدًا لَا عَمْرًا . یہاں لا حرفِ عطف ہے اس لئے اس کے بعد کا اعراب وہی ہے جو اس کے ماقبل کا ہے۔

(۶) لَا حرفِ ایجاب (جواب دینے کا حرف) بھی ہے۔ غیر عامله ہے (دیکھو سبق ۵۰۔۳)

(۷) لَا زائده بھی ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے کچھ معنی نہیں ہوتے۔ (دیکھو سبق ۵۰۔۱۳)

۵۔ لَوْ دو قسم کا ہوتا ہے:۔ (۱) شرطیه ' (۲) مصدریه.

(۱) شرطیه : لَوْ[۱] اَنصَفَ النَّاسُ لَاسْتَرَاحَ القَاضِیْ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

(۲) لَوْ مصدریه: اُحِبُّ[۲] لَوْ نَجَحْتَ (= اُحِبُّ نَجَاحَکَ) . (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)۔

تنبیه ۱۔ لَوْ پر واو لگانے سے معنی ہوتے ہیں "اگرچہ": السَّخِيُّ[۳] حبیب اللّٰه ولو کان فاسقًا.

۵۔ لَوْ لا اور لَوْ مَا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ تحضیضیه اور شرطیه.

(۱) تحضیضیه: لَوْ[۴] لا تمشی معنا (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۶)۔

(۲) شرطیه : لَوْ[۵] لَا القرانُ لَبَقِیَ الْعَالَمُ فی الظُّلُمَاتِ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)۔

۶۔ لام (لِ یا لَ) چار قسم کا ہوتا ہے۔ لام جارّہ ' لام الامر . لامِ کَیْ اور لامِ تاکید. پہلی تین قسم کے لام مکسور[۶] پڑھے جاتے ہیں۔ لامِ تاکید مفتوح ہوتا ہے۔

(۱) لام جارّہ ' اسم کو جرّ دیتا ہے۔ کثیر الاستعمال ہے۔ (دیکھو سبق ۴۹۔الف ۴)

(۲) لام الامر ' فعل مضارع کو جزم دیتا ہے: لِيَقْرَءْ وَلْيَكْتُبْ (دیکھو سبق ۴۹۔ز)

(۳) لامِ کَیْ ' کے معنی ہیں "تاکہ"۔ یہ مضارع کو نصب دیتا ہے: اَسْلَمْتُ لِاُفْلِحَ (دیکھو سبق ۲۰۔۴)

---

۱ اگر لوگ انصاف کرنے لگیں (یعنی آپس میں منصفانہ سلوک رکھیں) تو قاضی (جج) کو آرام مل جائے۔ ۲ میں چاہتا ہوں کاش کہ تو کامیاب ہو جاتا۔ یعنی میں تیری کامیابی چاہتا ہوں۔ ۳ سخی اللہ کا دوست ہے اگرچہ وہ فاسق ہو۔ ۴ آپ ہمارے ساتھ کیوں نہیں چلتے۔ یعنی چلیں تو اچھا ہو۔ ۵ اگر قرآن نہ ہوتا تو دنیا اندھیرے میں پڑی رہتی۔ ۶ لیکن لام الامر کے ماقبل واو یا ف آئے تو ساکن کر دیا جاتا ہے: وَلْيَكْتُبْ (دیکھو سبق ۲۰۔نمبر ۴) ۸ اسے چاہئے کہ پڑھے اور لکھے۔

Marfat.com

(۴) لام تاکید ، اسم پر بھی داخل ہوتا ہے۔فعل اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: اِنَّ زیدًا لَقائمٌ' لقد یَسَّرْنا القُرانَ ' لَاَکْتُبَنَّ مکتوبًا (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۰)۔

۷۔ واو کی چھ قسمیں ہیں۔(۱)واو عاطفہ' (۲)واو قسمیہ' (۳)واو رُبَّ' (٤)واو حالیّہ' (٥)واو معیّۃ' (٦)واو اِستیناف.

(۱) واو عاطفہ: ''اور'' کے معنی میں کثیرالاستعمال ہے۔غیر عاملہ ہے۔

(۲) واو القسم : عاملہ ہے۔اسم کو جر دیتا ہے: وَالتِّیْنِ[۱] وَالزَّیْتُوْنِ (دیکھو سبق ۴۹۔الف ۵)

(۳) واو رُبَّ عاملہ ہے۔اسم کو جر دیتا ہے: وَبَلْدَۃٍ[۲] سِرْتُ (دیکھو سبق ۴۹۔الف)

(۴) واوحالیّہ غیر عاملہ ہے۔جاء زید وھو راکب (دیکھو سبق ۴۳۔۱۱)

(۵) واو معیّۃ . مَعَ کے معنی میں آتا ہے۔عاملہ ہے۔اسم کو نصب دیتا ہے:سِرْتُ والشارعَ الجدیدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ چلا گیا)۔(دیکھو سبق ۴۳۔۷)

(٦) واواِستیناف. (یعنی پچھلی بات کو چھوڑ کر نئی بات شروع کر دینا:لِنُبَیِّنَ[۳] لکم وَنُقِرُّ فی الاَرْحامِ[۴] مانشاءُ . اس مثال میں واو عاطفہ نہیں ہے ورنہ لِنُبَیِّنَ کی مانند نُقِرُّ کو بھی نصب ہوتا۔بلکہ یہ ایک نئی بات شروع کر دی گئی ہے جس کا ماقبل سے تعلق نہیں ہے۔ (واو استیناف غیر عاملہ ہے)۔

۷۔ حتّٰی کی تین قسمیں ہیں۔(۱) جارّہ' (۲) ناصبۃ المضارع اور (۳) عاطفہ.

(۱) حتّٰی جارّہ' (تک): اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ حَتّٰی رأسِھا (میں نے مچھلی کو اس کے سر تک کھایا یعنی سر نہیں کھایا)۔

(۲) حتّٰی ناصبۃ المضارع (تا کہ یہاں تک کہ)۔مضارع کو نصب دیتا ہے: تعلّمتُ حتّٰی اَفْھَمَ القرانَ (میں نے علم سیکھا تا کہ قرآن سمجھوں)۔(دیکھو سبق ۲۰)۔

---

[۱] قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ [۲] بہتیرے شہروں کی میں نے سیر کی۔ [۳] تا کہ ہم تمہیں صاف صاف بتلا دیں۔اور ہم جو چاہتے ہیں۔ (حاملہ کے) بچہ دانی میں ٹھہرا دیتے ہیں۔ [۴] اَرْحام جمع ہے۔رَحِمٌ یا رِحْمٌ کی یعنی بچہ دانی۔یہ لفظ مؤنث بولا جاتا ہے۔

Marfat.com

(۳) حتّٰی عاطفہ (تک۔یہاں تک کہ) غیر عاملہ ہے: اکلتُ السَّمَکَةَ حتّٰی رأسَها (میں نے مچھلی کھائی حتیٰ کہ اس کا سر بھی۔یا یہاں تک کہ اُس کا سر بھی)۔

اس مثال میں حَتّٰی حرفِ عطف[۱] ہے۔اسی لئے اس کے ماقبل کا نصب مابعد کو بھی آ گیا ہے۔ (دیکھو سبق ۵۰۔۱)حتّٰی جارّہ اور عاطفہ کا فرق ذہن نشین کر لو۔

[۱] دیکھو سبق ۵۰۔تنبیہ ۲۔

Marfat.com

الدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالخَمْسُوْنَ

(بقیہ چند حروف)

اَلْ (حرف التعریف) همزة الوصلِ والقطِع' التاء المبسوطةُ والمربوطةُ)

۱۔ اَلْ تین قسم کا ہوتا ہے۔(۱)حرف التعریف (۲)اسم موصول (۳)زائدہ۔

۲۔ اَلْ جو حرفِ تعریف ہے اُسے لام التعریف بھی کہا جاتا ہے۔تم پڑھ چکے ہو کہ یہ لام نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ کے حکم میں آ جاتا ہے۔

۳۔ معنی کے لحاظ سے لام تعریف کی چار قسمیں ہیں:۔

(۱) لامُ العَهْدِ الخارجيّ. جس لام کا مدخول متکلم اور مخاطب دونوں کو معلوم ہو: جاء الامیرُ[۱] جبکہ اس امیر سے وہ امیر مراد ہو جس کو متکلم اور مخاطب دونوں جانتے ہوں یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ اس شخص کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

(۲) لام العهد الذهنی . جس لام کا مدخول صرف متکلم کے ذہن میں ہو: جاء الامیرُ[۲] جبکہ اس امیر کا علم مخاطب کو نہ ہو، صرف متکلم کو ہو۔

(۳) لام الجنس . جبکہ اس کے مدخول کی جنس مقصود ہو: اَلرَّجُلُ[۳] افضَلُ من المرءة یعنی مرد کی جنس عورت کی جنس سے افضل (برتر) ہے۔

اس میں ''افراد'' کا خیال متکلم کے ذہن میں نہیں ہوتا۔

(۴) لام[۴] الاستغراق ۔جبکہ س کے مدخول کے تمام افراد کا خیال متکلم کے ذہن میں ہو: اِنَّ الانسانَ لفی خسرٍ اِلّا الذین اٰمنوا وعَمِلوا الصّالحاتِ. (انسان کے تمام افراد خسارے میں ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے)۔

---

[۱] اور [۲] دونوں جگہ انگریزی میں THE لگایا جاتا ہے۔[۳] اس جگہ THE نہیں آئے گا۔ Man is better than woman. [۴] لام الاستغراق کی جگہ انگریزی میں "ALL" یا "EVERY" بولا جاتا ہے۔

Marfat.com

تنبیہ ۱۔ لَامَ الجنس اور لَامَ الاستغراق میں فرق یہ ہے کہ جنس میں افراد ملحوظ نہیں ہوتے لیکن لام الاستغراق میں افراد ملحوظ ہوتے ہیں اسی لئے اس میں استثناء (چند افراد کا الگ کرنا) جائز ہے۔

۴۔ جو اَلْ اسم عَلَم پر داخل ہو وہ اسم مفعول ہوتا ہے وہ عموماً موصولہ ہوتا ہے۔(دیکھو سبق ۴۲۔۶)

۵۔ جو اَلْ اسم عَلَم پر داخل ہو وہ زائدہ ہوتا ہے کیونکہ اسم علم خود ہی معرفہ ہے۔

لیکن ہر ایک اسم عَلَم پر اَلْ نہیں لگایا جا سکتا ہے۔ اہلِ زبان نے جہاں لگایا ہے وہیں لگے گا: الحسن، الخلیل، الفضل، العبّاس، النُّعمان، الحارث کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اہلِ زبان سے ایسا سنا گیا ہے مگر المحمّد، المحمود نہیں کہا جاتا۔

اکثر ملکوں کے نام پر ال زائدہ لگایا جاتا ہے: الشّام، الرّوم، الهند، الباکستان، العرب، الیمن، الفرنسا وغیرہ۔ لیکن شہروں کے نام پر بہت کم اَلْ آتا ہے۔ مکّةُ، مصرُ، بَغْدَادُ، لاهور وغیرہ پر اَلْ داخل نہیں ہوتا۔ البتہ المدینة پر اَلْ لگایا جاتا ہے کیونکہ مَدِیْنَةٌ تو ہر ایک بڑے شہر کو کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح القاهرة پر بھی لام تعریف داخل ہوتا ہے۔

همزة الوصل وهمزة القطع :

۶۔ یہ دونوں ہمزے زائد ہوتے ہیں اور لفظ کے شروع میں آتے ہیں۔ همزة الوصل ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جاتا ہے۔ لکھنے میں باقی رہتا ہے۔ اور همزة القطع ہمیشہ ملفوظ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مقامات میں همزة الوصل ہے:۔ (یہ تو جانتے ہو کہ الف متحرک کو بھی ہمزہ کہتے ہیں)۔

(۱) اَلْ کا ہمزہ۔

(۲) اِسْمٌ، اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، اِمْرُؤٌ، اِمْرَءَةٌ، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ کا ہمزہ۔

(۳) ابواب ثلاثی مزید کے سات بابوں میں یعنی (١) اِنْفَعَلَ، (٢) اِفْتَعَلَ، (٣) اِفْعَلَّ، (٤) اِفْعَالَّ، (٥) اِسْتَفْعَلَ، (٦) اِفْعَوْعَلَ اور (٧) اِفْعَوَّلَ (دیکھو سبق ۳۵) اور رباعی مزید کے دو بابوں (٨) اِفْعَنْلَلَ اور (٩) اِفْعَلَلَّ (دیکھو سبق ۲۵۔۳) کے ماضی، امر اور

مصدر میں جو ہمزہ ہے۔ وہ همزة الوصل ہے۔

(۴) ثلاثی مجرّد کے امر حاضر میں جو همزہ آتا ہے وہ بھی همزة الوصل ہے۔

مذکورہ مقامات کے سوا جو همزہ ہوگا وہ همزة القطع ہوگا: باب اَکْرَمَ کے ماضی اور امر کا ہمزہ، اَفْعَلُ التفضیل (دیکھو سبق ۲۴) اور اَفْعَلُ الصِّفة (دیکھو سبق ۲۳۔۲) کا ہمزہ نیز ہر ایک باب سے مضارع واحد متکلّم کا ہمزہ همزة القطع ہے۔

تنبیه ۲۔ همزة الوصل کے تلفظ میں کبھی جاننے والوں سے بھی غلطی ہو جاتی ہے۔ اس لئے تمہیں خاص طور پر اس کی مشق کرنی چاہئے۔ یعنی ماقبل سے وصل کی حالت میں ہمزہ کو تلفظ سے ساقط کر دیا جائے: اَلْاِسْمُ کو اَلاِسْمُ (= اَلِسْمُ)، فِي الْاِمْتِحَانِ کو فِي الاِمْتِحَانِ (= فِلْمِتِحَانِ) پڑھنا چاہئے۔

التاء المبسوطة والمربوطة :

۷۔ تاء مبسوطه (ت) اکثر ضمیر واقع ہوتی ہے جو فعل ماضی کے آخر میں مخاطب اور متکلّم کے صیغوں کے ساتھ لاحق ہوتی ہے: فَعَلْتَ، فعلتما، فعلتم، فعلتِ، فَعَلْتُنَّ اور فَعَلْتُ. مگر فَعَلَتْ کی تاے ساکنہ ضمیر نہیں ہے بلکہ صرف علامتِ تانیث ہے۔ (دیکھو سبق ۱۴۔ تنبیہ ۴)

تاء مربوطه زیادہ تر حرف تانیث کے طور پر استعمال ہوتی ہے: اِمْرُؤٌ سے اِمْرَءَةٌ، مَلِكٌ سے مَلِكَةٌ. کبھی اسم جنس اور واحد میں فرق کرنے کے لئے آتی ہے: شَجَرٌ (درخت) اسم جنس ہے ایک درخت کو شَجَرٌ نہیں بلکہ شَجَرَةٌ کہا جائے گا۔ اس ۃ کو تاے وحدت کہتے ہیں۔ کبھی مبالغه کے لئے آتی ہے: عَلّامة، فَهَّامَةٌ. مذکر و مؤنث دونوں پر ان الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کو تاے مبالغه کہیں گے۔ کبھی صیغہ منتهی الجموع میں لگتی ہے: اَسَاتِذَةٌ (جمع استاذ کی)۔ زَنَادِقَةٌ (جمع زندیق کی)۔ کبھی اسم منسوب کی جمع ساتھ بھی یہ ۃ لگائی جاتی ہے: اَشَاعِرَةٌ (جمع اَشعَرِيٌّ کی)، حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِيٌّ کی)۔ کبھی کسی حرف کے عوض میں ۃ بڑھا دی جاتی ہے: عِظَةٌ (دراصل وَعْظٌ) میں واو کے عوض ۃ آخر میں لگا دی گئی ہے: شَفَةٌ (دراصل شَفَوٌ) آخری واو کے عوض ۃ لگا دی گئی ہے۔

تنبیه ۳۔ لفظ کے درمیان تاے مبسوطه اور تاے مربوطه کی شکل یکساں ہو جاتی ہے:

Marfat.com

فَعَلَتْ، فَعَلَتا، اِمْرَءَ ةٌ، اِمْرَءَ تَانِ وغیرہ

مشق نمبر ۷۹

تنبیہ ۱۔ ذیل کی عبارت میں همزة الوصل اور همزة القطع کو پہچان کر صحیح تلفظ کرو۔

زار الـمـدَرسةَ العاليَة امرؤٌ عَلامة ومعه ابْنُهُ ورجلان اثنان وامرء تان اثنتانِ وابنة صغيرةَ ۨاسـمـهـا عـزيـزةُ، فاستقبلهم رئيس المدرسة استقبالا فائقًا[1] واكرمهم اكراما بليغًا[2]، ثـمّ دار مـعهم الرئيسُ واَرَاهم غرْفَةً[3] غـرفةَ مـن الـمدرسة، فلمّا نظروا فى جميع شُئُوْن[4] الـمـدرسة بِاِمْعَانِ[5] الـنّظَر اطْمَاَنّ قلوبهم راز[6] دَادُوا ابْتِهَا[7] جًـا، واُعْجِبُوا[8] بحسن الانتظام اِعجَابًا[9]. وقُبَيْـل الخروج من المدرسة القت سيدة منهم خطبةً اَمام التلامذة، قائلةً[10]:

ايّهـا التلامذة الاعزّة اجتهدوا فى طلب العلم، فَاِنّه لا ينجح فى اِلامتحان اِلّا من اجتهد قبل الْاَوَانِ.[11] واعـلـمـوا اسـعـدكـم الـلّٰـه اَنّـه لاسعادة اِلّا بالانقياد للاستاذة والِارْتـقـاء فـى الـعـلـوم الـدّينيّة والعقليّة. وعليكم بتَحْلِيَة[12] انـفـسـكـم بـالفضائل. والاجتنـاب عـن الرّذائل.[13] واكـرمـوا ابـويـكـم واَحِبُّوا اِخـوانـكـم واَخواتِكم. ولاتباغضوا[14] ولا تحاسدوا[15] ولا تنا[16] بزوا بالالقاب بِئسَ اِلاسْمُ الفسوقُ[17] بعد الْاِيمانِ، والسلام علٰى مَنِ اتّبَعَ القراٰنَ.

---

۱ اونچے درجے کا ۲ انتہادرجے کا ۳ کمرہ ۴ شُئُوْن جمع ہے شَانٌ کی یعنی حالت ۵ نظر غور سے ۶ ازداد دراصل اِزْتَادَ باب اِفْتَعَل سے یعنی زیادہ ہونا ۷ خوش ہونا ۸ اُعْجِبَ خوش کرنا اَعْجَبَ اس کا مجہول ہے۔ اس کے معنی ہیں خوش ہونا۔ ۹ مفعول مطلق ہے (دیکھو سبق ۴۳) ۱۰ حال ہے۔ یعنی کہتی ہوئی ۱۱ عین وقت ۱۲ آراستہ کرنا ۱۳ بد خصلتیں ۱۴ باہم بغض نہ رکھو ۱۵ باہم حسد نہ کرو ۱۶ بدلقب نہ رکھو ۱۷ گالی گلوچ۔

Marfat.com

سوالات نمبر ۱۸

(۱) عربی زبان میں حروف تقریباً کتنے ہیں؟

(۲) حروفِ عاملہ کے کتنے گروہ ہیں؟ ہرایک گروہ کے کیانام ہیں؟

(۳) حروفِ جارّہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

(۴) اسم کونصب دینے والے حروف کون سے ہیں اور فعل کونصب دینے والے کون سے؟

(۵) وَ ، ف اور ثُمَّ کون سے حروف ہیں اوراُن کے استعمال میں کیافرق ہے؟

(۶) واو کتنی قسم کاہوتا ہے؟ مثالوں سے سمجھاؤ۔

(۷) فعل کوجزم دینے والے حروف کونسے ہیں؟

(۸) اِنْ کتنے معنوں میں آتا ہے۔ ہرمعنی کے لئے اسے کیالقب دیا جاتا ہے اور کیاعمل کرتا ہے؟

(۹) اَنْ کتنے قسم کاہوتا ہے؟ ہرایک قسم کاعمل کیاہوتا ہے؟

(۱۰) مَا کون کون سے معنی میں آتا ہے اور کس کس نام سے موسوم کیا جاتا ہے؟

(۱۱) ایسے کون سے حرف ہیں جوکسی جگہ عاملہ ہوتے ہیں اور کسی جگہ غیر عاملہ؟

(۱۲) نَعَمْ اور بَلٰی کے استعمال میں کیافرق ہے؟

(۱۳) حروف الزیادۃ کون کون سے حرف ہیں اور کس موقع پرکونسا حرف زائدہوتا ہے؟

(۱۴) حرف جب زائدہوتا ہے اس وقت وہ عمل کرتا ہے یا بےعمل ہو جاتا ہے؟

(۱۵) اَلْ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۱۶) لام تعریف کی قسمیں اوران کی مثالیں بیان کرو۔

(۱۷) تاے مبسوطہ اور تاے مربوطہ کی قسمیں بیان کرو۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْخَمْسُوْنَ

اَلْجُمَلُ وَاَقْسَامُهَا

اِسْنَادٌ ، مُسْنَدٌ و مُسْنَدٌ اِلَيْهِ

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں میں ایسی نسبت کو جس سے کلامِ تام یعنی جملہ بن جائے اس کو اسناد کہتے ہیں۔ اور جملہ کا وہ جزو جس کے متعلق کچھ کہا جائے مُسْنَدٌ اِلَيْه کہلاتا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ مُسْنَد کہلاتا ہے: الولد جالسٌ جملۂ اسمیہ ہے اس میں ولد اور جالس میں ایک مخفی رابطہ ہے جس سے دونوں لفظ باہم مربوط ہیں۔ اسی رابطہ کو اسناد کہتے ہیں۔ اس جملہ میں ولد کے متعلق کہا گیا ہے۔ جَالِسٌ، پس ولد تو مسند الیہ ہے اور جالسٌ مُسْنَد. اسی طرح جلس الولد جملہ فعلیہ ہے۔ اس میں الولد کے متعلق کہا گیا ہے (جَلَسَ) پس اِس جملہ میں پہلا جزو (فعل) مسند ہے اور دوسرا جزو (ولد) مسند الیہ ہے۔

۲۔ ان مثالوں سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ مسند الیہ جملہ اسمیہ میں مبتدا ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ میں فاعل ہوتا ہے۔ اور یہ بھی سمجھ لیا ہوگا کہ مسند جملہ اسمیہ میں خبر اور فعلیہ میں فعل ہوا کرتا ہے۔ جملہ میں مفعول نہ تو مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ.

۳۔ مذکورہ مثالوں سے یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ اسم تو مسند الیہ بھی ہوسکتا ہے اور مسند بھی۔ دیکھو اوپر کی مثال میں ولد بھی اسم ہے اور جَالِسٌ بھی اسم ہے۔ مگر فعل صرف مُسند ہوسکتا ہے مسند الیہ نہیں ہوسکتا۔ اور حرف میں نہ مسند الیہ ہونے کی صلاحیت ہے نہ مُسْنَد ہونے کی۔

اَقْسَامُ الْجُمَلِ

۴۔ تم نے حصہ اوّل سبق ۶ میں پڑھا ہے کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) اسمیہ جس کا پہلا جزو اسم ہو اور فعلیہ جس کا پہلا جزو فعل ہو۔ یہ تقسیم لفظی ترکیب کے لحاظ سے تھی۔

Marfat.com

اب یہ بھی سمجھ لو کہ مفہوم کے اعتبار سے بھی جملے کی دو قسمیں ہیں۔ خبریہ جس کے مفہوم کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے: المدرسة مفتوحة یا فُتِحَتِ الْمَدْرَسَةُ. دیکھو پہلا جملہ اسمیہ ہے اور دوسرا فعلیہ. دونوں سے سمجھا جاتا ہے کہ مدرسہ کھولا گیا ہے۔ یہ ایک خبر ہے جس کو سچی خبر بھی کہہ سکتے ہیں اور جھوٹی بھی کہہ سکتے ہیں۔

دوسرا اِنشائیہ جس کا مفہوم تصدیق و تکذیب کے قابل نہ ہو: اِقْرَأْ یاوَلَدُ' لاتجلسی یابِنْتُ. جملوں میں کوئی خبر نہیں ہے بلکہ کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے روکنے کا حکم ہے۔ ایسے مفہوم کی نہ تصدیق ہو سکتی ہے نہ تکذیب۔ کیونکہ تصدیق یا تکذیب کا امکان صرف خبر میں ہوتا ہے۔

۵۔ جملہ انشائیہ (الجملة الانشائیةُ) کی گیارہ قسمیں ہیں:۔

(۱) اَمر : اقیمُوا الصَّلٰوۃَ

(۲) نھی : لا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ

(۳) استفھام : أ اِنَّکَ لَاَنْت یوسفُ؟

(۴) تمنّی (آرزو): لَیتَ الشَّبَابَ یعود

(۵) تَرَجِّیْ (اُمید): لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلکَ اَمْرًا (اُمید ہے کہ اللہ اس کے بعد کوئی بات پیدا کر دے گا)۔

(۶) نِدا : یا تلامذةُ ! فُزْتُمْ اِنِ اجْتَهَدْتُمْ.

(۷) عرض یعنی وہ جملہ جس میں نرمی سے کسی امر کی درخواست کی جائے: اَلاتَنْزِلُ بِنَا فَنَسْتَفِیْدَ مِنْکَ (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں اُترتے کہ ہم آپ سے فائدہ حاصل کریں)۔

(۸) قسم : تَاللّٰہِ لَاَ کِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ (واللہ میں تمہارے بتوں پر داؤں چلاؤں گا)۔

(۹) تعجّب : مَا اَحْسَنَ فاطمةَ (فاطمہ کتنی خوبصورت ہے!)

(۱۰) عقود یعنی وہ جملے جن سے لین دین اور نکاح وغیرہ منعقد ہو جاتے ہیں۔ بِعْتُ' اِشْتَرَیْتُ' اَنْکَحْتُکَ فُلَانَةَ (میں نے تجھ سے فلانہ کا نکاح کر دیا)' قَبِلْتُ (میں نے قبول کرلیا)۔ (عقود جمع ہے عقد کی یعنی گرہ۔ گانٹھ)

(۱۱) شرط : اِنْ تَتَعَلَّمْ تَتَقَدَّمْ (اگر تو سیکھ لے گا تو آگے بڑھ جائے گا)۔

Marfat.com

جملہ دعائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے: السّلام علیک.

مشق نمبر ۸۰

ذیل میں چند جملے تحلیل کے لئے لکھے جاتے ہیں:۔

(۱) لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ (تم باہمی احسان (اور مہربانی) کو فراموش نہ کرو)۔

(۲) أَ اِنَّکَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ؟

(۳) قَالَ اَنَا یُوْسُف.

پہلا جملہ فعلیہ انشائیہ ہے کیونکہ اس میں فعل نہی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(لَاتَنْسَوْا) فعل نہی حاضر معروف، جمع مذکر، حالتِ جزمی میں۔ اس میں واو ضمیر بارز مرفوع متصل، (انتم) کے معنی میں ہے یہی ضمیر فعل کا فاعل ہے، اس لئے محلًا مرفوع ہے۔

(الفَضْلَ) مصدر ہے۔ مفعول به ہے اس لئے منصوب ہے۔

(بَیْنَ) ظرف مکان (دیکھو سبق ۴۳۔۴) ہے۔ مفعول فیه ہے۔ اس لئے منصوب ہے متعلقِ فعل، پھر مضاف بھی ہے۔

(کُمْ) ضمیر مجرور متصل، مضاف الیه ہے۔ محلًا مجرور.

فعل، فاعل، مفعول به اور ظرف مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

دوسرا جملہ اسمیہ انشائیہ ہے کیونکہ اس میں استفهام ہے۔

(أ) حرف استفهام. حرف کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔

(اِنَّ) حرف مشبّه بالفعل.

(کَ) ضمیر منصوب متّصل، مبنی، اِنَّ کا اسم یعنی مبتدا ہے اس لئے محلًا منصوب کہا جائے گا کیونکہ تاکید کا اعراب مُؤَکّد کے تابع ہوتا ہے۔ (تاکید کا بیان آئندہ ہوگا)۔

(یوسفُ) خبر ہے اس لئے مرفوع ہے۔ غیر منصرف ہے۔ اس لئے اس پر تنوین نہیں آئی۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(قَالَ) فعل ماضی، مبنی بر فتحه ہے۔ اس میں ضمیر مرفوع متّصل واحد مذکّر غائب (هُوَ) مُستتِر ہے جو اس کا فاعل ہے محلًّا مرفوع (اَنَا) ضمیر واحد متکلّم مرفوع متصل، مبنی ہے۔ مبتدا ہے اس لئے محلًّا مرفوع۔

(یوسف) خبر ہے اس لئے مرفوع ہے۔

مبتدا اور خبر سے جملہ اسمیہ ہو کر مقوله ہے قَالَ کا۔ اس لئے محلًّا منصوب ہے۔

(یاد رکھو قَوْل کا مفعول به مقوله کہلاتا ہے اور وہ جملہ ہوا کرتا ہے)۔

فعل قَالَ اپنے فاعل اور مقوله سے مل کر جملہ فعلیه خبریه ہوا۔

مشق ۸۱ ذیلؔ کے مکتوب میں جملہ خبریہ اور انشائیہ پہچانو

مکتوبٌ فی تَهْنِئَةِ العِيد

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم

الٰی حضرة الوالدِ المكرّم　　　　السّلام عليكم ورحمة اللّٰه وبركاتهٗ

وبعدُ فَاِنّی لَواستَعَرْتُ[2] من حسّانَ[3] فصاحته ومن بديعِ[4] الزّمان بلاغتَه لَمَا قَدَرْتُ علٰی وصف ما فی الفُؤا[5]دمن عظيم الشّوق وعواطف الاحترام. كيف لا؟ ولسان

---

۱ مبارکبادی، خوشگواری ۲ اِستَعَارَ عاریت لینا ۳ حَسّانُ بن ثابت المتوفی سنة ٥٤ھ آنحضرتؐ کے زمانے کا مشہور شاعر ہے جس نے آنحضرتؐ کی شان میں قصائد لکھے ہیں۔ ۴ بديع الزّمان الهمدانی المتوفّٰی سنة ۳۹۸ھ ایک بڑا انشاء پرداز ہے جس کی کتاب مقامات حمدانی مشہور ہے۔ ۵ فواد (ج افئدة) دل ۶ جمع ہے عاطفة کی۔ جذبہ۔ شفقت۔

البـلاغة يَعْجز عن شكر اَيَادِيْکَ[1] التى غَمَرَتْنِيْ[2] سِجَالُهَا[3]، واتَّسعَ[4] فى ميدان الكرم مَجَالُهَا[5].

يا مولاى ! مع اعتراف العَجْزِ والتقصير ارفعُ[6] لِمعَاليكُم[7] عريضة التهانىْ[8] باقبالِ[9] العيد السّعيد. اعاده اللّٰه عليكم بالمَسَرّات والعيش[10] الرغيد.

يـاليـت لـو كنتُ اليوم اَمامَ حضرتـكم فى البيـت، وقبّلتُ ايدى الوالدَين المعظّمَين الّتى بِظِلّها تربّيْتُ،[11] وتلقّيت[12] ماتلقّيتُ. فما اَطْيَبَ عيدًا تتضاعف[13] فيه المسرّات، برؤيةِ الوالدَيْن ولَثِمْ[14] خدود الْإِخْوَانِ والْاَخوَات. لـعلّ اللّٰه يُقرّبُ ايّام لِقاءِ نا، ويُحقّق فى القريب رَجَاءَ نا.

هٰذا . واُهْدِى تَحِيّةَ السّلام والتَّهنِئة لِاُمّى الشفوقِ واخوتى واَخواتى والاعمام المحترمين. اطال اللّٰه بقاء كم وبقاء هم للعبد المهجور.

خادمكم عبدالشكور

تنبیہ - جملہ انشائیہ پر نشان کردیا گیاہے۔

Marfat.com

---

۱ احسانات ۲ غَمَرَ (ن) ڈبو دینا ۳ سَجْلٌ (ج سِجَالٌ) بڑا ڈول ۴ اِتَّسَعَ (دراصل اِوْتَسَعَ) کشادہ ہونا ۵ جولانگاہ۔ جولانی ۶ رَفَعَ (لَهٗ) پیش کرنا ۷ مَعَالِیْ بلندیاں۔ ادب کے لئے بولا جاتا ہے۔ ۸ تہنیت۔ مبارکبادی ۹ سامنے آنا ۱۰ بافراغت زندگی ۱۱ تَرَبّٰی پرورش پانا ۱۲ تَلَقّٰی حاصل کرنا ۱۳ تَضَاعَفَ دوچند ہونا۔ ۱۴ بوسہ دینا۔ قَبَّلَ بوسہ دینا۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالخَمْسُوْنَ

اَلْاِعْراب

تنبیہ ۱۔ اسم کے اعراب کا بیان پہلے حصے کے سبق ۱۰ اور ۱۱ میں اور فعل کا اعراب سبق ۲۰ میں لکھا جا چکا ہے۔ تاہم یہاں کسی قدر مزید توضیح کے ساتھ اس کا اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ **لفظ معرب** (دیکھو سبق ۱۰۔۱۰) کی مختلف حالتیں جن علامتوں سے بتلائی جاتی ہیں انہیں اعراب کہتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ اعراب کا مقام لفظ کا آخری حرف ہے۔ لفظ میں ابتدائی اور درمیانی حروف کو جو حرکات وسکنات ہوتی ہیں انہیں اعراب نہیں کہنا چاہئے مگر انہیں بھی اعراب کہنے کا عام رواج ہو گیا ہے۔

۲۔ اعراب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اعراب بالحرَکۃ (۲) اعراب بالحروف

(۱) اعراب بالحرکۃ یہ ہیں: رَفع ُ یا ٌ، نصب َ یا ً، جرّ ِ یا ٍ یہ اسم کے اعراب ہیں۔ فعل کا اعراب رفع، نصب اور جَزم ْ ہے۔

تنبیہ ۳۔ یاد رکھو تنوین صرف اسم کا خاصہ ہے۔ نہ فعل پر تنوین آتی ہے نہ حرف پر۔ اسم پر تنوین اس وقت نہیں آئے گی جب وہ معرف باللّام یا مضاف یا غیر منصرف ہو۔

ضمّہ ـُـ، فتحہ ـَـ، کسرہ ـِـ، اور سکون ـْـ بھی اعراب کے نام ہیں۔ مگر یہ نام زیادہ تر مَبْـنِـیْ الفاظ کی حرکات پر بولے جاتے ہیں۔ نیز ہر لفظ کی ابتدائی اور درمیانی حرکات کے لئے یہی نام استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً رَجُلٌ کی ر کو منصوب نہیں بلکہ مفتوح کہا جائے گا۔ ج کو مرفوع نہیں بلکہ مضموم کہیں گے۔ البتہ ل کو مرفوع کہیں گے۔

(۲) اعراب بالحروف یہ ہیں:۔

ـَـ ا، ـِـ یْ، ـَـ انِ، ـَـ یْنِ، ـُـ وْنَ، ـِـ یْنَ، نِ اور نَ۔

تنبیہ ٤۔ ـُـ وْ، ـَـ ا، ـِـ یْ وغیرہ کے تلفظ کا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر ایک

Marfat.com

حرکت کے ساتھ عارضی طور پر الف لگا کر تلفظ کرلو۔ مثلاً ـُـ وْ کو اُوْ ـَـ ا کو اَ اور ـِـ یْ کو اِیْ کہو۔ (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ا)

(الف) ـُـ وْ، ـَـ ا، ـِـ یْ۔ یہ اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ اور ذُوْ کا اعراب ہے، جبکہ وہ یائے متکلّم (ی) کے سوا کسی اور اسم یا ضمیر کی طرف مضاف ہوں: ابوک (حالت رفعی)، اباک (حالت نصبی)، ابیک (حالتِ جری) لیکن جب مذکورہ اسماء (بجز ذُوْ کے) ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا کوئی اعراب نہ ہوگا، بلکہ تینوں حالت میں یکساں پڑھے جائیں گے: جاءَ اَبِیْ، رَاَیْتُ اَبِیْ، قلت لِاَبِیْ (دیکھو سبق ۱۱۔۲)

تنبیہ ۵۔ لفظ ذُوْ عموماً اسم ظاهر ہی کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ ضمیر کی طرف شاذونادر ہی مضاف ہوجاتا ہے۔

تنبیہ ٦۔ فَم کے ساتھ یہ اعراب لگانے کے وقت میم گرادی جاتی ہے: فُوْکَ، فَاکَ، فِیْکَ کہا جاتا ہے۔ فَمٌ کو اعراب بالحرکة بھی لگا سکتے ہیں: فَمُکَ، فَمَکَ، فَمِکَ.

تنبیہ ۷۔ مذکورہ اسماء ستّہ کا جو اعراب لکھا گیا ہے وہ اس وقت ہوگا جب وہ مکبّر (غیر مصغّر) ہوں اس لئے یہ اسماء ستّہ مُکبّرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ جب یہ مصغّر ہوں تو ان کا اعراب معمولی اسموں کی طرح رفع، نصب اور جر سے ہوگا۔ اُخَیٌّ اُخَیًّا، اُخَیٍّ وغیرہ (مکبر اور مصغر کا بیان دیکھو سبق ۴۷۔٦ میں)۔

(ب) ـِـ انِ، ـَـ یْنَ. اسم تثنیہ کا اعراب ہے: مُسْلِمَانِ، مُسْلِمَیْنِ.

(ج) ـُـ وْنَ، ـِـ یْنَ۔ جمع سالم مذکر کا اعراب ہے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ.

(د) نِ. مضارع جمع کے تثنیہ کا اعراب ہے: یفعلانِ، تفعلانِ.

(ہ) نَ. مضارع جمع مذکّر کا اور واحد مؤنث مخاطبہ کا اعراب ہے:
یَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِیْنَ.

تنبیہ ۸۔ مضارع کے مذکورہ صیغوں میں نِ اور نَ صرف حالتِ رفعی میں لگائے جاتے ہیں۔ حالتِ نصبی و جزمی میں یہ نون حذف کردیئے جاتے ہیں: لن یفعلا، لن یفعلوا، لن تفعلی. اسی طرح لم تفعلا وغیرہ۔ (دیکھو سبق ۲۰ کی گردانیں)۔

Marfat.com

تنبیہ ۹۔ تثنیہ وجمع کا نون اِعراب کی علامت ہے اسی لئے نونِ اِعرابی کہلاتا ہے۔

تنبیہ ۱۰۔ اسم میں تثنیہ کا الف اور جمع کا واو علامتِ اعراب ہیں۔اسی لئے ان میں تغیر ہوا کرتا ہے(دیکھو اوپر تثنیہ اور جمع کی مثالیں) لیکن فعل میں وہ اعراب کا جزو نہیں بلکہ ضمیریں ہیں۔ان میں کبھی تغیر نہیں ہوسکتا۔اسی طرح یَفعَلْنَ اور تَفعَلْنَ کا نون اعراب نہیں بلکہ ضمیر ہے اس لئے اس میں کبھی تغیر نہیں ہوتا بلکہ ماضی سے مضارع اور امر تک اسی طرح قائم رہتا ہے۔

اعراب لفظی اور تقدیری یا محلّی

۳۔ جس جگہ اعراب کے تلفظ میں اشکال یا ثقل (بوجھ) نہ ہو وہاں تو اعراب صاف صاف لگائے جاتے ہیں۔انہیں اعراب لفظی کہتے ہیں۔لیکن جہاں اعراب کا تلفظ مشکل یا ثقیل ہو وہاں مجبوراً اعراب نہیں پڑھے جاتے جیسے مُوسیٰ اور عصاً اسم مقصور ہیں کیونکہ آخر میں الف مقصورہ (دیکھو سبق ۳۸ تنبیہ ۱) لگا ہوا ہے۔ان پر تینوں حالتوں میں اعراب نہیں پڑھا جاسکتا: جاءَ موسیٰ، رأیت موسیٰ، جاءَ بِمُوْسیٰ[1]۔

ایسے لفظوں پر حسبِ موقع اعراب فرض کرلیا جاتا ہے۔ایسے فرضی اعراب کو تقدیری یا محلّی اعراب کہتے ہیں۔(دیکھو سبق ۱۰۔۸ اور سبق ۳۸ تنبیہ ۱)

قاضٍ یا القاضِیْ، جارٍ یا الجارِیْ اسم منقوص یا ناقص (دیکھو سبق ۱۰۔۹) ہیں۔ان پر حالت رفعی وجری میں اعراب تقدیری ہوگا۔صرف حالتِ نصبی میں اعراب لفظی ہوگا: جاء قاضٍ، رأیتُ قاضیًا، مررتُ علیٰ قاضٍ، اسی طرح جاء القاضیْ، رأیت القاضیْ، مررت علَی القاضیْ[2]۔

---

[1] موسیٰ کو لے آیا۔ [2] میں گذرا (میرا گذر ہوا) ایک قاضی پر۔

سوالات نمبر ۱۸ (ب)

(۱) اعراب کی تعریف کرو۔

(۲) اعراب کا مقام کہاں ہے؟

(۳) لفظ کے ابتدائی اور درمیانی حروف کی حرکات وسکنات کو اعراب کہنا چاہیے؟

(۴) علاماتِ اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۵) مبنی کے حرکات وسکنات کے کیا نام ہیں؟

(۶) اسم کے اعراب کے کیا نام ہیں اور فعل کے اعراب کے کیا نام ہیں؟

(۷) اسمائے ستّہ مکبّرہ کا اعراب بیان کرو' اور وہ جب مصغّر ہوں تو کیا اعراب ہوگا۔

(۸) نَ اور نِ کس کا اعراب ہے؟

(۹) یفعَلانِ اور یفعَلُونَ میں اور مُسْلِمانِ اور مُسْلِمونَ میں علامتِ اعراب کیا ہے؟

(۱۰) یَفعَلْنَ اور تَفعَلْنَ میں نون کیسا ہے؟

(۱۱) اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۱۲) عیسیٰ اور صُغریٰ جیسے اسموں کو کیا نام دیتے ہیں اور تینوں حالتوں میں ان کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۳) ماضٍ ' رامٍ ' القاضی جیسے اسموں کو کیا کہتے ہیں اور اُن کا اعراب تینوں حالتوں میں کیسا ہوگا؟

Marfat.com

الدَّرْسُ الخَامِسُ وَالخَمْسُوْنَ

اِعْرَابُ الفِعْلِ

تنبیه ۱۔ چونکہ اسم کے اعراب کا بیان طویل ہے۔اس لئے پہلے فعل کا اعراب کا بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ فعل ماضی اور امر تو مبنی ہیں۔ صرف فعل مضارع (جبکہ نون جمع مؤنث سے خالی ہو) معرب ہے۔

مضارع کا اعراب رفع، نصب اور جزم ہے۔پانچ صیغوں (يَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تَفْعَلُ، اَفْعَلُ اور نَفْعَلُ) کا رفع ضمّہ ـُـ سے، نصب فتحہ ـَـ سے اور جزم سکون ـْـ سے آتا ہے۔باقی صیغوں میں سے جمع مؤنث کے دو صیغے (يَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ) تو مبنی ہیں۔بقیہ سات صیغوں کا رفع نون اعرابی سے آتا ہے۔نصب اور جزم حذفِ نون سے۔

فعل مضارع دراصل مرفوع ہوتا ہے۔لیکن چند عارضوں سے منصوب یا مجزوم ہوتا ہے۔

مواضع نصب الفعل :

۲۔ جب مضارع پر حروفِ ناصبہ (اَنْ، لَنْ، كَيْ (یا لِكَيْ) اور اِذَنْ) داخل ہوں تو وہ منصوب ہو جاتا ہے:۔

تم نے درس ۴۹ میں پڑھا ہے اَنْ سے مضارع میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ (تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے)۔

تنبیه ۲۔ اکثر اَنْ کا ترجمہ اُردو میں "کہ" کیا جاتا ہے: جِئْتُ اَنْ اَرَاكَ (میں آیا کہ تجھے دیکھوں)۔

لَنْ سے نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَنْ نَعْبُدَ غَيْرَ اللّٰهِ (ہم اللہ کے سوا کسی کی پرستش ہرگز نہ کریں گے)۔

کَیْ (یا لِکَیْ) سبب بتانے کے لئے آتا ہے: اَسْلَمْتُ کَیْ اُفْلِحَ.

اِذَنْ[1] (اِذًا بھی لکھتے ہیں) جواب کے وقت مضارع پر داخل ہوتا ہے: کسی نے کہا اَسْلَمْتُ تو اس کے جواب میں کوئی کہے اِذًا[2] تُفْلِحَ.

۳۔ اس درس میں خاص سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ذیل کے چار مقاموں میں اَنْ مقدّر[3] ہوتا ہے جس کی وجہ سے مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے:۔

(۱) لام الجحود یعنی جو لام کان مَنْفِیَہ کے بعد واقع ہو اس کے بعد: مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ (اللہ تعالیٰ اُنہیں عذاب دینے والا نہیں ہے جبکہ تو اُن میں موجود ہو)۔ یہاں "لِیُعَذِّبَ" "لِاَنْ یُعَذِّبَ" کے معنی میں ہے۔

(۲) حَتّٰی کے بعد: لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی یَاْذَنَ لِیْ اَبِیْ.

(۳) اَوْ کے بعد جبکہ وہ اِلٰی یا اِلَّا کے معنی میں ہو: لَاَلْزِمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ (میں ضرور تیرے ساتھ لگا رہوں گا یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دے دے) یہاں اَوْ تُعْطِیَ کے معنی اِلٰی اَنْ تُعْطِیَ ہیں۔

(۴) لامِ کَیْ کے بعد۔ یعنی وہ لام جو کَیْ کے معنی میں ہو: جِئْتُکَ لِاُکَلِّمَکَ (میں تیرے پاس آیا تاکہ تجھ سے گفتگو کروں) لِاُکَلِّمَ کے معنی ہیں کَیْ اَنْ اُکَلِّمَ.

(۵) فَ[5] کے بعد بھی مضارع منصوب پڑھا جاتا ہے جبکہ وہ

(۱) امر کے جواب میں آئے: تَعَلَّمْ فَتُفْلِحَ (علم سیکھ تاکہ فلاح پائے)۔

(۲) نہی کے جواب میں آئے: لَاتَعْجَلْ فَتَنْدَمَ (جلدی نہ کر کہ نادم ہو جائے)۔

تنبیہ ۳۔ اگر امر و نہی کے بعد مضارع پر فَ داخل نہ ہو تو مضارع کو جزم پڑھا جائے گا: تَعَلَّمْ تُفْلِحْ (سیکھ فلاح پائے گا)۔

لَا تَعْجَلْ تَنْدَمْ (جلدی نہ کر' شرمندہ ہوگا)۔

(۳) یا استفہام کے بعد آئے: اَیْنَ بَیْتُکَ فَاَزُوْرَکَ؟

---

[1] اِذَنْ کے معنی ہیں "تب" یا "تب تو"۔ [2] تب تو تُو فلاح پائے گا۔ [3] مقدّر اس لفظ کو کہتے ہیں جو عبارت میں بولا نہ جائے لیکن اس کے معنی لئے جائیں۔ [5] اس فَ کو فاء السببیہ کہتے ہیں۔

Marfat.com

(۴) یا تمنّی کے بعد: لَیْتَ لِیْ مَالًا فَاُنْفِقَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کاش کہ میرے پاس مال ہوتا کہ مَیں اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا)۔

(۵) یا عَرْض (التماس) کے بعد: اَلَا تَحُلُّ بِنَادِیْنَا[1] فَتُكْرَمَ (آپ ہماری مجلس میں کیوں نہیں آتے کہ آپ کی عزت کی جائے)۔

(۶) یانفی کے بعد: لَمْ یَأْتِنَا فَنُعْطِیَهُ الْكِتَابَ (وہ ہمارے پاس نہیں آیا کہ ہم اُسے کتاب دیتے)۔

(۲) واو معیّت کے بعد جبکہ وہ مذکورہ مقامات میں آئے: اَسْلِمْ وَتُفْلِحَ (تو مسلمان ہوجامعاً فلاح پائے گا)۔ لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِیَ مِثْلَهٗ (کسی خصلت (کام) سے منع نہ کر باوجود یکہ اس جیسا کام تو خود کررہا ہے)۔

تنبیه ٤۔ عَلِمَ اور اس کے مشتقات کے بعد اَنْ آئے تو اسے اَنَّ کا مُخَفَّف سمجھا جائے۔ وہ فعل مضارع کو نصب نہ دے گا: عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَرْضٰی (دیکھو سبق ۴۹)

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۲

ارتاض (یرتاض) ریاضت کرنا۔ ورزش کرنا۔	تَمَهَّدَ (۴) تیار ہونا۔
اسی (ی۔ س) غمگین ہونا۔	جَادَ (و۔ ن) سخاوت کرنا۔
انجح (ا) کامیاب کرنا۔	خَابَ (ي۔ ض) ناکام ہونا۔
اصدق (= تصدق) صدقہ دینا۔	خَیْطٌ (ج خُیُوْطٌ) تاگا۔
استسهل (۱۰) آسان جاننا۔	دَنَا (و۔ ن) قریب ہونا۔
اضل (ا) گمراہ کرنا۔	الرِّیَاضَةُ الجِسْمَانِیَّة ورزش۔
انقض (ا) توڑنا۔	زَهَدَ (ف) بے رغبت ہونا۔
تبین (۴) ظاہر ہونا' پتہ چلانا۔	سَادَ (و۔ ن) سردار ہونا۔
ثابر (۳) ثابت قدم رہنا۔	ضَئِیْلٌ کمزور' ناتوان
تهذب (۴) درست ہونا' مہذب ہونا۔	عَصٰی (یَعْصِیْ) نافرمانی کرنا۔ نَظَمَ (ض) پرونا۔

[1] نَادِی: مجلس' جماعت۔

Marfat.com

مشق نمبر ۸۲

تنبیہ ۵۔ ذیل کی مثالوں میں مضارع کے ہرایک صیغے کو دیکھو مرفوع ہے یا منصوب، اگر منصوب ہے تو کیوں؟ اور علامتِ نصب کیا ہے؟

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنّی اعوذبک مِن اَنْ اُشرِکَ بک شیئًا.

(۲) لا تکسل کی لا تخیبَ فی مرادک.

(۳) عهل تُضیع اوتاتک فاذًا تکونَ من الخاسرین.

(۴) صُم حتّی تغیبَ الشمسُ.

(۵) ثابِرْ علی الاجتهاد حتّی تحصلَ فی مستقبَلِک منزلةً واعتبار الانّ الکَسَلَ ماکان لِیُنجِحَ احدا.

(۶) ما کنتُ لِاَ خلفَ الوعدَ ولم تکن لِتُنقضَ العهد.

(۷) کن زاهدا فی الدنیا لِتذوقَ حلاوة الجنّة.

(۸) تاجِرْ فَترْبَحَ.

(۹) جُود وافتَسُودوا.

(۱۰) لا تتعرّضوا لتغیرات الجوّ فتمرَضُوا.

(۱۱) متی تسافِرُ فَاُسافِرَ معک.

(۱۲) هلّا تتعلّمُ ایّها الولد فیتهذّبَ عقلُک، ویتمهّدلک سبیلُ التَقدُّم لانّ نجاح المرء بقدر علمیه.

(۱۳) قال صدیقی اِنّی اقرء لیلًا فی نورٍ ضَئِیْلٍ، فقلت اِذَنْ تؤذِیَ عَینَیک فاجتنب المطالعة لیلًا ما استطعتَ لئلّا یضعُفَ بصرُک.

(۱۴) قال رسول اللّٰه (صلی اللّٰه علیه وآله وسلم) والّذی نفسُ محمّد بیده لاتؤمنون حتّی تحابُّوا.

(۱۵) لَیتَ الکواکبَ تَدنُوْلِیَ فَاَنظِمَها. (مصراع)

Marfat.com

(۱۶) لَا تَسْتَسْهِلَن الصَّعبَ اَوْاُدْرِکَ المُنٰی
فَما انقادتِ الآمالُ اِلّا لِصابرٍ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) لن تنالوا البرَّ حتّٰی تُنفقوا ممّا تُحبّونَ.

(۲) کَیْ نُسبِّحَکَ کثیرا ونذکُرَکَ کثیرا.

(۳) لِکَیْلا تَاْسَوْا علی مافاتکم ولا تفرحوا بِمَا اٰتٰکُمْ.

(۴) کلوا واشربوا حتّی یَتَبیَّنَ لکم الخیطُ الابیض من الخیط الاسود من الفجر.

(۵) ولا تتّبع الھوٰی فیُضِلَّکَ عن سبیل اللّٰہ.

(۶) من ذا الّذی یقرض اللّٰہَ قرضًا حسنًا فیضٰعِفَہ لہ اَضعافًا کثیرۃً.

مشق — عربی میں ترجمہ کرو — نمبر ۸۳

(۱) اے ہمارے رب ہم تیرے پاس پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم تیری نافرمانی کریں۔

(۲) اپنے اوقات ضائع نہ کرو تاکہ اپنی مرادمیں ناکام نہ رہو۔

(۳) کیا تو سستی کرتا ہے تب تو جاہل ہی رہے گا۔

(۴) کوشش کر یہاں تک کہ اپنا مقصد حاصل کرلے۔ (۵) تجارت کرو کہ نفع پاؤ۔

(۶) ہم اپنے وطن کی آزادی کیلئے کوشش کرتے رہیں گے یہاں تک کہ (اَوْ) مقصد کو پہنچ جائیں گے۔

(۷) نہ تو سست تاجر نفع پانے والا تھا نہ محنتی تاجر ٹوٹا پانے والا۔

(۸) متفق ہو جاؤ تاکہ مستقل (آزاد خود مختار) ہو جاؤ۔

(۹) کاش کہ میں جوان ہوتا تو مجاہدین کی صف میں کھڑا ہوتا۔

(۱۰) تم اہلِ مغرب کے تسلّط سے ہرگز نجات نہیں پاؤ گے یہاں تک کہ ان کی مانند علوم وفنونِ جدیدہ سیکھ لو اور اپنی قوم کے لئے ایثار کرنے لگو۔

(۱۱) قرآن مجید میں غور (فکر) کیوں نہیں کرتا کہ تجھ پر ہدایت کا دروازہ کھولا جائے۔

(۱۲) خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہیں اللہ کے راستے سے نہ بھٹکا دے۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالخَمْسُوْنَ

مواضع جزم الفعل

۱۔ تم نے درس ۲۰ اور ۴۰ میں حروف جازمۃ الفعل المضارع کا بیان پڑھا ہے۔اب یہ بھی یاد رکھو کہ چند اسم بھی ایسے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور اِنْ شرطیہ (دیکھو درس ۲۰۔۳) کی مانند دو جملوں یعنی شرط اور جزا پر داخل ہوتے ہیں اس لئے انہیں اسماء الشَّرط یا کَلِمُ الْمُجَازَاۃ[۱] کہا جاتا ہے۔وہ حسبِ ذیل ہیں:۔

مَنْ (جو شخص)، مَا (جو چیز، جو کچھ)، اَنّٰی (جس طرح۔جہاں کہیں)، مَتٰی (جب کبھی)، اَیَّانَ (جب کبھی)، اَیْنَمَا (جہاں کہیں)، کَیْفَمَا (جب بھی)، مَھْمَا (جو کچھ) حَیْثُمَا (جہاں کہیں)، اَیٌّ (جو کوئی۔مذکر)، اَیَّۃٌ (جو کوئی۔مؤنث)۔

تنبیہ ۱۔ مذکورہ الفاظ میں نمبر ۱ سے نمبر ۵ تک نیز اَیْنَ، کَیْفَ، اَيٌّ اور اَیَّۃٌ اسم استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۳) اور مَنْ، مَا، اَيٌّ اور اَیَّۃٌ اسم موصول بھی ہیں (دیکھو درس ۴۲)۔اِن دونوں صورتوں میں وہ الفاظ کوئی عمل نہیں کرتے: مَنْ یَقْرَءُ (کون پڑھتا ہے؟)۔ھٰذا مَنْ یُعَلِّمُنِي (یہ وہ شخص ہے جو مجھے سکھلاتا ہے)۔

۲۔ مذکورۂ اسماء الشرط اِنْ شرطیہ کی طرح دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں جبکہ دونوں مضارع ہوں:۔

(۱) مَنْ یَعْمَلْ سُوْءً یُجْزَ بِہٖ (جو شخص کوئی برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا)۔

(۲) مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَیْرٍ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ (تم جو کچھ بھلائی (کی قسم میں) سے کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے)۔

(۳) مَھْمَا تُعْطِ تُجْزَ (تو جو کچھ دے گا تجھے اس کا معاوضہ دیا جائے گا)۔

(۴) مَتٰی تَسْعَیَا تَنْجَحَا (تم دونوں جب بھی کوشش کرو گے کامیاب ہو گے)۔

---

[۱] باہمی جزاء معاوضہ دینے کے کلمے۔

Marfat.com

(۵) اَینَمَا تکونوا یُدْرِکْکُم الْمَوْتُ (تم جہاں کہیں رہو گے موت تمہارے پاس پہنچ جائے گی)۔

(۶) کَیْفَمَا تکونوا یَکُنْ قُرَنَاءُ کم (جیسے تم رہو گے (ویسے ہی) تمہارے ساتھی ہوں گے)۔

(۷) اَیَّةَ سورةٍ تقرأ تَسْتَفِدْمنها (تو کوئی سی سورۃ پڑھے گا اس سے فائدہ حاصل کرے گا)۔

تنبیه ۲۔ مذکورہ مثالوں میں پہلے فعل یاجملہ کوشرط اوردوسرے کوجزا کہتے ہیں۔

شرط اورجزا مل کرجملہ شرطیہ ہوتا ہے۔

۳۔ مذکورہ کلمات میں سے مَن ذَوِی العقولؔ کے لئے ہے۔اوریہی کثیرالاستعمال ہے۔مَا اور مَهْمَا غیرذوی العقول کے لئے' مَتٰی اوراَیَّانَ زمان کے لئے'اَینَمَا اورحَیْثُمَا مکان کے لئے'اَنّٰی مکان اورزمان دونوں کے لئے آتا ہے۔اَیٌّ اوراَیَّةٌ مذکورہ معانی میں سے ہرایک کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

تنبیه ۳۔ اَنّٰی کبھی کَیْفَ اورمَتٰی کے معنی میں آتا ہے:قَالَ اَنّٰی یُحْیِيْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا (اس نے کہا اللہ اس کوکس طرح یاکب زندہ کرے گا)۔

۴۔ مضارع جب امر کے جواب میں واقع ہوتو تب بھی مجزوم ہوتا ہے: اُسْکُتْ تَسْلِمْ (خاموش رہ سلامت رہے گا)' یہ جزم اس وقت ہوگا جبکہ جملے کے شروع میں اِنْ (اگر) کے معنی پیدا کئے جاسکتے ہوں' چنانچہ مذکورہ مثال میں کہہ سکتے ہیں۔''اِنْ تَسْکُتْ تَسْلِمْ'' (اگرتو خاموش رہے گا تو سلامت رہے گا)۔

۵۔ جبکہ شرط کے جواب میں (بعدوالے جملے میں) جزا ہونے کی صلاحیت نہ ہو یعنی وہ (۱)جملہ اسمیہ ہویا(۲)امر یا(۳)نہی ہویااس فعل پر(۴)مائے نافیہ یا(۵)لَنْ یا (۶)قَد یا(۷)سین یاسَوْفَ داخل ہو یاوہ فعل جامد ہو یعنی جن فعلوں سے ہرقسم کی گردانیں مستعمل نہ ہوں' جیسے لَیْسَ' عَسٰی وغیرہ' تواُس جواب پرف (اس ف کوحرف تعقیب کہتے ہیں) داخل کرنا ضروری ہے:

(۱) اِنْ یَمْسَسْکُمُ اللّٰهُ بِخَیرٍ فَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ جواب میں جملہ اسمیہ ہے۔

(۲) ان کنتم تُحِبّون اللّٰه فاتَّبِعونی جواب میں فعل امر ہے

(۳) فَاِنْ تَوَلَّیتم فما سَاَلْتُکم من اَجْرٍ جواب میں فعل امر ہے

(۴) وما تفعلوا[1] من خیر فَلَن تُکفَرُو — جواب میں لَنْ داخل ہے۔

(۵) اِنْ یَسْرِقْ فقد[2] سرق اَخٌ لهٗ — جواب میں قد ہے۔

(۶) اِنْ خِفتم عَیْلَۃً فسوف یُغنِیکُمُ اللّٰه — جواب میں سَوْفَ ہے۔

(۷) اِنْ تَرَنِ[3] اَنَا اَقَلَّ منک مالًا و ولدًا فعسٰی — جواب میں فعل جامد ہے۔

رَبِّی اَنْ یُؤْتِیَنِ خیرا مِنْ جَنَّتِکَ

ذیل کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے:۔

اسمیّۃٌ طَلَبِیّۃٌ وبِجَامِدٍ + وبما وَلَنْ وبِقد وبالتسویفِ[4]

یعنی جملہ اسمیہ ہو طَلَبِیّہ یعنی امر و نہی ہو اور فعل جامد کے ساتھ اور ما، لَنْ، قد اور سین و سَوف کے ساتھ [تو جواب پر ف داخل ہوگا]۔

۶۔ جبکہ جزا فعل مضارع ہو اور امثلہ مذکورہ کے زمرے سے خارج ہو تو اس پر ف لگانا یا نہ لگانا دونوں جائز ہے:

اِنْ[5] یَکُنْ منکم اَلْفٌ یَغْلِبُوا اَلْفَیْنِ ... ومَنْ[6] عاد فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ منه

تنبیہ ٤۔ تم نے درس ۳۳ میں پڑھا ہے کہ حالتِ جزمی میں فعل ناقص (معتلّ اللام) کے آخر کا حرف حذف کر دیتے ہیں: تَرٰی سے لَمْ تَرَ، اَدْعُوْ سے لَمْ اَدْعُ، تَرْمِيْ سے لَمْ تَرْمِ۔

مشق نمبر ۸۴ — ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

(۱) مَنْ یَعْمَلْ سُوْءً یُجْزَبِه

---

[1] تم جو کچھ بھلائی کرو گے تو ہرگز ناشکری نہ کئے جاؤ گے۔ یعنی ضرور تمہیں اس کا معاوضہ دیا جائے گا۔ [2] افلاس [3] تَرَنِ دراصل تَرانی ہے۔ ترٰی کا الف حالتِ جزمی کی وجہ سے گر گیا اور آخر سے یائے متکلم کا حذف کرنا کثیر الاستعمال ہے۔ اسی طرح یُؤْتِیَنِ = یُؤْتِیَنِي سے یائے متکلم حذف ہے۔ معنیٰ ہیں' اگر تو مال و اولاد کے لحاظ سے مجھے اپنے سے کمتر پاتا ہے تو اُمید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ دے گا۔ [4] کسی فعل پر سَوْف داخل کرنا۔ [5] اگر تم میں سے ایک ہزار (مجاہد) ہوں تو دو ہزار (کافروں) پر غالب آ جائیں گے۔ [6] اور جو شخص (گناہ کی طرف دوبارہ) لوٹے گا تو اللہ اس سے انتقام لے گا۔

Marfat.com

(۲) ان لم تغلب عدوّک فَدارِ[۱]
(۳) مَا[۲] تفعَلُوا من خیرٍ فلن تُکْفَرُوْهُ

(مَنْ)اسم الشرط، مبنی، محلًا مرفوع کیونکہ مبتدا ہے۔

(یَعْمَلْ)فعل مضارع، جواسم الشرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔اس میں ضمیر فاعل ہے راجع ہے مبتدا کی طرف جو محلًا مرفوع ہے۔

(سُوْءً) مفعول به ہے۔اس لئے منصوب ہے۔

فعل و فاعل و مفعول مل کر جمله فعلیه ہو کر خبر ہے مبتدا (مَنْ) کی،مبتدا و خبر مل کر جمله اسمیه ہو کر شرط ہے۔

(یُجْزَ) [=یُجْزٰی =یُجْزَیُ] فعل مضارع مجهول، ناقص یائی، اسم شرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔جس کی علامت آخر سے حرفِ علّت کا اسقاط ہے۔اس میں جو ضمیر ہے وہ نائب الفاعل ہے۔محلًا مرفوع

(ب) حرف جارّہ (ہٖ) ضمیر مجرور متصل۔جار و مجرور مل کر متعلق فعل۔فعل مجهول اپنے نائب الفاعل و متعلق کے ساتھ جمله فعلیه ہو کر جزا ہے۔شرط اور جزا مل کر جمله شرطیه ہوا۔

اسی طرح اور جملوں کی تحلیل کرلو۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۲

اصاب (ا . و) کسی کام کو صحیح طور پر انجام دینا۔تیر وغیرہ کا ٹھیک نشان پر لگنا۔پہنچنا۔

خَالَ (یَخَالُ) خیال کرنا۔

خفی (س) چھپنا (ا) چھپانا۔

سَدِیْدٌ (ج سِدَادٌ) مضبوط، درست۔

صَانَعَ (۳) کسی کے ساتھ موافقت کرنا۔

ضَرَّسَ (۲) چبانا۔

قُدْوَةٌ پیشوا۔رہنما۔

---

[۱] دارِ امر ہے مُدَارَاةٌ سے۔یعنی خاطر مدارت کر۔ [۲] مَا اسم الشرط ہے جازم فعل ہے۔محلًا منصوب کیونکہ تفعلوا کا مفعول ہے،فعل پر مقدم ہے۔

خَلِیْقَةٌ خلصت۔ | لَطُفَ (ن. بہ) مہربانی کرنا(ک) پاکیزہ ہونا
دَارٰی (ی. ۳) خاطر مدارات کرنا۔ | مَنْسِمٌ چوپائے جانور کا کھر۔ٹاپ۔
ذِکْرٰی یاد۔نصیحت کرنا۔نصیحت کرنا۔ | نَابٌ (ج انیاب) سولا۔دانت
سَحَرَ (ف) جادو کرنا۔ | وَطِئَ (س) روندنا۔
سَیِّئَةٌ (ج سَیِّئَاتٌ) برائی۔ | وَقَّرَ (۲) عزت کرنا۔

مشق نمبر ۸۵

تنبیہ ۵۔ ذیل کے جملوں میں مضارع کے جزم کی وجہ اور علامت پہچانو اور بعض جملوں میں جزا کے ساتھ ف لگا ہوا ہے اس کا سبب معلوم کرو۔

(۱) من لا يَرْحَمْ لا يُرْحَمْ [الحديث]

(۲) من لا يرحمْ صغيرَنا ولا يُوَقِّرْ كبيرَنا فليس مِنّا [الحديث]

(۳) من لا يُكْرِمْ ضيفَه فليس مِنّا [الحديث]

(٤) متٰى تَحْسُنْ اخلاقُك يَكْثُرْ احبابك

(٥) حيثُما يدخلْ نور الشّمس يَضْعُفْ دخول الطّبيب

(٦) اجتهدوا ايُّها الأباء فى ان تكونوا قُدْوةً حسنةً لاولادكم لِاَنّكم كيفما تكونوا يَكُنْ اولادكم.

(٧) اِرحموا من فى الارض يرحَمْكم مَن فى السماء [الحديث]

(٨) قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرٰى حبيبٍ و منزلٍ [مصراع]

اشعار

(٩)

(١٠)

(١١)

Marfat.com

(۱۲)

(۱۳)

تنبیہ ٦۔ چار ابیات کے آخر میں جو افعال ہیں وہ مجزوم ہیں۔ مگر شعر کا وزن پورا کرنے کے لئے ہر ایک کے آخر میں لمبی زیر پڑھی جاتی ہے۔ مَنسِمِ کو دو زیر ہیں اسے بھی لمبی زیر سے مَنسمِ پڑھا جائے گا۔ یہ باتیں شعر میں جائز ہیں۔

مشق من القراٰن نمبر ۸٦

(۱) فَلْيَضْحَكوا قليلا ولْيَبْكُوْا كثيرا.

(۲) قالتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا، قل لم تؤمنوا ولٰكنْ قولوا اَسْلَمْنَا، ولمّا يدخُلِ الْاِيمانُ فی قلوبکم.

(۳) قل ان تبدوا ما فی انفسکم اوتُخْفوہ يُحَاسِبْكم به اللّٰه.

(٤) ومن يُطعِ اللّٰهَ ورسوله فَقَدْ فاز.

(٥) وقالوا مهما تأتنا باٰيةٍ لِتَسْحَرَ نابها، فمانحن لک بمؤمنين.

(٦) اِتّقوا اللّٰه وقولوا قولا سديدا يُصْلِحْ لكم اعمالَكُمْ.

(٧) ان تُصِبْكم حسنةٌ تَسُؤْهم وان تُصِبْكم سَيِّئةٌ يَفْرَحُوْا بها.

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

اعراب الاسم (الف)

۱۔ اسم بلحاظ اعراب کے تین قسم کا ہے:۔

(۱) مبنی. جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے نہ بدلے اور اس پر کسی عامل کا اثر نہ ہو: جاء هٰؤلاءِ. رأيت هٰؤلاءِ. قلت لِهٰؤلاءِ.

(۲) مُعْرَب منصرف. جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے بدلتا رہے اور اس پر رفع، نصب اور جرّ تنوین کے ساتھ داخل کئے جاتے ہوں: جاء رجلٌ. رأيت رجلًا. قلت لِرَجُلٍ.

(۳) معرب غیر منصرف. جس پر تنوین مطلق لگائی نہ جاتی ہو اور حالت رفعی میں ضمّہ اور حالت نصبی و جرّی میں فتحہ (زبر بغیر تنوین کے) پڑھا جائے: جاء عُمَرُ. رأيتُ عُمَرَ. قلت لِعُمَرَ.

۲۔ اسماء مَبْنِيَّه بہت کم ہیں۔ جن کی قسمیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ضمائر، دیکھو سبق ۶، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۷ اور ۴۱۔

(۲) اسماء الاشارة، دیکھو سبق ۱۲۔

(۳) اسماء الاستفهام، دیکھو سبق ۱۳۔

(٤) الاسماء الموصولة، دیکھو سبق ۴۲۔

(٥) اسماء الشَّرْطِ، دیکھو سبق ۵۶۔

(٦) اعداد مرکبہ یعنی اَحَدَعَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک (دیکھو سبق ۴۴)۔

(۷) اسماء کنایه: كَمْ[1]، كَاَيِّنْ[2]، كَذَا[3]، كَيْتَ[4] وَذَيْتَ (سبق ۶۴)۔

(۸) اسماءُ الصَّوت، آوازوں کے نام: غَاقِ غاقِ[5]، بخ[6] وغیرہ۔

---

۱ بہتیرے۔ ۲ کئی، بہتیرے۔ ۳ اتنا، ایسا۔ ۴ ایسا ایسا۔ ۵ کوے کی آواز ۶ اُونٹ کو بٹھانے کی آواز۔

Marfat.com

(۹) اسماء الافعال جو فعل نہیں ہیں مگر معنی میں فعل ہیں: هیهات[1] (سبق ۷۵)۔

(۱۰) فَعَالِ کا وزن جو عورتوں کا نام ہو یا صفة ہو یا فعل امر کے معنی بتلائے: حَذَامِ (عورت کا نام) فَسَاقِ (فاسقہ) حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ)۔

تنبیہ ۱۔ اسم اشارہ اور اسم موصول کا تثنیہ مُعْرَب ہوتا ہے:

هٰذَانِ، هٰذَیْنِ، اَلَّذَانِ، اَلَّذَیْنِ، ذَانِکَ، ذَیْنِکَ۔

اَلْمُعْرَبُ الْغَیْرُ الْمُنْصَرِفِ

۳۔ غیر مُنصرِف کی قسمیں اور ان کی شناخت کے طریقے:۔

(ا) اسمِ عَلَم اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جبکہ وہ:۔

(الف) مؤنث ہو مگر شرط یہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو یا مُتَحَرِّکُ الْوَسَط ہو یعنی اس کا درمیانی حرف متحرک ہو: فاطِمةُ، زَیْنَبُ، سَقَرُ (دوزخ)۔

(ب) یا تو عجمی (غیر عربی) لفظ ہو۔ اس میں بھی شرط ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو: اِدْرِیْسُ، ابراهیمُ. اسی لئے نُوْحٌ منصرف ہے۔ یا متحرّک الوسط ہو: شَتَرُ (نام قلعہ) یا مؤنث ہو: مِصْرُ مگر هِنْدٌ میں اختلاف ہے۔

(ج) یا وہ اسم علم ایسا مرکب ہو جو مل جل کر ایک لفظ سا بن گیا ہو: بَعْلَبَکُّ[2] (نامِ شہر) ایسے مرکب کو مرکّب مَزْجِیّ یا اِمْتِزَاجی کہتے ہیں۔

(د) یا ایسے اسم ہو جس کے آخر میں الف و نون زاہد ہوں: عُثْمَانُ.

(ھ) یا فعل کا ہم وزن ہو: اَحْمَدُ، یَزِیْدُ (بروزنِ یبیعُ)۔

(و) یا وہ اسم علم فُعَل کے وزن پر ہو: عُمَرُ، زُفَرُ. اس وزن پر بہت کم الفاظ آتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ بعض اسماء صفة کی جمع بھی فُعَلُ کے وزن پر آتی ہے اور غیر منصرف ہوتی ہے: اُخَرُ جمع اُخْرٰی[3] کی۔ جُمَعُ جمع جَمْعَاءُ[4] کی۔ لیکن اسم التفضیل کی جمع مونث جو فُعَلٌ کے وزن پر آتی ہے وہ منصرف ہوا کرتی ہے: کُبْرٰی کی جمع کُبَرٌ، صُغْرٰی کی جمع صُغَرٌ (دیکھو سبق ۱۴۔۳)

---

[1] دور ہوا۔ [2] بَعْل ایک بت کا نام ہے اور بَکّ ایک بادشاہ کا نام ہے۔ [3] دوسری [4] سب اکٹھا۔

Marfat.com

(۲) اسم الصفة اس وقت غیر مُنصرِف ہوتا ہے جبکہ وہ:۔

(الف) فعلان کے وزن پر ہو بشرطیکہ اس کا مونث فعلانة کے وزن پر نہ آیا ہو: سَکْرَانُ[۱]، عَطْشَانُ[۲]، ان کا مونث سَکْرٰی اور عَطْشٰی ہے یہی وجہ ہے کہ نَدْمَانٌ[۳] منصرف ہے کیونکہ اس کا مونث نَدْمَانَةٌ آتا ہے۔

(ب) یا وہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہو: اَحْمَرُ، اَحْسَنُ وغیرہ۔

(ج) یا ایسا اسم عدد جس میں عدد کے معنی دُہرائے جاتے ہوں: اُحَادُ (ایک ایک)، مَوْحِدُ (ایک ایک)، ان میں سے ہر ایک لفظ میں واحدٌ واحدٌ کے معنی مفہوم ہوتے ہیں۔ ثُنَاءُ (دو دو) مَثْنٰی (دو دو) اسی طرح عُشَارُ اور مَعْشَرُ تک (دیکھو سبق ۴۶۔۵)

(۳) جب کسی اسم یا صفة کے آخر میں الف ممدودہ (ـَ ا ءُ) زائدہ آئے تو وہ بھی غیر منصرف ہوتا ہے خواہ وہ لفظ مفرد ہو: اَسْمَاءُ (عورت کا نام)، حَسْنَاءُ (بڑی خوبصورت)، حَمْرَاءُ وغیرہ۔ خواہ وہ لفظ جمع ہو: عُلَمَاءُ، اَنْبِيَاءُ وغیرہ۔

تنبیه ۳۔ اَسْمَاءٌ (جمع اسم کی) منصرف ہے، کیونکہ اس کا ہمزہ زائد نہیں ہے، بلکہ واو سے بدلا ہوا ہے اس لئے کہ اِسْمٌ اصل میں سِمْوٌ ہے۔ مگر لفظ اَشْيَاءُ (جمع شَيْءٌ کی) ایسا لفظ ہے جس میں ہمزہ اصلیہ ہوتے ہوئے بھی غیر منصرف استعمال کیا جاتا ہے: لا تسئلوا عَنْ اَشْيَاءَ.

(۴) وہ جمع جو فَعَالِلُ، فَعَالِيْلُ، اَفَاعِلُ، اَفَاعِيْلُ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِيْلُ، تَفَاعِيْلُ یا فَوَاعِلُ کے وزن پر آئی ہو: دَرَاهِمُ، دَنَانِيْرُ، اَكَابِرُ، اَكَاذِيْبُ[۴]، مساجدُ، مصابِيْحُ، تماثِيْلُ (جمع تِمْثَالٌ کی)، دَوَائِرُ (جمع دَائِرَةٌ[۵] کی)۔

اگر ان اوزان میں تاے مربوطة (ة) لگی ہو تو وہ لفظ منصرف ہوگا: اَسَاتِذَةٌ، حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِيٌّ کی)۔

جمع کے مذکورہ سب اوزان صيغة مُنتهى الجموع (انتہائی جمع کا صیغہ) کہلاتے ہیں کیونکہ ان کی اور جمع مکسّر نہیں بن سکتی۔ اگرچہ جمع سالم بن سکتی ہے: اَكَابِرُوْنَ، لیکن یہ بھی شاذ و نادر۔

---

۱ نشہ میں مست ۲ پیاسا۔ ۳ ہمنشین۔ نادم۔ ۴ اکاذیب جمع ہے اُکْذُوبَةٌ کی یعنی جھوٹی بات۔
۵ دائرة = دائرہ یعنی گول لکیر۔ آفت مصیبت جس میں کوئی گھر جائے۔

Marfat.com

۴۔ تم نے ابھی پڑھا ہے کہ اسم غیر منصرف کو حالت جرّی میں کسرہ نہیں دیا جاتا بلکہ فتحہ دیا جاتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لو کہ اسم غیر منصرف پر جب لام تعریف داخل ہو یا وہ مضاف واقع ہو تو حالت جرّی میں اسے کسرہ دیا جائے گا: فی مدارسِ مصْرَ ومساجدِها مُقامٌ لِلْاَغنِياءِ والفقراءِ والابيضِ والاسودِ . دیکھو نشان کردہ اسماء غیر منصرف ہیں لیکن مکسور ہیں۔

اسی طرح کسی اسم عَلَم غیر منصرف کو نکرہ سمجھ لیں تو اس پر تنوین اور جرّ پڑھ سکتے ہیں: رأيتُ عُثماناً (میں نے کسی ایک عثمان کو دیکھا)۔

۵۔ غیر منصرف کے تثنیہ و جمع سالم کا اعراب بالکل منصرف کی مانند ہوگا:

اَحْمَرُ ، اَحْمَرَانِ ، اَحْمَرَيْنِ ، اَحْمَرُوْنَ ، اَحْمَرِيْنَ .

تنبيه ٤۔ ہم نے غیر منصرف کی فہمائش ایک جدید اور آسان طریق سے کی ہے۔ نحو کی قدیم کتابوں میں اس کا ذکر دوسرے طریقے سے کیا گیا ہے جو کسی قدر مشکل ہے۔ پھر بھی ہم اسے صاف کر کے یہاں لکھ دیتے ہیں تا کہ نحو کی دوسری کتابیں پڑھتے وقت تمہیں پریشانی نہ ہو۔ وہ یہ ہے:۔

جس لفظ میں ذیل کے اسباب میں سے دو سبب پائے جائیں وہ غیر منصرف ہے۔ (۱)عَلَمِيّة (علم ہونا)، (۲)صفة، (۳)تانیث، (۴)وزن الفعل، (۵)عدل، (۶)الف نون زائدہ، (۷)عجمه، (غیر عربی ہونا) (۸)مزجی، (۹)الف ممدودہ زائدہ اور (۱۰)جمع منتهی الجموع.

پہلے یہ سمجھ لو کہ مذکورہ اسباب میں (۵)عدل سے مراد "کسی لفظ کا اصلی صورت سے پلٹ کر دوسری صورت اختیار کر لینا ہے"۔ اس کی دو قسمیں ہیں عدل حقیقی اور عدل تقدیری (فرضی) جس میں اسم صورت پلٹنے کا کوئی قرینہ قیاس پایا جاتا ہو اس میں عدل حقیقی ہوگا: ثُلٰثُ (تین تین) اس میں ایک سبب تو صفيّة ہے دوسرا سبب عدل ہے۔ چونکہ اس کے معنی سے قیاس اور قرینہ پایا جاتا ہے کہ یہ اصل میں ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ ہوگا اور اب معدول ہو کر ثُلٰثُ بن گیا ہے۔ اس لئے اس میں عدل حقیقی کہا جائے گا: عُمَرُ ، زُفَرُ وغیرہ غیر منصرف ہیں لیکن ان میں علميّة کے سوا اور کوئی

Marfat.com

سبب نہیں پایا جاتا تو فرض کر لیا گیا کہ یہ دراصل عَامِرًا اور زَافِرًا ہوں گے۔ اور اب عمر اور زفر کی صورت اختیار کر لی ہے۔ ان میں عدل تقدیری کہلائے گا۔

دوسری بات یہ سمجھنا چاہئے کہ عَلَمِیّۃ کے ساتھ وَصْفِیّۃ جمع نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی اسمِ صفۃ کو عَلَم بنا دیا جائے تو وصفیۃ باقی نہیں رہے گی: حَامِدٌ دراصل اسمِ صفۃ ہے کیونکہ اسم فاعل ہے۔ جب وہ کسی کا نام رکھ دیا جائے تو وہ صرف اسمِ عَلَم رہ جائے گا اس لئے اسے غیر منصرف نہیں کہا جائے گا۔ تیسرے یہ بھی یاد رکھو کہ عربی کا اسم صفۃ نہ عجمی ہو سکتا ہے نہ مرکب امتزاجی۔ چوتھے یہ یاد رکھو کہ الف ممدودہ زائدہ اور صیغۃ منتھی الجموع یہ ایسے سبب ہیں کہ ان میں سے ایک ہی سبب کسی اسم کو غیر منصرف بنانے کے لئے کافی ہے: صَحْرَاءُ (بڑا میدان) علماءُ، مَسَاجِدُ، قَنَادِيلُ۔ اچھا تو اب عَلَمِیّۃ کے ساتھ نمبر ۳ سے نمبر ۸ تک کوئی ایک سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائے گا: فاطمۃُ (علمیۃ اور تانیث) احمدُ (علمیۃ اور وزن الفعل)، عُمَرُ (علمیۃ اور عدل) عُثمانُ (علمیۃ اور الف نون زائدہ)، ابراھیمُ (علمیۃ اور عجمۃ)، بَعْلَبَکُّ (علمیۃ اور ترکیب مزجی) اور صفۃ کے ساتھ نمبر ۳ سے نمبر ۶ تک کوئی سبب جمع ہو جائے تو وہ اسم غیر منصرف ہو جائے گا لیکن اس وقت تانیث میں تائے[1] تانیث (ۃ) کا اعتبار نہیں ہو گا بلکہ الف مقصورہ یا ممدودہ کا اعتبار ہو گا: حُسْنٰی حَسْنَاءُ میں صفۃ اور تانیث ہے۔ اَحْمَرُ (صفۃ اور وزن الفعل) ثُلٰثُ یا مَثْلَثُ (صفۃ اور عدل) عَطْشَانُ (صفۃ اور الف نون زائدہ)۔

---

[1] تم نے معلم حصہ اول میں پڑھا ہے کہ تانیث کی تین علامتیں ہیں۔ (۱) تائے تانیث (ۃ) (۲) الف مقصورہ (ی) اور (۳) الف ممدودہ (ـَا ءُ)۔

Marfat.com

٦۔ امثلة للاسماء الغير المنصرفة

(١) (لِلْعَلَمِ المؤنّث) سُعَادُ (نام عورت) مَكَّةُ، حَمْزَةُ (نام مرد)، خُدَيْجَةُ.

(٢) (للعلم العجمّی) اٰدَمُ، اسمٰعيلُ، يعقوبُ، يُوْنُسُ.

(٣) (للعلم المركّب) قاضی خانُ، محمد خانُ، مَعْدِيْكَرَبُ، اَرْدَشِيْرُ.

(٤) (للعلم المُوَازِنِ لِلْفِعْلِ) شَمَّرُ، اَشْهَبُ، يَعْلىٰ، يَشْكُرُ (سب خاص نام ہیں)۔

(٥) (للعلم على وزن فُعَلُ) مُضَرُ (قبیلے کا نام)، هُبَلُ (ایک بت کا نام)، زُفَرُ.

(٦) (للعلم مع الالف والنّون) عَفّانُ، حَسّانُ، شَعْبانُ، رَمَضَانُ.

(٧) (للصّفة مع الالف والنّون) شَعْبَانُ (شکم سیر) مَلْاٰنُ (بھرا ہوا) رَيَّانُ (سیراب)، غَضْبَانُ (غضب آلود)۔

(٨) (للصفة الموازِنِ لِاَفْعَلُ) اَعْظَمُ، اَكْثَرُ، اَكْبَرُ، اَعْرَضُ (بہت کشادہ)۔

(٩) (للعدد المكرّر فى المعنىٰ) رُبَاعُ، خُمَاسُ، مَرْبَعُ، مَخْمَسُ (پانچ پانچ)۔

(١٠) (لمافيه الالف الممدودة الزائدة) حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ، عَاشُوْرَاءُ (دسواں دن)، خَنْسَاءُ (نام عورت)۔

(١١) (لصيغة المنتهى الجموع) مَسَائِلُ (جمع مَسْئَلَةٌ کی)، مَنَابِرُ (جمع مِنْبَرٌ کی)، تَوَارِيْخُ، قَنَادِيْلُ، مَسَاكِيْنُ، قَوَاعِدُ (جمع قَاعِدَةٌ کی)۔

سلسلة الالفاظ نمبر ٤٨

اَبَدٌ (جـ آبَادٌ) زمانہ، عرصہ۔	شَمِيْلَةٌ (جـ شَمائِلُ) فطرت، خصلت۔
اَبْدیٰ (ا-ی) ظاہر کرنا۔	طَابَ لَهُ (ض) پسند آنا۔
اِبْرِيْقٌ (جـ اَبَارِيْقُ) وہ برتن جس میں ٹونٹی اور قضبہ ہو بدھنا۔	طَافَ (ن-و) پھیرے لگانا۔
اِرْتِيَاحٌ (ح-و) آرام پانا، رحمت۔	عَكَفَ (ض) کسی مقام میں عبادت کیلئے ٹھہرے رہنا۔
بُرْتُقَالِيٌّ نارنجی رنگ	عِنَايَةٌ (مصدر) توجہ، متوجہ ہونا۔
تَكَوَّنَ (۴) وجود پانا، بن جانا۔	قَوْسٌ (جـ اَقْوَاسٌ و قِسِيٌّ) کمان
تَحَلّٰی (۴-ی) آراستہ ہونا، زیور پہننا۔	قَوْسُ قُزَحَ[1] رنگ برنگ کی کمان جو آسمان کے اُفق میں بارش کے موسم میں نکلا کرتی ہے۔
جِدٌّ کوشش، چستی۔	كَأْسٌ (جـ كُؤُوْسٌ) گلاس۔
جَلَّ (ن) بڑی شان والا ہونا	كُوْبٌ (جـ اَكْوَابٌ) پیالہ۔
(اَجَلُّ) بڑا عظیم الشان۔	لَاغَرْوَ کوئی عجب نہیں۔
جَمِيْلٌ احسان، خوبصورت۔	مَجْدٌ عزت، بزرگی۔
حُلَّةٌ (جـ حُلَلٌ) لباس۔	مدیٰ انتہا، درازی۔
خَلَّدَ (۲) ہمیشگی بخشنا۔	مَعِيْنٌ آب رواں، چشمے سے بہتی ہوئی شراب۔
رُكْنٌ (جـ اَرْكَانٌ) ستون، خاندان یا جماعت کا ایک فرد، ممبر۔	وَافیٰ (يُوَافِيْ) اچانک آ پہنچا، حق ادا کرنا۔
سَاءَ (يَسُوْءُ) برا لگنا، بدنما بنا دینا۔	
شَدِيْدٌ (جـ شِدَادٌ) مضبوط، سخت۔	

مشق نمبر ۸۷

ذیل کے جملوں میں اسم غیر منصرف کی شناخت کرو:

(۱) الخُلَفَاءُ الراشدون اربعةٌ. ابوبكرٍ و عُمَرُ و عثمانُ و عَلِيٌّ [رضی الله عنهم اجمعين] (۲) خُلَفَاءُ بَنِي اُمَيَّةَ اربعةَ عشرةَ. اوّلُهم مُعاويةُ بنُ ابی سفيانَ و اٰخِرُهم مَرْوَانُ بنُ محمّدٍ و مُدّةُ خلافتِهم اثْنَتَانِ و تسعونَ سنةً (۳) هِراةُ مدينة عظيمة

(۱) قُزَح جمع ہے قُزَحَة کی یعنی رنگ برنگ لکیریں۔ غیر منصرف ہے۔

Marfat.com

بخراسانَ فُتِحَتْ فی زَمَنِ عثمانؓ بن عفّانَ (۴) قَوسُ قُزَاحَ قَوْسٌ عظِيم يَظْهَرُ فِی السَّماءِ فِی ايّام المطر وهو يتكوّنُ من سبعة اَلْوَانٍ اَحْمَرَ و بُرْتُقَالِيّ وَ اَصْفَرَ وَاَزْرَقَ وَ نِيْلِيّ وَ بَنَفْسَجِيٍ وَاَخْضَرَ.

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۵) فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النّساء مَثْنٰى و ثُلٰثَ ورُبَاعَ (۶) و وهبنا لَهٗ اِسْحٰقَ و يعقوبَ كُلًّا هدينا و نوحًا هدينا من قبلُ ومِن ذُرّيّتِهٖ داوٗدَ وسليمانَ واَيُّوبَ ويوسفَ وموسىٰ وهٰرُوْنَ وكذٰلك نَجْزِی المحسنين وَ زَكَرِيَّا وَ يحيٰى و عيسٰى و اِلْيَاسَ كُلٌّ من الصّٰلحين واسمٰعيل وَالْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ و لُوْطًا و كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلمين (۷) يٰاَيُّها الذين اٰمنوا لا تسئلوا عن اشياءَ اِنْ تُبدَ لكمْ تَسُؤْكم (۸) اِنْ هی اِلّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوها انتم واٰباءُ كُم (۹) ما هٰذه التّماثيلُ الّتی انتم لها عاكفون؟ (۱۰) يطوف عليهم وِلْدَانٌ مُخَلَّدُوْنَ(۱) بِاَكْوَابٍ واَبَارِيْقَ وَ كَاْسٍ من مَعِيْنٍ.

مكتوب من الوالد الىٰ ولدهِ النّجيب

بسم الله الرحمن الرحيم

ولدی المكرّم

وعليك السّلام و رحمة الله و بركاتهٗ. وبعد تقبيل خَدَّيك والدّعاء بدوام العافية عليك، اُنَبِّئُكَ اَنّهٗ و صلتنا رسالتك فی التَّهنِئَةِ بالعيد. (مَتَّعَكَ الله بكثير من امثال هٰذا العيد).

لقد سُرِرْنا سرورا عظيما بحسن تخيّلك فی اِبْداءِ معرفة جميلنا عليك. فما كان اشدَّا بتهاجنا بقراء تها، وما اعظم ارتياحَ اخوتك عُمَرَ وعثمانَ وعَلِيّ بسماعتها و اُختيك زاهدةَ وطاهرةَ لِرُؤْيَتِها.

---

(۱) خَلَّدَ ہمیشہ قائم رکھنا۔ مُخَلَّد جو ہمیشہ ایک حال میں زندہ رکھا جائے۔

Marfat.com

وافت رسالتک تُقوِّر ما تحلّيْتَ من حُلَل الفضائل ومحاسن الشّمائل. وتُبَشِّرُ بِحُسْنِ مستقبلک و بلوغِ اَمَلِکَ فحمدنا اللهَ علٰی عنایتہٖ بِکَ. بُنَیَّ! اِنّیْ اُکْرِمُکَ، فقال نبیُّنا (صلّی الله علیه وسلّم) "اکرموا اولادکم" و امثالُک احق بالاکرام.

ارجو من الله اَنَّک ستصیر رَجُلاً ماهرا فی الانشاء ورکنا شدید لِاُسْرَتِک، وتزیدها مجْدًا علی مجدها، و تُبْقِی مع الایّام ذِکْرَها. ولا غَرْوَاِذ.

نِعَمُ الْاِلٰـهِ علـی العباد کثیرةٌ　　واجَـلُّهُـنَّ نـجـابة الاولاد
فَـلَـرُبَّ مـولـودٍ اقـامَ لِوَالِدٍ　　شَـرَفًـا یَـدُوْم علی مدی الْاَبادِ
فَـدَاوِمْ یـا بُـنَـیَّ عَلٰی جِدِّکَ　　تَـرَما یَسُرُّک فی یومک و غدِک

والسلام

طالب خیرک ابوک

عبدالغفور

الدَّرْسُ الثَامِنُ وَالخَمْسُوْنَ

اعراب الاسم. المرفوعات

۱- حصہ اوّل سبق ۱۰ میں نیز مختلف مقامات میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم کو رفع کس کس موقع پر دیا جاتا ہے اور نصب اور جر کس کس موقع پر۔

اس سبق میں اور آئندہ چند سبقوں میں وہی باتیں کسی قدر تفصیل اور اضافے کے ساتھ دوبارہ لکھی جائیں گی۔

۲- پہلے مختصر طور پر ہم تمہیں پھر یاد دلاتے ہیں کہ کن مقامات میں اسم مرفوع ہوتا ہے کہاں کہاں منصوب ہوتا ہے کہاں مجرور.

مواضع رفع الاسم

اسم جبکہ (۱) فاعل ہو (۲) یا نائب الفاعل ہو (۳) یا مبتداء ہو (۴) یا خبر ہو ان کو مرفوعات کہتے ہیں۔

مواضع نصب الاسم

اسم جبکہ (۱) مفعول بہ ہو (۲) یا مفعول مطلق ہو (۳) یا مفعول له ہو (۴) مفعول فيه ہو (۵) یا مفعول معه ہو (۶) یا حال ہو (۷) یا تَمییز ہو (۸) یا مُستَثنٰی ہو (۹) یا مُنادٰی ہو (۱۰) یا لاَلِنَفْيِ الْجِنس کا اسم ہو (۱۱) یا اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم (۱۲) یا کانَ اور اس کے اخوات کی خبر ہو۔ ان سب کو منصوبات کہتے ہیں۔

مواضع جرّ الاسم

جبکہ اسم (۱) کسی حرف جرّ کے بعد واقع ہو (۲) یا مضاف کے بعد یعنی مضاف اليه ہو۔ انہیں مجرورات کہتے ہیں۔ آگے چل کر ایک ایک کا بیان تفصیل کے ساتھ لکھا جائے گا۔ غور سے پڑھو اور یاد رکھو۔

Marfat.com

المرفوعات

(۱) الفاعل و (۲) نائب الفاعل

۳- عربی میں فاعل اور نائب الفاعل کی جگہ فعل کے بعد ہے: اَکْرَمَ زَیْدٌ خالد اور اُکْرِمَ خَالِدٌ۔

۴- اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کر دیں تو ترکیب میں اسے مبتداء کہیں گے اور باقی جملہ اس کی خبر ہوگی۔ اس طرح ایک جملے کے دو جملے ہو جائیں گے۔ ایک ضمنی چھوٹا (صُغریٰ) دوسرا جو کہ سب پر حاوی ہوگا بڑا (کُبریٰ) چنانچہ زید اکرم خالدا جملہ اسمیہ ہوگا۔ اس طرح:

زَیْدٌ		مبتدا		مبتدا اور خبر ملکر
اَکْرَمَ	فعل			
اس میں ضمیر ھُوَ	فاعل	جملہ فعلیہ ہوکر	خبر	جملہ اسمیہ کبریٰ
خالدا	مفعول			ہوا

۵- فاعل ظاہر ہو (یعنی فعل کے بعد واقع ہو) تو فعل کو ہمیشہ واحد رکھا جائے گا فاعل خواہ تثنیہ ہو خواہ جمع: حضر الولدُ' الولدانِ' الاولادُ. حضرتِ المرءۃُ' المرءتان' النّساءُ (دیکھو سبق ۱۸-۱)

۶- تم نے سبق ۱۸ میں پڑھا ہے کہ فاعل جب جمع مکسّر ہو (خواہ مذکر خواہ مونث ہو) تو فعل مذکّر بھی لا سکتے ہیں اور مؤنث بھی: حضر الرّجالُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حضرتِ الرّجالُ بھی حضر النّساءُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حضرت النّساءُ بھی جمع سالم مؤنث کے ساتھ بھی فعل کی تذکیر و تانیث کا اختیار ہے مگر جمع سالم مذکّر کے ساتھ فعل مذکر ہی رہے گا۔ اس لئے حضر المسلمون ہی کہا جائے گا۔ حضرتْ نہیں کہیں گے۔ لیکن اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُوْنَ (یا بَنِیْنَ) کا شمار اَبْنَاءٌ (جمع مکسّر) میں کیا گیا ہے اس لئے اس کا فعل واحد مؤنث بھی لا سکتے ہیں: اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْا[1] اِسْرَائِیْلَ.

تنبیہ ۱: تم پڑھ چکے ہو کہ ابن اصل میں بَنُوٌ ہے اس لئے اس کی جمع سالم بَنُوُوْنَ ہوئی جسے مخفف کر کے بَنُوْنَ بنالیا۔

---

(۱) بَنُوْنَ کا نون اعرابی اضافت کی وجہ سے گرا دیا گیا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۱)

Marfat.com

۷- فاعل مُضمَر (ضمیر) ہوتو تذکیر و تانیث میں فعل و فاعل کی مطابقت ضروری ہے۔ حضر الاولاد و جلسوا. حضرتِ البنْتان وجَلَستا. مگر فاعل غیر عاقل کی جمع ہوتو اس کی ضمیر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے۔ کبھی جمع مؤنث بھی ہوتی ہے۔ اشتریت الکلاب فَحَرَسَتْ یا حَرَسْنَ بَیْتِی. اگر کلاب کی جگہ عاقل کی جمع ہوتی تو جمع مذکر کا صیغہ استعمال کیا جاتا: استأجرتُ[1] الغِلْمانَ[2] فَحَرَسُوْا بَیْتی کہا جاتا۔

۸- عربی میں فاعل کا مقام فعل کے بعد بلا فصل ہے۔ اس کے بعد مفعول کا مقام ہے۔ اگر چہ اس ترتیب کا قائم رکھنا ہمیشہ ضروری نہیں۔ کبھی فعل و فاعل کے درمیان کوئی فاصِل بھی آ سکتا ہے: قرء الیوم علیٌّ کتابا. کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر دیتے ہیں: قرء کتاب باعلیٌّ. کتابا قرء علیٌّ. لیکن فاعل کو فعل پر مقدم نہیں کر سکتے۔ مقدم کریں تو فاعل نہیں بلکہ مبتدا کہلائے گا۔

فاعل کو کہاں مقدّم کرنا واجب ہے اور کہاں مؤخّر کرنا:

۹- ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم رکھنا واجب ہے:

(الف) جبکہ فاعل اور مفعول دونوں کے دونوں ظاہری اعراب سے معرّیٰ ہوں اور دونوں میں فاعل اور مفعول ہونے کی صلاحیت ہو پھر امتیاز کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو: اَکْرَمَ یحییٰ عیسٰی (یحییٰ نے عیسٰی کی تعظیم کی)۔ اگر عیسیٰ کو مقدم کر دیں تو اُسی کو فاعل سمجھا جائے گا اور متکلم کا مقصد فوت ہو جائے گا۔ البتہ اَکَلَ یَحْیٰی کُمَّثْریٰ (یحییٰ نے امرود کھایا) جیسی مثالوں میں فاعل کو مؤخّر کرنا جائز ہے کیونکہ کُمَّثریٰ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو یَحْییٰ کو کھا جائے۔

(ب) جبکہ مفعول اِلاَّ یا اس کے ہم معنیٰ لفظ کے بعد واقع ہو: ما اکرم زیدٌ اِلاَّ علیًّا غیرَ علِیِّ (زید نے علی کے سوا کسی کی تعظیم نہیں کی) اگر مفعول کو مقدم کر دیں اور کہیں ما اکرم علیًّا الاّ زیدٌ (زید کے سوا علی کی کسی نے تعظیم نہیں کی) تو مطلب ہی فوت ہو جائے گا۔ اِنَّمَا بھی حَصْر کے معنی دیتا ہے: انّما اکرم زیدٌ علیًّا (زید نے صرف علی کو تعظیم دی)۔ یہی معنی پہلے جملے کے ہیں۔ اس میں بھی فاعل کا مقدم کرنا واجب ہے ورنہ مطلب بدل جائے گا۔

۱۰- ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا واجب ہے:

(الف) جبکہ فاعل کے ساتھ مفعول کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہو:

---

(۱) اِسْتَاجَرَ نوکر رکھنا۔ مزدوری پر لگانا۔ کرایہ سے لینا۔ (۲) جمع ہے غلام کی یعنی نو جوان لڑکا۔

Marfat.com

اکرمَ[1] خالدًا قومُہ. اس مثال میں قوم فاعل ہے اُس کے ساتھ ہٗ کی ضمیر ہے جو خالدًا (مفعول) کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اگر قومُہ خالدا کہیں تو اِضمار قَبلَ الذِکر (ذکر سے پہلے ضمیر پھیر دینا) لازم آئے گا۔ اور یہ بات عربی زبان میں عموماً معیوب مانی جاتی ہے۔

تنبیہ ۲: تم نے اوپر پڑھا ہے کہ ترتیب میں دراصل فعل کے بعد فاعل کا رُتبہ ہے اور اس کے بعد مفعول کا۔ چاہے بظاہر مفعول کو مقدم ہی کر دیں۔ لیکن رتبے میں تو فاعل کے بعد ہی سمجھا جائے گا۔ پس مذکورہ مثال میں قومُہ کو مقدم کریں تو ہٗ کی ضمیر ایک ایسے اسم کی طرف لوٹے گی جو لفظًا و رُتبۃً ضمیر سے مؤخر ہے اور یہ جائز نہیں۔ البتہ اگر مفعول کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہو تو اضمار قبل الذکر جائز ہوگا: اکرمَ[2] قومَہٗ خالدٌ کہہ سکتے ہیں کیونکہ خالد اگرچہ لفظًا ضمیر کے بعد آیا ہے لیکن فاعل ہونے کی حیثیت سے وہ رُتبۃً مقدم ہے۔

(ب) جبکہ فاعل اِلاَّ کے بعد واقع ہو: ما[3] اکرم علیًّا اِلّا زیدٌ یا غیرُ زَیْدٍ اس موقع پر فاعل کو مقدم کرنے سے مطلب بگڑ جائے گا۔

(ج) یا مفعول فعل کے ساتھ متصل ہو تو مجبوراً فاعل کو مؤخر کرنا ہی پڑے گا: ضَرَبَکَ زیدٌ. اس مثال میں (کَ) مفعول ہے جو فعل سے متصل ہے۔

۱۱- تم نے درس ۱۷ میں پڑھا ہے کہ بعض افعال کے مفعول دو اور تین بھی آتے ہیں۔ مگر ان کے مجہول کا نائب الفاعل جو مرفوع ہوتا ہے وہ ایک ہی ہوگا۔ بقیہ مفعول بدستور منصوب رہیں گے: عَلِمَ زید حامدًا غنیًّا (زید نے حامد کو غنی سمجھا) اس کو مجہول بنائیں تو کہیں گے عُلِمَ حامدٌ غنیًّا۔

تنبیہ ۳: تم نے سبق ۱۴، ۱۵ اور ۲۵ میں فعل معروف کو مجہول بنانے کا طریقہ پڑھ لیا ہے بوقتِ ضرورت اس کے مطابق مجہول بنا لیا کرو۔

۱۲- مصدر اور بعض اسماء مشتقّہ (دیکھو سبق ۲۲) کا بھی فاعل و مفعول آیا کرتا ہے اور وہ بھی مفعول کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتے ہیں: جاء السَّابِقُ فَرَسُہٗ فَرَسَ زیدٍ (وہ آیا جس کا گھوڑا زید کے گھوڑے سے آگے بڑھ گیا) اس مثال میں پہلا "فرس" السَّابق کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول ہے۔ یہاں اَلْ اسم موصول ہے۔ پس السَّابق کا مطلب اَلَّذِی سَبَقَ ہے (دیکھو سبق ۴۲-۶)

مصدر اور اسماء مشتقّہ کا تفصیلی بیان اگلے سبقوں میں آئے گا۔

---

(۱) خالد کو اس کی قوم نے عزت دی۔ (۲) خالد نے اپنی قوم کی عزت کی۔ (۳) زید کے سوا علی کی کسی نے عزت نہ کی۔

Marfat.com

سلسلة الالفاظ نمبر ٤٩

اِبْتَلٰی (٧) مبتلا ہونا' آزمانا۔
اِسْتَنْزَفَ (١٠) نکال لینا' اُچک لینا۔
اَلْهٰی (ا-و) غفلت میں ڈالنا۔
جَرَّ (ن) کھینچنا' کسی اسم کو زیر دینا۔
حَضَنَ (ض) انڈے سینا' بچہ سنبھالنا۔
رَاوَدَ (٣) برائی کی رغبت دینا۔
رَاوَدَ عن نفسه کسی کے ساتھ بُری خواہش کا ارادہ کرنا۔
قَطَعَ (عَنْ. ف) تعلق کاٹ دینا۔
لَامَ (ن-و) ملامت کرنا۔
مَزَّقَ (٢) نوچ پھاڑ کر ٹکڑے کر دینا۔
وَثَبَ (یَثِبُ) حملہ کرنا' چھلانگ مارنا۔
هَدَمَ (ض) ڈھا دینا۔
اَعْرَابِیٌّ (جـ اَعْرَابٌ) دیہاتی۔
بَعْسَرٌ مینگنی۔
فَارَةٌ (جـ فِیْرَانٌ) چوہا' چوہیا۔
فَرْخٌ (جـ اَفْرَاخٌ اور فُرُوْخٌ) چوزہ' پرندے کا بچہ
فَرِیْسٌ یا فَرِیْسَةٌ (جـ فَرَسٰی) وہ جانور جسے شیر یا کوئی درندہ شکار کرے۔
فَتیٰ (جـ فِتْیَانٌ) جوان' غلام۔

بَیْضَةٌ (جـ بَیْضٌ) انڈا۔
بِیْعَةٌ (جـ بِیَعٌ) گرجا' عیسائیوں کا معبد۔
بَغْتَةً اچانک۔
جِلْدٌ (جـ جلود) کھال۔
حِیْنٌ (جـ اَحْیَانٌ) وقت۔
زُمْرَةٌ (جـ زُمَرٌ) ٹولی' گروہ۔
سَاحِرٌ (جـ سَحَرَةٌ) جادوگر۔
سَاحَةٌ میدان' صحن۔
شَحْمٌ (جـ شُحُوْمٌ) چربی۔
شَمْعٌ (جـ شَمَعَاتٌ) موم بتی' چراغ۔
صَحِیْحٌ (جـ اَصِحَّاءُ) تندرست۔
صَوْمَعَةٌ (جـ صَوَامِعُ) عیسائیوں کی خانقاہ۔
طَائِرٌ (جـ طَیْرٌ اور طُیُوْرٌ) پرندہ۔
عَرَّافٌ "بڑا پہچاننے والا" چالاک آدمی۔
لَبُوْسٌ لباس۔
مُبَاغَتَةٌ (٣-مصدر ہے) اچانک حملہ کرنا۔
نَعْلٌ (جـ نِعَالٌ) جوتا۔
وَبَرٌ (اَوْبَارٌ) اونٹ وغیرہ کے موٹے بال۔
وَقُوْدٌ ایندھن۔

مشق نمبر ٨٨

تنبیه ٤: ذیل کے جملوں میں فاعل ظاہر اور مُضْمَر کو پہچانو اور فعل و فاعل کی مطابقت و عدم مطابقت کے مواقع میں غور کرو۔ نیز یہ دیکھو کہ فاعل کس جگہ وجوباً مقدم اور کس جگہ وجوباً مؤخر ہے۔

(١) جاء یا جاءت اَحِبَّتی وجلسوا عندی لیسئلوا عن احوال السَّفرِ (٢) وَلَوِارْتَفع

Marfat.com

المتکبّرون حِینًا یَسقُطون اَخِیرًا (۳) لا یَعْرِفُ یا لا تَعْرِف الاَصِحّاءُ قیمةَ الصّحّة حتّی یُبْتلَوا بالمَرَضِ (۴) جاء یا جاء ت نِسْوَة القَرْیة یَشْتکِیْنَ غفلةَ الحکومة عن تعلیم اولادِهِنَّ و صِحّتِهم (۵) تحضِنُ الطَّیْرُ بَیْضَها و تَحْفَظُ یا یحفظن فروخَها (۶) اَحْسِنْ اِلٰی اقاربک ولو قطعُوا عنک (۷) الامراء یسافرون فی الطیّارات بتمام الرّاحة و تطیربهم و توصلهم الی منازلهم سریعًا مع السلامة. وتَقْطَعُ السّبیلَ الفقراءُ یمشون باَرْجُلِهم حِینًا ویسافرون بالقِطارا والسّفینة حِینًا ویَبْلُغُوْن منازلَهم بتمام المشقّة. مع هٰذا نری المساکین ینسَوْن المشقّة اذا بلغوا منازلهم و یحمدون اللہ بخلاف الامراء فانهم مادامُوا فی الطیّارة یذکرون اللہ خوفا من الموت ولمّا نزلوا منها ینسَوْن ما اعطٰهم ربُّهم من نِعَمائِهٖ لا یشکرون اللہ بل یشتکون التّعَبَ ثم یَشْتَغِلون فی اللّهو و اللّعِب فلا تکن منهم ایّها المسلم العاقل بل کن شاکر اعلٰی ما اعطاک ربُّک من نعمة الحیاةِ والصّحّةِ والایمان.

مشق نمبر ۸۹ مِنَ الْقُراٰن

(۱) قال نِسوةٌ فی المدینة امْرَاَةُ العزیزِ تُراوِدُ فتٰها عن نفسه (۲) قالت فذٰلِکُنّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فیه (۳) قالتِ الاَعْرَابُ اٰمَنّا قل لم تؤمنوا ولٰکِن قولوا اَسْلَمْنَا ولمّا یدخلِ الایمانُ فی قلوبکم (۴) اذا جاءک المنافقون قالوا نَشْهَدُ اِنّک لَرسولُ اللہ. وَاللہُ یعلم اِنّک لَرسولُه واللہ یشهد اِنَّ المنافقین لَکٰذبون (۵) اِذا جاءک المؤمنٰت یُبَایِعْنَکَ عَلٰی اَنْ لَا یُشْرِکْنَ باللہ (۶) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمنوا لا تُلْهِکُمْ اموالُکم ولا اولادُکم عن ذِکْرِ اللہ (۷) اُلْقِیَ السَّحَرَةُ ساجدین (۸) وسِیْقَ الّذین اتَّقَوْا ربَّهم الی الجنّة زُمَرًا (۹) ولولا دَفْعُ اللہ النّاسَ بعضَهم ببعض لَهُدِّمت صَوامِعُ و بِیَعٌ و صَلَوٰتٌ و مَسٰجِدُ یُذْکَرُ فیها اسمُ اللہِ کثیرا (۱۰) واذ ابْتَلٰی ابراهیم رَبُّه بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنّ.

مشق نمبر ۹۰ اُردو سے عربی بناؤ

کہا جاتا ہے کہ (اِنَّ) شیر کو اتنی طاقت بخشی گئی ہے کہ وہ ایک ضرب (ضــربة) میں بڑے بیل کو مارڈالتا ہے۔ وہ اکثر (فــی الاکثــر) رات کو شکار کے لئے اپنے غار سے نکلتا ہے۔ وہ اپنے شکار پر اچانک حملہ کرتا ہے جیسا کہ (کــمــا اَنَّ) بلی چوہیا پر جھپٹتی ہے۔ اس کی دونوں آنکھیں (ایسی) بنائی گئی

ہیں کہ وہ (بِـأنَّـهٗ) رات کی تاریکی میں ایسا ہی دیکھتا ہے جیسا کہ وہ (كَـمَـا أنَّـهٗ) دن کی روشنی میں دیکھتا ہے۔ تمام حیوانات اس سے ڈرتے ہیں اسی لئے اُسے جانوروں کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اس کے شر سے بچائے۔

سوالات نمبر ۱۹

۱- فاعل اور نائب الفاعل کا اصل مقام کہاں ہے اور مفعول کا کہاں؟

۲- اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کردیں تو ترکیب میں اُسے کیا کہا جائے گا؟

۳- اکرم زیدٌ عَمْرًا اور زید اکرم عَمْرًا کی تحلیل کرو۔

۴- فاعل یا نائب الفاعل ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیر ہوگا اور مُضْمَر ہو تو کیا تغیر ہوگا؟

۵- جمع مذکر سالم کے ساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا اور جمع مؤنث سالم کے ساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا؟

۶- فاعل کو مفعول پر کہاں مقدم رکھنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا واجب ہے؟

۷- جس فعل متعدی کے دو یا تین مفعول آتے ہیں ان کو مجہول بنادیا جائے تو کتنے نائب الفاعل کو رفع دیا جائے گا؟

۸- ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول بناؤ اور فاعل کو حذف کر کے مفعول کو نائب الفاعل بناؤ:

(الف) يخدع العرّافون الجهلاءَ وَيَسْتَنْزِفون اموالَهم

(ب) يستخدمُ[1] الانسانُ الخيلَ لِجرّ العَرَباتِ و مُبَاغَتَةِ العدّو فى ساحة القتال.

(ج) يا كل العربُ لَحْمَ الجَمِلَ و يصنعون من و بره اللبوس ومن جلده النِّعالَ و من شحمه الشَمَع ومن بَعْره الوَقودَ.

(د) اعطينا السائل درهين.

(ه) اعطيت اخاك كتابًا.

(و) رزقكم الله علمًا نافعًا.

---

(۱) اِسْتَخْدَمَ خدمت لینا۔ کام میں لگانا.....

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

المرفوعات (۳) المبتدأ و (۴) الخبرُ

۱- تم پڑھ چکے ہو کہ جملہ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں اور دونوں حالت رفعی میں رہتے ہیں (دیکھو سبق ۶)۔

تنبیہ ۱: لیکن مبتدا یا خبر کو نصب دینے والا کوئی عامل جملہ اسمیہ پر داخل ہو تو انہیں نصب دیا جائے گا: اِنَّ الْاَرْضَ مُدَوَّرَةٌ کان خالد شُجَاعًا۔

۲- مبتدا مفرد[1] بھی ہوتا ہے مرکب ناقص (مرکب توصیفی اور مرکب اضافی) بھی ہوتا ہے مگر جملہ یا شِبْہِ جملہ (یعنی ظرف یا جار مجرور) نہیں ہو سکتا۔

۳- خبر کی جگہ اسم مفرد بھی آ سکتا ہے۔ مرکب ناقص، مرکب تام یعنی جملہ بھی اور شِبْہِ جملہ بھی۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

الوالدطیّب مبتدا اور خبر دونوں مفرد ہیں۔ الولدامطیعُ طیّبٌ مبتدا مرکب توصیفی ہے۔ کتاب الولدِ طیّبٌ مبتدا مرکب اضافی ہے۔	زیدٌ رجل صالحٌ خبر مرکب توصیفی ہے۔ زیدٌ ذو مالٍ خبر مرکب اضافی ہے۔ المجتهد یَفُوْزُ خبر فعل ہے جو جملہ فعلیہ ہے۔ حامدٌ ابوہ[2] عالم خبر جملہ اسمیہ ہے۔ الکتاب فوق المِنْضَدَة[3] خبر ظرف ہے۔ الدنانیر فی الصندوق خبر جار مجرور ہے۔

۴- خبر جملہ ہو (خواہ اسمیہ خواہ فعلیہ) تو اس میں ایک ایسی ضمیر ضروری ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو۔ دیکھو چھٹی مثال میں یفوز کے اندر ھُوَ کی ضمیر پوشیدہ ہے جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہے اور وہی فاعل ہے۔ اس لئے فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا ہے۔ پھر یہی جملہ فعلیہ خبر واقع ہوا ہے مبتدا (المجتهد) کی۔

(۱) یہاں مفرد سے مراد غیر مرکب ہے خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ یا جمع (۲) لفظی معنی ہوں گے حامد اس کا باپ عالم ہے یعنی حامد کا باپ عالم ہے۔ (۳) مِنْضَدَة - میز......

Marfat.com

۵- اسی طرح ساتویں مثال میں ابـوہ عـالـم میں ضمیر ہے جو مبتدا (زید) کی طرف راجع ہے۔ اَبُوْہُ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا اور عَالِمٌ خبر . یہ جملہ اسمیہ صغریٰ خبر ہے زید کی جو کہ جملہ کبریٰ کا مبتدا ہے۔

۶- ایک مبتدا کی متعدد خبریں بھی ہوسکتی ہیں: ھـو الـغـفـور الـودود ذوالعرش المجیدُ. اس مثال میں ھو مبتدا ہے باقی چاروں اسم اس کی خبریں ہیں۔

کبھی جملے میں ترتیب وار کئی مبتدا ہوتے ہیں اور اسی ترتیب سے ہر ایک کی خبریں ہوتی ہیں: حامد و خالد و صالح جالس و قائم و راکب (حامد بیٹھا ہے، خالد کھڑا ہے اور صالح سوار ہے) اس ترتیب کو ملف ونشر مرتب کہا جاتا ہے۔

کہاں کہاں خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا واجب ہے؟

۷- دراصل مبتدا کا مقام خبر سے مقدم ہے مگر ذیل کی صورتوں میں خبر کو مقدم کرنا اور مبتداء کو مؤخر کرنا واجب ہے۔

(الف) جبکہ خبر اسـم استفهام ہو: اَیـن زیدٌ؟ کیف ابوک؟ ان مثالوں میں اَیْنَ اور کَیْفَ خبر ہیں کیونکہ ان میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لئے وہ مبتداء نہیں بن سکتے۔ ان کو مؤخر اس لئے نہیں کر سکتے کہ اسـمـاء استفهـام ہمیشہ صدر کلام میں (جملے کے شروع میں) آیا کرتے ہیں۔ چاہے مبتدا ہوں چاہے خبر۔

تنبیه ۲ : اَیْنَ، اَنیٰ، مَتیٰ، اَیّانَ اور کَیْفَ میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لئے وہ ہمیشہ خبر ہوں گے اور مَنْ، مَا وغیرہ بقیہ اسماء استفہام ہمیشہ مبتداء ہوں گے۔

(ب) یا مبتدا کے ساتھ ایسی ضمیر متصل ہو جو خبر کے کسی جزو کی طرف راجع ہو: فـی الـدّار صاحبُها (گھر میں اس گھر کا مالک ہے) اس جملے میں "صـاحبها" مبتدا مؤخر ہے اور "فی الدّار" خبر مقدم ہے کیونکہ مبتدا کے ساتھ خبر "دار" کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہوئی۔ اگر مقدم کریں تو اِضمار قبل الذِّکر لازم آئے گا۔

(ج) جبکہ مبتداء نکرہ ہو اور خبر ظرف یا جار مجرور ہو: عندی ثَوْبٌ، فی الدَّارِ رَجُلٌ. اِن دونوں جملوں میں ثوب اور رجل مبتدا مؤخر ہیں۔

(د) جبکہ مبتداء پر خبر کا حصر ہو یعنی مبتدا اِلّا کے بعد واقع ہو: مـا خـاسِرٌ اِلّا الکسلانُ (سست کے سوا کوئی خسارہ پانے والا نہیں) مبتـدا الکسلان ہے۔ مقدم کر دیں تو مطلب بگڑ جائے گا۔

Marfat.com

تنبیہ ۳: مبتدا اور خبر کی پہچان یہ ہے کہ جملے میں جس کے بارے میں کچھ کہا جائے وہ تو مبتدا ہے اور جو کچھ کہا جائے، وہ خبر ہے فعل اور ظرف کبھی مبتدا نہیں بن سکتے۔

مشق نمبر ۹۱

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

اللّٰہُ یعلم الغیبَ. اِنَّ من البیان لَسِحْرًا. کیف حالُک؟

(اللّٰہُ) مبتدا، مرفوع (یَعْلَمُ) فعل مضارع، اس میں ضمیر مُستَتِر ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہے۔ وہی فاعل ہے (الغیبَ) مفعول بہ منصوب ہے فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے۔ مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبرٰی ہوا۔

(اِنَّ) حرف مُشَبَّہ بالفعل ناصبِ اسم ہے۔ (مِنْ) حرف جرّ۔ ا(البَیَانِ) مجرور، جار مجرور مل کر خبر مقدم ہے محلًا مرفوع. (لَ) حرف تاکید غیر عامل ہے (سِحْرًا) مبتدا مؤخر ہے کیونکہ نکرہ ہے اور اس کی خبر مقدم جار مجرور ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے مبتدا منصوب ہے۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(کَیْفَ) اسم استفہام مبنی ہے خبر مقدم ہے اس لئے محلًا مرفوع سمجھا جائے گا (حَالُکَ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا ہے اس لئے مرفوع ہے مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۰

اَغْضَبَ (ا) غصہ میں لانا۔	خَیِّرٌ سخی۔
اٰنِیَۃٌ (ج۔ اوان) برتن۔	رَائِحَۃٌ (ج رَوَائِحُ) بُو۔
اِطْنَانٌ (ا۔مصدر) کھنکھنانا۔	سَتَرَ (ن) ڈھانک دینا، چھپا دینا، پردہ پوشی کرنا۔
بَدْرٌ ماہ کامل، پورا چاند۔	سَنَا چمک دمک۔
بَطَالَۃٌ سستی، بیکاری۔	شُرُوْقٌ طلوع ہونا۔
تَوْحِیدَۃُ الْحُسْنِ یکتائے حسن، مصری شاعرہ	

عائشہ تیموریہ کی بیٹی کا نام۔	کَدٌّ مشقت' تکلیف۔
تحریکة (۲-مصدر) ہلانا' حرکت۔	لَهْفٌ سخت افسوس۔
تَحَجَّبَ (۴) حجاب کر لینا' چھپ جانا۔	مَنْطِقٌ گفتگو۔
تَنَقَّبَ (۴) نقاب ڈال لینا' منہ چھپالینا۔	مُتَمَرِّدٌ سرکش۔
تَسْكِينَةٌ سکون' ٹھہرنا۔	مِسْكٌ مشک۔
جَفْنٌ (ج- اَجْفَانٌ) پلک۔	وَرٰی مختلف' مخلوقات۔

مشق نمبر ۹۲

تنبیه ٤: ذیل کے جملوں میں مبتدا اور خبر پہچانو اور دیکھو بعض جملوں میں خبر مقدم ہے اس کی وجہ معلوم کرو۔

(۱) المسلم لا يخافُ الموت (۲) خيرُ النّاس من ينفع النِاسَ (۳) الأنيةُ تُمْتَحَنُ بالاطنان والانسان بالمنطق (۴) اما نِيُّ الكَسْلانَ. تقتله فانَّ يدية تأ بيانِ العملَ (۵) لكلِّ فرعونٍ موسىٰ (۶) عندالتلميذ كتابٌ (۷) لی حاجةٌ (۸) اِنَّ لی حاجةً (۹) متیٰ نَصْرُ اللهِ؟ (۱۰) اَفِی اللهِ شكٌّ؟ (۱۱) لنا علمٌ وللجُهّال مالٌ (۱۲) فی البُسْتان اَزْهارُها (۱۳) كلامُ الملوكِ ملوكُ الكلام (۱۴) امّ العيوب البطالة (۱۵) البطالة اَمِ الاختراع (۱۶) حاملُ المسكِ لا تَخْفٰی روائحه (۱۷) الجملة المركبة من الفعل و الفاعل تُسمّىٰ جملةً فعليّةً (۱۸) اِنّ مع العُسر يُسْرًا.

اشـــــعـــــار

ذیل کے اشعار میں فاعل؟ نائب الفاعل' مبتدا اور خبر پہچانو:

۱- ولِلّٰه فی كلِّ تحريكةٍ — و فی كلِّ تسكينة شاهدٌ
و فی كلِّ شیءٍ له اٰيةٌ — تدلّ علٰی اَنَّهٗ واحدٌ

۲- سُتِرَ[1] السّنا وتَحَجَّبَتْ شمس الضّحٰی — وَ تَنَقَّبَتْ بعد الشُّروق بُدُوْرٌ

۳- لَهْفی علٰی توحيدة الحُسْنِ الّتی — قدغاب عنّی بدرُها المَسْتُوْرُ

پہلے مصرع میں چار مبتدا ہیں' دوسرے میں چار خبریں ترتیب وار ہیں۔ اسی ترتیب کو لف ونشر مرتب کہتے ہیں۔

(۱) یہ تین اشعار اس مشہور مرثیہ کے ہیں جو شاعرہ عظمیٰ سیدہ عائشہ تیموریہ (مولد ۱۲۵۶ھ) نے اپنی بیٹی توحیدة کی وفات پر کہا تھا۔

Marfat.com

۴- قلبی و جفنی و اللسانُ و خالقی راضٍ و باکٍ، شاکِرٌ و غفور

۵- اِنَّ الا کابر یحکمون علی الوریٰ و علی الاکابر تحکُمُ العُلَمَاء

۶- یجود علینا الخَیِّرون بِما لهم و نحن بمال الخَیِّرِیْنَ نُجوْد

۷- بِقَدْرِ الکَدِّ تُکْتَسَب المعالی وَ مَنْ طَلَب العُلٰی سَهَرَ اللّیالی

سوالات نمبر ۲۰

۱- مبتدا اور فاعل میں کیا فرق ہے؟

۲- فاعل اور نائب الفاعل میں کیا فرق ہے؟

۳- جملے میں مبتدا اور خبر کی شناخت کیسے ہوتی ہے؟

۴- کون کون سے مواقع پر خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا ضروری ہے۔

۵- فاعل اسم ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیرات ہوں گے؟

۶- ذیل کے جملوں میں فاعل اور نائب الفاعل کو مبتدا سے اور مبتدا کو فعل یا نائب الفاعل سے تبدیل کرو۔

لا یَنْفَع العلم بغیر العمل یُعْرَفُ الانسانُ بالمنطق

لا یُکرم البُخَلاءُ و لا یُهان الاسخیاء حضرت الشهودُ و شَهِدُوا بالحق.

الحدید یوجد فی المعدن مخلوطا بالتُّراب. اُعْطِیَ السائلانِ دینارَیْنِ.

الاحمق لا ید لذّة الحکمة.

۷- ذیل کے جملوں میں مبتداء کو جمع بناؤ اور حسب قاعدہ خبر کو مبتدا کے مطابق بناؤ:

این المنزل؟ ما اسم ولدک؟ المرء ة الصالحة تَسُرُ زوجها.

الولد الذی یُحْسِن القراء ةَ فله الجزاء. فی الدّار (جـ دُورٌ) صاحبها وعلی الشجرة ثمرها.

الا بنُ الفاقد[1] الادبِ عازٌ[2] لابیه.

۸- پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر جملہ ہو اور پانچ میں شبہ جملہ ہو اور پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر کا مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔

---

(۱) بے ادب۔ (۲) عارٌ کی جمع مکسر اَعْیَارٌ ہے۔ یعنی عیب۔

Marfat.com

اَلدَّرسُ السِّتُّوْنَ

المنصوبات

١ - المفعول به

۱- مفعول بہ (جو عام طور پر محض مفعول کہلاتا ہے) وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل (کام) واقع ہو۔

۲- اکثر متعدی افعال کا ایک ہی مفعول آتا ہے۔ بعض کے دو دو اور بعض کے تین تین مفعول بہ آتے ہیں۔ علم، حسب، وَجَدَ، جعَلَ، اِتَّخَذَ کے دو دو مفعول آتے ہیں اور اَعْلَمَ کے تین: عَلِمَ حَامدٌ عليًا عالِمًا. اَعْلَمَ حَامدٌ محمودًا عليًا عالمًا (حامد نے محمود کو علی کو عالم بتایا یعنی محمود کو خبر دی کہ علی عالم ہے)۔

۳- مفعول بہ کے لئے فعل میں کوئی تغیر نہیں ہوتا: ایکرم زیدٌ اُمَّہٗ واباہ و اَخوَیَةَ وَ عمَّاتِہٖ والاقربین.

۴- مفعول بہٖ اسم ظاہر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثال میں لکھا گیا اور اسم ضمیر بھی ہوتا ہے: ارشدنی العلمُ وایّاک وایّاھم اس میں پہلا مفعول ضمیر متکلم منصوب متصل ہے دوسرا اور تیسرا ضمیر منصوب منفصل۔

۵- تم پڑھ چکے ہو کہ دراصل مفعول کی جگہ فاعل کے بعد ہے۔ اگرچہ تقدیم بھی جائز ہے لیکن جب فاعل اور مفعول میں التباس (مشابہت) ہو اور شناخت کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو تو مفعول کو مؤخر ہی رکھنا چاہئے۔ (دیکھو سبق ۵۸-۱۰)

۶- ذیل کی صورتوں میں مفعول کا مقدم کرنا واجب ہے:

(الف) جبکہ فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر لگی ہو جو مفعول کی طرف راجع ہو: اکرم الاستاذَ تِلمیذُہ

(ب) جبکہ مفعول کی ضمیر فعل کے ساتھ متصل ہو: اَکرَمَنِیَ الامیرُ۔

(ج) جبکہ فاعل پر حصر کیا جائے: اِنّما یخشی اللّٰہَ من عبادہ العلماءُ (اللہ کے بندوں میں اللہ سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں) اس مفہوم کو اس طرح بھی ادا کیا جاسکتا ہے: لا یخشی اللّٰہ من عبادہ اِلاّ العلماءُ.

(د) جبکہ مفعول ایسا لفظ ہو جس کے لئے کلام کی صدارت ضروری ہو اور وہ اسماء استفہام، اسماء شرط

اور کَمْ خبریہ ہیں: مَنْ رأیتَ؟ مَا تُرِیْدُ؟ ما تفعلْ مِنْ خَیْرٍ تُجزَ بِہٖ (دیکھو سبق ۵۶-۲) کم کتابًا قرأتَ؟ کَمْ کتابٍ قرأتُ (اس میں کَمْ خبریہ ہے) اس صورت میں مفعول کو صدارت کلام کے لئے فعل پر بھی مقدم کرنا پڑتا ہے۔

۷- ذیل کے تین مقاموں میں صرف مفعول بہ مذکور ہوتا ہے اور فعل و فاعل دونوں مقدر ہوتے ہیں۔

تَحْذِیْرٌ

(۱) تحذیر (ڈرانا، بچانا) کے موقع پر: اَلْکَسَلَ اَلْکَسَلَ (سستی سے سستی سے یعنی سستی سے بچ) گویا دراصل اِحْذَرِ الْکَسَلَ. پس اِحْذَر جو کہ فعل یا فاعل ہے یہاں مقدر ہے۔ اسی صورت میں مفعول کو مکرر لانا پڑتا ہے۔ اسی طرح اِیَّاکَ وَالْکَسَلَ (اپنے آپ کو اور سستی کو) یعنی اپنے آپ کو سستی سے دور رکھ اور سستی کو اپنے سے دور رکھ۔ گویا اصل میں اِحْذَرْ نَفْسَکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْکَسَلَ منک. اِحْذَرْ کی جگہ اِتَّقِ یا بَعِّدْ (دور کر) بھی مقدر سمجھ سکتے ہیں۔

اِغْرَاءٌ

(۲) اِغراء (اُکسانا) کے موقع پر: اَلاِجْتِھَادَ الاِجْتِھَادَ (کوشش کو کوشش کو یعنی کوشش کو لازم بنالو) گویا دراصل اَلْزِمِ الاجتھادَ ہے۔ اسی طرح اَلْمُرُوْءَۃَ وَالنَّجْدَۃَ (مروت اور شرافت کو لازم پکڑو) یہاں بھی اَلْزِمْ جو کہ فعل با فاعل ہے مقدر ہے۔

اِخْتِصَاصٌ

(۳) اختصاص (مخصوص کرنا، مراد لینا) نَحْنُ مَعَاشِرَ[1] الانبیاء لانرِثُ ولا نُوْرِثُ (ہم یعنی پیغمبر لوگ نہ (کسی کے) وارث ہوتے ہیں نہ ہمارے مال ومتاع کا کوئی وارث ہوتا ہے) اس جگہ لفظ اَخُصُّ[2] یا اَعْنِیْ[3] کو مقدر مان لیا جاتا ہے اور لفظ "معاشر" کو اس کا مفعول سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح نَحْنُ العربَ، نَحْنُ الْمُسْلِمِیْنَ وغیرہ کہا جاتا ہے۔

۸- مذکورہ تینوں مقامات تو قیاسی ہیں جن کے قیاس پر بہت سی مثالیں بنائی جا سکتی ہیں۔ ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں جن میں فعل و فاعل کو حذف کر کے صرف مفعول بہ بولا جاتا ہے: کسی آنے والے کے خیر مقدم کے وقت صاحب خانہ کہتا ہے اَھْلاً وَ سَھْلاً وَ مَرْحَبًا (= اَتَیْتَ[4] اَھْلاً وَ وَطِئْتَ سَھْلاً وَ صَادَفْتَ مرحبًا) اَمْرَءً[5] و نفسہ (= اُتْرُکِ امْرَءً و نَفْسَہٗ) غُفْرَانَکَ[6] رَبَّنَا (= نَطْلُب غُفْرانکَ)

---

(۱) مَعْشَرٌ (ج۔ مَعَاشِرُ) گروہ۔ جماعت (۲) میں مخصوص کرتا ہوں۔ (۳) میں مراد لیتا ہوں۔ (۴) آپ اپنے اہل میں یعنی اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستہ طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کرلیا۔ یعنی بلا تکلف بہ آرام تشریف رکھئے۔ (۵) مرد کو اور اس کے نفس کو چھوڑ دو۔ یعنی اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو۔ (۶) غُفرانٌ مصدر ہے یعنی بخشش۔ یعنی ہم تیری بخشش چاہتے ہیں۔

Marfat.com

اِشْتِغَالُ الْفِعْلِ

۹- بعض جملوں میں مفعول کا ذکر فعل سے پہلے ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ فعل کے بعد ایک ضمیر ہوتی ہے جو اس مفعول کی طرف لوٹتی ہے: الکتاب قَرَأْتُهٗ. ایسے جملوں میں اسم مقدم کو مشغولٌ عنه (جس کی طرف سے بے پروائی کی گئی ہو) کہتے ہیں کیونکہ فعل کو ایک مفعول (ضمیر مفعول) مل جانے سے وہ مفعول مقدم سے بے پروا ہو جاتا ہے۔

تنبیہ ۱: یہ مسئلہ مفعول مقدم کا نہیں ہے بلکہ مذکورہ مثال میں فعل کا مفعول تو وہ ضمیر ہے جو اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس اسم کی اعرابی حالتیں مختلف ہوگئی ہیں۔

۱۰- ایسے اسم کے اعراب کی تین صورتیں ہیں:

(الف) جب وہ ایسے لفظ کے بعد واقع ہو جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے جیسے کلمات الشرط اور حروف التخصیص (دیکھو سبق ۵۰-۶) تو اس اسم کو نصب دینا ضروری ہے: اِن الْعلمَ حصَّلته نفعک (اگر تو علم حاصل کرلے تو وہ تجھے نفع دے گا) هَلاَّ وَلَدَکَ تُعَلِّمُهٗ (تو اپنے لڑکے کو کیوں تعلیم نہیں دیتا۔)

(ب) اور جب وہ اسم حرف نفی (ما اور لا) یا حرف استفہام (أ اور هَلْ) کے بعد واقع ہو تو اسے نصب پڑھنا بہتر ہے۔ لازم نہیں: ما زید القیتُه ولا عمرًا رأیتُهٗ. هل [۴] الرجلین تعرِفُهُمَا؟ مذکورہ مثالوں میں اسم مشغول عنہ کو رفع پڑھنا بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔

(ج) جب وہ اسم "اِذَا" الْفُجَائِيَّة (بمعنی ناگہاں) کے بعد واقع ہو اس کو رفع دینا لازم ہے: دَخلتُ [۵] البَيْتَ فاذا الغلام يُوَبِّخه ابی.

اسی طرح جب وہ کلمات الشرط، اسماء موصوله، لامر الابتداء ما نافیه یا حروف مشبہ بالفعل کے قبل واقع ہو تو اس پر رفع لازم ہے: العلم [۶] ان خدمتَه رَفَعَکَ الولدُ الذی رأیتَهُ ذَکِیٌّ.

(د) مذکورہ مواقع کے سوا باقی صورتوں میں رفع اور نصب دونوں جائز ہیں۔

۱۱- جب اسم مشغول عنہ کو نصب پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے فعل مقدر کا مفعول بناتے ہیں اور اس اسم کے بعد جو فعل واقع ہوا ہے اُسے فعل مقدر کا مفسر (تفسیر کرنے والا) کہتے ہیں اور جب اس اسم کو رفع پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے مبتدا کہتے ہیں اور باقی جملہ کو اس کی خبر بناتے ہیں چنانچہ ذیل کے جملوں کی تحلیل سے تم سمجھ لو گے۔

---

(۴) کیا تو اِن دو مردوں کو پہچانتا ہے؟ (۵) میں گھر میں داخل ہوا تو ناگہاں (کیا دیکھتا ہوں) کہ اس کو میرا باپ دھمکا رہا ہے۔ (۶) اگر تو علم کی خدمت کرے گا تو وہ تجھے بلند کردے گا۔

Marfat.com

مشق نمبر ۹۳

۱- اِن الْعِلمَ حَصَّلْتَهٗ نَفَعَکَ ۲- اَلْعِلْمُ اِنْ حصّلته نَفَعَکَ

پہلی مثال میں نصب لازم ہے اور دوسری میں رفع۔

(اِنْ) حرف شرط (العلمَ) مفعول بہٖ ہے فعل مقدر (حَصَّلْتَ) کا جس کا تفسیر وہ فعل ظاہر کرتا ہے جو اس کے بعد واقع ہے۔ اب یہ فعل و فاعل و مفعول بہٖ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مفسَر ہے۔

(حَصَّلْتَ) فعل با فاعل (ہٗ) مفعول بہٖ، محلاً منصوب. جملہ فعلیہ ہو کر تفسیر یعنی مفسِر ہے پہلے جملے کا۔ مُفسَّر اور مفسِّر دونوں جملے مل کر شرط ہے۔

(نَفَعَ) فعل ماضی واحد غائب اس میں ضمیر مُسْتَتِر ہے جو علم کی طرف راجع ہے۔ وہی فاعل ہے۔

(کَ) مفعول بہٗ محلاً منصوب۔ فعل و فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء ہے۔

شرط اور جزا مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو گیا۔

(العِلْمُ)	مبتدا مرفوع	مبتدا اور خبر
(اِنْ حَصَّلْتَهٗ) جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہے۔	شرط اور جزا	مل کر جملہ اسمیہ ہوا
(نَفَعَکَ) فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا	مل کر خبر محلاً مرفوع	

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۱

اَقْبَلَ (ا) سامنے آنا، متوجہ ہونا۔	زَبُوْنٌ (جـ زَبَائِنُ) جدید محاورے میں گاہک اور خریدار کو کہتے ہیں۔
اَنَارَ (ا-و) روشن کرنا۔	شَاهِقٌ بہت اونچا۔
اِفْرَاطٌ (ا-مصدر) کسی کام میں حد سے بڑھ جانا۔	عُرْيَانٌ (جـ عُرَاةٌ) ننگا۔
تَفْرِيْطٌ (۲-مصدر) کوتاہی کرنا۔	قَهَرَ (ف) دباؤ ڈالنا، غصہ کرنا۔
بِضَاعَةٌ (جـ بَضَائِعُ) مال تجارت، پونجی۔	كَسَا (ن-و) پہنانا۔
جَلَبَ اور اِسْتَجْلَبَ کھینچنا، حاصل کرنا۔	لُقَطَةٌ پڑی پائی ہوئی چیز۔
جَائِعٌ (جـ جِيَاعٌ) بھوکا۔	اَلْمُتَنَبِّیءُ مدعی نبوت، عرب کے ایک مشہور شاعر کا تخلص ہے۔
جَلِيْسٌ (جـ جُلَسَاءُ) ہمنشین۔	تَهَرَ (ف) جھڑکنا۔
دِيْوَانٌ (جـ دَوَاوِيْنُ) اشعار کا مجموعہ، کچہری۔	
مَحَا (ن-و) مٹانا۔	
مَخْزَنٌ (جـ مَخَازِنُ) گودام، دکان۔	

Marfat.com

مشق نمبر ۹٤

ذیل کی مثالوں میں دیکھو کون سی جگہ مفعول مقدم ہے اور اس کی وجہ معلوم کرو۔ یہ بھی پہچانو کہ کس جگہ جوازاً مقدم ہے اور کہاں وجوباً۔ کون سی مثالوں میں فعل اور فاعل دونوں محذوف ہیں۔ کس جگہ کون سا فعل محذوف ہے؟

(۱) كـاَفَـأَ نا اخانا الصغيرَ (۲) كافَأنُا اخوانا الكبيرُ (۳) ماراٰی موسیٰ عیسیٰ (۴) بَـنَـى الـمـحـراب زكَرِيَّا (۵) اَلْقى العصاء موسیٰ (۶) اكرم اخى ابى (۷) قرء كتابى صَـدِيـقـى (۸) اىّ رجلٍ لقيتَ؟ (۹) كم رُمَّانَةً اَكَلْتَ؟ (۱۰) كم تُفَّاحةٍ اَكَلْتُ (۱۱) مَنْ عـلّمتَ و مِمَّنْ تعلّمتُ؟ (۱۲) اصاحبًا لا عيـبَ فيه تريدُ؟ (مصراع) (۱۳) فامّا اليتيـمَ فَلاَ تَـقْـهَرْ و امّا السائِلَ فَلا تَنْهَرْ (۱۴) ما تُقَدِّمُوْا لانفسكم من خير تجدوه عند الله (۱۵) اتاكم والشقَاقَ (۱۶) ايّاكَ وجليسَ السُّوْءِ (۱۷) الاتّحادَ الاتّحادَ (۱۸) الطَّرِيقَ الطَّرِيقَ (۱۹) اللهَ اللهَ عَبادَ اللهِ (يا عباد الله)

Marfat.com

مشق نمبر ۹۵

ذیل میں اشتغال کی مثالیں ہیں ان میں غور کرو کس جگہ نصب واجب ہے اور کس جگہ رفع واجب ہے اور کہاں دونوں جائز ہیں۔

(۲۰) هـل ديوان المتنبّى ءِ قرأته؟ (۲۱) حَيْثُما المحسن وجد تموه فَعَظِّمُوْهُ (۲۲) لا الاِ افـراط اُريـده ولا التّـفـريـط اِبتَـغِيْـه والِاعتدالُ هو مَذْهبى (۲۳) النّاس تَـغُـرُّهـم الـدُّنيـا فَيُهْـلِـكُـوْن (۲۴) ابـوک يـا ابـاک اغـرفـه فقد كان رجلا صالحًا (۲۵) الـجائع اَطْعِمُوْه والعريان اكسوه (۲۶) اللُّقطة حيثما و جد تموه رجب عليكم ردُّهـا الـى صـاحبها (۲۷) الكتاب الذى نقرء و نافع جِدًّا (۲۸) البصنائع الجيّدة هل اسـتـجـلَبْتَهـا لـمـخـزنـک حتـى تشتهـرَ بيـن التّـجـار و يكثر عليـک اقبال الزبائن؟ (۲۹) شعر.

و ايـن الـوعـدُ قلت لها فقالت كـلام الـلـيـل يَمْحُوه النَّهار

---

(۱) اَ ہمزۂ استفہام ہے۔

مشق نمبر ۹۶

(۱) کون سی کتاب تم نے خریدی؟ (۲) کتنے روپے تم نے مزدور کو دیئے؟ (۳) تم نے بمبئی میں کیا دیکھا اور کس سے ملاقات کی؟ (۴) میرے باپ نے میرے بھائی کو بلایا۔ (۵) تم جو کچھ کرو اس کی جزا پاؤ گے (اس کا معاوضہ تمہیں دیا جائے گا)۔ (۶) صرف علم اور عمل ہی آدمی کو کامیاب بناتے ہیں۔ (۷) حامد جہاں بھی مل جائے اُسے میرے پاس بھیج دو میں اسے ایک عمدہ گھڑی دوں گا۔ (۹) لیکن بچوں کو تو نہ جھڑکا کرو اور جانوروں کو بے سبب نہ ستایا کرو۔

مشق نمبر ۹۷

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:

خرج صباح الجمعة اخوان للتفرج الى الضاحية واخذا معهما اختهما رقية. فدخلوا فى بستان فرأ و اهناک اشجار اشاهقة و ازهار طيبة الرائحة واثمار مختلفة الالوان والاشكال. فطمعت البنت فى تفاحة ناصنجة وارادت ان تقطفها. فصاح اخواها اياک والثمريا رقية. لا تمسى شيئا من الازهار والاثمار دون[1] اجازة البستانى انما يسرق الاثمار الاولاد الشرار. فلا تكن منهم ولنكن من الكرام. فان طابت لک ثمرة فاشتريها ولا تسرقى. فتلثة من التفاح اشترتها رقية بست انات وباقة[2] من الورد بانة اما اخواها فاشترا يا ثمانى رمانات بروبية واحدة ثم خرجوا على شاطئى النّهر و تفرجوا واغتسلوا و سبحوا فى الماء و سُرّہ امسّرة عظيمة. ثم رجعوا الى بيتهم و قصوا علىٰ امهم فتبسّمت فرحت على قصة الاثمار.

---

(۱) دُوْنَ: سوا۔ (۲) باقة: گلدستہ۔

اَلدَّرْسُ الحَادِی وَالسِّتُّوْنَ

(۲) المفعول المطلق (۳) والمفعول له

۱- كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا[1]. ضُرِبَ السَّارِقُ ضَرْبًا شَدِيْدًا[2] سِرْتُ سَيْرَ الْبَرِيْدِ[3]. دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ[4].

۲- اوپر کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ گئے ہوگے تکلیمًا، ضربا شدیدًا اور دَقَّتَيْنِ میں سے ہر ایک مفعول مطلق ہے کیونکہ تم نے حصہ سوم سبق ۴۳ میں پڑھا ہے کہ اگر کسی فعل کے بعد اسی فعل کا مصدر لایا جائے جس سے اس فعل کی تاکید یا نوعیت اور کیفیت یا تعداد مقصود ہو تو اس مصدر کو مفعول مطلق کہتے ہیں اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

۳- پہلی مثال سے تاکید، دوسری اور تیسری سے نوعیت اور کیفیت اور چوتھی سے تعداد معلوم ہوتی ہے۔

۴- نوعیت صفة سے بھی بتلائی جاتی ہے اور اضافة سے بھی۔ دیکھو اوپر کی مثالیں۔

۵- جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لئے لانا ہو تو اس کا مرادف لفظ بھی بول سکتے ہیں: قَامَ الخطیبُ وقوفًا[5]، جَلَسْتُ قعودًا.

۶- کبھی مصدر کسی اسم صفت کا مضاف الیہ واقع ہوتا ہے اور مضاف کو نصب دیا جاتا ہے: خَاطَبَ اَفْصَحَ خِطَابٍ (خِطَاب مصدر ہے خَاطَبَ کا)

۷- لفظ کُلّ اور بَعْض نیز صفة اور اسم عدد، مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں: مَالَ كُلَّ الْمَيْلِ[6]، تَاَثَّرَ بَعْضَ التَّاَثُّرِ[7]، اذکرو الله کثیرا (= ذکرا کثیرا) جُلِدَ السارقُ عشرا (= جَلْدَةً عَشْرًا یا عَشْرَ جَلْدَاتٍ).

دیکھو مَیْل مصدر ہے مَال کا مگر وہ مضاف الیہ ہونے سے مجرور ہے اور کُلٌّ مضاف ہے اور مصدر کی بجائے اس کو نصب دیا گیا ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو سمجھ سکتے ہو۔

---

(۱) اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا کلام کرنا۔ (۲) چور کو سخت مار ماری گئی۔ (۳) میں چلا قاصد کی چال۔ (۴) گھڑی نے بجائے دو گھنٹے۔ (۵) قیام اور وقوف مترادف ہیں، اسی طرح جلوس اور قعود۔ (۶) مائل ہوا پورا مائل ہونا یعنی پوری طرح مائل ہوگیا۔ (۷) کسی قدر متاثر ہوا یعنی کچھ اثر قبول کرلیا۔

Marfat.com

۸- عربی میں بہت سی مثالیں ایسی ملتی ہیں جہاں صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصہ محذوف ہوتا ہے: تجھے خوشگوار ہو، مبارک ہو ھَنِیئًا لَکَ (ھَنَأ ھَنِیئًا) عَجَبًا لکَ (= عَجِبْتُ عجبالک) شُکْرًا لَکَ (= اشکرک شکرًا لک) رَعْیًا (رعاکَ[۱] اللہ رعیا) سَمْعًا و طاعۃً (= اِسْمعوا سَمْعًا وَ اَطِیْعُوا طاعۃً) اَیْضًا (= اٰضَ[۲] اَیْضًا) بڑے کی پکار کے جواب میں چھوٹا کہتا ہے لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ. لَبَّیْکَ کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ اصل میں اُلِبُّ لَکَ اِلْبَابَیْنِ ہے۔ فعل حذف کر دیا گیا اور اِلْبَابَیْن کو ضمیر مخاطب کی طرف مضاف کر دیا گیا۔ اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون ساقط ہوگیا۔ اِلْبَابَیْکَ ہوگیا۔ پھر اس میں تخفیف کر کے لَبَّیْکَ کہہ دیا گیا۔ معنی ہیں، میں آپ کی خدمت کے لئے (ایک ہی بار نہیں) دو بار یعنی کئی بار حاضر ہوں۔ اسی طرح سَعْدَیْکَ دراصل اُسْعِدُکَ اِسْعَادَیْنِ ہے۔ یعنی میں آپ کی مدد (ایک بار نہیں بلکہ) دو بار کرنے کو حاضر ہوں۔ اس کو بھی اِسْعَادَیْکَ سے مخفف کر کر کے سَعْدَیْکَ بنالیا گیا۔

تنبیہ: اُردو میں مفعول مطلق کا استعمال کم ہوتا ہے۔ اس لئے عربی عبارت کے ترجمے میں ہر جگہ مفعول مطلق کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

المفعول لہ یا لاجلہ

۹- المفعول لہ یا المفعول لا جلہ (یعنی جس کے لئے یا جس سبب سے کام کیا گیا ہو) اس کا بیان حصہ سوم سبق ۴۳ میں ہو چکا ہے۔

مفعول لہ بھی ایک مصدر ہوتا ہے مگر جملے میں اس کا استعمال کسی کام کا سبب بتلانے کے لئے ہوتا ہے: قُمْتُ اکرامًا للاستاذ، ضربتُ الولد تادیبًا. ان جملوں میں اکرام اور تادیب مفعول لہ کہلاتے ہیں مگر مصدر پر لام جارّہ لگا دیں تو اسے مفعول لہ نہیں بلکہ جار مجرور کہیں گے: ضربتُ الولد للتّادیب. ذیل کی تین مثالوں کا فرق اچھی طرح سمجھ لو:

اِدَّبْتُ فعل با فاعل	ولدی مفعول بہ	تأدیبًا مفعول مطلق			
			ضربتُ فعل با فاعل	ولدی مفعول بہ	تأدیبًا مفعول لہ
اَدَّبْتُ فعل با فاعل	ولدی مفعول بہ	للتّأدیب جار مجرور متعلق فعل			

(۱) رَعٰی یَرْعٰی رَعْیًا حفاظت کرنا، چرنا۔ (۲) اٰض یَئِیْضُ اَیْضًا لوٹنا۔ دوبارہ وہی کام کرنا۔ اسی مناسبت سے ''بھی''، ''پھر وہی'' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

دیکھو لفظ تادیب پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے دوسرے میں مفعول لہ اور تیسرے میں مجرور متعلق فعل ہے۔ تینوں جملہ فعلیہ ہیں۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۲

اَبٌّ چارہ، گھاس وغیرہ۔
اِبْتِغَاءٌ (۷۔ی مصدر) چاہنا۔
اَخْذٌ (مصدر ہے) پکڑنا، گرفت۔
اِکْتَشَفَ (۷) کھوج لگانا، معلوم کر لینا۔
اِمْلَاقٌ (۱) مفلسی۔
تَجَرَّعَ گھونٹ گھونٹ پینا۔
تَدْخِیْنٌ (۲) تمباکو پینا، دھونی دینا۔
تَشْجِیْعٌ (۲) حوصلہ افزائی کرنا۔
تَعَمَّدَ (۴) دیدہ دانستہ کرنا۔
صَاحِبٌ مصاحب، دوست، آقا۔
صَبٌّ (ن۔مصدر) گرانا، انڈیلنا۔
صِلَةٌ (ج۔ صِلَاتٌ) انعام، میل جول۔
طَبْعٌ (ج۔ طِبَاعٌ) طبیعت۔
عَاقَبَ (۳) سزا دینا، پیچھا کرنا۔
عَصْرٌ (ج۔ عُصُوْرٌ. اِعْصَارٌ) زمانہ۔
عُنْوَانٌ پتہ، نشان۔
غُلْبٌ (جمع ہے غلباء کی) گھنے۔
قَضْبٌ اُونچا شاخ دار درخت، بانس۔
قَلَمُ الْحِسَابَاتِ حساب کا دفتر۔

ثِقَةٌ (وَثِقَ یَثِقُ کا مصدر ہے) اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا۔
جَائِزَةٌ انعام۔
جَزُوْعٌ بے صبر۔ آزردہ۔
خِشْیَةٌ (ض ۔ ي ۔ مصدر) خوف، ڈرنا۔
شُعَاعٌ (اَشِعَّةٌ) شعاع کرن۔
شِرْکَةٌ یا شَرِکَةٌ کمپنی، ساجھا۔
شَهْمٌ ہوشیار، تیز فہم، سردار۔
شِیْمَةٌ (ج۔ شِیَمٌ) خصلت، فطرت۔
کَادَ (یَکِیْدُ) تدبیر و حیلہ کرنا، داؤں چلنا۔
مَتَاعٌ (ج۔ اَمْتِعَةٌ) فائدہ، اسباب۔
مُتَمَرِّدٌ سرکش۔
مَرْضَاةٌ مرضی، رضامندی۔
مُقْتَدِرٌ صاحب اقتدار، قدرت والا۔
مُقَاسَاةٌ (۳۔مصدر) تکلیف اٹھانا۔
نَعَمٌ (ج۔ اَنْعَامٌ) چوپائے، پالتو جانور۔
نَعْمَةٌ آسودگی۔
نَکَالٌ عذاب، سزا۔
هَجَرَ (ن) جدا ہونا، چھوڑ دینا۔

مشق نمبر ۹۸

تنبیہ ۱: ذیل کی مشق میں مفعول مطلق اور مفعول لہ کو پہچانو:

(۱) لقد سرّنی سرورًا عظیما کمالُ صحّةِ ابنک بعد مقاساة مرضٍ شدید (۲) اشکرک شکرا قلبیا من ارسالک لی عنوانَ صاحبک (۳) یضرّ التدخین

Marfat.com

مُسْتَحْمِلِيَةِ اِضْرَارًا بليغا فاذا شئتَ السّلامة من مضادّهٖ فاترکہ ترکاً ابديّه
(۴) اكتشف العلماء فی هذا العصر اكتشافاتٍ كثيرةً (۵) تَاكُلُ فی النهار اَكْلَتَيْنِ ما عدا اَكْلَةَ الصّباح (۶) اذا اكرمت اللئيم بَعْضَ الاكرام ظَنَّ اِنَّکَ فی احتياج اليه.
(۷) وَقَفَ اعرابىّ بين يَدَى المَلِک فخاطبه اَفْصَحَ خطاب فاعجبه و اَمَرَ له بصلةٍ.
(۸) ينبغى ان نصبر كُلَّ الصبر على حوادث الايّام (۹) يُعْطى الاولادُ النّاجعون فی العلم جائزةً تشجيعا لهم على تحصيل العلم (۱۰) عيّنت شركة السكة الحديديّة احدَ شركائها رئيسا على قلم الحسابات اعتماد اعلى خبرته وَثِقَةً بامانته و نشاطه
(۱۱) يُعَاقَبُ القاتل المتعمّد بالقتل مُجَازَاةً علٰى اِثمِه وعِبْرَةً لامثاله (۱۲) تُشْعَل القناديل ليلا فی المُدُن اِنَارَةً للشوارع (۱۳) كلما[1] يدعوني ابي "ياسعد" اقول "لبّيک وسعديک ياسيدي" واقوم لِامتثال امره قِيامَ الخادم الوفي.[2]

(۱۴)	فصبرا جميلا يا بُنَىّ ولا تكن	جزوعا فَاِنَّ الصبر من شيمة الشّهم
(۱۵)	هنيئًا لِاَرْبَابِ النّعيم نعيمُها	و للعاشق المسكين ما يَتَجَرَّعُ

مشق نمبر ۹۹

من القران

(۱) انّا فتحنا لک فتحًا مبينا (۲) انهم يَكيدون كَيْدًا و اَكِيْدُ كَيدًا (۳) وَاْصبِر علٰى ما يقولون واهْجُرْهم هَجرًا جميلا وذَرْنِىْ والمكذِّبِيْنَ اُولى النَّعْمَةِ ومَهِّلْهم قليلا
(۴) فَلْينظر الانسانُ اِلٰى طعامه اَنّا صَبَبْنَا الماء صبًا ثم شققنا الارض شقًا فانبتنا فيها حَبًا وَ عِنبًا و قضبا و زيتونًا و نخلا وَحَدَائِقَ غُلْبًا وفاكهةً و ابًا متاعًا لكم ولا نعامكم
(۵) ولا تقتلوا اولادكم خشيةَ اِمْلَاقٍ، نحن نرزقُهم و اِيّاكم (۶) ومَنْ يفعل ذٰلک ابتِغَاءَ مرضاتِ اللهِ فسوف نُؤْتِيه اجرًا عظيمًا (۷) والسَّارِقُ والسارقةُ فاقطعوا اَيْدِيَهُمَا جزاءً بما كسبا نكالاً مِن الله (۸) فَاَخَذْنَاهم اَخذَ عزيزٍ مُقْتَدِرٍ.

(۱) كُلّما: جب بھی (۲) وَفِيْ: وفادار

Marfat.com

مکتوب من تلمیذ الٰی اختہ الکبیرۃ ذاتِ[1] الثّروَۃ بطلب منها بعضَ ما یلزَمہ[2]

اختی المحترمةَ زینةَ السّیِدات

السّلام علیک و رحمة الله و برکاته. جمیلُ[3] صُنُعکِ مَعِی قَدعوَّدنی ☆ اَنْ اَلجاَ[4] الیکِ فی جمیع اموری. واِنیّ ارانی الیوم فی حاجةٍ اِلٰی شِراء[5] بعضِ اشیاءَ تَلْزَمُنِیُ فی المدرسة. فَقَصَدُتکِ راجیًا من مکارمکِ ان تُرسلی اِلَیَّ لَدٰی[6] اوّلِ فرصةٍ ما تَسْمَحُ[7] بہ نفسکِ من النّقود لِاَقْضِیُ بها حاجتی واَحفظ الباقِیَ تحت ید اللزُّوم[8] وبذلک یزاد شکری لفضلک و تتضاعف محبّتی لک

دُمْتِ لاخیک

اخوک المطیع،

حامد

تنبیه: اس خط کا جواب اگلے سبق کے آخر میں دیکھو۔

---

(۱) صاحب ثروت، مالدار۔ (۲) لَزِم (س) لازم ہونا۔ ضروری ہونا۔ کسی کے ساتھ لگے رہنا۔ (۳) جَمِیْلُ صُنْعِکِ تیرا اچھا سلوک۔ (۴) لَجاَ (ف) التجا کرنا۔ (۵) شِراءٌ خریدنا۔ خرید و فروخت۔ (۶) لَدٰی پاس، بوقت (۷) سَمَحَ بِہٖ اجازت دینا، مناسب جاننا۔ (۷) تَحْتَ یَدِ اللُّزُوم ضرورت کے ہاتھ کے نیچے۔ یعنی ضرور کام کیلئے۔ ☆ مجھے عادی بنا دیا جائے۔

Marfat.com

سوالات نمبر ۲۱

(۱) منصوبات کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۲) مفعول بہ کی تعریف کرو۔

(۳) مفعول کی وجہ سے فعل میں کیا تغیرات ہوتے ہیں؟

(۴) کون کون سی صورتوں میں مفعول بہ پر فاعل کا مقدم کرنا ضروری ہے؟

(۵) کون کون سی صورتوں میں فاعل پر مفعول بہ کا مقدم ہونا ضروری ہے؟

(۶) اشتغال الفعل سے کیا مراد ہے؟

(۷) اسم مشغول عنہ کے اعراب کی مختلف صورتیں بیان کرو؟

(۸) مفعول مطلق کی تعریف کیا ہے؟

(۹) مفعول مطلق کے قائم مقام کون کون سے الفاظ ہوتے ہیں؟

(۱۰) بارہ جملے مرتب کرو جن میں سے چار میں مفعول مطلق تاکید کے لئے ہو، چار میں کیفیت اور نوع کے لئے ہو اور چار میں عدد بتانے کے لئے ہو۔

(۱۱) ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

سَجَد المصلیّ سِجْد تَیْن، یمِیْلُ الصَّالحُ الی الفضیلة کُلَّ المَیْلش

(۱۲) مفعول لہ کی تعریف کرو۔

(۱۳) دس جملے بناؤ جن میں ذیل کے مصادر بطور مفعول لہ استعمال کئے گئے ہوں: رَغبةً فی العلم، طَلَباً لِلغِنیٰ، ثِقةً توَکُّلاً عَلَی اللهِ، مُکَافَأةً، تَعْلِیماً، احترامًا، اِعَانَةً، اِفادةً.

(۱۴) ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو:

یتصدّقون ابتغاء مَرْضاةِ اللهِ، نُتَاجِرُ اَمَلاً بِالرِّبح.

Marfat.com

الدَّرسُ الثَّانِیُ وَالسِّتُّوْنَ

(۴) المفعول فیه (۵) المفعول معه

۱۔ قرأت الدّرس صباحًا اَمامَ المعلّمِ

تم نے سبق ۴۳ میں پڑھا ہے کہ جو اسم کام کا وقت یا کام کی جگہ بتلانے کے لئے بولا جائے اُسے مفعول فیہ یا ظرف کہا جاتا ہے۔ اس لئے تم کہہ سکتے ہو کہ اُوپر کے جملے میں صباحًا اور اَمام یہ دونوں مفعول فیہ یا ظرف ہیں کیونکہ پہلا لفظ وقت بتاتا اور دوسرا جگہ۔ یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ پہلا ظرف زمان ہے اور دوسرا ظرف مکان۔

۲۔ ظرف زمان اور مکان کے بہت سے الفاظ تو پچھلے سبقوں میں متفرق طور سے اور ضمنی طریقے سے تم نے پڑھ لئے ہیں۔ یہاں پر اکثر اسماء ظرف اکٹھا لکھ دیئے جاتے ہیں۔

ظرف زمان : ثانِیة (سیکنڈ) دقیقة (منٹ) ساعة (گھنٹہ) یوم اُسبوع، سَنَة، عام (سال) قرْن (صدی) دَهر (زمانہ، ہمیشہ) حِین،[1] بُکْرَة (صبح سویرے) اَصِیْل (شام) صَباح، مَساء لَیْل، نهار، اَبَد (ہمیشہ) وغیرہ۔

ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جر داخل نہ ہو تو ہمیشہ وہ منصوب ہوگا اور مضاف نہ ہو تو آخر میں تنوین آتی ہے: اُذکروا اللّٰه بکرةً و اصیلاً۔

مگر ظرف مکان میں سے وہی الفاظ منصوب ہوں گے جو مُبْهَم (غیر معین) ہوں: فَوْقَ تَحْتَ، اَمَامَ، قُدّام (آگے، سامنے) خَلْفَ (پیچھے) وَرَاءَ[2] (پیچھے)۔ کبھی آگے اور سوا کے معنی میں آتا ہے۔ قَبْلَ (پہلے) قُبَیْلَ (ذرا پہلے) بَعْدَ، بُعَیْدَ (ذرا پیچھے) اِذاءَ (مقابل) حِذَاءَ (مقابل) تِلْقَاءَ (طرف) تُجاهَ (طرف، مقابل) مَعَ (ساتھ) عِنْدَ، لَدُن[3] (پاس) لَدَی (پاس) بَیْنَ (درمیان) بَیْنَ یَدَیْ (سامنے، آگے) یَمِیْناً (دائیں طرف) شِمَالاً (بائیں طرف) یَسَارًا (بائیں طرف) شَرْقًا، غَرْبًا، جَنُوبًا، شَمَالاً، مِیلاً، فَرْسَخًا (تین میل) بَرِیْدًا (تقریباً بارہ میل کا پتہ، ڈاک، قاصد)۔

---

(۱) حِیْن (ج اَحْیَان) وقت۔ (۲) لَدُنْ اور لَدَی پر کوئی اعراب نہیں آئے گا۔ (۳) وَرَاءَ کبھی آگے اور سوا کے معنی میں آتا ہے۔

Marfat.com

تنبیہ ۱: عِندَ اور لدُنْ ہم معنی ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ عِندَ اشیا اور معانی اور حاضر اور غائب سب کے لئے بول سکتے ہیں مگر لَدُنْ صرف حاضر اشیاء کے لئے کہا جاتا ہے۔ مثلاً ھٰذا القول عندی صواب کہہ سکتے ہیں۔ لدُنّی صوابٌ نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح عندی کتاب اس وقت بھی کہہ سکتے ہیں جبکہ کتاب تمہارے پاس حاضر نہ ہو بلکہ تمہارے گھر پر یا اور کہیں ہو مگر لَدُنّیَ کتاب اسی وقت کہہ سکتے ہیں جبکہ کتاب تمہارے پاس موجود ہو۔ لَدٰی اور عند میں بھی یہی فرق ہے۔

تنبیہ ۲: لَدُنْ اور لَدٰی کے ساتھ ضمیر میں مِنْ اور علٰی کی طرح ملائی جائیں گی: لَدُنْہُ سے لَدُنّی اور لَدُنّا تک اور لَدَیْہِ سے لَدَيَّ اور لَدَیْنَا تک (دیکھو سبق ۱۱-۴)

۳- مذکورہ اسماء ظرف میں سے آخر کے دس الفاظ کے سوا باقی سب الفاظ ہمیشہ اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

کبھی یمین، یَسار، شِمال اور جہالت اربعہ بھی اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں: فوقَ الْجَبَل، تَحتَ الشَّجَرَة، جَلَسْتُ یَسارَہٗ، جَرَیْتُ[1] مِیلاً لا فرسخا.

۴- ظروف کے ساتھ لام تعریف اور حرف جارّہ بھی لگائے جاتے ہیں۔ یمین اور شمال کے ساتھ اکثر عَنْ لگایا جاتا ہے۔ باقی کے ساتھ عموماً مِنْ لگتا ہے اور جہالت کے ساتھ زیادہ تر فِیْ لگاتے ہیں: عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ[2]، تَجرِی مِنْ تَحتِهَا الانهارُ، البحر فی غَرْبِ الهند.

۵- وہ ظروف مکان جو معین اور محدود جگہ بتاتے ہیں: ادار، بلُیت، مسجد، مدرسة، مکّة وغیرہ عموماً فِی کے بعد واقع ہو کر مجرور ہوا کرتے ہیں: صَلیتُ فی المسجد، سکنت فی مکّةَ.[3]

مگر دَخَلَ، نَزَلَ اور سَکَنَ کے بعد مذکورہ اسماء ظروف اکثر بغیر فی۔ کے بولے جاتے اور منصوب ہوتے ہیں: دخلت المسجد، نزلت، قریةً، سکنتُ مَکّةَ.

۶- بعض اسماء ظرف "مبنی" ہیں:

(الف) قَطُّ (کبھی) زمانہ ماضی کیلئے عَوْضُ (ہرگز، کبھی) زمانہ مستقبل کے لئے۔ یہ دونوں ظرف زمان ہیں اور ضمہ پر مبنی ہیں: اما شربت الخمر قطُّ ولا اَشرَبُهَا عَوضُ.

---

(۱) جری (ض) دوڑنا۔ بہنا۔ (۲) بیٹھا ہوا۔ (۳) مکة غیر منصرف ہے۔ اس لئے حالت جری میں فتحہ دیا گیا ہے۔

Marfat.com

(ب) حَیْثُ (جہاں، جبکہ، اس لئے کہ) یہ ظرف مکان ہے اور زمان کے لئے بھی آتا ہے۔ ضمہ پر مبنی ہے۔ یہ لفظ جملہ کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے:

ثُمَّ اَفِیْضُوْا[1] مِنْ حَیْثُ[2] اَفَاضَ النَّاسُ.

(ج) قَبل اور بَعْد در اصل معرب ہیں لیکن جب اُن کا مضاف الیہ حذف کر دیا جائے تو وہ ضمّۃ پر مبنی ہو جاتے ہیں: لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ یعنی قَبلَ کُلِّ شیءٍ و بَعْدَ کُلِّ شیءٍ لا غَیْرُ بھی جب مقطوع الاضافۃ ہو تو ضمّہ پر مبنی ہوتا ہے اگر چہ یہ ظرف نہیں ہے: انا ٰکُلُ الفواکِہَ لا غَیْرُ لا ٰکُل غیرَھا.

تنبیہ ۳: بعض اوقات بَعْدُ کے معنی ''اب تک'' ہوتے ہیں: لَمْ یُقْضَ الامرُ بعدُ (اب تک معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا گیا)۔

(د) ھٰھُنا (یہاں) ھُناکَ اور ھُنالِکَ (وہاں، اس وقت) ثُمَّ یا ثَمَّہ (وہاں، اُس طرف) یہ الفاظ اسماء اشارہ ہیں اور ظرفیت کے معنی بھی لئے ہوئے ہیں اس لئے اسماء ظرف بھی ہیں: اِنَّا ھٰھُنا قاعدُون. مَنْ جالِسٌ ھُناکَ! ھُنالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّہٗ. فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ.

تنبیہ ۴: مِنْ ثَمَّ ''اسی لئے یا اسی وجہ سے'' کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے: الخمر تُزِیْلُ العَقلَ ومِنْ ثَمَّ حُرِّمت فِی الاِسْلَامِ.

(ہ) اَیْنَ[3] اَنّٰی[4] اَیَّانَ[5] اور مَتٰی[6] یہ الفاظ استفہام کے لئے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۱۳) شرط کے لئے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۵۶) اور ظرفیت کے معنی بھی لئے ہوئے ہیں۔ اس لئے اسماء ظرف میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ اَیْنَ ظرف مکان ہے۔ اَنّٰی زمان اور مکان دونوں کے لئے آتا ہے۔ اَیَّانَ اور مَتٰی زمان کے لئے آتے ہیں۔ کبھی اَیْنَ اور مَتٰی کے ساتھ مَا بڑھا کر اَیْنَمَا اور مَتٰی مَا کہا جاتا ہے۔

تنبیہ ۵: اَیَّانَ اور مَتٰی کے معنی ایک ہیں لیکن اَیَّانَ سے زیادہ اہم بات کا سوال کیا جاتا ہے: اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ؟ (جزا سزا کا دن کب ہے؟) اَیَّان ذاھبٌ انت نہیں کہیں گے۔

---

(۱) افاض من المکان چل پڑنا۔ یعنی پھر تم چل پڑو جہاں سے سب لوگ چل پڑے ہیں۔ اس مثال میں حَیْثُ اپنے مابعد کے جملے کی طرف مضاف ہے۔ (۲) حیث بمعنی چونکہ اکثر مستعمل ہے۔ اس وقت اس کے بعد اَنَّ مفتوحہ لایا جاتا ہے۔ حیث انہ جاھل لم اخاطبہ. (۳) کہاں، جہاں (۴) کہاں سے، جہاں، جب۔ (۵) کب، جب۔ (۶) کب، جب۔

Marfat.com

(و) كُلَّما (جب کبھی) رَيْثَمَا (ذرا دیر، جب تک) طَالَمَا (عرصہ دراز سے، اکثر اوقات) قَلَّمَا (بہت کم، بعض اوقات) یہ الفاظ بھی ظرف زمان ہو جاتے ہیں: كُلَّمَا اَوْ قَدُوْا نَارًا لِلْحَرْبِ اَطْفَاءَ ها اللّٰهُ (جب کبھی وہ (کافر) لڑائی کی آگ بڑھاتے ہیں اللہ اُسے بجھا دیتا ہے) وقفَ الغلام رَيْثَمَا صَلَّيْنَا (لڑکا اتنی دیر کھڑا رہا کہ ہم نے نماز پڑھ لی) طَالَمَا كُنَّا نَنْتَظِرُكَ (عرصہ دراز سے ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے) قَلَّمَا رأيناه (ہم نے اسے بہت کم دیکھا ہے)۔

(ز) اِذَا شرطيه (جب) اِذْ (جب) ظرف زمان ہیں۔ اِذَا عموماً زمانۂ مستقبل کے لئے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو: اِذَا السَّماءُ انشقّت (جب آسمان پھٹ جائے گا) اور اِذْ اکثر زمانۂ ماضی کے لئے آتا ہے۔ اگرچہ مضارع پر داخل ہو: وَاِذْ يَرْفَعُ ابراهيمُ القواعدَ من البيت و اسمٰعيلُ (اور جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے)۔

تنبیه ۵: اِذَا شرطيه کے بعد ہمیشہ فعل آتا ہے اور اِذْ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے اور اسم بھی: اِذْ هُمَا[1] فِى الغار مگر اِذَا[2] فُجائيه کے بعد ہمیشہ اسم ہی آئے گا: طلعتُ[3] الجبلَ وإذا اسدٌ نائمٌ فى الغار کبھی اِذْ بھی مفاجاۃ کے لئے آجاتا ہے۔☆

تنبیه ٦: قرآن مجید میں جہاں کہیں آیت کے شروع میں اِذْ آیا ہے وہاں اُذْكُرْ یا اُذْكُرُوْا کو مقدر مان لیا جاتا ہے: وَاِذْ یرفع کے معنی کئے جاتے ہیں "یاد کرو جبکہ ابراہیمؑ الخ"

تنبیه ۷: اِذْ کے معنی "اس لئے" بھی ہوتے ہیں: اكرمته[4] اِذْ هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ یعنی لِاَنَّهٗ: ایسے اِذْ کا شمار حروف میں ہوگا۔

۷۔ یَوْمَ اور حِيْنَ جب اِذْ کی طرف مضاف ہوں تو کہیں گے يَوْمَئِذٍ = يوم اِذٍ (اس روز، جس روز) حِيْنَئِذٍ (اس وقت، جس وقت) اسی طرح وَقْتَئِذٍ بھی کہتے ہیں۔ ان لفظوں میں اِذْ کے بعد ایک جملہ تھا جسے حذف کر کے اس کے عوض میں تنوین لگا دی گئی ہے۔ اصل میں یوں ہے: يَوْمَ اِذْ كَانَ كذا (جس روز ایسا ہوا تھا)۔

تنبیه ۸: يَوْمَ اِذٍ کو يَوْمَئِذٍ، حِيْنَ اِذٍ کو حِيْنَئِذٍ اور وَقْتَ اِذٍ کو وَقْتَئِذٍ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

---

(۱) جس وقت وہ دونوں غار میں تھے۔ (۲) اِذَا بعض اوقات صفاجلة (ناگہاں) کے معنی میں آتا ہے۔ (۳) میں پہاڑ پر چڑھا تو ناگہاں (دیکھتا ہوں) کہ ایک شیر غار میں سویا ہوا ہے۔ (۴) میں نے اس کی تعظیم کی اس لئے کہ وہ ایک نیک آدمی ہے۔ ☆اِذْ فجائيه کے بعد فعل بھی آسکتا ہے: بَيْنَمَا انا جالسٌ اِذْ جاء زيدٌ.

Marfat.com

۸- مندرجہ ذیل الفاظ مفعول فیہ (ظرف) کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں:

(۱) مصدر، (۲) کم، (۳) اسم عدد، (۴) اسم اشارہ اور وہ الفاظ جو کل اور جزو پر دلالت کریں: جئتُ طلوعَ الشمس (میں آفتاب نکلنے کے وقت آیا) کَمْ لَبِثْتَ؟ (= کم یَوْمًا یا کم سَنَةً لَبِثْتَ؟) لَبِثْتُ اَرْبَعَةِ ایَامٍ، وقفتُ هذه النَّاحِیَةَ[1] مَشَیتُ کلَّ النّهار یا طُوْلَ النَّهارِ وَ رُبْعَ اللَّیْلِ.

تنبیه ۹: تیسری مثال میں کَمْ اور چوتھی میں اسم اشارہ محلاً منصوب ہوں گے کیونکہ مبنی ہیں ان پر لفظی اعراب نہیں آ سکتا۔

المفعول معه

۹- جو اسم واو معیت (دیکھو سبق ۵۱-۷) کے بعد واقع ہو اسے مفعول معہ کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے: سرتُ والشارعَ (میں سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا) سافرتُ واخاک (میں نے تیرے بھائی کے ساتھ ساتھ سفر کیا) سلّمنا علیه واباه (ہم نے اس پر مع اس کے باپ کے سلام کیا)۔

۱۰- واؤ کے بعد نصب اسی ترکیب میں پڑھا جائے گا جبکہ وہاں عطف جائز نہ ہو۔ مذکورہ تینوں مثالوں میں عطف نہیں ہو سکتا۔ پہلی مثال میں اگر واؤ عطف مانا جائے تو معنی ہوں گے: ''میں نے اور سڑک نے سیر کی۔'' یہ ایک مہمل بات ہو جائے گی۔ دوسری مثال میں اس لئے عطف جائز نہیں کہ ضمیر مرفوع متصل پر بلا کسی فاصلہ کے عطف جائز نہیں البتہ اگر کہیں سافرت انا و اخوک تو یہاں واؤ عطف ہوگا واؤ معیت نہ ہوگا۔

تیسری مثال میں اس لئے کہ ضمیر مجرور پر عطف اسی حالت میں جائز ہوگا جبکہ معطوف پر بھی حرف جر کا اعادہ کیا ہے۔ مثلاً جب کہیں گے سلّمنا علیه و علی بیه تو واؤ عطف ہوگا نہ کہ واؤ معیت (جیسا کہ عطف کے بیان میں سبق ۶۷ میں پڑھو گے)۔

بعض ترکیبوں میں واؤ عطف اور واؤ معیت دونوں جائز ہو سکتے ہیں: قدم الامیر و جُندُه یا وَجُندَهٗ.

۱۱- اس جملے کی تحلیل کرو: دخلتُ المدرسةَ و اَخاکَ یومَ الاربعاءِ (دَخَلْتُ) فعل با فاعل (المدرسة) ظرف مکان مفعول فیه ہے اس لئے منصوب ہے (و) واؤ معیت مبنی بر فتحه (اخا) مفعول معه ہے اس لئے منصوب ہے (کَ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ محلاً مجرور (یوم الاربعاء) ظرف زمان مفعل فیه. سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

---

(۱) ناحِیَة (ج۔ نواحٍ) جانب۔

Marfat.com

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۳

اِرْتَدَّ (۷) واپس پھرنا' دین سے پھر جانا۔	خَرِیْطَةٌ خَارِطَةٌ نقشہ (ج۔ خرائط)
اَرْضَعَ (۱) دودھ پلانا۔	دُبُرٌ (ج۔ اَدْبارٌ) پیٹھ'چوتڑ' پیچھے۔
اَسْریٰ (ا-ی) رات کے وقت سیر کرنا (بِـ کے ساتھ) سیر کروانا۔	رَضَاعَةٌ (مصدر) دودھ پلانا۔
آلیٰ (یُوْلِیْ) قسم کھانا' عہد کر لینا۔	شَبَکَةٌ (ج۔ شِبَاکٌ) جال۔
بَارَکَ (۳) برکت دینا۔	عامِلٌ (ج۔ عَمَلَةٌ) کام کرنے والا' مزدور' حاکم۔
بَاسٌ خوف' مضائقہ۔	قَضٰی (۲) پورا کرنا مقصد کا۔
تَفَرَّعَ (۱۴) شاخ در شاخ ہونا۔	لَعْبُ الصَّوْلَجَانِ کرکٹ کا کھیل۔
حَبَّبَ (۲) محبوب بنا دینا' پسندیدہ بنا دینا۔	المسجدُ الحرام (حرمت والی مسجد) جس میں خانہ کعبہ ہے۔
حَیَّةٌ (ج۔ حَیَّاتٌ) سانپ۔	المسجد الاقصیٰ بیت المقدس کی مسجد۔
	مَارَبٌ (ج۔ مَارِبُ) مقصد' غرض' آرزو۔

مشق نمبر ۹۵

ذیل کی مثالوں میں مفعول فیہ پہچانو' ظرف زمان اور ظرف مکان کو دیکھو کہاں منصوب ہیں؟

آخر میں چند مثالیں مفعول معہ کی ہیں:

(۱) اذا اردت ان تعرف الجهاتِ الاربعَ فاستقبِلْ جهةَ طلوع الشّمس' فما كان اَمَامَکَ فهو الشّرقُ وما كان خَلْفَکَ فهوا الغَرْبُ والى يمينک الجنوبُ والىٰ يسارک الشّمالُ (۲) ترىٰ خليج البنغالِ فى الخارطة شرقَ الهند و بحر العرب فى غربها (۳) ترىٰ السِّكَکُ الحديد فى الخريطة كالشّبَكة متفرِّعةً شرقاً و غرباً و جنوباً و شمالاً (۴) يشتغل العَمَلَةُ طولَ النّهار و يعودون الى بيوتهم غيابَ الشمس و ينهضون قُبَيْلَ طلوعِ الشمس ثم يذهبون ثانيًا الى اعمالهم (۵) قُرْبَ الحيّة نَم و قربَ العقرب لا تجلِس (المَثَل) (۶) كُلْ بَيْتَ اليهودىّ و نَمْ بَيتَ النّصرانىّ (مَثَل) (۷) اللّٰهم احفظنى بين يَدَىَّ ومن خلقى وعن يَمِيْنِىْ وعن شِمالى ومن فوقى و من تحتِى (۸) كُنْ و جَارَکَ مُتَوافِقِيْنِ (۹) مَالَکَ ايها التّاجر والمباحث الفلسفيَّةَ؟ (۱۰) كيف حالُکَ والحوادثَ؟ (۱۱) مالکَ و ايّاه؟ (۱۲) اَمَا تقيمين واخاکِ؟

Marfat.com

اشـــعـــار

وَلِـیْ وَطَـنٌ اٰنْ لَیْـتُ اَنْ لاَ اَبِیْـعَـهٗ وَاَنْ لاَ اَرٰی غیـری لـه الدَّهْرَ[1] مَـالِکا[2]

وَحَبَّـبَ اَوْطَـانَ الـرِّجَـالِ اِلَیْهِـمْ مَـارِبُ قَضّٰهـا الشَّبَـابُ هُـنَـالِکَـا[3]

فعل مفعول فاعل یہ جملہ صفت ہے فاعل کی

اَحسِنْ اِلـی النَّـاس تَسْتَعْبِدْ قلوبَهُمْ فَـطَـا لَـمَـا استـعبد الانسان اَحسان ☆

مشق نمبر ۹۶

من القرآن

(۱) یَعْلَمُ مـا بیـن ایدیهم وما خلفَهم (۲) سبحٰن الذی اسرٰی بعبده لیلاً من المسجدِ الحرام الی المسجد الاقصی الّذی بٰرکنا حَوْلَهٗ (۳) قالَ لم لَبِثْتَ؟ قال لَبِثْتُ یومًا او بَعْضَ یَوْمٍ (۴) والوالداتُ یُرْضِعْنَ اولادَ هنّ حَوْلَیْنِ کامِلَیْن (۵) یا قوم ادخلوا الارضَ المقدّسةَ الّتِیْ کتب الله لکم ولا ترتدّوا عَلٰی اَدْبارکُم (۶) قالوا یا موسٰی اِنّا لن ندخلَها ابدًا ما دامُوا فیها فاذْهِبْ انت و ربّک فقاتِلا اِنّا هٰهُنا قاعدون (۷) واِذ لَقُوا الَّذِین اٰمنوا قالوا اٰمنّا واذا خَلَوْا اِلٰی شیاطِیْنهِمْ قَالوا اِنّا مَعَکُمْ اِنّما نحن مُسْتَهْزِءُ وْنَ.

---

(۱) الدّهر مفعول فیه ہے اس لئے منصوب ہے یعنی کبھی بھی۔ (۲) مالِکاً وقف کی وجہ سے الف کی آواز نکالی جاتی ہے۔ (۳) هنالِکا: هُنالِک الف زائد ہے۔ ☆ پہلے دو شعر ابن الروی المتوفی ۲۸۳ھ کے ہیں اور تیسرا ابو الفتح البُستی ۴۰۱ کا ہے۔

مشق نمبر ۹۷

عربی میں ترجمہ کرو:

(۱) جب تم نقشہ میں چاروں طرفین پہچاننا چاہو تو نقشہ سامنے رکھو (پس جو جہت) اوپر کو ہو گی وہ شمال ہو گی اور جو نیچے ہو گی وہ جنوب اور جو دائیں طرف ہے وہ مشرق اور جو بائیں طرف ہے وہ مغرب ہے۔ (۲) ہندوستان کے نقشہ میں کلکتہ مشرق میں اور کراچی مغرب میں اور کوہ ہمالیہ کا سلسلہ شمال میں اور سیلون جنوب میں ہے۔ (۳) میرے گھر کے شمال میں بازار ہے اور جنوب میں مدرسہ ہے اور مشرق میں سڑک ہے اور مغرب میں ایک باغیچہ ہے۔ (۴) ہمارا مدرسہ مشرق کی طرف تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے۔ (۵) ہم دن بھر علم حاصل کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور نماز عصر کے ذرا بعد کرکٹ کھیلنے چلتے جاتے ہیں۔ (۶) اس تصویر میں دیکھ میرے دائیں طرف میرا بھائی بیٹھا ہے اور میرے بائیں جانب میرا چھوٹا بھائی کھڑا ہے اور میرے پیچھے میرا خادم کھڑا ہے۔ صبح شام ورزش کرنا تیری صحت کے لئے ضروری ہے۔ (۸) میرے دوستو! مسجد میں داخل ہو جاؤ اور عشاء کی نماز پڑھو۔ اس کے بعد اپنے گھروں میں چلے آؤ اور رات کے وقت گھر سے باہر نہ نکلو۔

الجواب من اختِ الیٰ اخیها

اَخِی الحبیبَ!

وعلیک السلام و رحمة الله و برکاته. بینما انا فی شوقِ الیٰ اخبارک وناظِر ازهارک اذ وفدت عَلَیَّ رسالتک المؤرخه بکذا التی ابدء ت ما فی قبلک المخلص من حسن الظن الیٰ اختک یا اُخَیَّ[1] لقد سُرِرْتُ علیٰ طلبک مِنّی ما انت محتاج الیه. و حیثُ اِنَّک نَشِیطٌ فی دروسک حریصٌ علی و اجباتک قد بعثت الیک بکذا و کذا من النقود. و اِذا[2] بلغنی عنک ما یسّرنی اَجزْتُک باکثرِ ممّا ترید.

هذا و ارجوالّا تؤخِرَ عنیَ رسالتک حتیّ اکونَ دائما علیَ بَیِّنَةٍ[3] من امرک ارشدک الله الی ما فیه کمالک والسّلام

اختک راشدة

---

(۱) اُخَیَّ اخی کا مصغر ہے یہاں حرف ندا محذوف ہے یعنی اے میرے چھوٹے بھائی۔ (۲) اذا شرطیہ ہے جس کے بعد ماضی سے مضارع کے معنی لئے جاتے ہیں۔ (۳) بَیِّنَة: معلومات

Marfat.com

سوالات نمبر ۲۲

۱- مفعول فیہ کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کرو؟

۲- کونسی قسم کے اسماء ظرف ہیں جو ظرفیت کی بناء پر منصوب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

۳- ظرف کے قائم مقام کون سے الفاظ ہو سکتے ہیں؟

۴- دس جملے مرتب کرو جن میں ذیل کے الفاظ شامل ہوں:

ذراعَین، مِیلَین، جنُوبًا، ثلاثَ مرَّاتٍ، حوْلاً کامِلاً، نصفَ النّهار، اَربَعَةَ اَشهُرٍ.

۵- ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

قُمتُ نصفَ اللّیل، نِمتُ بَعْدَ العِشاءِ اِذاءَ الشُّباکة (کھڑکی) فوقَ السّریر.

۶- مفعول معہ کی تعریف کرو۔

۷- واؤ کے بعد کون سی صورت میں نصب پڑھنا ضروری ہے۔

۸- ذیل کے جملوں میں کہاں کہاں واؤ کے بعد نصب پڑھنا ضروری ہے اور کیوں؟

(۱) کُلْ من هذا الطعام و اخاکَ.

(۲) سافرت الی الشام انا و اخوک.

(۳) مالکم و ایّاه؟

(۴) سافَرَ ابراهیمُ و خالدٌ.

(۵) سلّمت علیه و اقاربه.

(۶) سلمنا علیک و علیٰ عمک.

۹- مذکورہ جملوں میں سے دو جملوں کی تحلیل کرو یعنی نمبر ۱ اور نمبر ۵ کی۔

Marfat.com

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ

(٦) الحال

۱- أذكروا اللهَ قيامًا[1] وقعودًا[2] شربنا الماءَ صافياً. كَلَّم زيد عَمْرًا راكِبَيْنِ دخلتُ المسجدَ مُمْتَلِأً من الناس. اغتسلتُ في الحَوض مملوًّ من الماء.

کیاتم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ جملوں میں قیامًا، قعودًا، صافیا، راکبین وغیرہ کس لئے منصوب ہیں۔

ہمیں اُمید ہے کہ تم جواب دے سکو گے کہ وہ سب الفاظ حال واقع ہوئے ہیں اس لئے منصوب ہیں۔ کیونکہ تم نے (سبق ۱۰-۲ اور سبق ۴۳-۹) پڑھا ہے کہ جو "اسم" فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت (حالت) بتلائے اسے حال کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

یہاں نئی بات یہ ہے کہ ممتلأ ظرف (مسجد) کی حالت بتلاتا ہے اور مَمْلُوءٌ مجرور (حوض) کی حالت بتلاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حال ظرف کا اور مجرور کا بھی آتا ہے۔

۲- صاحب حال کو ذو الحال کہتے ہیں۔ پہلی مثال اذکروا میں فاعل کی ضمیر یعنی واوٴ بمعنی (انتم) ذو الحال ہے۔ دوسری میں "الماء" تیسری میں "زید اور عَمرو" چوتھی میں "مسجد" اور پانچویں میں "حوض" ذو الحال ہیں۔

۳- جملے میں حال کی شناخت یہ ہے کہ "کس حالت میں" یا "کس طرح" کے جواب میں واقع ہو جیسا اُوپر کی مثالوں میں سمجھ سکتے ہو۔

۴- حال عموماً اسم مشتق اور نکرہ ہوتا ہے اور ذو الحال معرفہ (دیکھو اوپر کی مثالیں) مگر کبھی حال اضافت کی وجہ سے معرفہ بھی ہو جاتا ہے: آمنتُ[3] باللہ وحدَہٗ (میں ایمان لایا اللہ پر جبکہ وہ ایک اکیلا (خدا) ہے۔) اس مثال میں وحدَہٗ لفظ جلالۃ (= اللہ) کا حال ہے اسی لئے منصوب ہے۔ یہاں لفظ وَحدہ اضافت کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے۔

۵- اسم جامد بھی کبھی حال واقع ہو سکتا ہے جبکہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے: اکَرَّ عليٌّ اسدًا (علی شیر کی حالت میں (شیر کی طرح) لوٹ پڑا یعنی دوبارہ حملہ کر دیا) یا ترتیب پر دلالت کرے: أدْخُلوا رجلاً رجلاً (اندر آؤ

---

(۱)- کھڑے کھڑے (۲) بیٹھے بیٹھے۔ (۳) میں ایمان لایا اللہ پر جبکہ وہ ایک اکیلا (خدا) ہے۔

Marfat.com

ایک ایک آدمی) یا اسم عدد ہو: جاءَ واَمثنیٰ و ثُلاثَ و رُبَاعَ (وہ آئے دو دو تین تین چار چار ہو کر۔) یا نرخ بتلائے: بِیعَ الزَّیْتُ رطلا بدرھم (تیل فی رطل ایک درہم میں بیچا گیا)۔ یا وہ موصوف ہو: اِنَّا انزلنا قرانًا عَرَبِیًّا (کتاب کو قرآن عربی کی صورت میں نازل فرمایا)۔ یا جانبین کے معاملے پر دلالت کرے: ابعْتُ القَمْعَ یَدًا بِیَدٍ (میں نے گیہوں ہاتھوں ہاتھ (نقد) بیچے)۔

۶- جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ) بھی حال واقع ہوتا ہے۔ اس وقت حال اور ذو الحال کے درمیان ایک رابطہ (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے وہ رابطہ واوٗ حالیہ ہوتا ہے: اُطْلُبِ العِلم وَانت فتیً یا ضمیر غائب: جاء رشید یضحک[1] یا دونوں: جاءَ رشیدٌ وھو یَضحک (دیکھو سبق ۴۳-۱۱)

تنبیہ ۱: اگر جاءَ رجلٌ یَضْحَکُ کہیں تو ترکیب میں یَضْحَکُ (جملہ فعلیہ ہو کر) رجل کی صفۃ ہوگا۔ اسے حال نہیں کہا جائے گا کیونکہ رجل نکرہ ہے اور جملہ بھی نکرہ مانا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ذو الحال معرفہ نہ ہو تو اسے موصوف کہیں گے مگر ترکیب کے بدلنے سے معنی میں کوئی خاص فرق نہ ہوگا۔

۷- حال متعدد بھی ہوتے ہیں: ارجع موسیٰ الیٰ قومہ (۱) غضبانَ (۲) اِسفاً۔

۸- قرینہ ہو تو حال کے ماقبل کا جملہ حذف کر دیتے ہیں چنانچہ کوئی سفر کو روانہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں سالِمًا غانِمًا یعنی اِذْھَبْ سالِمًا وَارْجِعْ غانمًا (سلامتی میں جا اور نفع حاصل کرتا ہوا واپس آ۔)

مشق نمبر ۹۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

(۱) اٰتیناہ[2] الحکم صبیًا (۲) جاءُ[3] وا اباھم عِشَاء یبکون

(اٰتَیْنَا) فعل بافاعل (ہٗ) مفعول بہٖ ذو الحال (الحکم) دوسرا مفعول (صبیًّا) حال ہے پہلے مفعول کا۔ سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

(جَاءُ وْا) فعل بافاعل۔ اس میں واوٗ ضمیر فاعل ہے وہی ذو الحال ہے۔

(اَبَاھُمْ) مضاف ومضاف الیہ مل کر مفعول بہ

(یَبْکُوْنَ) فعل وفاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حال ہے اس میں ضمیر رابطہ ہے۔ پہلا فعل اپنے فاعل ومفعول وغیرہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

---

(۱) یضحک صیغہ واحد غائب ہے۔ اس میں ضمیر غائب (ھُو) مستتر رہتی ہے۔ اس جملہ میں وہی رابط ہے۔

(۲) ہم نے اسے بچپن کی حالت میں حکم یعنی پیغمبری دے دی۔

(۳) وہ آئے اپنے باپ کے پاس عشا کے وقت روتے ہوئے۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۵٤

اٰذٰی (یُؤْذِی) ایذا دینا۔	حَلَّقَ (۲) سر منڈانا۔
تَبَسَّمَ (۴) مسکرانا۔	فَجَّةٌ کچا۔
تَرَصَّدَ (۴) انتظار کرنا ناگوار بات کا۔	قَصَّرَ (۲) کوتاہ کرنا، سر کے بال کتروانا۔
جُنُبٌ جس شخص کو نہانے کی حاجت ہو۔	مُسَرَّجٌ زین کسا ہوا۔
	قَلَّبَ (۲) اُلٹ پلٹ کرنا۔

مشق نمبر ۹۹

تنبیه ۲: ذیل کے جملوں میں حال اور ذوالحال اور ان کے اقسام پہچانو:

(۱) اِذا اجتهد الطالبُ صغيرًا ساد كبيرًا (۲) عِشْ عزيزا اومت كريما (۳) ولّیٰ العدوُّ مُدْبِرا (لا) لا تأكل الفواكه فِجَّةً والا الطّعام حارًا (۵) ركبنا الفرس مُسَرَّجاً (٦) قلّبنا الكتاب صفحةً صفحةً و قرأناه بابًا بابًا (۷) السُّعَداءُ يشاهدون الله فی الجنة وجهًا الٰی وجهٍ (۸) اِصطفّ التّلامذة اربعةً اربعةً (۹) يموت التّقِیُّ و قلبُهُ مُطْمَئِنٌّ والسعادة تنتظره و يموت الشّقی و ضميره يُعَذِّبُه والشقاوة ترصّده (۱۰) لا تخرج ليلاً وَحْدَكَ (۱۱) رَضيتُ بالله ربًّا و بالاسلام دِيْنًا و بِحمّدٍ رسولاً (صلی الله عليه وسلم)

اشـــعـــار

انت الذی وَلَدَتْکَ اُمُّکَ بَاكِيًا — والنّاسُ حولُكَ يضحكون سُرورا

فاحرِصْ علٰی عملٍ تكون اذا بكوْا — فی يومِ موتِكَ ضاحكاً مسرورا

مشق نمبر ۱۰۰ من القرآن

(۱) يٰاَيُّها الّذين اٰمنوا لا تقربوا الصّلٰوةَ وانتم سُكارٰی حَتّٰی تعلموا ما تقولون ولا جُنُباً (۲) تراهم رُكَّعاً سُجَّدا يبتغون فضلاً من الله و رِضْوانا (۳) لَتَدْخُلُنَّ المسجدَ الحرام اِنْ شاء الله اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُ وْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ لا تخافون (۴) فَتَبَسَّمَ ضاحكاً من قولها (۵) واذا قاموا الی الصّلٰوة قاموا كُسالٰی يُرَاءُوْنَ النّاسَ (٦) اِهْبِطُوْا بَعْضُكم لبعضٍ عدوٌّ (۷) ما كان الله لِيُعَذِّبَهم وانت فيهم وما كان الله

معذِّبَهمْ وَهم يستغفرون (٨) وإذ قال لُقمانُ لِابنِهٖ وهو يَعِظُهٗ يا بنيَّ لا تُشرِكْ بِاللّٰه. اِنَّ الشِّركَ لَظُلمٌ عظيمٌ (٩) فما لهم عن التّذكرة مُعْرِضِينَ (١٠) وإذ قال مُوسٰى لقومه يا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِيْ وقد تعلمون اَنِّيْ رسولُ اللّٰه اليكم (١١) وَلا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وانتم مسلمون (١٢) وإذ قال عيسى ابنُ مَرْيَمَ يا بني اسرائيل اِنِّيْ رسول اللّٰه اليكم مصدِّقًا لما بين يديّ من التّوراة و مبشّرًا برسول يأتِي مِن بعدي اسْمُهٗ اَحْمَدُ.[۲]

مشق نمبر ۱۰۱

عربی میں ترجمہ کرو:

(۱) لڑکے جب چھوٹے پن کی حالت میں محنت کرتے ہیں تو بڑے پن میں سردار ہوتے ہیں۔ (۲) گرم گرم چائے مت پی کیونکہ وہ دانتوں کے لئے مضر ہے۔ (۳) میں مدرسہ میں داخل ہوا حالانکہ میری کلاس میں سب لڑکے حاضر ہو چکے تھے۔ (۴) میں اور میرا باپ مسجد میں آئے جبکہ خطیب منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ دے رہا تھا۔ (۵) منافق نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو سست اور ریاکار ہو کر کھڑا رہتا ہے۔ (۶) میرے بھائیو! تم مدرسہ ہرگز نہ چھوڑو مگر اس حالت میں کہ تم علوم دینی اور عقلی میں کامل ہو جاؤ۔ (۷) میں نے اس کتاب کا ایک ایک ورق اُلٹا اور ایک ایک باب پڑھ ڈالا۔ (۸) اے شریف عورت! تو مجھے کیوں ایذا دیتی ہے حالانکہ تو جانتی ہے کہ میں تیری بھلائی کا طالب ہوں۔ (۹) اللہ تعالیٰ کسی بندے کو عذاب نہیں دیتا جبکہ وہ مغفرت چاہتا ہو۔

(۱) هَبَطَ (ض) اُتر جانا۔ (۲) (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا نام احمدؐ بھی ہے)۔

Marfat.com

الدَّرْسُ الرَّابِعُ والسِّتُّونَ

(۷) التَّمیِیز

(۱) اشتریت رطلا سمنًا (۴) عندی عشرون فرَسًا
(۲) زکوٰۃ الفطر صَاع[1] شعیرا[2] (۵) علی التّمرۃ مثلُها زُبدا[3]
(۳) بعت عشرہ ذراعٍ حریرا (۶) ما فی السماء قَدرُ راحۃٍ[4] سحابا

(۱) امتلاء الاناءُ لبنًا (۳) خیرُ النَّاسِ اَحسَنُهم خُلقًا
(۲) طاب المکانُ هواءً (۴) اَنَا اَکثَرُ مِنکَ مالاً

۱- تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ دس مثالوں کے آخر میں جو اسم منصوب ہیں قواعد نحو کی اصطلاح میں ان میں سے ہر ایک کو تمییز یا مُمَیِّز کہا جائے گا کیونکہ تم نے حصہ سوم (سبق ۴۳-۱۲) میں پڑھ لیا ہے کہ جو اسم کسی مبہم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے ابہام کو دور کر کے مطلب کو صاف کر دے اُسے تمییز یا مُمَیِّز کہتے ہیں۔ تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ جس اسم یا معنی سے ابہام دور کیا جائے اسے مُمَیَّز کہتے ہیں۔

۲- پہلے گروہ کی چھ مثالوں میں مُمَیَّز مختلف مقداروں کے نام ہیں۔ چنانچہ رِطْلٌ وزن کی ایک مقدار ہے، صاعٌ کَیل (= ماپ) کی ایک مقدار ہے۔ ذِراعٌ مساحت (= پیائش) کی ایک مقدار ہے۔ عِشرون ایک عدد ہے "مِثل" اور "قدر" بھی قسم کی مخصوص مقدار کے نام تو نہیں ہیں مگر اپنے مضاف الیہ سے مل کر ایک اندازہ (قیاس) بتلاتے ہیں۔ الغرض مذکورہ تمام اسموں میں ابہام پایا جاتا ہے جو تمییز کے بغیر دور نہیں ہوسکتا۔

دوسرے گروہ کی چار مثالوں میں کوئی اسم مبہم تو نہیں نظر آتا بلکہ خود جملوں کے معانی میں ابہام پایا جاتا ہے: امتلأ الاناء ایک جملہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برتن بھر گیا مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کس چیز سے بھرا؟ پانی سے؟ دودھ سے؟ شہد سے؟ یا کسی اور چیز سے بھرا؟ جب کہا گیا لَبَنًا تو مطلب کی تعیین ہوگئی۔

---

(۱) صَاعٌ پائلی کی مانند ایک پیانہ ہے۔ (۲) شعیر: جو (۳) زُبْدٌ مکھن (۴) رَاحَۃٌ: ہتھیلی، آرام۔

Marfat.com

۳- کبھی اسم غیر مقدار کی بھی تمیز آتی ہے جبکہ اس میں ابہام پایا جائے: خَاتَمٌ☆ حدیدًا (ایک انگوٹھی لوہے کی)۔

۴- یہ بھی یاد رکھو کہ مُمَیَّز ہمیشہ اسم تام ہوتا ہے۔ یعنی ایسا اسم جس پر تنوین آئی ہو یا اس کے ساتھ تثنیہ یا جمع کا نون لگا یا ہو یا مضاف ہو مگر معرف باللام کو اسم تام نہیں کہتے ہیں۔

۵- مُمَیِّز بھی نکرہ ہی ہوتا ہے مگر جب اس پر مِنْ داخل ہو تو معرف باللام ہو سکتا ہے: رِطْلٌ من لَبَنٍ یا من اللَّبَنِ.

۶- وَزْن، کیل اور مِساحة کی تمیز اکثر منصوب ہوتی ہے۔ کبھی اضافة سے یا مِنْ لگانے سے مجرور بھی ہوتی ہے۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:

شَرِبتُ رطلاً لَبَناً ...... رِطْلَ لَبَنٍ ...... رطلا من اللَّبَنِ یا مِن لَبَنٍ.

اشْتَرِيْتُ كِيسًا[۱] قَمْحًا ...... كِيْسَ قَمْحٍ ...... كِيسًا من القمح يا من قمحٍ

عندى فَدَّانٌ[۲] اَرْضًا ...... فَدَّانُ اَرْضٍ ...... فَدَّانٌ من الارض یا من اَرْضٍ

۷- عدد کی تمیز کا مفصل بیان سبق ۴۴ اور ۴۵ میں لکھا جا چکا ہے۔

۸- تمیز کی شناخت یہ ہے کہ "کیا چیز" یا "کس چیز میں سے" یا "کس حیثیت" سے یا "کس لحاظ سے" کے جواب میں واقع ہو۔

كِنایاتُ العدَد

۹- كَمْ (کئی، بہتیرے) كَـأَيِّنْ (بہتیرے) كَذَا (ایسا ایسا، اتنا اتنا) ان الفاظ سے غیر معین عدد کا کنایہ (اشارہ) معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو اسماء کنایہ کہتے ہیں اور یہ مبنی ہوتے ہیں۔ ان الفاظ میں بھی ابہام ہے جس کو دور کرنے کے لئے مُمَیِّز کی ضرورت پڑتی ہے۔

تمہیں معلوم ہے کم استفهامیه کی تمیز منصوب اور مفرد ہوتی ہے کہ اکتاباً قرأت؟ اور کم خبریه کی مجرور ہوتی ہے۔ کبھی مفرد: کم کتابٍ قرأتُ کبھی جمع: کَمْ کُتُبٍ قرأتُ (دیکھو سبق ۱۳-۶-۷)

جبکہ کم استفهامیه خود ہی حالت جرّی میں ہو اس وقت اس کی تمیز بھی حالت جری میں ہو سکتی ہے: بِكَمْ[۳] درهمٍ اشترَيْتَ؟ اگر چہ بِكَمْ درهمًا بھی کہہ سکتے ہیں۔

---

(۱) كِيْسٌ (ج اَكْيَاسٌ) تھیلا، بوری۔ (۲) پیمائش کی ایک مقدار ہے جو چار سو مربع بانس کے برابر ہے۔
(۳) کتنے درم میں تو نے خریدا۔
☆ خاتَمٌ انگوٹھی، مہر۔ اس لفظ میں بھی ابہام ہے۔ معلوم نہیں انگوٹھی چاندی کی یا سونے کی یا کسی اور چیز کی۔

کَاَیِّن کی تمییز پر ہمیشہ مِنْ آیا کرتا ہے اس لئے وہ مجرور ہی ہو سکتی ہے: وَ کَاَیِّنْ[1] مِنْ نَبِیٍّ قَاتَلَ مَعَهٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ۔

کذا کی تمییز مفرد اور منصوب ہوتی ہے: اَنْفَقْتُ کذا درهما عندی کذا دینارا. اشتریتُ الکتاب بکذا رُبِیَّةً.

کذا اکثر مکرر بولا جاتا ہے: اَنْفَقْتُ[2] کذا و کذا دِرهَمًا. کَمْ اور کَاَیِّنْ ہمیشہ صدر کلام میں واقع ہوتے ہیں۔ کذا کے لئے یہ ضروری نہیں۔

تنبیہ ۱: کذا سے صرف عدد کی طرف کنایہ نہیں ہوتا بلکہ کام یا بات چیت کی طرف بھی ہوتا ہے: فَعَلَ یاقَالَ زَیْدٌ کذا و کذا (زید نے ایسا ایسا کیا یا کہا) مگر اس مطلب کے لئے اکثر کَیْتَ وَ ذَیْتَ بھی بولتے ہیں: فَعَلَ یاقَالَ زیدٌ کَیْتَ و ذَیْتَ

تنبیہ ۲: کَمْ خبریہ اور کَاَیِّنْ سے کثیر کا کنایہ ہوتا ہے اور کذا سے قلیل کا۔

مشق نمبر ۱۰۲

ذیل کی مثالوں میں وزن، کَیل، مَساحت اور عدد کی اور جملے کی تمییزیں پہچانو:

(۱) مثقالٌ ذهبًا ارفعُ قیمةً من ثلثةِ اَرْطالٍ نُحَاسًا (۲) زکوة الفطر صاعٌ شعیرا او نصف صاعٍ قمحا (۳) زَرَعْتُ فَدّانا اَرُزًّا (۴) خمسة امدادٍ قمحا جیّد یبلغ ثَمَنُها ثِنتَیْ عشرة قرشا (۵) شربت فِنجانَ قهوةٍ ورِطْلَی لَبَنٍ (۶) اللَّیْمُوْنُ البرتقالُ من اَلَذِّ الفواکه طُعمًا و اَحْسنها منظرًا وا طولها بقاء (۷) اِشرب فنجانا قهوةً بعد الطعام ولا تشربَنّ خمرا ابدا فانّها اقل نفعا و اکثر ضَرَرً او اکبرُ اِثمارٍ (۸) جَرّةٌ[3] ماءً تکفی یوما لِشُرْبِ عَیْلَةٍ[4] صغیرةٍ (۹) الانسان اعدل الحیوانِ مزاجا واکمله اَفعَالاً وَاَلطفة حِسًّا (۱۰) صحا[5] الجوُّ فما تَرٰی فیه قدرَ راحةٍ[6] سحابا (۱۱) عندی ذراعان حریر او ثلثةُ اَذْرُعٍ ثَوْبًا من الصُّوف (۱۲) فاض[7] قلب الوالد سرور المّا بلغه اَنَّ اولاده ناجعون (۱۳) طاب رئیس المدرسة نفسا اذا رَی التلامذةَ ناجحین (۱۴) خیر الاعمال اَعجَلها عائدةً[8] و اکثرها فائدة.

(۱) بہت سے پیغمبر ہو چکے جن کی ہمراہی میں بہتیرے اللہ والوں نے لڑائیاں لڑی ہیں۔ (۲) میں نے اتنے اتنے درم خرچ کئے۔ (۳) جَرّةٌ: مٹکا (۴) عَیْلَةٌ: کنبہ۔ (۵) صَحَا یَصْحُوْ فضا کا صاف ہو جانا۔ نشہ اُتر جانا۔ (۶) راحة: ہتھیلی۔ (۷) فَاضَ یَفِیْضُ پر ہو کر اُبل پڑنا۔ (۸) انجام، نتیجہ۔

(۱۵) بُنَـيَّ اقتدٰى بـالـكتـاب العزيـز — فَـزِدْتُ سـرور او زاد ابتهـاجـا[1]
فـمـا قـال اُفٍّ فـى عـمـرِه — لِكَوْنِـى ابًـا و لكَوْنِـى سِـراجـا[2]

مشق نمبر ۱۰۳ — من القرآن

(۱) فـالله خَيـرٌ حـافـظا وهو ارحم الرّاحمين (۲) فجرّنا[3] الارض عُيُونًا (۳) لاتَدْرُوْنَ[4] اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا (۴) اِنَّ الَّـذيـن يـاكلون اموال اليتامٰى ظُلْمًا اِنّما يـاكلون فى بُطُونهم نارًا او سَيَصْلَوْنَ[5] سعيرًا[6] (۵) قُل هل نُنَبِّئكم بِالاَخْسَرين اعمالاً؟ الَّـذين ضَلَّ[7] سَعْيُهُمْ فـى الـحيٰوة الـدنيـا وهـم يَـحْسَبُوْنَ اَنّهم يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا[8] (۶)فسيعـلـمـون مـن هو شرٌّ مكانًا واَضْعَفُ جُنْدًا (۷) وَالْاٰخرةُ اكبَرُ دَرَجاتٍ واكبر تَـفْضِيْلاً (۸) يٰـاَيُّهَـا الَّذِيْنَ اٰمنوا لِمَ تقولونَ مالا تفعلون؟ كَبُرَ مَقْتًا[9] عند الله اَنْ تقولوا مـالا تـفـعـلـون. انّ الله يُحِبُّ الَّذِيْنَ يقاتِلون فى سبيلهٖ صَفًّا[10] كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوْصٌ (۹) قُلْ رَبِّ زِدْنِى عِلماً (۱۰) وَكَاَيِّنْ مِنْ قريةٍ عَتَتْ[11] عن امر ربِّهَا و رُسُله فحاسَبْنَا هَا حسابًا☆ شديدًا و عذَّبْنَا ها عذابًا☆ نُكْرًا.[12]

مشق نمبر ۱۰۴ — عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ہم نے ایک تولہ سونا ایک سو روپے میں خریدا۔ (۲) آج کل بمبئی میں ایک من عمدہ گیہوں پندرہ روپے میں مل جاتے ہیں۔ (۳) ابھی میں نے دو پیالی کافی پی ہے۔ (۴) دو رطل گھی چھ رطل گوشت کے لئے کافی ہے۔ (۵) محمود عمر کے لحاظ سے خالد سے چھوٹا ہے لیکن علم کے لحاظ سے اس سے بڑا ہے۔ (۶) اونٹ جسامت' فرمانبرداری اور قناعت کے لحاظ سے سب جانوروں میں زیادہ مشہور ہے۔ (۷) ہند اور پاکستان میں مزہ' خوشبو اور رنگ کے لحاظ سے آم (اَنْبَـۃ) بہت ہی مشہور میوہ ہے۔ (۸) میں نے جب تمہارے چھوٹے بھائی کی کامیابی کی خبر سنی تو میرا دل خوشی سے بھر گیا۔ (۹) بڑا وہ ہے جو علم وعقل میں بڑا ہو۔ (۱۰) یہ گھر طول میں (طُوْلاً) بیس گز ہے اور عرض میں پندرہ گز ہے۔

---

(۱) اِبتِهاج : خوشی۔ (۲) سِراج : چراغ کو بھی کہتے ہیں اور اس شاعر کا تخلص بھی ہے۔ جس نے یہ رباعی کہی ہے۔ ماں باپ کو اُف کہنا قرآن میں منع آیا ہے۔ چراغ کو اُف کریں تو بجھ جائے گا۔ شاعر کہتا ہے میں باپ بھی ہوں اور چراغ بھی ہوں اس لئے میرے بیٹے نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا۔ (۳) فجر۔ شگاف ڈالنا۔ زمین میں پانی کے راستے کھول دینا۔ (۴) دری یَدْرِیْ جاننا (۵) صَلِیَ یَصْلٰی جلنا' جلنا (۶) سعیر دہکتی ہوئی آگ' دوزخ (۷) بھٹک جانا' کھو جانا۔ (۸) صُنْع کام کاریگری۔ (۹) مَقْت سخت ناراضی۔ (۱۰) صَفًّا اس جگہ حال ہے تمیز نہیں۔ (۱۱) عَتَا یَعْتُوْ (عَنْ) سرکشی کرنا۔ (۱۲) نُکْرًا بہت ناگوار۔ (۱۳) فنجان۔ ☆ یہ الفاظ تمیز میں نہیں ہیں بلکہ مفعول مطلق ہیں۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۰۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱۔ بِعتُ مَنَّیْنِ سُکَّرًا

۲۔ خیر النّاس اَحسَنُهم خُلقًا (الحدیث)

(بِعتُ) فعل بافاعل (مَنَّیْنِ) مفعول بہ ہے اس لئے منصوب ہے، تثنیہ ہے اس لئے اس کا نصب ـ ین سے آیا ہے۔ مُمَیَّز ہے (سُکَّرًا) تمییز ہے اس لئے منصوب ہے۔ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(خَیــرٌ) اسم صفت ہے اسم تفصیل کے معنی میں بھی آتا ہے (دیکھو سبق ۲۴-۶) مبتدا ہے اس لئے مرفوع ہے۔ مضاف ہے (النـــاس) مضاف الیہ مجرور (اَحْسَنُ) اسم تفصیل ہے خبر ہے اس لئے مرفوع ہے (هُمْ) ضمیر مجرور مضاف الیہ چونکہ اس جملہ میں ابہام ہے اس لئے (خُـلُـقـاً) تمییز ہے اور منصوب ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۱۰۶

تنبیہ ۱: اب سے اکثر مشقوں کا عنوان عربی زبان میں لکھا جائے گا۔

اَکْمِلِ[۱] الْجُمَلَ الآتیةَ بِوَضْعِ الفاظ التمییزِ المناسِبَةِ الاما کِن الخالیةِ:

۱۔ الفضّةُ اَرْفَعُ .... من النُّحاسِ.

۲۔ الکُمَّثرٰی اَلَذُّ مِن التُّفّاحِ..........

۳۔ الانبیاء اَصْدَقُ الناسِ..........

۴۔ الشمس اکبر .... من القمرِ وَاَسْطَعُ..........

۵۔ دخـلـتُ حـدیـقة الـحَیَوَاناتِ وشاهدت ما فیها من صنوف الحَیَوَانِ فوجدت الـزَّرافَةَ اَطْـوَلَهَـا.......... والـطاؤس اَجْمَلَهَا.......... والفیلَ اَضْخَمَهَا.......... والاسدَ اشدَّها..........

---

(۱) خالی مقامات میں تمییز کے لئے مناسب الفاظ رکھ کر آنے والے (ذیل کے) جملوں کو پورا کردو۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۰۷

اِجْعَل[1] كُلَّ اسمٍ من الاسماء الآتية تميزا فی جملةٍ مناسبةٍ:

سُكَّرًا — بأسًا — طُولاً — اَخلاقًا — رِطلاً — هُوَاءً

مِنْ بُنٍّ — لاعِبًا — ثَمنًا — من الكُتُب — مِنْ غَسَلٍ — تِلْمِيْذٍ

مشق نمبر ۱۰۸

غَيِّرِ[2] التَّمييزَ فی الجُمَلِ الآتِيَةِ مِنْ صُورَتِهٖ الَّتِي جاءَ عليها الى كُلِّ صورةٍ أُخرىٰ مُمْكِنَةٍ لَهٗ وراعِ[3] ما يَسْتَدْعِيهِ[4] ذٰلک من تغيير فی المميَّز.

۱- رأيت البنت تحملُ جرَّة ماءٍ — ۲- مثقالٌ ذهبًا خير من رطل نحاسا

۳- اشتريت مِائَتي ذراعٍ كَتّانًا — ۴- هَلْ اشتريت سَلَّتى عنبٍ

۵- باع التاجر قِنطارًا[5] صابونًا — ۶- زكاةُ الفطر نصفُ صاعٍ بُرًّا

مشق نمبر ۱۰۹

مَيِّزِ[6] الاَعْدَادَ المذكورةَ فی الجُمَلِ الآتِيَةِ بمعدودات تُنَاسِبُهَا.

۱- فی السنة اثنا عشر ...... و فی الشهر ثلاثون ...... و فی

۲- طول الطريق مِائَةٌ ...... و عرضُهٗ عشرون ......

۳- فی المدرسة خمسة و ستون ومائتا ...... و تسعةَ عَشَرَ ......

۴- يقطع القطار فی الساعة خمسين ......

۵- يشتمل المنزل علىٰ بَهْوَين[7] و تسعِ ......

---

(۱) آنے والے اسموں میں سے ہر ایک اسم کو مناسب جملے میں تمیز بناؤ۔ (۲) آئندہ جملوں میں ہر ایک تمیز کو اس کی اس صورت سے جس پر وہ آئی ہے۔ (یعنی موجودہ صورت سے) دوسری ہر ممکن صورتوں سے بدل دو اور اس تبدیلی کی وجہ سے ممیز میں جس تغیر کی ضرورت پیش آئے اس کو ملحوظ رکھو۔ (۳) راعِ امر ہے رَاعٰی یُرَاعِی (۲) سے یعنی رعایت کر اور ملحوظ رکھ۔ (۴) اِسْتَدْعٰی (۱۰) تقاضا کرنا، چاہنا۔ (۵) سو رطل کا ایک وزن ہے۔ بہت سا مال۔ (۶) یعنی تمیز بیان کرو۔ (۷) بَهْوٌ (ج اَبْهَاءٌ . بُهُوٌّ) مکان کے سامنے آنے جانے والوں کے لئے جو جگہ بنائی جائے۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۱۰

۱- كوّن ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها منصوبا والمميّز اسما من اسماء الكيل

۲- كوّن ثلاث جُمَلٍ يكون التمييز فيها مجرور او المميّزَ اسماً الكيل

۳- .... منصوبا .... المساحة

۴- .... جمعا مجرورا .... العدد

۵- .... مفردا منصوبا ....

۶- .... مجرورا ....

۷- .... المميّز ...... ملحوظا فى الجملة ....

Marfat.com

الدَّرْسُ الخَامِسُ والسِّتُّوْنَ

۸- المستثنیٰ بِالَّا (اِلَّا کے ذریعے استثناء کیا ہوا)

۱- حصہ سوم سبق ۴۳-۸ میں مستثنیٰ بہ اِلَّا کا بیان پڑھ لیا ہے۔ یہاں اس کے متعلق کچھ اور معلومات لکھی جاتی ہیں:

۲- استثناء کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی چیز کو الگ کر دینا نحو کی اصطلاح میں استثنا سے یہ مراد ہے کہ حرف استثنا کے ماقبل کے جملے میں جو حکم اثبات یا نفی کا ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا یعنی یہ بتلانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے: اکلتُ الفواکہ اِلَّا عِذَبًا (میں نے سب میوے کھائے مگر انگور یعنی صرف انگور کھائے۔)

۳- مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مستثنیٰ متصل جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو: جاءَ القومُ اِلاَّ زیدًا

(۲) مستثنیٰ منقطع جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو: جاء ت الافراس الاَّ حِمارًا

تنبیہ ۱: مستثنیٰ منقطع کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

۴- تم پڑھ چکے ہو کہ مستثنیٰ بالا کا شمار منصوبات میں کیا جاتا ہے مگر یہ ہمیشہ منصوب نہیں ہوتا بلکہ اس کے اعراب کی تین قسمیں ہیں:

(۱) مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور اِلَّا سے پیشتر کلام[1] مُوجَب تامّ ہو یعنی اس جملے میں نفی اور استفہام نہ ہو۔ یا مستثنیٰ منقطع ہو تو مستثنیٰ کو نصب پڑھا جائے گا جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں سمجھایا گیا ہے۔

(۲) مستثنیٰ منہ مذکور ہو مگر اِلَّا سے پیشتر کلام غیر موجب (غیر مثبت) ہو تو مستثنیٰ کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور ماقبل کے اعراب کی متابعت بھی کر سکتے ہیں: لَم تَتَفَتَّحِ الازھَارُ اِلَّاوَرْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور وَرْدٌ بھی۔ مَا سَلَّمْتُ علی القادِمِیْنَ اِلَّا الاوَّلَ یا اِلاَّ الاوّلِ.

(۳) مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو بلکہ اِلَّا سے پیشتر ''کلام ناقص'' ہو تو حالت ترکیبی کے مطابق مستثنیٰ کا اعراب ہوگا۔ وہاں اِلَّا کا کوئی اثر نہ ہوگا: ما جاء اِلَّا زیدٌ ما رأیت اِلَّا زیدًا. لَمْ اُسَافِرُ اِلَّا مَعَ زیدٍ. ایسے مستثنیٰ کو مستثنیٰ مفرغ کہتے ہیں۔

---

(۱) کلام مُوجَب یعنی کلام مثبت اور تامّ یعنی پورا جملہ۔ جملہ میں استفہام ہو تو وہ بھی کلام موجب نہیں رہتا۔

۵- اِلَّا کے علاوہ الفاظ استثنائیہ بھی ہیں: غَیر، سِویٰ، خَلاَ، عَدَا ما خلاَ ما عدا اور حاشا. ان سب کے معنی ہیں ''مگر'' یا ''سوا''۔

۶- غیر اور سویٰ اسم ہیں۔ ان کے بعد مستثنیٰ مضاف الیہ ہونے وجہ سے مجرور رہتا ہے۔ خود لفظ غَیر کا اعراب مستثنیٰ بہ اِلّا کی مانند تین طور سے ہوگا:

(۱) اِتَّقَدَتِ المصابیحُ غیرَ واحدٍ.

(۲) سلَّمتُ علی القادمین غیرَ سعیدٍ.

---

(۳) ما عادَ[1] المریضَ عائدٌ غیرَ الطبیب یا غیرُ الطبیبِ.

(۴) لا تعتمِدُ علیٰ احدٍ غیرَ اللہ یا غیرِ اللہِ.

---

(۵) لا ینالُ المجدَ غیر العاملینَ.

(۶) لَمْ یَفتَرِس الذِّئبُ غیرَ شاذَةٍ.[2]

(۷) لا تَعتَمِدُ علیٰ غیرِ اللہِ.

۷- خلا اور عَدَا در اصل فعل ماضی ہیں مگر کلام عرب میں ان کے بعد اسم کو مجرور بھی پایا گیا ہے۔ اس لئے نحویوں نے ان کو حروف جارّہ میں بھی شمار کرلیا ہے۔ حاشا کو حرف جر بھی مانا جاتا ہے۔ کبھی فعل بھی سمجھا جاتا ہے۔ ان کے بعد مستثنیٰ کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور جر بھی مگر مَا خَلاَ اور مَا عَدَا ہمیشہ فعل ہی رہتے ہیں اس لئے اُن کے بعد مستثنیٰ ہمیشہ مفعول بہ ہوگا اور منصوب ہوگا۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

(۱) قطفتُ الازهارَ خلا الوردَ یا الوردِ.

(۲) زُرتُ مساجد المدینة عَدَا واحدً یا واحدٍ.

(۳) قطعت الاشجار حاشا النخیلَ یا النخیلِ.

(۴) قرأت الکتاب ما خلا (یا ما عَدا) صفحة.

---

(۱) عَادَ (ن) عیادت کرنا۔ بیمار پرسی کو جانا۔ لوٹنا۔

(۲) گلہ یا ریوڑ سے الگ ہوجانے والی (بھیڑ بکری)۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۵

اِسْتَطَبَّ (۱۰) علاج کرنا۔	سَیِّ ءٌ بُرا۔
اَعْییٰ (یُعْیِیْ) تھکا دینا، عاجز کر دینا۔	صَحِبَ (س) ساتھی ہونا۔
تَدَارَکَ (۵) تلافی یا اصلاح یا علاج کرنا۔	ضَلَالٌ (مصدر۔ض) گمراہی۔
جَرِیْحٌ (جـ جَرْحیٰ) زخمی۔ حَاقَ	عَمَہَ (ف) بے راہ بھٹکنا، متحیر ہونا۔
(یَحِیْقُ) گھیر لینا، لپیٹ میں لے لینا۔	غَزَلٌ عورتوں کے متعلق عاشقانہ کلام۔
خَلاَ (یَخْلُوْ) خالی ہونا، تنہائی میں ملنا۔	لاَمُحَالَةَ ضرور۔
دَاوٰی (۳) علاج کرنا۔	نَیِّرٌ روشنی دینے والا ستارہ۔
دَاءٌ (جـ اَدْوَاءٌ) مرض، بیماری۔	نَیِّرَانِ چاند سورج۔

مشق نمبر ۱۱

تنبیہ : ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ کی قسمیں اور اعراب پہچانو:

(۱) قَدِمَ الجنودُ اِلَّا القائدَ فَاِنَّهٗ مشغول فی تَدارُکِ الْمَرْضٰی والجَرحٰی وَ سَیَقْدَمُ غدًا او بعد الْغَدِ (۲) یعلش النّاسُ بداحة الاّ الکسلان وَسَیِّیءَ الاخلاقِ (۳) اِنْتَبَهَ المسلمون الاّ المنافقین منهم الذین یتّخذون الکفّارَ اولیاَ بعد ماهم اظهر و اما فی قلوبهم من العَدَاوَةِ والبَغْضَاءِ و قتلُوا کثیرا من المُسلِمِیْنَ وَ یأبَوْنَ اِلَّا اِسْتِعْبَادَ المسلمین و تذلیلهم (۴) صادقتُ کُلَّ الجِیرانِ الاّ المتکبّرِین (۵) لم یَضْحکْ عند موتک اِلاّ عَمَلُکَ (۶) لا یَقَعُ الحالُ الاّ نکرَةً مشتقّةً الاّ فی بعض الامثلة یکون الحال معرفة و اسما جامدًا (۷) لم تَخْلُ منظومات الشُّعَراء من الغَزَلِ سِوی دیوانِ ابن العَتَاهِیَةِ والخَنْسَاءِ (۸) مالی انیسٌ سوی الکتاب (۹) ما ساد الاّ ذوالعزم (یا ذا العزم) المُجِدُّ المخَیِّرُ المؤثِرُ صاحِبُ العلم والعقل و ما ذَلَّ الاّ الجاهلُ الکسلانُ البخِیلُ أبنِ الغرَضِ (۱۰) لا یاکُلُ مَالَکَ الاّ تقِیٌّ ولا تأکُلُ الاّ مال تَقِیٍّ (۱۱) لن اَتَّبِعَ غَیْرَ اَلْحَقِ ولَنْ اَخْشٰی غیرَ اللهِ۔

اشعار

لِکُلِّ داءٍ دواءٌ یُسْتَطَبُّ بِهٖ　　الاّ الحَمَاقَةَ اَعْیَتْ مَنْ یُداوِیها

الاَ کُلُّ شَیْءٍ ما خلا اللهَ باطِلٌ　　و کُلُّ نعیمٍ لا مُحَالَةَ زَائِلٌ

مشق نمبر ۱۱۲ من القرآن

(۱) واِذْ قلنا لِلْمَلٰئِکَةِ اسجد و الِاٰدم فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْسَ (۲) ما هٰذِهِ الحیٰوةُ الدُّنیا الَّا لَهْوٌ و لَعِبٌ (۳) لا یَحِیْقُ الْمَکْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ (۴) فما وجدنا فیها غیرَ بیتٍ من المسلمین (۵) فما ذا بعد الحقِّ الَّا الضَّلَال (۶) لا یعلم الغیب الا الله (۷) هل جزاءُ الاحسانِ الَّا الاحسانُ.

مشق نمبر ۱۱۳ اُردو سے عربی بناؤ

(۱) سب لڑکے کامیاب ہو گئے مگر سست لڑکا (۲) مسلمان عورتیں حجاب کے ساتھ نکلتی ہیں مگر خالدہ (۳) میں نے ان پھلوں میں سے کچھ نہ لیا مگر ایک نارنگی (۴) مسلم کسی سے نہیں ڈرتا مگر اللہ سے (۵) میں نے سب سے دوستی کی مگر متکبر سے (۶) ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے (۷) آج ہمارے مدرسہ میں سب لڑکے حاضر ہیں مگر محمود (۸) سب لڑکیاں کامیاب ہوئیں مگر ایک سست لڑکی جس نے اپنے اوقات کھیل کود میں ضائع کر دیئے تھے۔

مشق نمبر ۱۱۴

اَکْمِلِ[1] الجُمَلَ الاٰتیة بِوَضْعِ مستثنیٰ بِالَّا فی الا ماکن الخالیة واشکُلْهُ و بَیِّنْ ما یجوز و جهان فی اعرابه

(۱) قَدِمَ الحاجّ........ (۵) صام الغلام رمضان........

(۲) قرأت الکتابَ........ (۶) لَمْ یُسَلِّمْ اخوکِ علی احد

(۳) لم یَنْجَحْ اَحَدٌ........ (۷) لا ینفع الانسان

(۴) لا[2] تَنْمُو الثَّرْوَةُ........ (۸) اکلت الفواکِهَ

اسْتَثْنِ[3] "بِغَیْر" من الجُمَل الاٰتیة واشکُلِ المستثنیٰ وَاَدَاةَ[4] الاستثناء

(۱) خالی جگہوں میں مستثنیٰ بہ اِلَّا رکھ کر آنے والے جملوں کو کامل کر دو اور اعراب لگاؤ اور جس مقام میں دو صورتیں اعراب کی جائز ہیں اس کی تفصیل لکھو۔ (۲) نَمَا یَنْمُوْ: بڑھنا، ترقی کرنا۔ (۳) ذیل کے جملوں میں لفظ غیر کے ذریعے استثنا کرو یعنی کسی مستثنیٰ پر غیر لگا کر خالی جگہ کو پر کر دو اور مستثنیٰ اور لفظ استثنا (یعنی غیر) کو اعراب لگاؤ۔ (۴) اَدَاةٌ (جمع اَدَوَات) حرف، لفظ، آلہ۔

Marfat.com

(۹) ما قطعتُ الازهارَ.......... (۱۱) تَصْدَءُ المعادَنُ..........

(۱۰) الایبقٰی للانسان بعد الموت...... (۱۲) لم یَصِد الصیّادُ

(۱۳) حضر الولیمةَ جمیع الاصدقاء...... (۱۴) عاد الجنود......

اَتْمِمِ الجُمل الاٰتیة بِوَضع المحذوف منها فی الاماکن الخالیة

(۱۵) ...... علی غیر نفسک (۱۸) ...... غیر اللَّبَن

(۱۶) ...... اِلاّ قَلَمًا (۱۹) ...... ما عدا قائدهم

(۱۷) ...... اِلاّ العاملون (۲۰) ...... خلا اثنین

مشق نمبر ۱۱۵

اجعل[۱] کُلَّ اسمٍ من الاسماء الاٰتیة مستثنیً منه فی جملةٍ مفیدةٍ.

الابواب	التُّجّار	المُدُن	الاشجار	البُقُول[۲]
الازهار	التلامیذ	الطیور	اللیل	المُسَافرون

مشق نمبر ۱۱۶

۱- کَوِّن[۳] ثلاثَ جُمَلٍ یکون المستثنٰی بِالاّ فی کُلٍّ منها واجبًا نصبُهٗ.

۲- کِوِّن ثلاث جُمَلٍ یکون المستثنٰی بِالاّ فی کُلٍّ منها یجوز صورتین فی الاعراب.

۳- کَوِّن[۴] ثلاثَ جُمَلٍ یکون المستثنٰی بِالاّ فی کلٍّ منها مُعْربًا عَلٰی حسب ما یَقْتَضِیهِ مَوْقِعُهٗ فی الجملة.

---

(۱) آنے والے (یعنی نیچے لکھے ہوئے) اسموں میں سے ہر ایک اسم کو کسی جملہ میں مستثنیٰ منہ بناؤ۔

(۲) بُقُوْلٌ جمع بَقْلٌ کی: سبزی (کھانے کی)

(۳) تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنیٰ بہ اِلّا واجب النصب ہو۔

(۴) تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنیٰ بہ اِلّا کو وہ اعراب دیا گیا ہو جو جملے میں اِسکے اقتضا کے مطابق ہو۔

Marfat.com

الدَّرْسُ السَّادِسُ والسِّتُّوْنَ

يَقولونَ[۱] لِي صِفْهَا فَأَنْتَ بِوَصْفِهَا (شعر) خَبِيرٌ، أَجَلْ عِندي بِأَوْصافِهَا عِلْمُ

قَالُوا[۲] نَظَمْتَ عُقودَ الدُّرِّ قُلْتُ جَلَلْ (مصراع) أَتَقْتَحِمُ[۳] الْمَنُوْنَ؟ فَقُلْتُ جَيْرِ

وَيَقُلْنَ[۴] شَيْبٌ قَدْ عَلَا (شعر) كَ، وقد كَبِرْتَ، فقلتُ إِنَّهُ

(۹) المُنادٰی

۱- حصہ سوم سبق ۴۳ (۹) میں تم نے مُنادٰی کا مختصر بیان پڑھ لیا ہے کہ منادٰی بھی منصوبات میں شامل ہے لیکن وہ حالت نصبی میں اسی وقت ہوتا ہے جبکہ وہ مضاف ہو۔ خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: يَا سَاكِنَ الْهِنْدِ يَا سَاكِنِي مَكَّةَ يَا سَاكِنِي الْمَدِينَةِ یا وہ مُشابہ بالمضاف ہو: يَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) اور یا نکرہ غیر مقصودہ ہو: يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے۔)

تنبیہ ۱: طَالِعًا مضاف تو نہیں ہے لیکن معنی میں طالع الجبل کے ہے اس لئے اسے مشابہ بالمضاف کہا جاتا ہے۔ یا رُجُلًا میں کوئی مخصوص آدمی مراد نہیں ہے جیسے اندھا بغیر دیکھے سوچے پکارا کرتا ہے۔

۲- اگر منادٰی مُفْرَد یعنی مضاف نہ ہو تو وہ حالت رفعی پر مبنی سمجھا جائے گا۔ پھر وہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: يَا مُحَمَّدُ، يَا رَجُلُ، يا رجُلَانِ يا مُسْلِمُوْنَ

تنبیہ ۲: لفظ مفرد کے تین معنی ہوتے ہیں: (۱) واحد (۲) غیر مرکب (۳) غیر مضاف۔ یہاں تیسرے معنی کے لئے آیا ہے۔

زَيد ابن عَمرٍو جیسی ترکیب جب منادٰی ہو تو اس میں کئی باتیں خاص توجہ کے قابل ہیں:

۱- زید کو منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں اور مرفوع بھی لیکن نصب بہتر ہے: يَا زَيْدَ ابْنَ عَمْرٍو اور يَا زيدُ بن عَمْرٍو

۲- اس میں لفظ ابن اگر زید کی صفت ہے لیکن اس کو منصوب ہی پڑھا جائے گا کیونکہ وہ مضاف ہے۔

Marfat.com

۳- ایسی مثالوں میں لفظ ابن کا ہمزۃ الوصل کتابت سے بھی ساقط ہو جائے گا۔

۴- کبھی حرف ندا حذف بھی کر دیا جاتا ہے: یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا (اے یوسف تم اس بات سے منہ موڑ لو)۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا. یَا رَبِّیْ کو صرف رَبِّ کہتے ہیں: رَبِّ اغْفِرْ لِیْ.

۵- تم نے سبق ۱۱-۵ میں پڑھا ہے کہ منادیٰ جب معرّف باللام ہو تو یَا کے بعد لفظ اَیُّهَا یا اَیَّتُهَا بڑھانا چاہئے۔ کبھی اسم اشارہ بڑھا دیتے ہیں:

یـا ایها الرسولُ بَلِّغْ' (اے پیغمبر (ہمارا پیغام) پہنچا دو)۔ یـا ایتهـا النفس المطمئنة' یا هٰذا الرَّجُلُ اٰمِنْ بِاللّٰهِ. کبھی یَا کے بغیر ہی کہتے ہیں: اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ.

مگر لفظ جلالہ یعنی لفظ اللہ کو اگرچہ معرف باللام سمجھا جاتا ہے تو لیکن اس پر بلا واسطہ حرف ندا لگا کر یَا اَللّٰهُ کہتے ہیں۔ اس کی جگہ عموماً اَللّٰهُمَّ بھی کہتے ہیں۔

۶- منادیٰ یائے متکلّم (ی) کی طرف مضاف ہو تو اس کو کئی طرح سے بولتے ہیں: یا غُلَامِیْ' یا غلامِیَ' یا غلامِ' یا غلامَا' یا غلامَاه.

یَا اَبِیْ اور اُمِّیْ میں یہ صورتیں بھی جائز ہیں یَا اَبَتِ' یَا اَبَتَ' یَا اَبَتَا' یا اُمَّتِ' یَا اُمَّتَ اور یا اُمَّتَا۔

۷- اُمِّیْ اور عَمِّیْ کی طرف لفظ ابن مضاف ہو تو کہہ سکتے ہیں یَا ابْنَ اُمَّ (اے میری ماں کے بیٹے) یَا ابْنَ عَمَّ. یہ صورت کسی اور لفظ میں جائز نہیں ہے۔

۸- تم نے سبق ۴۳ تنبیہ ۷ میں پڑھا ہے کہ منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جواب ندا کہتے ہیں۔ منادیٰ اور جواب ندا مل کر جملہ انشائیہ ہوتا ہے۔ (دیکھو اس کی ترکیب کے لئے سبق ۴۳)

ترخیم

۹- کبھی تخفیف کے لئے منادیٰ کے آخر کا حرف گرا دیتے ہیں: یا مالکُ سے ایـا مال یا مال. افاطمة سے افاطم یا افاطمُ کہا جاتا ہے۔ اس عمل کو ترخیم کہتے ہیں اور ایسے مُنادیٰ کو مُرَخَّم کہا جاتا ہے۔

تنبیه ۳: سبق ۴۹ (ھ) میں لکھا جا چکا ہے کہ حرف ندا پانچ ہیں: (۱) یـا (۲) اَیـا (۳) هَیـا (۴) اَیْ اور (۵) اَ. ان میں سے یَـا قریب و بعید دونوں کے لئے اَیْ اور اَ قریب کے لئے اَیـا اور هَیـا بعید کے لئے آتا ہے۔

نُدبه

۱۰- میت کو غم سے پکارنے کو نُدبہ کہتے ہیں اور جسے پکارا جائے اُسے مندوب کہا جاتا ہے۔ مندوب پر اکثر یَا کی بجائے وَا لگایا جاتا ہے اور آخر میں الف اور ہ بڑھا کر پکارتے ہیں: وَا اُمَّاه' وَابنتَا (اے میری بیٹی)

Marfat.com

توابعُ المنادٰی

۱۱۔ منادٰی مبنی (جو کہ مضموم ہوتا ہے) کے بعد کوئی اسم اس کی صفۃ واقع ہو تو دیکھا جائے گا کہ اگر وہ مضاف ہے اور اَل سے خالی ہے تو اس کو نصب پڑھنا واجب ہے: یـا خـالـدُ صـاحـبَ الشّـجـاعۃِ یـا زَیْدُ بْنَ خَالِدٍ. اور اگر وہ معرف باللام ہو خواہ مضاف خواہ مفرد تو اس پر نصب بھی جائز ہے اور رفع بھی: یا رشیدُ الکریمُ الابِ (اے شریف باپ والے رشید) یا رشید الظّریفَ (اے خوش طبع رشید)

منادٰی پر جو اسم معطوف ہو اس کا اعراب منادٰی کی مانند ہوگا لیکن معطوف پر اَل لگا ہو تو نصب اور رفع دونوں جائز ہیں: یا عبدَ اللہ و اَمَۃَ یا جِبَالُ[۱] اَوِّبِیْ مَعَہٗ و الطَّیْرُ.

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۶

اَبْشَرَ (ا) خوشخبری پانا، خوشخبری دینا۔	تَغَانَا تغانیًا باہم بے نیاز ہو جانا۔
اِسْفَادٌ (ا۔مصدر) صبح کا اُجالا، کھل جانا۔	تکَلَّفَ (تَکَلُّفًا) تکلیف برداشت کرنا۔
اَفتٰی (ا۔و) فتویٰ دینا۔	جَدٌّ عزت، درجہ، مال و دولت، دادا، نانا۔
بَغِیٌّ بدکار عورت، باغی۔	خَــلْفَ پیچھے رہنے والا، جانشین، بیٹا، دنا، یدنو ادنو، قریب ہونا۔
تَدَلَّلَ (۴) ناز و انداز سے چلنا، بتلانا۔	لِحْیَۃٌ (ج۔ لِحیً اور لُحیً) ڈاڑھی۔
رَعٰی (ف) رعایت کرنا، چرانا۔	اِمْرَءُ سَوْءٍ بُرا مرد۔
رَفَثٌ گالی گلوچ، ہم بستری۔	مَهْلاً (مفعول مطلق ہے، دراصل اِمْهَــلْ مَهْلاً) ٹھہر جا، چھوڑ دے۔
سَمِیْنٌ (ج۔ سِمَانٌ) فربہ، موٹا مؤنث سَمِیْنَۃٌ کی جمع بھی سِمَانٌ ہے۔	نایٰ یَنایٰ نایًا دور ہونا۔
سُنْبُلَۃٌ (ج۔ سَنَابِلُ) خوشہ۔	ناءٍ (اسم فاعل ہے) دور ہونے والا۔
صَفْوٌ صاف دلی، صفائی اخلاص۔	نَجَا (ن۔و) نجات پانا۔
ظَلَامٌ اندھیرا، اندھیرا چھا جانا۔	نَزَعَ (ض) چھین لینا، نکال لینا، خالی کرنا۔
عَنَّ (ض) پیش آنا، اڑے آنا۔	وِدٌّ دوستی، گہرا دوست (مصدر بھی ہے اور اسم الصفۃ بھی ہے) ج۔ اَوْدَادٌ.
عَجْفَاءُ (ج۔ عِجَافٌ) دبلی، کمزور۔	وِدَادٌ دوستی، محبت کرنا (مصدر۔س)
فـاتِـحۃُ الـکـتـاب سـورۃُ الحمد (قرآن کا دیباچہ)	یَابِسٌ خشک
فُسُوْقٌ گناہ کا کام، بدکلامی۔	

(۱) اے پہاڑو اور پرندو! اس (داؤد علیہ السلام) کے ساتھ (تسبیح و تہلیل میں) جواب بن جاؤ یعنی تم بھی اس کا ساتھ دو۔ اَوِّبِی امر حاضر مؤنث کا صیغہ ہے۔ کیونکہ جبال اور طیر غیر عاقل کی جمع ہے۔

مشق نمبر ١١٧

تنبیہ: ذیل کی مثالوں میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو خصوصاً منادیٰ اور لا لنفی الجنس کے اسم کو غور سے دیکھو۔

(١) یا عبدالرحمٰنِ احفَظْ درسک واسْعَ دائما اَنْ تکون اوّلاً فِیْ فَصْلِک (٢) یا ابا سعیدٍ هلاّ تُعَلِّمُ ولَدکَ اللغة العربیة کَیْ یَسْهُلَ له فهم القراٰن (٣) اَیَا ساعیًا فی الخیر اَبْشِرْ بِالْفوز العظیم (۴) هَیَا اٰخِذَ ابِیَد الضَّعِیف سَتُجزٰی بما یُرْضِیک (۵) ای زینبُ تعَلَّمِی القراٰنَ و عِلِّمِیه بَنَاتِکِ و اولادِکِ (٦) اَفَاطِمَ مَهْلاً بَعْضَ هذا التدلُّلِ (٧) یا ایّها الشُّبّان من المسلمین تخلَّقوا باخلاق الرسول واهتدُوا بِهُدِی الخلفاء الراشدین فَاِنَّکُم لَمْ تکونوا صالحین لِلسّیادة والحکومة مالم تُحْسِنوا اخلاقکم (٨) السَّلام علیک اَیُّها النَّبی و رحمة الله و بَرَکاتُهٗ (٩) لا طاعة لمخلوقٍ فی معصیةِ الخالق (١٠) لا صلٰوةَ اِلاَّ بفاتحة الکتاب (١١) اَللّٰهُمَّ لاَ مانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ و لا مُعْطِیَ لما مَنَعْتَ و لا ینفع ذا الجَدِّ منکَ الجَدُّ (١٢) اشعار

قصبرا جمیلا مُعینَ[1] الملکُ اِن عَنَّ حارثٌ　　فعاقبة الصبر الجمیل جمیلُ
الم تر اَنَّ اللیل بعدَ ظلامِه　　علیه لا سفار الصَّباحِ دلیلُ

اذا[2] المرء لا یرعاک اِلاّ تکلُّفًا　　فدَعه ولا تُکْثِر علیه التَاسُفا
اِذا لم یکن صَفوَ الوِداد طبیعة　　فلا خیرَ فیِ وِدٍّ یحییٔ تکلُّفا

فَاِنْ تَدْنُ[3] مِنّی تَدْنُ مِنک مَوَدَّتِی　　وَ اِنْ تَنْأَ عَنّی تَلْقَنِیْ عنک نائیا
کِلانا[4] غَنِیٌّ عن اخیه حَیَاتَهٗ[5]　　و نحن اِذا اِمتنا اَشَدُّ تغانِیا

---

(١) معین الملک منادیٰ ہے حرف ندا محذوف ہے دراصل یامعین الملک ہے۔ یہ اشعار طغرانی (المتوفی ۵۱۴ھ کے ہیں معین الملک کو تسلی دے رہا ہے۔ (٢) یہ اشعار امام شافعیؒ کے ہیں۔ (٣) پہلا تَدْنُ دَنا یَدْنُو سے مضارع واحد مذکر حاضر اور دوسرا تَدْنُ واحد مونث غائب ہے۔ یہ دونوں حالت جزمی میں ہیں اس لئے آخر کا حرف علت گرادیا گیا ہے۔ (۴) ہم دونوں یعنی میں اور میرا بھائی یعنی دوست اپنی زندگی میں ایک دوسرے سے بے نیاز ہیں اور جب ہم مرجائیں گے تو زیادہ بے نیاز ہوجائیں گے۔ (۵) حَیَاتَهٗ مفعول فیہ ہے یعنی فی مدة حیاتِه.

Marfat.com

مشق نمبر ۱۱۸

من القرآن

(۱) رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیا حسنةً و فی الاٰخرة حسنة و قِنا عذابَ النّار (۲) قُلِ اللّٰھمّ مالکَ الملک تؤتی الملکَ من تشاء و تَنْزِعُ الملک مِمّن تشاءَ و تُعِزُّ مَنْ تشاء وتُذِلُ من تشاء بَیدِک الخیرُ، انّک علٰی کُل شی ءٍ قدیر (۳) یا بَنِی اسرائیلَ اذکُرُوْا نِعْمَتِی الّتی اِنْعَمْتُ علیکم (۴) یاَیّتُھا النّفس المطمئنة ارجِعی الٰی ربّک راضیةً مرضیّةً (۵) قلنا یا نارُ کُونِی بَرْدًا و سلامًا علٰی ابراھیمَ (۶) یوسف ایّھا الصِّدیقُ! اَفْتِنا فی سبعِ بَقَراتٍ سِمَانٍ یا کُلُھنّ سبعٌ عجافٌ، و سبع سُنْبُلٰتٍ خُضرٍو اُخَدَ یا بساتٍ (۷) یا اُخْتَ ھٰرونَ! ما کان ابوکِ امرءَ سَوءٍ وما کانت اُمُّکِ بغِیًّا (۸) قال یا ابْنَ اُمَّ لا تَاخُذْ بِلِحْیَتِی ولا برأسی (۹) قال یا اَبَتِ افْعَلْ ما تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شاء اللّٰہ من الصّابِرِینَ (۱۰) ذٰلک الکتابُ لارَیبَ فیه (۱۱) قالوا سُبْحٰنَک لا عِلْمَ لَنا اِلّا ما علّمتنا انّکَ انت العلیمُ الحکیمُ (۱۲) فلا رَفَثَ ولا فسوق ولا جدالَ فی الحج.

مشق نمبر ۱۱۹

اُردو سے عربی

(۱) اے عبدالکریم تم کوشش کیوں نہیں کرتے کہ سالانہ امتحان میں کامیاب ہو جاؤ۔ (۲) اے میرے چچا کے بیٹے! ہر روز صبح سویرے اُٹھ اور میرے ساتھ نماز کو چلا کر۔ (۳) اے حاجی اسمٰعیل کے بیٹے! (یا بَنِی الحاجّ اسمٰعیلَ) تم اپنے نیک باپ کی پیروی کرو اور اُن کے ٹھیک جانشین بن جاؤ۔ (۴) نو جوانو! قرآن حکیم کو سمجھو اور اس کی ہدایت پر عمل کرو، اسی میں تمہاری اور تمہاری قوم کی فلاح ہے۔ (۵) اے طالب علم! اگر تو اس کتاب کو پڑھے گا اور یاد رکھے گا تو وہ علم صرف ونحو میں تیرے لئے کافی ہوگی۔ (۶) کوئی کتاب قرآن حکیم سے زیادہ مفید نہیں ہے۔ (۷) میرے پاس نہ کوئی کتاب ہے نہ کوئی کاغذ۔ (۸) اللہ کی توحید سے بڑھ کر کوئی وسیلہ نجات نہیں ہے۔

Marfat.com

الدَّرْسُ السَّابِعُ والسِّتُّوْنَ

المجرورات

(۱) المجرور بالحروف (۲) المجرور بالاضافة

۱- کسی اسم کو جر دو ہی صورتوں میں آتا ہے: (۱) یا تو وہ کسی حرف جارّہ کے بعد واقع ہو: خاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ (۲) یا تو وہ مضاف الیہ ہو: خاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)۔

۲- حروف جارّہ کی تفصیل درس ۴۹ میں لکھی جا چکی ہے اور اضافت کا بیان درس ۷ اور درس ۱۱ میں لکھا جا چکا ہے۔ یہاں اس کے بارے میں کچھ اور ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں۔

اقسام الاضافة

۳- اضافة کی دو قسمیں ھیں: (۱) لفظیّة (۲) معنویّه

اضافة لفظیّة اس ترکیب اضافی میں ہوگی جس میں مضاف اسماء الصفة (اسم فاعل، اسم مفعول اور صفة مُشَبَّهه) میں سے کوئی لفظ ہو: سالکُ الطریق، مقطوعُ الْیَدِ، حَسَنُ الوجه اور اضافةٌ مَعْنویَّةٌ اس ترکیب میں سمجھی جائے گی جس میں مضاف اسماء الصِّفة کے علاوہ کوئی اور اسم ہو: نورُ القمرِ، طریق السّالک وَجْهُ الحَسَنِ (یہاں حَسَنُ خاص نام ہے یعنی حَسَنُ کا منہ)۔

۴- اضافة منویّة میں مضاف اَلْ کے بغیر ہی معرفہ بن جاتا ہے۔ اس لئے اس پر اَل داخل نہیں ہو سکتا البتہ اضافة لفظیّة سے مضاف معرفہ نہیں بنتا اس لئے اس میں بوقت ضرورت اَلْ داخل ہو سکتا ہے جبکہ وہ تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو اور مفرد پر بھی اس وقت داخل ہو سکتا ہے جبکہ اس کا مضاف الی معرّف باللّام ہو یا اس کی طرف مضاف ہو: اَلْمُتَّبِعُ الْحَقِّ مَنْصُوْرٌ السّالکُ طریق الباطل مخذولٌ الفاتحا بلاد الشام خالدٌ و ابو عبیدةَ (رضی اللہ عنھما) السّاکنو مَکَّةَ والحُجّاجُ کُلُّھم اٰمِنُوْن الیوم فی عھد السلطان ابن السّعود (ایّدہ اللہ بنصرہ المبین. مادام مُتّبِعَ السُّنَّة و مُحافِظَ حرمة البلد الامین)

مذکورہ بیان کے مطابق النّاصِرُ الرّجلِ تو کہہ سکتے ہیں مگر النّاصِرُ زیدٍ نہیں کہہ سکتے۔ اگر اس کا موصوف معرفہ ہو تو بجائے النّاصِرُ زیدٍ کے النّاصِرُ زیدًا کہیں گے: خالدُ نِ النّاصِرُ زیدًا (زید کو مدد کرنے والا خالد) اس صورت میں زید مضاف الیہ نہیں بلکہ مفعول ہوگا۔ اس کی تفصیل آئندہ درس میں ملے گی۔

تنبیہ ۱ : اسم الصّفۃ کی اضافۃ کا بیان درس ۲۳ میں بھی لکھا گیا ہو۔ ضرور دوبارہ دیکھ لو۔

۵- یـائے مُتَکَلِّم (یْ) کی طرف کوئی اسم مفرد مضاف ہو تو ی کو جزم بھی پڑھ سکتے ہیں اور فتحہ بھی: کتـابِیْ یا کتـابِیَ' ایسا لفظ جملہ کے آخر میں واقع ہو تو اس کے ساتھ ہ بھی بڑھا دینا جائز ہے: کتابِیَہْ (میری کتاب) حسابِیَہْ (میرا حساب)

اگر یائے متکلم کی طرف اسم مقصور یا منقوص (دیکھو درس ۱۰-۸) مضاف ہو تو اس ی کو فتحہ ہی پڑھا جائے گا: عَـصَـایَ' قـاضِیَّ (میرا قاضی) یا تثنیہ اور جمع سالم مذکر اس کی طرف ضاف ہو تو بھی فتحہ پڑھنا چاہیے:

کتابانِ' کتابَیْنِ اور محبّونَ' مُحِبّیْنَ کو کتابایَ' کتابَیَّ اور مُحِبُّوْیَ اور مُحِبّیَّ کہیں گے۔ قاضُونَ سے قاضُوِیَ' قاضِیْنَ سے قاضِیَّ۔

چاروں مثالوں میں اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گرادیا گیا ہے۔

سلسلۃُ الالفاظ نمبر ۵۷

اِبْتَذَلَ (۷) حقیر ہونا۔	ثَبَاتٌ (مصدر ہے) ثابت قدمی۔
اَحْرَقَ (۱) جلانا۔	جَزَعٌ سخت پریشانی۔
اَعْوَزَ (۱) حاجت مند ہونا' کسی چیز کی کمی محسوس کرنا۔	حَاذَرَ (۳) بچتے رہنا' چوکنا رہنا۔
اَقْرَنَ (۱) دو چیزوں کو باہم ملا دینا۔	حَدِیثٌ بات' دلی خیالات' نیا۔
اِنْبَسَطَ (٦) پھیل جانا' کھل جانا' خوش ہونا۔	حَلَّ (ن) داخل ہونا' گرہ کھل جانا۔
اِنْقَبَضَ (٦) سکڑ جانا' ناخوش ہونا۔	حِجَّۃٌ (ج۔ حِجَجٌ) برس۔
اِنْفَرَدَ الگ ہو جانا (- لَہٗ) سب چھوڑ چھاڑ کر کسی کام میں لگ جانا۔	حَمِیْمٌ (ج۔ اَحِمَّاءُ) گہرا دوست' رشتہ دار۔
اِنْکَبَّ (علی شیئٍ) کسی کام میں منہمک ہو جانا۔	خُیِّلَ (اِلَیْہِ) کسی بات کی خیالی تصویر سامنے آجانا۔
تَجَسَّسَ (۴) تلاش کرنا۔	دَخَلَ اُپرا' اُپری طور پر۔
تَرَهَّبَ دنیاوی لذائذ و خواہشات ترک کر دینا۔	رَاهِبٌ (ج۔ رُهْبَانٌ) تارک دنیا۔
	اَلرُّبَا (جمع ہے رَبْوَۃٌ کی) ٹیلہ' اونچی زمین۔

Marfat.com

رَوْحٌ رحمت، مدد، راحت۔
سَکَبَ (ن) انڈیلنا، بہانا۔
سُلْطَانٌ (مصدر ہے) غلبہ، حکومت۔
شَوْطٌ (ج۔ اَشْوَاطٌ) ایک دوڑ کا فاصلہ۔
شَاوَرَ (۳) باہم مشورہ کرنا۔
صَاغَ (یَصُوْغُ) بنانا، گھڑنا۔
صَوَّرَ (۲) تصویر بنانا۔
عَزَاءٌ مصیبت میں ہمدردی کرنا، تسلی کرنا۔
عَنَفَ (س) تشدد کرنا، دباؤ ڈالنا۔
عِیْشَۃٌ زندگی۔
غَابَ (یَغِیْبُ غِیَابًا) غائب ہونا۔
غَالٰی (یُغَالِیْ بِالشَّیْءِ) کسی چیز کو قیمت بڑھا کر خریدنا۔
غَدَرَ (س) بے وفائی، وعدہ خلافی کرنا۔
فَطِنَ (ن۔ لِلْاَمْرِ) معاملہ کو سمجھ جانا۔
قَائِدٌ (ج۔ قُوَّادٌ) سالارِ لشکر۔
لَغِیَ (یَلْغٰی) بے ہودہ بکواس کرنا۔
لَقّٰی (یُلَقِّیْ) کسی کو کوئی چیز دے دینا۔

مُبْتَذَلٌ حقیر چیز، حقیر آدمی۔
مَسْعَاۃٌ کوشش۔
مُشْمِسٌ سورج نکلا ہوا دن۔
مُقْمِرٌ چاندنی رات۔
مَلِیٌّ طویل عرصہ۔
مَلِیًّا کافی عرصہ تک۔
مَعَاشٌ زندگی گزارنے کی جگہ، اسبابِ زندگی۔
نَزَغَ (ف) فساد ڈالنا۔
نَزْغٌ وسوسہ، فاسد خیال۔
نَسَأَ (ف) تاخیر کرنا، طول دینا۔
نَکَحَ (ض) نکاح کرنا (ا) نکاح کروا دینا۔
نَھَضَ (ف) اُٹھنا (بِہٖ) اُٹھا دینا۔
نَوْرٌ (ج۔ اَنْوَارٌ) پھول، سفید پھول۔
وَجَّہَ (اِلَیْہِ) کسی کے سامنے کوئی چیز پیش کرنا۔
وُجْھَۃٌ توجہ کا مرکز، جانب۔
وَھْدَۃٌ (ج۔ وِھَادٌ) گہرا گڑھا۔
وَلِیْدٌ (ج۔ وِلْدَۃٌ اور وِلْدَانٌ) بچہ۔
ھَا (ج۔ ھَاءُ م) ہاں یہ لے، ہاں یہ لو۔

مشق نمبر ۱۲۰

ذیل کی مشق میں مرفوعات، منصوبات و مجرورات پہچانو۔ خصوصاً اضافۃ کی قسموں اور مضاف و مضاف الیہ کی قسموں میں غور کرو۔

من القرآن

(۱) و قال الَّذِین کفروا لا تَسْمَعُوْا لِھٰذا الْقرانِ وَالْغوا فیہ لعلّکم تَغْلِبُوْنَ (۲) وَمَنْ اَحْسَنُ قولاً مِنْ مَّنْ دَعا الی اللّٰہ و عملِ صالحا و قال اِنَّنِیْ من المسلمین، ولا

Marfat.com

تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ ولا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ بالتی هی اَحْسَنُ فَاِذَا[۱] الَّذِیْ بَیْنَکَ وَ بَیْنَهٗ عداوةٌ
کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حمیم[۲] o وما یُلَقّٰهَا الاّ الذین صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰهَا الاّ ذوحَظٍّ عظیم o واِمّا☆
یَنْزَغَنَّکَ من الشَّیْطٰنِ نزغٌ فاسْتَعِذْ بالله اِنَّهٗ هو السمیع العلیم o (۳) فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ
کتابه بیمینه فیقول هاءُمُ اقْرَءُوا کتابِیَه (= کتابی) اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حسابِیَهْ o فهو
فی عِیْشَةٍ راضِیَةٍ (۴) واَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کتابَه بِشِمالِهٖ فیقول یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کتابِیَه ولَمْ
اَدْرِ ما حِسابِیَه (= حسابی) یالَیْتَهَا[۳] کانتِ الْقَاضِیَةَ[۴] ما اَغْنٰی عَنِّیْ مالِیَهْ (= مالی)
هَلَکَ عَنِّیْ سُلْطَانِیَهْ (= سلطانی) (۵) قال اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُنْکِحَکَ اِحْدَی ابْنَتَیَّ هاتَیْنِ
عَلٰی اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثمانِیَ حِجَجٍ (۶) یا بَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ ولا
تَیْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ الله. اِنَّهٗ لا یَیْأَسُ مِنْ رَّوْحِ اللهِ اِلاّ القومُ الکٰفِرُوْنَ.

مشق نمبر ۱۲۱

کَتَبَ امیر المؤمنین سیّدُنا ابوبکر ن الصّدّیق رضی الله عنه الٰی بعض قُوّاده

اذا سِدْتَ فلا تَعْنَفْ عَلٰی اصحابک فی السَّیر ولا تُغْضِبْ قَوْمَکَ و شاوِرْهم فی الامر واستعمِلِ العدلَ، وباعِد عنک الظُّلم وَالْجَوْرَ فَاِنَّهٗ ما اَفْلَح قَوْمٌ ظَلَموا ولا نُصِروا علٰی عدوّهم. واذا نُصِرْتم فلا تقتلوا وَلِیْدا ولا شیخا ولا امرءة ولا طِفلاً وَلا تقربوا نخلا ولا تُحْرِقوا زَرْعًا ولا تقطعوا شجرا مُثْمِرا. وَلا تَغْدِروا اذا عاهدتم ولا تَنْقُضوا اذا صالحتم. وستَمُرُّون عَلٰی قومٍ فی الصَّوَامِعِ رُهْبَانٍ تَرَهَّبُوْا لِلّٰهِ فَدَعُوْهم وما[۵] انْفَرَدُوْا له وارْتَضَوْه لِاَنْفُسِهم فلا تَهْدِموا صوامعهم ولا تقتلوهم.

وَالسَّلام

---

(۱) یہاں اِذا فجائیہ ہے یعنی ناگہاں

(۲) حمیم گہرادوست، گرم پانی۔

(۳) ها کی ضمیر حیٰوة الدنیا کی طرف راجع ہے۔

☆ اِمَّا یہ اگر۔ دراصل اِنْ مَا ہے۔ اس میں مَا زائدہ ہے۔ دیکھو سبق ۵۔۱۳......

(۴) اے کاش کہ وہ (دنیا کی زندگی) فیصلہ کن ہوتی یعنی اسی پر خاتمہ ہو جاتا اور دوبارہ زندہ نہ ہونا پڑتا۔

(۵) ان کو اور اس چیز کو جس کے لئے وہ سب سے الگ ہو گئے ہیں اور جس چیز کو انہوں نے اپنے لئے پسند کر رکھا ہے (اپنے حال پر) چھوڑ دو۔

Marfat.com

مشق نمبر ۲۲۲

اشعار (للطُّغرائی ۵۱۴ھ)

غالٰی بِنَفسِی عِرْفانِی بِقِیمَتِهَا فَصُنْتُهَا عن رخیص القدر مُبْتَذَلٍ
اَعْدٰی عدوّک اَدْنٰی مَنْ وَ ثِقْتَ بِه فحاذِر النّاس وَاَصحَبُهُمْ عَلٰی دَخَلٍ

فی وصف الربیع لابی تَمّامٍ حبیب بنِ اَوْسٍ ۲۳۱ھ

یا صاحِبَیّ تَقَصَّیا نَظَرَیْکُمَا تَرَیا وُجوهَ الارض کیف تَصَوَّرُ
تَرَیا نهارًا مُشمِسًا قد زَانَهُ زَهرُ الرُّبَا فَکَاَنَّما هُو مُقمِرُ
اَضْحَتْ تَصُوْغ بُطُوْنُها لِظُهورِهَا نَوْرًا تَکادلُه القلوب تَنَوَّرُ
دُنیا معاشٌ لِلْوَرٰی حَتّٰی اِذا حَلَّ الرَّبیعُ فَاِنَّما هِیَ مَنْظَرُ

مشق نمبر ۲۲۳

(من ابنة الٰی اُمّها بعد وصولها الی المدرسة)

سیّدتی الوالدة.

سلامٌ و تحیَّةٌ طَیِّبَةٌ من ابنتک. وبَعْدُ فَاُخْبِرُکِ اَنّ قَلْبی لم یَغِبْ عنکِ بِغِیابی. فاِنّکِ لم تَزَالِیْ حَدِیثی و وُجْهَةَ اَفکارِیْ. یا اُمّاه لمّا وصلتُ الی المدرسة ضاق صدری و اَظْلَمَتِ الدّنیا فی عینی حتّٰی خُیّل الیَّ اَنیَ لن اعودَ اَنَسُ بِمُشَاهَدَتِکِ.

فَفَطَنْتُ لِحَالِیَ المعلّماتُ فلا طَفْنَنِیْ ووجّهن الیَّ فوائدَ العلوم والأداب و عَرَّفْتَنِیْ اَنّ البنت لا تکمُلُ تربیتها بدونهما فتذکّرتُ اَنّه لا تبتغی اُمِّی اِلّاَ اَنْ ترانیِ ابنةً کاملةً تَسُرُّ النّاظرین. فکان فی هٰذا و ذاکَ جمیلُ العَزاء والسّلْوَاتِ، فَنَهضَتْ بی هِمّتی مِنْ وَهْدَةِ الجَزَعِ والاحزان. وانبسط قلبی بعد الانقباض. فسُرِت بحمد

Marfat.com

اللہ شَوْطاً بَعِيْدًا فى ميدان التعليم والتهذيب. ولم يُعْوِزنى سوى اَدِعِيَتِكِ الصّالحة، حتّى تُقْرَنَ مَسْعَاتِىْ بالنّجاحِ واكونَ جديدة للقائك. نَسْأَ اللّٰهُ ففى بقاء ك

والسّلام ابنتكِ فلانةُ

مشق نمبر ۱۲۴

الجواب

عزيزتى، و عليكِ السّلام و رحمته الله و بركاتهٗ

قد اتّصلت بنا رسالتُكِ المُؤرَّخَةُ فى كذا، و بها اُطْمَأَنَّ قلوبنا بعضَ الاطمئنان فإنّ فراقكِ كان حَوَّلَ فَرَحَنا تَرَحًا وهناء ناعَنَاءً. ولا سيّما انا والِدَتكِ فانّى مكثت مَلِيًّا اَسْكُبُ الدّموع الغزارَ اٰناءَ الليل واطرافَ النهار ولم نزَلْ هكذا حتّى وردت عَلَينا رسالتكِ تَصِفُ احوالَكِ السّارَّةَ و تُبَيِّنُ ماصِرتِ اليه من جميل الصبر والانكباب على اشغالك المدرسيَّةِ فَحمدِنا الله تعالىٰ وسألناه ان يُدِيْمَ عَليكِ حُلَّةَ العافية و يرزقَكِ حُسْنَ الثّبات و يُبَلِّغَكِ مقصودَكِ فى اقرب الاوقات و يَحْفَظَكِ من جميع الاٰفات.

والسّلام امكِ فلانة

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّونَ

التَّوَابِعُ

تنبیہ ۱: اسم کے رفع، نصب اور جر کے مواقع تم اچھی طرح سمجھ چکے اب وہ مواقع بتائے جاتے ہیں جہاں کوئی اسم اعراب میں اسم سابق کا تابع ہوتا ہے۔

۱- توابع جمع ہے تابع کی۔ تابع سے مراد وہ لفظ ہے جو حالت اور اعراب میں اپنے سابق کا پیرو ہو۔ سابق کو متبوع کہتے ہیں۔

۲- تابع کی چار قسمیں ہیں: (۱) نعت یعنی صفۃ (۲) توکید (یا تاکید) (۳) بدل (۴) معطوف۔

(۱) النّعت (الصّفة)

۳- نَعت یا صفۃ وہ تابع ہے جو متبوع کی ذات کا یا اس کے متعلق کا کوئی وصف بتائے: الرجل الکریم (شریف مرد) الرجل الکریم ابوہ (وہ مرد جس کا باپ شریف ہے) پہلی مثال میں کریم مرد کا وصف بتلاتا ہے اور دوسری میں اُس کے متعلق (باپ) کا مگر ترکیب میں دونوں جگہ الرجل کی صفۃ کہا جائے گا۔ پہلی قسم کی نعت کو النّعتُ الحقیقی اور دوسری کو النّعت السَّبَبِیُّ کہتے ہیں۔

۴- نعت حقیقی اعراب، تعریف وتنکیر، تذکیر وتانیث، وحدت وتثنیہ وجمع میں اپنے متبوع (منعوت) کے تابع ہوتی ہے جیسا کہ تم نے حصہ اوّل کے تیسرے، چوتھے اور پانچویں سبق میں پڑھ لیا ہے لیکن نعت سببی صرف اعراب اور تعریف وتنکیر میں منعوث کے مطابق ہوتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ منعوث چاہے تثنیہ ہو چاہے جمع یہ نعت ہمیشہ مفرد ہی آتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ نعت تذکیر وتانیث میں بجائے اس کے کہ اپنے منعوت کے مطابق ہو اپنے مابعد کے مطابق ہوا کرتی ہے (جیسا کہ درس ۲۳-۷ میں تم پڑھ چکے ہو) ذیل میں اور بھی مثالیں دی جاتی ہیں تاکہ بخوبی سمجھ لو:

Marfat.com

النّعت السّببیُّ	(منعوت واحد)	النّعت الحقیقیُّ
جاء الرجل المهذَّبُ اخوه		جاء الرُّجُلُ المهذَّب
حضرت السیّدةُ العاقلِ زوجُهَا		حَضَرتِ السّیدةُ العاقلةُ

تَسَلَّقْتُ شجرةً غلیظةِ

تَسَلَّقْتُ شجرةً غلیظًا جِذْعُهَا

تَعَلَّمْتُ فی المدرسة العالیة

تعلّمتُ فی المدرسة المعروف نظامُها

النّعت السَّببیُّ	(منعوت تثنیه)	النّعت الحقیقی
هاتان صورتان جمیلٌ اِطَا[1] رَاهُما		هاتان صورتان جَمِیلتانِ
اشتریت بساطین شرقیًا تَقْشُهُمَا		اِشتریتُ بِسَاطَیْنِ[2] شرقیَّین
ابصرت بطائرین غریبِ شکْلَهما		اَبْصَرْتُ[3] بِطَائِرَیْنَ غَرِیْبَیْنِ

منعوت جمع

هٰؤلاء بناتٌ عاقلٌ اباءُ هُنَّ	هٰؤلا بناتٌ عاقلاتٌ
عاشرتُ اخوانا مُوسِرًا اباءُ هم	عاشرت اخوانا موسرین[4]

النعت الحقیقیّ جملةٌ فعلیّة	النّعت الحقیقی مفردةٌ
هٰذا عملٌ یَنْفَعُ	هٰذَا عَمَلٌ نافعٌ
ابصرت رجلاً یَسْبَحُ	ابصرت رجلا سابِحًا[5]
نظرتُ الی عینٍ تَجْرِیْ	نظرت الی عینٍ جاریةٍ
النعت جملةٌ اسمیةٌ	النعت مُرَکّبٌ اِضافِیٌّ
مضٰی یومٌ حرُّهُ شدید	مضٰی یومٌ شدید الحرّ
او قدت مصباحًا نورُہ قویٌّ	اَوْ قَدْتُ مِصْباحًا قویّ النّور
نصید فی برکةٍ سَمَکُهَا کثیرٌ	نَصِیْدُ[6] فی بِرْکةٍ[7] کثیرةِ السَّمَکِ

---

(۱) اِطارٌ فریم۔ (۲) بِساطٌ فرش۔ (۳) اَبْصَرَ (ا) دیکھنا' کبھی اس کے بعد ب زیادہ کردیتے ہیں۔ (۴) مُوْسِرٌ غنی (۵) سَبَحَ (ف) تیرنا۔ (۶) صَادَ (یَصِیْدُ) شکار کرنا۔ بِرْکَةٌ (ج۔ بِرَکٌ) تالاب۔ حوض۔

Marfat.com

۵- پچھلے اسباق میں تم پڑھ چکے ہو کہ صفۃ اور خبر میں بہت کم فرق ہوتا ہے (دیکھو حصہ اوّل درس ۶! تنبیہ ۱) اسی طرح صفۃ' خبر اور حال میں باہم بہت مشابہت ہوتی ہے' یہاں پھر سے ایسی مثالیں لکھی جاتی ہیں جن سے ان تینوں کا امتیاز تم بہ آسانی سمجھ سکو گے۔

حال	نعت	خبر
جاء الولد ضاحکًا	هٰذا ولدٌ ضاحکٌ	هٰذا الولدُ ضاحکٌ
جاء الولد یَضْحَکُ	هٰذا ولدٌ یَضْحَکُ	هٰذا الولدُ یَضْحَکُ
جاء الولد ضاحکًا اخوہ	هذا ولدٌ ضاحکٌ اخوہ	هٰذَا الولد ضاحکٌ اخوہ
اَعْجَبَتْنِیْ هَاتَانِ الصّورتَانِ جمیلاً منظرهُمَا	هاتان صورتان جمیلٌ منظرهُمَا	هاتان الصّورتان جمیل مَنْظَرهُمَا

اب ہر ایک مثال کے فرق میں غور کرو۔ اوپر کی سطر کی پہلی مثال میں هٰذا الولد اسم اشار اور مشارٌ الیہ مل کر مبتدا ہے۔ اب ضاحک جو کہ نکرہ ہے خبر کے سوا کیا ہوسکتا ہے؟ دوسری مثال میں ولد اور ضاحک دونوں نکرہ ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے کہ یہ باہم موصوف اور صفت ہی ہو سکتے ہیں۔
تیسری مثال میں الولد معرفہ ہے اور جَاءَ کا فاعل ہے۔ اس کے بعد ضاحک نکرہ ہے اس لئے وہ صفت تو ہو نہیں سکتا البتہ حال ہوسکتا ہے کیونکہ فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لئے منصوب ہے۔
اسی طرح دوسری سطر کی پہلی مثال میں یَضْحَکُ اپنی ضمیر مستتر کے ساتھ جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہو سکتا ہے کیونکہ جملہ ہمیشہ نکرہ مانا جاتا ہے۔ پس وہ معرفہ کی صفت کیسے بن سکتا ہے؟ ہاں دوسری مثال میں ولد نکرہ ہے اس سے یضحک اس کی صفت ہوسکتا ہے اور تیسری مثال میں الولد فاعل ہے اور معرفہ ہے اس لئے یضحک جملہ فعلیہ ہو کر فاعل کا حال ہی بن سکتا ہے۔
تیسری اور چوتھی سطروں میں ضاحک اخوہ اور جمیل منظرهما جملہ اسمیہ ہو کر (دیکھو درس ۲۳-۸) پہلی جگہ خبر ہے' دوسری جگہ صفۃ ہے اور تیسری جگہ حال ہے۔

۶- یاد رکھو کہ نعت (صفۃ) کے لئے عموماً اسم مشتق ہی لایا جاتا ہے۔ صرف چند مقامات میں اسم جامد بھی نعت واقع ہوتا ہے: زَیْدُ بْنُ عَمْرٍو' خالِدُ ن الْبَرُ مَکِیُّ' هٰذا الرجل' زیدٌ هٰذَا' ابن الملک هٰذَا' اَبْنَاءُ' ناهٰؤلاء.
مذکورہ ہر ایک مثال میں ترکیب کے لحاظ سے دوسرا لفظ پہلے کی صفۃ ہے' حالانکہ وہ اسم جامد ہے۔

مشارٌ الیہ (دیکھو درس ۱۲-۲) کو اسم اشارہ کی صفۃ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح خود اسم اشارہ کو

اسم معرفہ کی یا اس کے مضاف کی صفت بنایا جاسکتا ہے۔ دیکھو تیسری مثال میں الـرُّجلُ الیہ ہے اسے اسم اشارہ کی صفت سمجھا جاتا ہے۔ چوتھی میں اسم اشارہ اسم علم کی صفت ہے اور پانچویں اور چھٹی میں اسم اشارہ مضاف کی صفت ہے۔

تنبیہ ۲: پہلی مثال زَیْدُ بْنُ عَمْرٍو میں یہ تو معلوم ہو چکا کہ زیدٌ موصوف ہے اور ابْنُ عَـمْـرٍو اس کی صفت۔ اس میں دو یا تین تمہیں انوکھی نظر آئیں گی۔ پہلی بات یہ کہ زید کی تنویں بلا وجہ حذف کر دی گئی ہے۔ دوسری یہ کہ ابن کا ہمزہ الوصل کتابت سے بھی ساقط کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی ترکیب کا استعمال بکثرت ہوا کرتا ہے اس لئے اس میں یہ تخفیف ضروری سمجھی گئی ہے۔

تنبیہ ۳: تمہیں پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ جملے نکرہ کے بعد صفت اور معرفہ کے بعد حال سمجھے جاتے ہیں اسے بھولنا نہیں۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۸

اَبْـصَـرَ (ا) دیکھنا، کبھی اس کے بعد ب زائد کرتے ہیں۔ اَدِیـمٌ کسی چیز کی سطح، چمڑا کمایا ہوا۔ اَرْشَدَ (ا) راہ بتانا۔ اِزْدَحَمَ (ے دراصل اِزْتَحَمَ) بھیڑ ہونا۔ اِزْدِحَامٌ (مصدر) بھیڑ بھاڑ، ہجوم۔ اِطَارٌ (جـ اِطَارَاتٌ) فریم۔ اَطْفَأَ (ا) بجھا دینا، افسردہ خاطر کر دینا۔ اَطْرَبَ (ا) خوش کرنا۔ اِقْتَلَعَ (ے) اُکھڑ جانا (ا) اکھیڑ دینا۔ بَـاخِـرَةٌ دخانی جہاز، آگبوٹ۔ بِـرْكَـةٌ (جـ بِرَكٌ) تالاب، حوض۔ بَـاسِلٌ جوانمرد، بہادر۔ بِسَاطٌ فرش۔ بَعْثَرَ (رباعی مجرد) پراگندہ کرنا، بکھیر دینا۔ بَلَّلَ (۲) تر کر دینا۔ ثَبَّطَ (۲) پراگندہ کرنا۔ جَلَبَةٌ شور وغل۔ حِـذَاءٌ (جـ اَحْذِيَةٌ) جوتا، بوٹ۔ اَلْـحَـانِـىْ (از حَنٰى يَحْنُوْ) محبت اور پیار کرنے والا۔ حَيٌّ ج (اَحْيَاءٌ) محلّہ، قبیلہ، زندہ۔ سُيَّاحٌ (جـ سَائِحٌ) سیر وسیاحت کرنے والے۔ سَبَحَ (ف) تیرنا۔ سُكْنٰى گھر، رہنے کی جگہ۔ شَـعْـبٌ (جـ شُعُوْبٌ) قوم، قبیلہ، عوام۔ صَـادَ (يَصِيْدُ) شکار کرنا۔ ضَارَعَ (۳) مشابہ ہونا۔ ضَوْضَاءُ چیخ و پکار۔ عَـالَ (يَعُوْلُ) پرورش کرنا۔ غَنَاءُ (مؤنث ہے اَغَنُّ کا) گھنا، گھنی۔ قَـارِسٌ سخت سردی۔ قُبَّةٌ (جـ قِبَابٌ) قبہ، گنبد۔ لَوَّثَ (۲) آلودہ کرنا۔ لَهَثَ (ف) زبان کو باہر لٹکا دینا پیاس سے۔ مَـارٌّ (از مَرَّيَمُرُّ) راستے سے گزرنے والا۔ مَزْهَرِيَّةٌ یا زَهْرِيَّةٌ گلدان۔ مُمْطِرٌ (از اَمْطَرَ) برسانے والا۔ مُنْعِشٌ (از اَنْعَشَ) تازگی بخشنے والا۔ مُوْسِرٌ (از اَيْسَرَ) غنی، خوشحال۔ مُسْـرَجٌ (از اَسْرَجَ) زین کسا ہوا۔ مُزْدَحَمٌ بھیڑ والی اور گنجان جگہ۔ مُعْتَدِلٌ درمیانی حالت، حد سے زیادہ نہ کم۔ نَـزَحَ (ف) دور جانا، سفر کرنا۔ هَـابَ (يَهَـابُ) ڈرنا۔ هَـادِئٌ خاموش، پرسکون۔ هِنْدَامٌ وضع قطع، لباس۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۲۵

میز النّعت الحقیقیَّ مِنَ السَّبَبِیِّ فی العبارة الاٰتیه [1]

القاهرةُ مدینةُ عظیمة تُضَارِع کثیرا من المدن الاوربیه فی جمالها ورَوْنَقِها. وقد زادُ سُکانّها فی الایّام الاخیرة زیادة عظیمة وفیها کثیرةَ من الصیادین الواسعة والحدائق الغَنّاء. وإذ اطُف فی اَنحائها وجدتَ قصور اشامِخا بُنیانُها و مساجدَ عالیةً قِبابُهَا واحیاءً مُتّسعَةً شوارعُها. ووجدت مصانع و مَتاجِرَ و عملا و عُمّالا. و فی کُلّ شِتاء یَنزَحُ الیها السُّیّاحُ المُوْسِرون من الاقطار القادس بُردها فیقیمون ماشاء واتحّتَ سَمائِها الصّافی اَدِیْمُهَا و یتمتّعون بهوائها المُعتِدل الجمیل.

مشق نمبر ۱۲۶

عَیّنْ فی الجُمَل الاٰیته النُّعوت والاَخبار وَالاحوالَ. [2]

۱- لا تَزُرْ احدا والسّماءُ مُمطِرةٌ حتّٰی لا تدخل علیه مُبَلَّلَ الثِّیابِ مُلَوَّثَ الحِذاء فاِنّ ذٰلک عیبٌ کبیرٌ.

۲- الامام العادل کالاَبِ الحانِی عَلٰی وُلْدِهٖ یَعُوْلُهُم مِغارًا و یُرشِدهم کبارًا.

۳- البُرتقال فاکهة لذیذٌ طَعْمُهَا طیِّبَةٌ رائحتُها وهو من فاکهة الشِّتاء الطویلةِ البقاء.

۴- الاماکن الهادئةُ خیر للسُّکنٰی من المساکن المملوءَة بالجلبة والضّوضاء.

---

(۱) آنے والی عبارت میں نعت حقیقی کو نعت سببی سے الگ کرو۔ یعنی دونوں کو پہچانو۔

(۲) آنے والے جملوں میں نعتوں، خبروں اور حالوں کی تعیین کرو۔ یعنی ہر ایک کو پہچانو۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۲۷

ضَعْ فی کلّ مکانٍ خالٍ نعتًا مناسبًا[1]

۱ – الهواء...... مُنعِشٌ للاجسام	۲ – الماء...... مُضِرٌّ شُرْبُهُ
۳ – المناظر...... تُشَرِّح النفوسَ	۴ – الاشجار...... تُظَلِّلُ المارّة
۵ – یَثِقُ النّاس بالتاجر......	۶ – الهواء...... یُثَبِّط القُوی بالدنیّة
۷ – الحذاء...... یَضُرُّ القَدَمَ	۸ – یُسَرِّ الاباء بالإبناء......
۹ – لاتَسْکُن الاماکن......	۱۰ – تُکرِّم الشعوبُ رِحالهَا......

مشق نمبر ۱۲۸

ضَعْ فی کل مکانٍ خالٍ منعو تامنا سبا

۱ –...... الباسِلون لایَهَا بون الحربَ	۲ – الذهب...... نفیس
۳ – ...... الکثیرُ یُطفِیءُ صاحِبَهُ	۴ – ظهرت فی السمآء...... کثیفة
۵ – هَبّت...... واقْتَلَعت الاشجار	۶ – نَزَل من السماء...... غزیرٌ

مشق نمبر ۱۲۹

کَوِّنْ جُمَلاً تکون فیها الاوصافُ الایتهُ نَعْتا[2]

کریمةٌ طِباعُهم، باسقةٌ فروعها، سخَی، مُؤثِّر کلامه نظیفةٌ مَلابِسُه، حَسَنٌ هِندامُه، ساطعٌ نورُه عالیاتٌ.

---

(۱) ذیل کے جملے میں ہر ایک خالی جگہ میں مناسب نعت کرو۔ یعنی مناسب نعت سے پر کرو۔

(۲) کوّن (۲) بنانا۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۳۰

كَوِّن جُمَلا تكون فيها الاوصاف الاٰتية نعوتا سببيّة

عاقل شاهق جميل واسع المسافر المحسن

مشق نمبر ۱۳۱

حَوِّل النَّعتَ المفردَ الى المثنّٰى والجمع مذكّرا و مؤنّثا فى الجُملة الاٰتية

عدوٌّ عاقلٌ خيرٌ من صديقٍ جاهلٍ

حَوِّل النعوتَ المفردة فى الجُمَلِ الاٰتية الٰى جُمَل وَصْفيّة

۱– مررتُ بِحَيٍّ مَزْوَحِمٍ بِالسُّكَّانِ   ۲– سمعت صوتا مُطْرِبا

۳– نالت مصر منزلةً عاليةً   ۴– سَقَيْتُ كلبا لاهِثًا

۵– قليلٌ مُدَبِّرٌ خيرٌ من كثيرٍ مُبَعْثَرٍ   ۶– اِقْبَلْ نُصْحانا فعا مِنْ اَخٍ مُخْلِصٍ

حَوِّل الجُمَلَ الوصفيّةَ الى النعوت المفردة

۱– قابلتُ ولدًا يَصِيْحُ   ۲– سمعت خطيبا يؤثر فى سامعيه

۳– اُحِبُّ كلَّ عاملٍ يُتْقِنُ عَمَلَهُ   ۴– شاهدتُ قطارا سَيْرُهُ سريع

۵– عَطَفْتُ علٰى فقيرٍ نَفْسه عفِيْفَةٌ   ۶– رَكِبْتُ باخِرةً غُرَفُها جميلةٌ

حَوِّلِ الاحوالَ الّتى فى الجمل الاٰتية الى النّعوت

۱– جاء ت البنت تضحک   ۲– رِكِبْتُ الحصان مُسْرَجاً

۳– ظهر النُّورُ ساطعًا   ۴– ابصرنا البرق يَلْمَعُ

غَيِّر كلّ جملةً من الجمل الاتية لتجعلَ الاخبار الّتى بها نُعُوتا

۱– الحجرة نظيفةٌ جُدرانُها   ۲– الحديقة ناضرةٌ انهارها

۳– الدرس مفهوم مَعناهُ   ۴– الزهرة ناصِعٌ بياضها

Marfat.com

مشق نمبر ۱۳۲

۱- كَوِّن سِتَّ جُمَلٍ تَشْتَمِلُ كُلُّ واحدٍ علىٰ نعت حقيقيٍّ مَعَ اخْتلاف النعوت في التذكير والتانيث والِافْراد والتثنية والجمع.

۲- كَوِّن سِتَّ جُمَلٍ تشتمل كل واحد منها على نعت سَبَبِيّ مع اختلاف النعوت في التذكير والتانيث والافراد والتثية والجمع.

۳- كَوِّن سِتَّ جُمَلٍ يكون النعت في الثلاث الأُولىٰ منها جُمْلَةً اسمية وفي الثلاث الأُخرىٰ جملةً فعليّة.

۴- كَوِّن سِتَّ جمل يكون الحال في الثلاث الاولىٰ منها جملةً اسميّةً وفي الثلاث الأُخرىٰ جملة فعلية.

۵- رَكِّبْ[۱] سِتَّ جُمَلاتٍ يكون الخبر في الثلاث الأُولىٰ منها جملةً اسميةً و في الثلاث الثانيه جملة فعلية.

مشق نمبر ۱۳۳

میرا کمرہ

تنبیہ : ذیل کی عبارت میں عربی میں ترجمہ کرو۔ ترکیب میں زیادہ سے زیادہ نعت سببی لانے کی کوشش کرو۔

میرا ایک کمرہ ہے۔ میرا کمرہ تنگ[۲] نہیں ہے بلکہ وہ ایک کشادہ اور خوبصورت کمرہ ہے جس کی دیواریں رنگی ہوئی ہیں اور اس کی چھت اونچی[۳] ہے اس میں چار کھڑکیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کا طول دو گز اور عرض ڈیڑھ گز ہے۔ ہر ایک کھڑکی میں شفاف کانچ کے ٹکڑے لگے ہوئے ہیں تاکہ جب وہ بند کی جائے تو روشنی کو داخل ہونے سے نہ روکے۔ میرے کمرے کا ایک کشادہ دروازہ ہے جس کی بلندی تین گز ہے۔ اس کے دونوں کواڑ[۴] بڑے خوبصورت ہیں۔ میرے کمرے میں ایک بڑی مستطیل میز ہے جس کے چاروں کنارے منقوش ہیں۔ اس پر میں اپنی کتابیں ٹھیک ترتیب سے رکھتا ہوں اور اسی کے

(۱) رَكَّبَ (۲) مرکب کرنا۔ بنانا۔ (۲) تنگ۔ ضَيِّقٌ۔ (۳) مُرْتَفِعٌ۔ (۴) کواڑ۔ مِصْرَاعٌ۔

پاس بیٹھ کر اپنے اسباق کا مطالعہ کیا کرتا ہوں۔ دو کرسیاں ہیں جن کی بَناوٹ[1] اور بُناوٹ[2] بے حد[3] خوبصورت ہے۔ ایک خوبصورت پلنگ ہے جس کے پائے[4] منقوش ہیں۔ اس پر ایک ستھرا بچھونا ہے جس کا منظر (بڑا) پُر لطف ہے۔ ایک طرف ایک بڑا آئینہ ہے جس کا فریم[5] سنہری[6] ہے۔ مذکورہ اشیاء کے علاوہ میرے کمرے میں ایک چھوٹی گول میز ہے جس کا منظر دیکھنے والے کو مسرور کر دیتا ہے۔ اس کے بیچوں بیچ کانچ کا ایک نہایت خوبصورت گلدان رکھا رہتا ہے جس کے کنارے سنہری ہیں۔ ہر صبح مالی مختلف رنگ کے خوشبودار[7] پھول لایا کرتا اور اس میں سجاتا[8] ہے لہٰذا میرا کمرہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے گویا جنت کے کمروں میں سے ایک کمرہ ہے جس میں میں با آرام رہتا ہوں اور پُر سکون نیند لیتا ہوں۔ پس اللہ ہی کے لئے حمد ہے اور اسی کے لئے شکر ہے۔

---

(۱) بَناوٹ : صُنع.

(۲) بُناوٹ : نَسْجٌ.

(۳) بے حد : جدًا. غايةً.

(۴) پلنگ یا کرسی وغیرہ کے پاؤں کو قائمة (ج۔ قوائم) کہتے ہیں۔

(۵) فریم : إطَارٌ (ج۔ إطارات)

(۶) سنہری : مُذَهَّبَةٌ.

(۷) خوشبودار پھول : رَيْحَان (ج۔ رَيَاحِيْن).

(۸) سجانا : رَتَّبَ، زَيَّنَ.

Marfat.com

اَلدَّرْسُ التَّاسِعَ والسِّتُّوْنَ

(۲) اَلتَّوکید یا التّأکید

۱- توابع میں دوسرا تابع تاکید ہے جو متبوع کے متعلق سامع کے وہم اور شک کو رفع کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ ذیل کے مثالیں پڑھو:

۱- حَادَثَنِی[۱] الوزیرُ نَفْسُهٗ

۲- قابلتُ[۲] الوزیر عینَهٗ

۳- کَتبت[۳] الی الوزیر نفسهٖ

۴- اِمْتَلاءَ[۴] الحوضُ کُلُّهٗ

۵- قرأتُ الکتابَ کُلَّهٗ

۶- فرغتُ[۵] من الاعمال کُلِّهَا

۷- نَجَحَ[۶] الاَخوانِ کِلاهُما

۸- عَظِّمِ الوالِدَیْنَ کِلَیْهِمَا

۹- سَکنّا فی المنزلین کِلَیْهِما

۱۰- نَجَعَتْ اُخْتَایَ کِلْتَاهُما

۱۱- اُحِبُّ اُخْتَنَی کِلْتَیْهِما

۱۲- رضِیتُ[۷] بِاُخْتَیّ کِلْتَیْهِمَا

۱۳- رأیتُ التِّمْسَاحَ[۸] التِّمسَاحَ

۱۴- ظَهَرَ ظَهَرَ الْهِلالُ

۱۵- لا: لا اَخُوْنُ[۹] العهدَ

۱۶- انت الملومُ[۱۰] انت الملومُ

۲- دیکھو اگر تم نے کہا حادَثَنی الوزیرُ تو چونکہ وزراء سے گفتگو کرنا معمولی نہیں ہے اس لئے سامع کو شک ہو سکتا ہے کہ تم سے وزیر کے نائب یا سیکرٹری وغیرہ نے گفتگو کی ہوگی لیکن تم نے مجازی طور پر وزیر کہہ دیا ہے۔ تم جب کہتے ہو نَفْسُهٗ (خود اُس نے) تو سننے والے کا شک دور ہو کر تمہارے مقصد کی تاکید ہو جاتی ہے اس لئے ایسے الفاظ کو تاکید اور جس کی تاکید کی جائے اُسے مُؤَکَّد کہا جاتا ہے۔

---

(۱) مجھ سے وزیر نے بذات خود گفتگو کی۔ (۲) میں نے خود وزیر سے ملاقات کی۔ (۳) میں نے خود وزیر ہی کو لکھا ہے۔ (۴) حوض پورا کا پورا بھر گیا۔ (۵) میں تمام کاموں سے فارغ ہوگیا۔ (۶) دونوں بھائی کامیاب ہوگئے۔ (۷) میں اپنی دونوں بہنوں سے بہت خوش ہوں۔ (۸) تِمْسَاح (ج۔ تَمَاسِیح) مگرمچھ۔ (۹) خانَ (یَخُوْنُ) خیانت یا بدعہدی کرنا۔ (۱۰) ملوم (اسم مفعول از لازم یلوم) ملامت کیا ہوا۔

Marfat.com

تنبیہ ۱: نَفس کی جگہ عَین بھی بولا جاتا ہے۔ کُلّ کی جگہ جمیع بھی آ سکتا ہے۔ کِلا اور کِلتَا تثنیہ کی تاکید کے لئے مخصوص ہیں۔ یہ سب چھ لفظ ہوئے۔ ان الفاظ کے ساتھ ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مؤکّد کے موافق ہو۔ دیکھو مذکورہ مثالیں۔

۳- آخر کی چار مثالوں میں تاکید کی غرض سے لفظوں ہی کو دوہرادیا گیا ہے۔ پہلی مثال میں اسم کو، دوسری میں فعل کو، تیسری میں حرف کو اور چوتھی میں پورے جملے کو دوہرایا گیا ہے۔

۴- جو تاکید لفظوں کے دوہرانے سے حاصل کی جاتی ہے اُسے تاکید لفظی کہتے ہیں اور جو تاکید ایسے الفاظ بڑھانے سے حاصل کی جائے جو لفظ میں مؤکد سے الگ ہیں لیکن معنی میں اس کے موافق ہیں تاکید معنوی کہلاتی ہے۔ پس اوپر کی بارہ مثالوں میں تاکید معنوی ہے اور آخر کی چار مثالوں میں تاکید لفظی ہے۔

۵- نعت کی مانند تاکید کا اعراب بھی اپنے متبوع کے مطابق ہوتا ہے۔

۶- ضمیر متصل بارز یا مُستَتر کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل سے کی جاتی ہے خواہ ضمائر مؤکّدہ مرفوعہ ہوں یا منصوبہ ہوں یا مجرورہ دیکھو نیچے کی مثالیں:

۱- قُمتُ[۱] انا بالواجب	۴- ما[۲] رَاٰک انت احدٌ
۲- سلَمتُ[۳] علیه هُوَ	۵- اُسرِجُ[۴] انا الفرس
۳- اِفتح[۵] انت النّافذة	۶- فرید[۶] قرأ هو الکتابَ

نمبر ۱ سے تین تک ضمائر متصلہ بارزہ ہیں اور ۴ سے ۶ ضمائر مستترہ ہیں۔ دیکھو دوسری مثال میں مؤکّد تو ضمیر منصوب ہے اور تیسری میں مجرور لیکن تاکید کے لئے ضمیر مرفوع منفصل ہی لائی گئی ہے۔ ضمائر کی یہ تاکید لفظی تاکید میں شمار ہوگی۔

۷- اگر ضمیر متصل کی تاکید معنوی نفس یا عین سے کرنی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے حسب سابق تاکید کرلی جائے گی۔ اس کے بعد نفس یا عین سے تاکید کی جائے گی۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

۱- قمت[۷] انا نفسی بالواجب	۴- قاما هما اَنفُسُهُمَا
۲- جاء واهم انفسهم	۵- اُسرِجُ انا نفسِی الفرسَ
۳- اِفتَحُ انت نفسُکَ النافذةَ	۶- فریدٌ قرأ هو نفسُه الکتاب

---

(۱) میں خود ضروری کاموں کی ادائیگی میں لگا رہا۔ (۲) تجھے ہی کسی نے نہیں دیکھا۔ (۳) میں نے اسی کو سلام کیا۔
(۴) میں خود گھوڑے پر زین کستا ہوں۔ (۵) تو ہی کھڑکی کھول دے۔ (۶) فرید نے ہی کتاب پڑھی۔
(۷) میں بذاتِ خود ادائے فرائض میں لگا رہا۔

Marfat.com

مذکورہ مثالوں میں نفس کی جگہ عین بھی لگا سکتے ہیں۔

تنبیہ ۲ : یادرکھو نفس اور عین سے تثنیہ کی تاکید کرنی ہو تو ان کی جمع سے کریں گے: جاء الرجلان انفسهما یا اَعْیُنُهُمَا کہیں گے۔ نفساهما نہیں کہیں گے۔

مشق نمبر ۱۳٤

عَیِّن فی العباراتِ الاٰتیة التوکیدَ والمؤکَّدا وَاشْکُلْها و مَیِّزِ التوکیدَ اللّفظیَّ من المعنویّ

۱- یُثنِی[۱] الناسُ جمیعُهم علی العاملِ المُجِدِّ

۲- الملکُ کلُّه الله

۳- کنت انتَ الرّقیبَ[۲] علیهم

۴- تَفَقَّدْتُ[۳] انا نفسی اشجارَ البستان کلّها فوجدتها جمیعها مُثْمِرَةً.[۴]

۵- اَطِعْ والِدَیْکَ کلَیهِما واعطِف[۵] علیٰ اخوتک جمیعهم.

۶- اِیَّاکَ اِیَّاکَ والنّمیمةَ[۶]

۷- عادل الرسولُ عینُه یَتَحَمَّلَ البُشریٰ

۸- رکبت الزّورقَ[۷] عینَه مع صدیقیَّ کِلَیهما

۹- اَجَلْ اَجَلْ سَیَلْقَی الجَانِی[۸] جزاءَہ

۱۰- وَاسَیْتُهُ[۹] انا نفسی اکثرَ مِمَّا واساه اَخَواه اَنْفُسُهُمَا

۱۱- حَذارِ[۱۰] حَذارِ مِن الاهمالِ[۱۱]

۱۲- قد قامت الصّلوٰةُ قد قامت الصّلوٰةُ

۱۳. اِنَّ المعلّم والطبیبَ کلیهما لا ینصحان[۱۲] اذا هما لم یکرَمَا

۱۴. اِذا کانَ ربُّ الدّارِ بالدّفِّ ضارِبا فشیمة اهل الدارِ کُلِّهِمُ الرّقصُ

---

(۱) اَثنی علیه تعریف کرنا۔ یعنی کوشش سے کام کرنے والے کی سب لوگ تعریف کرتے ہیں۔ (۲) نگہبان (۳) تفقّد جانچنا۔ تلاش لینا۔ (۴) مُثمِرٌ پھلدار (۵) عطف (ض. علیه) مہربانی کرنا۔ (۶) نمیمة چغلی۔ (۷) مجرم' گناہگار۔ '(۸) وَاسی (م) غمخواری کرنا۔ (۹) حَذارِ (اسم الفعل ہے) بچ' دور رہ۔ (۱۰) وقت ضائع کرنا۔ (۱۱) نصح (ف) خیر خواہی کرنا' نصیحت کرنا۔ (۱۲) نگہبان۔

من القرآن

۱۵– فسجد الملٰئکۃُ کُلُّهم اجمعون اِلاّ ابلیسَ. اَبٰی اَنْ یکونَ مع الساجدین.

۱۶– کَلاّ (بےشک) اذا دُکّتِ الارضُ دَکّاً دَکّاً وجاء ربُّکَ والمَلَکُ صَفًّا صفًّا.

۱۷– وما تُقَدِّمُوْا لِاَنفسکم مِن خَیرٍ تجدوه عندالله هو خیرا لو اَعْظَمَ اجرًا.

۱۸– فلمّا توفَّیْتَنی کُنتَ انت الرقیب علیهم.

مشق نمبر ۱۳۵

ضع فی کلّ مکان خالٍ توکیدا معنویّا مُناسبا.

(۱) بَعْتُ ثمر البستان..........

(۲) ابوه واخوه.......... یعطفان علیه

(۳) احفظ عینیک.......... من وَهجِ[۱] الشمس

(۴) اخوک.......... هوالذی نَقَلَ الخَبَرَ

(۵) العقلاء.......... یکرهُون الشِقاق

(۶) زادنا المدیر..........

ضع فی کلّ مکانٍ خالٍ مؤکّدا مناسبًا

۱– .... انفسهم لا یُحبّونه

۲– .... کُلُّها نظیفة

۳– .... لا اُفشِیْ[۲] سِرَّ الصَّدیق

۴– .... کِلْتَاهُمَا مُلَوَّثَتان بالمداد

۵– .... الصدقَ یافتٰی

۶– اَحْسن اِلٰی.......... کِلَیهِمَا

۷– عا[۳]وَدَ المریضَ.......... عینَه

۸– نُثْنِی.......... انفُسنا علی المجدّ

---

(۱) تیز چمک (۲) اَفْشٰی (ا) ظاہر کرنا۔ (۳) عَاوَدَ: بیمار کی خبر لینا۔

Marfat.com

كَوِّن جُمَلاً تجئ فيها الالفاظِ الاتية مؤكّدةً توكيدًا معنويا

بِحَيْثُ[1] تقعُ الالفاظ مرّةً مرفوعةً و مرّة منصوبةً و مرّة مجرُورةً

الحاكم	المسافرون	البُسُط[2] الرقيّه
الفتاة المُهذَّبة	الجَوادان	الشجرتان
الرجال العوسرون	القاضى	

صُغْ[3] من الجملة (لا يَنجَعُ الْكَسْلانَ) اربعةَ مثله

لتوكيد الاسم والفعل والحرفُ الجُملةِ توكيدا لفظيّا

مشق نمبر ۱۳۶

اَكِّدْما[4] فى الجملا الاتية من الضمائر المتصلة

البارزة او المستترة توكيدا لفظيّا

۱– اكتبوا.........

۲– اِذهبا......... الى البستان

۳– سَاُسافر......... الى لُبْنَان

۴– مَنْ اَنبأَكم......... بهٰذا؟

۵– زَيِّنَّ......... المائدة

۶– اَتَتْنَا......... الاخبارُ

۷– لَمْ يُسَلِّمْ عليه......... احدٌ

۸– دَعْ......... المزاح

(۱) بحیث :اس طرح کہ (۲) بُسُط :جمع ہے بِسَاطٌ (۔فرش) کی۔ (۳) صَاغَ (ن) گھڑنا۔بنانا۔صُغْ یعنی بنالے گھڑلے۔(۴) ذیل کے جملوں میں جو ضمائر متصل بارزہ یا ضمائر مستترہ ہیں ان کوتا کید لفظی سے مؤکد کردو۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۳۷

اَکِّدْ ضمائر الرفع المتصلةَ البارزة والمستَتَرِةٰ توكيدًا معنويًا بالنفس والعين

۱- اِجْلِسْ.......... حيثُ اَجْلِسُ

۲- عُودوا.......... المريض

۳- تعوّدی.......... الحلم

۴- اُدْرُسْنَ.......... التدبير المنزلیَّ

۵- اشتريت.......... اثاث المنزل

۶- اسرجا.......... الخيل

۷- خرج محمد وعاد.......... بعد ساعة

۸- هل سمعتم.......... هٰذه القصّة

مشق نمبر ۱۳۸

۱- كَوِّن ثلاث جمل يجيئ فيها المثنّٰی مؤكّدًا بِكِلا او كِلتا بحيث يكون فی الاولٰی مرفوعًا و فی الثانية منصوبًا و فی الثالثة مجرورًا.

۲- كوّن ثلاث جُمَلٍ تُشْتَمِلُ كُلٌّ منها علٰی توكيدٍ بالنفس او العين ويكون المؤكَّدُ فی الأُولٰی جمع مذكرٍ سالما، و فی الثانيةِ جمع مؤنثٍ سالماً و فی الثالثة جمعَ تكسيرٍ.

۳- كِوِّن ثلاث جمل تشمل كلّ منها علٰی توكيدٍ بِكُلٍّ او جميع و يكون المؤكَّدُ فی الاولٰی مفردًا و فی الثانية ألجمع المُذكَّر السّالم، و فی الثالثةِ الجمع المؤنث السالَم.

۴- كِوِّنْ اَرْبَعَ جمل تشتمل كلّ منها علٰی ضَمير رفع مُؤكَّدٍ بالنفس او العين و يكون الضمير فی الْاُوْلَيَنِ متصلا و فی الاخِير تَيْن مُسْتَتِراً.

Marfat.com

مشق نمبر ۱۳۹

اَعْرِبْ الجُمَلَ الآتية

۱- نُظِفَتْ يداه كِلْتَاهُما

۲- هل زارکَ انتَ احدٌ اليومَ؟

(نُظُفَتْ) نَظُفَ فعلٌ ماضٍ مَبْنِیٌّ على الفتح. والتاء علامة التأنيث (يَدَاهُ) يَدَا فاعلٌ مرفوعٌ بِالْاَلِفِ لانّه مثنیٌّ، وهو مضاف والضمير.

مضاف اليه مَبنیٌّ على الضَم، فی محلّ جرّ.

(كِلْتَاهُمَا) كِلْتَا توكيدٌ للمثنّی قبلَه، مرفوعٌ بالالِف وهو مضافٌ والضمير بعدَه مضاف اليه، مبنیّ على الالف. فی محلّ جرّ.

تنبيه ۳: عربی میں زیادہ تر اسی طریقے سے جملوں کی تحلیل کیا کرتے ہیں:

(هَلْ) حرفُ اِستفهامٍ مبنیٌّ على السكون.

(زار) فعلٌ ماضٍ مبنِیٌّ على الفتح منصوب محلاًلانّه مفعولٌ به.

(اَنْتَ) ضميرٌ مرفوعٌ منفصلٌ مبنی على الفتح منصوب محلاًلانّه توكيده تابعٌ للضمير المنصوب.

(اَحَدٌ) فاعلُ زَارَ، مرفوع

(اليوم) ظرفُ زمانٍ منصوبٌ لانّه مفعولٌ فيه لِفِعل "زَارَ"

---

(۱) اَعْرِبْ: اعراب بیان کرنا یعنی تحلیل کرنا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ السَّبْعُوْنَ

(۳) البَدَلُ

۱- بدل ایک تابع ہے جو جملہ میں درحقیقت وہی مقصود بالذات ہوتا ہے اس کا متبوع (مُبْدَل مِنه) تو صرف تمہید کے طور پر بولا جاتا ہے اس کی چار قسمیں ہیں:

(۱) بَدَلُ الكُلِّ

(۲) بَدَلُ البَعْضِ

(۳) بدل الاشتمال...... اور

(۴) بدل الْغَلَطِ

ذیل میں ہر ایک کی مثالیں پڑھو اور غور کرو:

(۲) بَدَلُ البَعْضِ	(۱) بَدَلُ الْكُلِّ
۱- قُطِعَتِ الشجرَةُ فروعُهَا	۱- قال الامام عَلِيٌّ
۲- قَضَيْتُ الدَّيْنَ[۱] ثُلُثَهُ	۲- عاملتُ التاجر خليلا
۳- نظرتُ الى السفينة شِرَاعِهَا[۲]	۳- هٰذا كتاب اخيک حُسَينٍ
(٤) بَدَلُ الْغلط	**(۳) بَدَلُ الاشْتِمالِ**
۱- قدم الاميرُ الوزير	۱- تَضَوَّعَ[۳] البستانُ اَرِيْجُهُ[۴]
۲- اَعْطِ السائِل رغيفا دِرهَماً	۲- سمعت الشاعِرَ اِنشادَهُ[۵]
۳. اشتريت الكتاب باربعة قروشٍ ريالاتٍ[۶]	۳- عجبت من خالدٍ شجاعته

(۱) دَيْن: قرض۔ (۲) بادبان (۳) مہک گیا۔ (۴) خوشبو۔ (۵) شعر سنانا۔ (۶) ترکی کا چاندی کا بڑا سکہ ہے جو تقریباً اڑھائی روپے کے برابر ہوتا ہے۔

Marfat.com

۲- مذکورہ تمام مثالوں میں تم یہ ایک بات مشترک پاؤ گے کہ ہر جملے میں پہلا اسم مقصود بالذات نہیں بلکہ دوسرا ہے جسے بدل کہا جاتا ہے۔ دیکھو سب سے پہلی مثال میں اگر صرف قال الامام کہا جائے تو متکلم کا مقصد سمجھ میں نہیں آئے گا البتہ اگر قال علیٌّ کہا جائے تو اصل مقصد سمجھ میں آ سکتا ہے۔ الامام کہنے سے فائدہ یہ ہوا کہ اصل مقصد سمجھنے سے پہلے ہی مخاطب اُس کے سمجھنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔

بقیہ تمام مثالوں میں غور کرنے سے یہ بات تمہاری سمجھ میں آ سکتی ہے البتہ بدل الغلط میں متبوع کو تمہید کے طور پر عمداً نہیں کہا جاتا ہے بلکہ غلطی سے وہ زبان پر آ جاتا ہے۔ تصحیح کے لئے اس کا بدل بولا جاتا ہے جیسا کہ ابھی سمجھو گے۔

۳- اچھا اب چاروں قسم کی مثالوں کے فرق کو جانچو۔ پہلے بدل الکل کی مثالوں میں غور کرو۔ معلوم ہو گا کہ ان میں تابع عین متبوع ہے یعنی علی اسی کو کہا گیا ہے جسے الامام کہا گیا ہے۔ اسی طرح خلیل کلیه وہی ہے جسے التاجر کہا گیا ہے۔ اخیک وہی ہے جسے حسین کہا گیا ہے۔ پس یہ کل کا بدل کل سے ہے اس لئے اسے بدل[1] الکل کہتے ہیں۔

بدل البعض کی مثالوں میں غور کرو گے تو معلوم ہو گا کہ ان میں بدل اپنے مُبْدَل مِنه کا ایک جزو ہے کل نہیں ہے۔ دیکھو پہلی مثال میں فروع شجرة کا ایک جزو ہے لہٰذا ایسے بدل کو بدل البعض کہا جاتا ہے۔

بدل الاشقال کی مثالیں دیکھو معلوم ہو گا کہ بدل اپنے مبدل کا نہ کل ہے نہ جزو بلکہ اس سے تعلق رکھنے والی ایک چیز ہے۔ دیکھو تضوَّعَ البستانُ أریحه (باغ مہک اُٹھا یعنی اس کی خوشبو) اصل مقصد تو یہ ہے کہ باغ کے پھولوں کی خوشبو مہک اُٹھی جو باغ کا کل ہے نہ جزو بلکہ ایک تعلق اور شمولیت رکھنے والی چیز ہے۔ باغ کی زمین تو کوئی مہکنے والی چیز نہیں ہے۔ بطور تمہید کے باغ کا نام لے لیا۔ پس ایسے بدل کو بدل الاشتمال کہنا چاہئے۔

بَدَل الغَلَط کی مثالیں پڑھ کر سمجھ سکتے ہو کہ پہلا اسم (مبدل منه) غلطی سے منہ سے نکل گیا ہے۔ بدل سے وہ غلطی دور کر لی جاتی ہے: قدم الامیرُ الوزیرُ میں الامیر غلطی سے نکل گیا ہے۔ مقصد تو قدم الوزیر کہنا تھا اس لئے ایسے بدل کو بدل الغلط کہا جاتا ہے۔

۴- بدل البعض اور بدل الاشتمال کے ساتھ ایک ضمیر ہونی چاہئے جو متبوع کی طرف عائد ہو جیسا کہ گزشتہ مثالوں سے تم سمجھ سکتے ہو۔

۵- بدل کبھی نکرہ ہوتا ہے اور کبھی مبدل منه معرفہ اسی طرح اس کے برعکس بھی۔

(۱) اس کو بدل مطابق بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

۶- مبدل منہ معرفہ ہو اور بدل نکرہ تو بدل کے ساتھ اس کی کوئی صفۃ بھی ہونی چاہئے: لَنَسْفَعًا[1] (=لَنَسْفَعَنْ. دیکھو سبق ۲۰ تنبیہ ۶) بِالنَّاصِيَةِ ناصِيَةٍ كاذِبَةٍ خاطِئَةٍ. اس مثال میں پہلا النّاصية مبدل منه ہے اور دوسرا بدل نکرہ موصوفہ ہے۔

مشق نمبر ۱۴۰

مَيِّزِ البدلَ والمبدلَ منه و عَيِّن نوعَ البدل فى كُلّ جُملة اٰتيةٍ

۱- كانت اُمّ المومنين عائشةُ رضى الله عنها حُجّةً فى رواية الحديث.

۲- كان ابو حامدٍ الغَزَالىُّ من اكبر رجال الدّين فى القرن الخامسِ من الهجرة.

۳- لهَدَم البِيْعَةُ مَنارتُه.

۴- ذهب السُّيّاح[2] اكثرهُم لزيادة وادى الملوك مقابِرِه.

۵- عجبتنا المدينةُ اَبْنِيَتُها وسَرّتنا الشوارعُ نظافتُها.

۶- قَمَزّقَ الكتابُ غِلافُه.

۷- قَطَعنا الكَرْم[3] عِنَبَه اغلقنا البستانَ بابَه.

من القران

۱- اِهدنا الصّراط المستقيمَ صراط الّذين انعمت عليهم.

۲- اِنَّ المُتّقين فى مقامٍ امينٍ فى جنّاتٍ و عيونٍ.

۳- واقيمُوا الصلٰوة ولا تكونوا من المشركين من الّذين فوقوا دينَهم و كانوا شِيَعًا.[4]

۴- اِلّا من تاب اٰمَنَ وعمل صالحًا فاولٰئِکَ يَدْخُلُون الجنّةَ ولا يُظلمون شيئًا جنّاتِ عدن[5] نِ الّتى وَعَد الرحمٰنُ عبادَهٗ بالغيب.

۵- جزاءً من ربّکَ عطاءً حسابًا ربِّ السّمٰوٰتِ والارض وَما بَيْنَهُا الرّحمٰنِ.

---

(۱) ہم ضرور (اس کو) پیشانی کے بل کھینچیں گے وہ پیشانی جو جھوٹی گنا ہگار ہے۔

(۲) جمع ہے سَائِحٌ کی۔ (۳) کَرْمٌ: انگور کا درخت

(۴) شِيَعٌ جمع ہے شِيْعَةٌ کی یعنی فرقہ فرقہ (۵) ہیشگی کے باغات۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۴۱

ضع بدلا مناسبا فی الاما کن الخالیة من الجُملَ الأتیة

۱ – بِعتُ الشجرةَ..........	۲ – اَنعشتنا(۱) القریةُ..........
۳ – شَجانا(۲) البلبُل..........	۴ – اَعُجَبَنا البحرُ..........
۵ – نَفَعنا الواعظ..........	۶ – تَمتَّعتُ بالبستان..........
۷ – تلألأتِ(۳) السماء..........	۸ – لَقِیتُ الشَّیُخ..........

مشق نمبر ۱۴۲

ضعُ مُبُدَلاً منه مُلا(۴)ئِمًا فی الاماکن الخالیة من الجمل الأتیةَ

۱ – جَفّ(۵).......... مداده	۲ – جفّت.......... مدادها
۳ – خرج.......... اکثرهم	۴ – قطعتُ.......... فُروعَها
۵ – نَفَعنی.......... نصحه	۶ – اَعُجَبَنِی(۶).......... فَیُضَانُه
۷ – اِتَّسَعَتُ.......... شوارعها	۸ – سرّتنی.......... صفاؤُها
۹ – ضَعُفَ.......... نورُهُ	۱۰ – مشیتُ.......... نصفَه

مشق نمبر ۱۴۳

کَوِّن جُملا تشتمل کُلُّ واحدٍ منها علٰی بدلٍ و مُبدلٍ منه

یُختاران من الکلماتِ الأتیة مع مُراعات المناسَبَة فی الاختیار

الشُّبَّاکُ	النَّخلة	الخادمُ	الصِّدِّیق
اَمانة	بُلُحُهَا(۷)	رِیُشُهُ	النَّمِر(۸)
الثَّعُلَبُ	الِامام	جَراءَتُهُ	ابُوحنیفةَ
جِلُدةُ	الطائر	ابُوبَکرٍ	زُجاجُهُ

---

(۱) اَنعَشَ تازگی پہنچانا۔ (۲) شَجَا یَشجُو خوش کرنا۔ غمگین کرنا۔ (۳) چمکنا۔ (۴) مناسب۔ (۵) خشک ہو جانا۔ (۶) فَیَضَانٌ مصدر ہے فَاضَ کا یعنی بھر کر بہنے لگنا۔ (۷) بَلَحٌ نیم پختہ کھجور۔ (۸) نَمِرٌ (ج اَنمَارٌ) چیتا۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱٤٤

۱- اِیتِ☆ بثلاثة امثلَة لِبَدَل الكلّ بحيث يكون مرّة مرفوعا و مرّة منصوبًا و مرّة مجرورًا. وهكذا بدل البعض والاشتمال.

۲- اَعْرِبِ الجُملة التّالية(۱)

سَطَحَ الْقَمَرُ نُوْرُهُ

(سَطَحَ) فعلٌ ماضٍ، مبنيٌّ على الفتح

(القمر) فاعلٌ مرفوعٌ بالضّمّه الظاهرة

(نوره) نور بَدَلُ اِشتمالٍ من القمر، مَرفوع بالضمّة الظاهَرة لكون المبدل منه مرفوعًا وهو مضاف، والهاء ضمير مضاف اليه، مبنيٌّ على الضّمه فى محلّ جرٍّ.

---

(۱) التّالي: نیچے آنے والا۔

☆ اَتٰی (یَاْتِیْ) انا۔ اَتٰی بِہٖ لانا۔ اِیتِ امر ہے۔ اِیتِ بِہٖ لاؤ۔

Marfat.com

اَلدَّرسُ الْحَادِی وَالسَّبْعُوْنَ

(٤) المعطوف

۱- چوتھا تابع معطوف ہے جس کے ماقبل حروف عاطفہ میں سے کوئی ایک حرف لایا گیا ہو۔ اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہا جاتا ہے۔

تنبیہ ۱: حروف عاطفہ اور اُن کے معانی کا بیان مفصل طور پر سبق (۵۰-۱) میں لکھا جا چکا ہے اُسے دوبارہ ضرور دیکھ لو۔

۲- دیگر توابع کی مانند معطوف بھی اعراب میں اپنے متبوع کا تابع رہتا ہے۔

۳- عطف اسم کا اسم پر، فعل کا فعل پر اور جملہ کا جملہ پر ہو سکتا ہے۔

(۱) نَضِجَ[1] الخَوْخُ[2] والعِنَبُ

(۲) اکلت الخوخ والعنبَ

(۳) هٰذِهٖ اشجارُ الخوخ والعِنَبِ

(۴) تُرْعِدُ[3] السماءُ و تُبْرِقُ[4]

(۵) یخافُ الاطفالُ مِنْ اَنْ تُرْعِدَ السَّماءُ و تُبرقَ

(٦) اِنْ تُرْعِدِ السماءُ و تُبْرِقْ فَلَنْ تَخْرُجَ

دیکھو پہلی تین مثالوں میں اسم کا عطف اسم پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی وجری) میں بتلایا گیا ہے۔ دوسری تین مثالوں میں فعل کا عطف فعل پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی و جزمی) میں بتلایا گیا ہے۔ جملہ کا عطف جملہ پر انہی تینوں مثالوں میں بتلایا گیا ہے کیونکہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ بن جاتا ہے۔

۴- ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنا ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اس کی تاکید کر لینی چاہئے: نَجَوْتُمْ انتم ومَنْ معکم. یا اٰدمُ[5] اسْکُنْ انتَ و زوجُکَ الجَنَّةَ. دوسری مثال میں معطوف علیہ ضمیر مرفوع متصل اُسْکُنْ کے اندر مُسْتَتِر ہے۔

(۱) نَضِجَ (س) پھل پک جانا۔ (۲) خَوخ آڑو (۳) اَرْعَدَ گرجنا (۴) اَبْرَقَ بجلی کا چمکنا

(۵) اے آدم تو اور تیری بیوی باغ (جنت) میں رہا کرو۔

Marfat.com

تنبیہ ۲: ایسی ترکیبوں میں اگر ضمیر منفصل سے تاکید نہ کی جائے تو وہاں واؤ عطف نہیں سمجھا جائے گا بلکہ اسے واوِ معیّۃ سمجھا جائے گا اور اس کے بعد اسم کو نصب پڑھا جائے گا: اُسْکُنْ و زوجَکَ الجنّۃَ (تو اپنی بیوی سمیت جنت میں سکونت اختیار کرلے۔)

۵- ضمیر مجرور پر عطف کرنا ہو تو معطوف پر اسی حرف جر کا اعادہ عموماً ضروری سمجھا جاتا ہے: صَلُّو علیه وعلیٰ اٰلِهٖ کہا جاتا ہے صلّوا علیه و اٰلِهٖ نہیں کہتے۔ البتہ اشعار میں کبھی حرف جر کے اعادہ سے درگزر ہو سکتا ہے۔ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کی یہ رباعی مشہور ہے:

بَلَغَ الْعُلٰی[1] بِکَمَالِهٖ   کَشَفَ الدُّجیٰ[2] بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ   صَلُّوا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ

تنبیہ ۳: ایک بار حرف جر دوہرانے کے بعد پھر اور عطف ہو تو اس کو ہر بار دوہرانے کی ضرورت نہیں: صلوّا علیه وعلیٰ اٰله و اصحابه و اتباعه وغیرہ۔

تنبیہ ۴: اسم ظاہر پر عطف ہو تو حرف جرّ کا اعادہ ضروری نہیں: صلّوا علیٰ محمد واٰلهٖ واصحابه.

۶- اکثر نحویوں نے ایک پانچواں تابع ''عطف البیان'' کو قرار دیا ہے۔ اس میں دوسرا لفظ پہلے کی ذرا تشریح کر دیتا ہے۔ سا میں حروف عاطفہ کا استعمال نہیں ہوتا: عَلِیٌّ زین[3] العابدین (علی جو زین العابدین کے نام سے مشہور ہے) الکلیم[4] مُوسٰی، ابو حَفْصٍ[5] عُمَرُ.

ایسی مثالوں میں دوسرے لفظ کو عطف البیان کہتے ہیں لیکن بعض علماء نحو کے نزدیک ایسی مثالیں بدل الکل میں شامل ہو سکتی ہیں۔

مشق نمبر ۱۴۵

[6] بَیِّنِ المَعَانِی المُختلفة المُستَفَادَةَ من اختلاف حروف العطف فی الجُمَلِ الاٰتیة

۱- باع الفلاّحُ الشّعیرَ وَالقَمحَ	۲- باع الفلاّحُ الشّعیرَ فالقَمحَ
۳- باع الفلاّحُ الشّعیر ثُمَّ القَمحَ	۴- باع الفلاّحُ الشّعیرَ و القَمحَ
۵- اَشعیرًا باع الفلاّحُ اَم قَمحًا	۶- باع الفلاّحُ الشّعیرَ لاَ القَمحَ
۷- باع الفلاّحُ الشعیرَ بل القَمحَ	۸- ما باع الفلاّحُ الشعیرَ لکِنَ القَمحَ

(۱) بلندی (۲) دُجی جمع ہے دُجیۃ کی: اندھیرا۔ (۳) زین العابدین لقب ہے علی بن حسینؒ کا۔ (۴) کلیم لقب ہے موسیٰ علیہ السلام کا۔ (۵) ابو حفص کنیت ہے خلیفہ عمرؓ کی۔ (۶) وہ مختلف معانی بیان کرو جو آنے والے جملوں میں حروف عطف کے ہیر پھیر سے سمجھے جاتے ہیں۔ اِسْتَفَادَ (ا۔ ی) سمجھ لینا۔ فائدہ لینا۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۴۶

ضَعْ حَرْفَ عَطْفٍ ملائمًا بَيْنَ كُلِّ معطوف و معطوفٍ عليه فى الجُمَلِ الأتية

۱- اَتُفّاحًا اكلتَ.......... عِنبًا؟

۲- هززنا الشّجرة.......... سقط ثمرها

۳- قرأت الكتاب.......... فهمتهُ

۴- كُلِ الفاكهة الناضِجةَ..... الفِجّةَ[1]

۵- باع عَقارهَ[2] .... مَنْزِلَهُ

۶- ما قابلتُهُ .... قابلتُ وكيله

۷- قدم الجنودُ .... قائدهم

۸- ماقرأ الكتابَ كُلَّه .... بعضه

۹- اَنت فعلت هذا.......... خادمکُ

۱۰- قدّمتُ اليه الطعام.......... ما اكله

مشق نمبر ۱۴۷

ضَعْ معطوفا ملائمًا بعد كل حرف من حروف العاطفة فى الجُمَلِ الأتية

۱- بَنَى الاميرُ قَصْرًا او......

۲- اشتريتُ حصانا ثم......

۳- اَخاتَما اشتريت اَم......

۴- ما غرستُ نخلاً لكن......

۵- سَاَلَنِى سُوَّا لاَبل......

۶- خرج من فى الدّار حتىّ......

۷- دخل الامراء و......

۸- طَلَّيْنَا[3] ابوابَ المنزل لا......

مشق نمبر ۱۴۸

ضع معطوفا عليه فى الاما كن الخاليَة من الجُمَلِ الأيتة.

۱- ..... القصيدة وَانشَدها

۲- اِسْتَقبَلُ المَلِكَ..... فالعلماءُ

۳- ما شميتُ ..... بل مِيْلَيْنِ

۴- أ ..... تَسافر اَم بعدَ غدٍ؟

۵- اَرسلتُ اليه ..... ثُمَّ

۶- لَبِثنا..... او بعضَ يوم رسولاً

مشق نمبر ۱۴۹

وَسِّطْ[4] حروفَ العطف بالتعاقُبِ[5] بين لَفْظَى "الابواب" "والشبابيک"

وَانْطِقِ بهما مرفوعَين ثم منصوبين ثم مجرورين فى جُمَلِ مفيدة.

---

(۱) فِجّ کچا (پھل) (۲) عَقَارٌ (جـ عقارات) زمین جائیداد مال ومتاع۔ (۳) طَلّٰی (۲) لیپنا' روغن لگانا۔ (۴) وَسّطَ کسی چیز کو دو چیزوں کے درمیان داخل کرنا۔ (۵) تعاقُبٌ (۵۔مصدر ہے) ایک کے بعد ایک کا آنا۔ پیچھا کرنا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الثَّانِیَ وَالسَّبْعُوْنَ

اَلْمَصْدَرُ وَاَوْزَنُہٗ وعَمَلُہٗ

تنبیہ ۱: پچھلے اسباق میں صرف اور نحو کے اکثر ابتدائی مسائل لکھے جا چکے ہیں۔اب آئندہ اسباق میں علم صرف کے بعض باقی ماندہ ضروری مسائل اور کچھ متفرق مسائل لکھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲: اصطلاح نحو میں کسی اسم یا فعل کی اعرابی حالت پر اثر ڈالنے کو عمل کہا جاتا ہے۔اثر ڈالنے والے الفاظ یا معنی کو عامل اور جس پر اثر پڑے اُسے معمول کہتے ہیں۔عامل زیادہ تر حرف اور فعل ہوتا ہے اسموں میں اسماء مشتقہ اور مصدر کبھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے دیتے ہیں۔

۱- ثلاثی مجرد (دیکھو درس ۲۰۸) کے مصادر کے اوزان قیاسی نہیں ہیں یعنی اُن کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے بلکہ محض سماع پر موقوف ہیں۔تاہم اِسْتِقْرَاء[۱] سے معلوم ہوتا ہے کہ معانی کے لحاظ سے مصدر کے اوزان میں کچھ قیاس بھی چلتا ہے۔دیکھو اکثر یہ ہوتا ہے کہ:

(۱) فِعَالَۃٌ کے وزن پر اُن افعال کا مصدر آتا ہے جو صنعت وحرفت کے پیشے پر دلالت کریں: حِیَاکَۃٌ[۲] خِیَاطَۃٌ[۳] (ض) زِرَاعَۃٌ[۴] (ف) طِبَابَۃٌ[۵] وغیرہ یا منصب دلالت کریں: خِلَافَۃٌ[۶] اِمَامَۃٌ[۷] نِیَابَۃٌ[۸] خِطَابَۃٌ[۹] وغیرہ۔

(۲) فَعَلَانٌ اُن افعال کے لئے آتا ہے جو اضطراب اور حرکت پر دلالت کریں: غَلَیَانٌ[۱۰] (ض) جَرَیَانٌ[۱۱] (ض) جَوَلَانٌ[۱۲] (ن) خَفَقَانٌ[۱۳] (ض)

(۳) فُعْلَۃٌ اُن افعال کے لئے آتا ہے جو رنگ پر دلالت کریں: حُمْرَۃٌ (سرخ ہونا، سرخی) زُرْقَۃٌ (نیلا ہونا) خُضْرَۃٌ (سبز ہونا، سبزی)

---

(۱) افراد و جزئیات میں غور و تلاش کرنا۔ (۲) حَاکَ یَحُوْکُ بننا۔ (۳) خَاطَ یَخِیْطُ سینا۔ (۴) زَرَعَ یَزْرَعُ بونا، کھیتی کرنا۔ (۵) طَبَّ یَطِبُّ طبابت کرنا۔ (۶) کسی کا جانشین ہونا۔ (۷) پیشوا ہونا۔ (۸) نَابَ یَنُوْبُ نائب ہونا۔ (۹) خَطَبَ یَخْطُبُ خطبہ دینا۔ (۱۰) غَلَی یَغْلِیْ جوش مارنا۔ اُبلنا۔ (۱۱) جَرَی یَجْرِیْ بہنا۔ دوڑنا۔ (۱۲) جَالَ یَجُوْلُ گاؤں گاؤں پھرنا۔ (۱۳) دھڑکنا۔

تنبیہ ۳: لیکن ان مصادر کے افعال ابواب ثلاثی مجرد سے مستعمل نہیں ہیں بلکہ ثلاثی مزید باب اِفعَلَّ سے آتے ہیں: اِحْمَرَّ، اِخْضَرَّ۔

(۴) فُعَالٌ بیماری کے لئے آتا ہے: صُدَاعٌ[۱] زُکَامٌ[۲] دُوَارٌ[۳]

تنبیہ ٤: مذکورہ تینوں مصادر فعل مجہول سے بنائے گئے ہیں ان کا ماضی صُدِعَ، زُکِمَ، دِیْرَ آتا ہے۔ صاحب صُداع کو مَصْدُوْعٌ اور صاحب زکام کو مَزْکُوْمٌ اور اصاحب دُوار کو مَدُوْرٌ کہتے ہیں۔

(۵) فِعْلِیْلٰی اور تَفْعَالٌ مبالغہ کے لئے آتے ہیں: دِلِّیْلٰی[۴] از دَلَّ، یَدُلُّ، تَجْوَالٌ[۵] از جَالَ یَجُوْلُ، تَذْکَارٌ[۶] از ذَکَرَ یَذْکُرُ (پہلا وزن بہت کم مستعمل ہے)

اگر فعل مذکورہ معانی میں سے کسی پر دلالت نہ کرے تو اکثر یہ ہوتا ہے کہ

(۶) فُعُوْلَةٌ یا فَعَالَةٌ اُن افعال کے لئے آتا ہے جن کا ماضی فَعُلَ کے وزن پر ہو: سُهُوْلَةٌ[۷] (از سَهُلَ یَسْهُلُ) نَبَاهَةٌ[۸] (از نَبُهَ یَنْبُهُ)

(۶) فَعَلٌ اُن لازم افعال کے لئے جن کا ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو: فَرَحٌ[۹] (از فَرِحَ یَفْرَحُ) عَطَشٌ[۱۰] (از عَطِشَ یَعْطَشُ) وغیرہ۔

(۸) فُعُوْلٌ اُن لازم افعال کے لئے جن کا ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہو: قُعُوْدٌ، نُهُوْضٌ[۱۱] (از نَهَضَ یَنْهَضُ)، خُرُوْجٌ وغیرہ۔

(۹) فَعْلٌ اُن متعدی افعال کے لئے ہے جو فَعَلَ یا فَعِلَ کے وزن پر ہوں: غَسْلٌ (ض۔ دھونا) اَکْلٌ (ن) اَمْرٌ (ن) قَوْلٌ (ن) فَهْمٌ (س) سَمْعٌ (س) وغیرہ۔

(۱۰) فَعُوْلٌ کے وزن پر صرف تین مصادر پائے جاتے ہیں: طَهُوْرٌ (ن۔ پاک ہونا) قَبُوْلٌ (س۔ قبول کرنا) وَلُوْعٌ (س۔ وَلِعَ[۱۲] یَوْلَعُ)

تنبیہ ٥: ثلاثی مجرّد کے مصادر کے کل اوزان بتیس تک پہنچتے ہیں جن میں فَعْلٌ، فُعْلٌ، فُعُوْلٌ اور فَعَالَةٌ بہت عام ہیں۔

---

(۱) درد سر ہونا۔ (۲) زکام ہو جانا۔ (۳) چکر آنا۔ (۴) اچھی طرح بتلانا۔ (۵) خوب دوڑ دھوپ کرنا۔ (۶) بہت ذکر کرنا۔ بڑی یادگار۔ (۷) نرم ہونا۔ آسان ہونا۔ (۸) ہوشیار ہونا۔ (۹) خوش ہونا۔ (۱۰) پیاسا ہونا۔ (۱۱) کھڑا ہو جانا۔ بیدار ہونا۔ (۱۲) حریص اور شائق ہونا۔

Marfat.com

اَلْمَصْدَرُ الْمَیْمِیُّ

۲- ہر ایک ثلاثی مجرد سے مصدر میمی عموماً مَفْعَلٌ کے وزن پر بنالیا جاتا ہے: مَخْرَجٌ بمعنی خُرُوْجٌ، مَدْخَلٌ بمعنی دُخُوْلٌ، مَقَالٌ بمعنی قَوْلٌ۔ صرف سات مصدر مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے ہیں: اَلْمَرْجِعُ[1] (ض) اَلْمَرْفِقُ[2] (ن) اَلْمَجِیْئُ[3] اَلْمَقِیْلُ[4] (قَالَ یَقِیْلُ) اَلْمَشِیْبُ، [5] اَلْمَسِیْرُ، [6] اَلْمَصِیْرُ۔[7]

مُعْتَلّ الفاء (دیکھو درس ۲۶-۳) سے ہمیشہ مَفْعِلٌ ہی آئے گا: مَوْعِدٌ (وَعَدَ یَعِدُ وعدہ کرنا) مَوْجِلٌ (وَجِلَ، یَوْجَلُ ڈرنا)

کبھی مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ کے آخر میں ۃ بڑھا دیتے ہیں: مَرْحَمَةٌ، [8] (س) مَسْئَلَةٌ [9] (ف) مَقْرَبَةٌ [10] (ک) مَوْعِدَةٌ (ض) مَوْعِظَةٌ (وَعَظَ یَعِظُ نصیحت کرنا)۔

تنبیہ ٦: تمہیں یاد ہوگا کہ مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ اور مَفْعَلَةٌ دراصل اسم ظرف کے اوزان ہیں (دیکھو درس ۲۲-۴)

غیر ثلاثی مجرّد میں اسم مفعول ہی سے مصدر میمی کا کام لیا جاتا ہے: مُخْرَجٌ بمعنی اَخْرَاجٌ، مُدْخَلٌ بمعنی اِدْخَالٌ، اَلْمُنْتَھٰی بمعنی اِنْتِھَاءٌ

مصادرُ غیرِ الثلاثِیِّ المُجرّدِ

۳- ثُلاثی مزید و رُباعی مجرّد و مزید میں مَصادِر کے اوزان قیاسی ہیں (دیکھو درس ۲۵-الف) کی گردان میں البتہ ان کے متعلق اتنا ضرور یاد رکھو کہ

باب ۲ (فَعَّلَ) کا مصدر اگرچہ عموماً تفعیل کے وزن پر آتا ہے لیکن کبھی تَفعِلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے: بَصَّرَ (بتلانا) سے تَبْصِرَةٌ، ذَکَّرَ (یاد دلانا) سے تَذْکِرَةٌ خصوصاً مھموز اللاّم سے اکثر اور معتل اللاّم سے ہمیشہ اسی وزن پر مصدر آیا کرتا ہے: ھَنَّأَ سے تَھْنِئَةٌ، وَصّٰی سے تَوْصِیَةٌ (دیکھو درس ۳۳ تنبیہ ٦)

اجوف (دیکھو درس ۲۶-۳) سے کبھی تَفعِلةٌ نہیں آتا بلکہ تفعیل ہی آئے گا: تَقوِیمٌ (ٹھیک کرنا) تَغْیِیْرٌ (بدل دینا)۔

باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اجوف سے بجائے اِقْوَامٌ اور اِسْتِقْوَامٌ کے اِقَامَةٌ اور اِسْتِقَامَةٌ ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۳۱ تنبیہ ۵)

---

(۱) لوٹنا۔ (۲) نرمی کرنا۔ (۳) آنا۔ (۴) قیلولہ کرنا یعنی دوپہر کے وقت کچھ لیٹ جانا۔ (۵) شَابَ یَشِیْبُ. بوڑھا ہونا۔ (٦) سیر کرنا۔ (۷) لوٹ کر آجانا۔ (۸) رحم کرنا۔ (۹) سوال کرنا۔ (۱۰) قریبی ہونا۔

المصدر المعروف والمجهول

۴- مصدر لازم تو ہمیشہ معروف ہی رہے گا۔ مصدر متعدی سے بغیر صیغہ بدلنے کے حسب موقع معروف کے معنی بھی لئے جاسکتے ہیں اور مجہول کے بھی قَتْلُ زیدٍ سے زید کا قتل کرنا یعنی قاتل ہونا اور زید کا قتل کیا جانا یعنی مقتول ہونا دونوں معنی لئے جاسکتے ہیں۔ قرینہ دیکھ کر معنی کی تعیین کر لی جاتی ہے مگر زیادہ تر معروف ہی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

تنبیه ۷: معروف کو مَبْنِی الفاعل (فاعل کے لئے بنایا ہوا) اور مجہول کو مبنی للمفعول (مفعول کے لئے بنایا ہوا) بھی کہا جاتا ہے۔

عمل المصدر

۵- مصدر اپنے فعل کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے لیکن اکثر وہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے: سَرَّنِیْ قراءۃُ رَشِیْدٍ ن القُرْاٰنَ کبھی مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے۔ اس وقت وہ مبنی للمفعول ہوگا سَرَّنِیْ قراءۃُ القُرانِ (مجھے قرآن کا پڑھا جانا اچھا معلوم ہوا) ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جن میں مصدر نے فاعل کو رفع دیا ہو: رَأیتُ ضَربَ الیومِ زیدٌ عَمْرًا (میں نے آج کا زید کا عمرو کو مارنا دیکھا)۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۹

تنبیه ۸: ذیل کے الفاظ میں افعال کی مانند مصادر کے سامنے بھی باب کی طرف اشارہ کرنے کے لئے حروف یا ہندسہ لکھ دیئے ہیں۔

اِرْشَادٌ (ا-مصدر) راہ بتانا۔	اَنْتَجَ (ا) نتیجہ دینا۔
اَصَمَّ (ا) بہرا کر دینا۔	اِمَاطَةٌ (ا-مصدر) ہٹا دینا۔
اَعْمٰی (ا-یُعْمِیْ) اندھا کر دینا۔	تَذْکَارٌ (مصدر ہے ذَکَرَ یَذْکُرُ کا) ذکر کرنا' یادداشت۔
تَصْدِیَةٌ (۲-صَدّٰی کا مصدر ہے) تالی بجانا۔	مُکَاءٌ (ن مَکَا یَمْکُوْ) منہ سے سیٹی بجانا۔
تَقْدِیْرٌ (۲) اندازہ مقرر کرنا۔	اُنْشُوْدَةٌ (جـ اَنَاشِیْدُ) گیت' گانا۔
تَمَکَّنَ (منه) قبضہ کر لینا' قادر ہو جانا۔	خَطَرٌ (جـ اَخْطَارٌ) خطرہ۔
تَمْکِیْنٌ (۲-مِنْ کے ساتھ) قادر بنا دینا۔	رَقَبَةٌ (جـ رِقَابٌ) گردن۔
سِقَایَةٌ (ض سَقٰی یَسْقِیْ) پانی پلانا۔	شَوْکٌ (جـ اَشْوَاکٌ) کانٹا۔
عِمَارَةٌ (ن) تعمیر کرنا۔	

Marfat.com

فَکٌّ (ن) کھول دینا۔	عَظْمٌ (ج۔ اَعِظَامٌ) ہڈی۔
کَبُرَ (ک۔ عَلٰی کے ساتھ) شاق گزرنا۔	مَدْرَسَةٌ اَهْلِيَّةٌ قومی مدرسہ۔
مَسْغَبَةٌ (ن۔ سَغَبَ يَسْغُبُ) بھوکا ہونا' بھوک۔	مُهَيْمِنٌ محافظ۔
مَتْرَبَةٌ (س) فقیر ہونا' فقر وفاقہ۔	مَيْمَنَةٌ (ک یَمُنَ یَمْيَنٌ) بابرکت ہونا' برکت لشکر میں دائیں طرف کی فوج۔
مَقْرَبَةٌ (ک) قریبی ہونا۔	

مشق نمبر ۱۵۰

تَأَمَّلْ فی المصادر واوزانِها و عَمَلِها فی الامثلة الْاٰتية

(۱) حُبُّکَ الشَّیَٔ یُعْمِیْ و یُصِمُّ (۲) مُخَالَطَة الاشرار من اعظم الاخطار (۳) اِکرام العربِ الضیفَ معروفٌ فی العالم (۴) احزننی قتلُ حسین بن علیٍّ (رضی الله عنهما) فی کربلاءَ مظلوما (۵) سرَّنی الی المدرسة الاهلیّة فسرَّنی اِلقاء التَّلامیذِ اُنْشُوْدَةً وطنیَّةً بنغمةٍ لطیفةٍ (۶) تکریمُ النّاسِ العُلَمَاءَ واتِّبَاعُهُم ایّاهم فی الحسنات مُوجِبٌ لِارتقاء الاُمَّة وَمُنْتِجٌ سعادةَ لوطن (۷) بُنِیَ الاملام علی خمسٍ شهادةِ[1] ان لا الٰه الا الله وانَّ محمّدا عبدُه و رسُوله و اِقامِ[2] الصَّلٰوة وایتاءِ الزکٰوة والحجّ و صومِ رمضانَ (۸) قال رسول الله صلّی الله علیه وسلّم تَبَسُّمُکَ فی وجه اخیکَ صَدَقَةٌ و اَمْرُکَ بالمعروف صدقة و نَهْیُکَ عن المُنکرِ صدقةٌ و نُصْرُکَ الرَّجلَ الرَّدیءَ البصرِ لکَ صدقة و اِمَاطَتُکَ الحَجَرَ والشَّوْکَ وَالعَظْمَ عن الطریق لکَ صدقة (۹) الیس من الجَهْل بَیعُ المسلمین عَقَارَهم بید الیهود فی فلسطینَ فانّه فی الحقیقة تمکینُ الیُهود من اخراجهم المسلمین من الارض المقدسة التی فیها تذکار الصحَابة و شهادةٌ علی احترام المسلمین لا مکنةَ المقدّسة وحفظِهم ایّاهامنذُ ثلثة عشر قرنًا۔

(۱۰) اِصْبِر قلیلا فَبَعْدَ العُسْرِ تَیْسِیْرُ ... وکُلَّ اَمرٍ له وقتٌ و تدبیر
وَ لِلْمُهَیْمِنِ فی حالاتنا نَظَرٌ ... وفوقَ تدبیرنا لِلّٰهِ تقدیر

(۱) بدل ہے خَمْسٍ سے اس لئے مجرور ہے۔ (۲) اِقَامَةٌ سے ۃ حذف کر دی گئی ہے۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۵۱

من القرآن

(۱) ولـو لا دَفْـعُ اللهِ الـنَّاسَ بعضهم بِبَعْضٍ لِفَسَدَتِ الاَرْضُ (۲) یا اَیُّھَا النَّاسُ قد جاء تـكـم موعظةٌ من ربِّكم و شِفاءٌ لِمَا فى الصدور و هدًى و رحمةٌ للمُؤْمنين (۳) يا قومِ ان كـان كَبُـرَ عليكم مُقامِى و تذكيرى بآيٰات اللهِ فَعَلَى اللهِ توكَلْتُ (۴) اَجعَلْتم سِقَايَةَ الـحـاجِ و عِمارةَ المسجد الحرام كَمَنْ اٰمَنَ باللهِ واليوم الأخر و جاهد فى سبيل اللهِ؟ لا يَسْتَوُنَ (۵) مـا كان صلٰوتهم عندالبيت[1] اِلَّا مُـكـاءً و تَـصدِيَةً (۶) ما كان استغفارُ ابـراهيـمَ لِاَ بيـهِ اِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وعدها اِيَّاه (۷) فكُّ رقبةٍ او اِطْعَامٌ فى يومٍ ذىْ مَسْغَبَةٍ يتيما ذا مَقْرَبَةٍ او مسكيناً ذا مَتْرَبَةٍ. ثمّ كان من الّذين اٰمنو و تَوَاصَوْا بالصَّبرِ و تواصوا بِـالْـمَرْحَمَةِ اولٰئِکَ اصحاب الْمَيْمَنَه (۸) غُلِبَتِ الرّومُ فى ادنى الارض وهم من بعد غَلبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِى بِضْعِ سِنِيْنَ.

---

(۱) یہاں بَیْت سے مراد خانہ کعبہ ہے۔

Marfat.com

اَلدَّرسُ الثَّالثُ وَالسَّبعُونَ

اَسماءُ الصّفۃ اور اُن کا عمل

تنبیہ ۱: اگرچہ مطلق اسم صفۃ کہنے سے صفۃ مشبّہ ہی سمجھا جاتا ہے لیکن دراصل اس میں اسم الفاعل، اسم المفعول، اسم التفضیل اور اسم المبالغۃ بھی شامل ہیں کیونکہ ان میں صفتی معنی موجود ہیں۔ ثلاثی و غیر ثلاثی سے اسم الفاعل، اسم المفعول، اسم التفضیل اور چند اسم الصفۃ کے اوزان سبق ۲۲ تا ۲۵ میں لکھے جا چکے ہیں۔ بقیہ اسم الصفۃ اور اسم المبالغۃ کے اوزان اس سبق میں آئیں گے۔

۱- اسم الفاعل بھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے بشرطیکہ وہ (۱) معرف باللام ہو یا (۲) ھمزئہ استفھام یا (۳) مائے نافیہ کے بعد واقع ہو۔ یا ترکیب میں (۴) خبر یا (۵) نعت واقع ہو: (۱) جاء السابق[1] حِمارُہٗ فرسًا (= جاء الذی سَبَقَ او سبقَ حِمارُہٗ فَرَسًا) (۲) اَشارِبٌ زیدُنِ القھوۃ؟ (۳) مَا شارِبٌ زیدٌ القھوۃَ. (۴) حامد شاربٌ اخوہ القھوہ. (۵) جاء رجلٌ شارِبَۃٌ اِخوَاتُہ القھوۃَ (۶) المقیمانِ الصّلٰوۃَ وَالمقیماتُ الصّلٰوۃَ ھُمُ المفلحون زیدٌ مُعلِّمٌ اخوہ حامدًا الخیاطۃ.

تنبیہ ۲: تم نے درس ۴۲-۶ اور درس ۵۲-۴ میں پڑھا ہے کہ اسم الفاعل اور اسم المفعول پر الؔ عموماً الذی (اسم الموصول) کے معنی میں آیا کرتا ہے۔

۲- مذکورہ پانچ جملوں میں اسم الفاعل کے بعد پہلا اسم اس کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول۔ چھٹی مثال میں تثنیہ و جمع کی ضمیریں جو اسم الفاعل میں مفہوم ہوتی ہیں فاعل ہیں اور صلٰوۃ مفعول ہے۔ آخری مثال میں اسم الفاعل کے دو مفعول ہیں۔

۳- اسم الفاعل کا استعمال زیادہ تر اضافۃ کے ساتھ ہوا کرتا ہے یعنی وہ اپنے مفعول کی طرف مضاف ہوا ہے۔ خصوصاً اس وقت جبکہ اس سے فعل کا وقوع زمانۂ ماضی میں سمجھا جائے: زیدٌ شاربُ القھوۃِ (زید قہوے کا پینے والا ہے یعنی پینے کا عادی ہو چکا ہے) الحمد للہِ فاطرِ السمٰوٰتِ والارض. محمودٌ قاتلُ الاسدِ. ان تینوں مثالوں میں فعل کا ہو چکنا سمجھا جاتا ہے۔

---

(۱) وہ آیا جس کا گدھا گھوڑے سے آگے بڑھ گیا یا بڑھنے والا ہے۔

Marfat.com

۴- تمہیں معلوم ہے کہ تثنیہ و مع مذکر سالم کا نون اعرابی حالتِ اضافة میں گرادیا جاتا ہے مگر اسم الفاعل میں ایک اور خاص بات یہ ہے کہ بغیر اضافة کے بھی بعض اوقات اس کا نون گرادیا جاتا ہے:

المقيما الصلٰوةِ	المقيما الصّلٰوةَ
المقيموا الصلٰوةِ	المقيموا الصلٰوةَ

دائیں طرف اسم فاعل مضاف ہے اور بائیں طرف مضاف نہیں ہے کیونکہ اس کا مابعد مفعول ہے اور منصوب ہے۔

(۲) اسم المفعول

۵- ثلاثی مجرّد وغیر ثلاثی مجرّد سے اسم المفعول کے صیغوں کے اوزان تمہیں سبق ۲۲ اور ۲۵ میں بتلا دیئے گئے ہیں وہاں دیکھ لو۔

۶- اسم المفعول فعل مجهول کا عمل کرتا ہے یعنی نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے اور دو نائب الفاعل ہوں تو دوسرے کو نصب دیتا ہے: زیدٌ مَسْبُوْقٌ فَرَسُهُ (زید کا گھوڑا اچھڑ گیا ہے) خالدٌ مُعَلَّمٌ اَخوَاهُ الحِیاکَةَ (زید کے دو بھائی بننا سکھائے گئے ہیں۔)

(۳) الصِّفَةُ المشبَّهَةُ

۷- صفة مشبهه وہ لفظ ہے جو کسی فعل لازم سے اس لئے مشتق ہو کہ کسی ذات کی کسی صفت پر دلالت کرے: حَسَنٌ، جَمِیْلٌ، سَهْلٌ، فَرِحٌ، کَسْلانٌ.

تنبیہ ۳: اسم الفاعل اور صفة مشبّہ کے معنی میں فرق یہ ہے کہ اسم الفاعل میں مصدری معنی کا حدوث اور صدور معلوم ہوتا ہے اور صفة مشبہہ میں مصدری معنی کا ثبوت اور لزوم سمجھا جاتا ہے: ضاربٌ سے سمجھا جاتا ہے ضَرْب کسی فاعل سے سرزد ہوئی ہے یا ہونے والی ہے اس کے ساتھ ہر وقت لازم (لپٹی ہوئی) نہیں ہے اور حَسَنٌ سے سمجھا جاتا ہے کہ حُسن کی صفت کسی کے ساتھ لازم اور ثابت ہے۔ حادث اور صادر نہیں ہوئی ہے۔

۸- صفة مشبّہ کے صیغے مختلف اوزان پر آتے ہیں اور وہ سَمَاعی ہیں صرف چند قیاسی ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۱) جو مادے رنگ یا عیب یا حلیہ پر دلالت کریں ان سے صفة کا صیغہ واحد مذکر اَفْعَلُ کے وزن پر اور واحد مؤنث فَعْلاءُ کے وزن پر آتا ہے اور دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسا کہ تم نے سبق ۲۳ میں پڑھ لیا ہے: اَحْمَرُ حَمْرَاءُ، حُمْرٌ.

تنبیه ٤: اَفعَلُ کاوزن جب صفة مشبّهه کے لئے آئے تو اسے اَفعَلُ الصّفة کہتے ہیں اور جب تفضیل کے لئے آئے تو اسے اَفعَلُ التفضیل کہتے ہیں۔

(۲) اہل حرفہ (پیشہ وروں) کے لئے زیادہ تر فَعَّالٌ کاوزن استعمال ہوتا ہے: خَیّاطٌ، نَجّارٌ، خبّازٌ، حَجّامٌ (پچھنے لگانے والا، عربی محاورے میں حجامة پچھنے لگانے کو کہتے ہیں)، بَزّازٌ (پارچہ فروش، کپڑا بیچنے والا) وغیرہ۔

کبھی اسم جامد سے بھی یہ وزن بنا لیتے ہیں: بَقلَةٌ (ساگ) سے بقّال، جَمَل سے جَمّال (شتربان)

۹- غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ صفة مشبّهه کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے: مُطْمَئِنٌّ (باآرام) مُستَقِیمٌ (سیدھا، مضبوط)

۱۰- صفة مشبّهه کا صیغہ بھی فاعل کو رفع دیتا ہے مگر اکثر اضافة کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے: حَسَنٌ وَجهُهُ (اچھا ہے اس کا چہرہ) اس ترکیب میں وجه فاعل ہے حَسَن کا اور مرفوع ہے۔ حَسَنُ الوجهِ (چہرے کا اچھا، یعنی اچھے چہرے والا) اس میں صفة مشبّهه اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے۔

ان دونوں صورتوں کے علاوہ صفة مشبّهه اور اس کے معمول کے استعمال کی کئی اور صورتیں ہیں جو کم مستعمل ہیں۔ (بہتر ہے کہ حصہ دوم میں سبق ۲۳ کو دوبارہ دیکھ لو)۔

(٤) صِیغَة الْمُبَالَغَةِ

۱۱- اسم الصفة کے جس صیغہ میں مصدری معنی کی زیادتی سمجھی جائے وہ اسم المبالغة ہے: عَلّامٌ (بہت جاننے والا) جَهُولٌ (بڑا جاہل)۔

تنبیه ٥: اگرچہ اسم التفضیل میں بھی مصدری معنی کی زیادتی ہوتی ہے لیکن وہ زیادتی کسی کے مقابلے میں ہوتی ہے (دیکھو درس ۲۴) اور مبالغہ میں مقابلہ نہیں ہوتا۔

۱۲- مبالغہ کے تمام اوزان سماعی ہیں جن میں کثیر الاستعمال یہ ہیں:

فَعَّالٌ،	فَعَّالَةٌ،	فُعَّالٌ:	سَفّاكٌ	عَلّامَةٌ	كُبّارٌ	صِدِّيقٌ
			بڑا خون ریز		بہت بڑا	بڑا سچا
فَعُولٌ،	فُعُولٌ،	فُعَّلٌ:	قَيُّومٌ	قُدُّوسٌ		قُلَّبٌ
			خوب قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا	بڑا پاک		بڑا اُلٹ پھیر کرنے والا

Marfat.com

مِفْعَلٌ، مِفْعَالٌ، مِفْعِيْلٌ: مِحْرَبٌ، مِفْضَالٌ، مِنْطِيْقٌ

بڑا لڑاکو — بڑا افاضل — بڑا بولنے والا

فُعَالٌ، فَاعُوْلٌ، فُعَلَةٌ: عُجَابٌ، فَارُوْقٌ، هُمَزَةٌ

بہت عجیب — خوب فرق کرنے والا — بڑا عجیب چیں

فَعِلٌ، فَعِيْلٌ، فَعُوْلٌ: حَذِرٌ، عليمٌ، حَمُوْلٌ

خوب چوکنا، بہت بچنے والا — زیادہ علم والا — دنیا سے بالکل قطع تعلق کرنیوالا یا والی

۱۳- اوزان مبالغہ میں مذکر و مؤنث کا امتیاز نہیں ہوتا۔ بعض صیغوں میں جو ت لگی ہے وہ تاے تانیث نہیں ہے بلکہ تائے مبالغہ ہے: علاَمَةٌ (بڑا جاننے والا یا جانے والی) البتہ فَعِيْلٌ اگر فاعل کے لئے ہو تو مؤنث میں ۃ لگائی جاتی ہے: رَجُلٌ نَصِيْرٌ (بڑا مدد کرنے والا مرد) امرأةٌ نصيْرَةٌ (بڑی مدد کرنے والی ایک عورت) اور اگر فَعِيْلٌ کا صیغہ مفعول کے لئے ہو تو فرق نہ ہوگا: رجلٌ جريحٌ (= مجروح) و امرأةٌ جرِيحٌ. ہاں بعض مثالوں میں موصوف کے موافق بھی ہوتا ہے: اِمْرَأَةٌ حبيبةٌ (اَىْ مَحْبُوْبَةٌ)

فَعُوْلٌ اگر مفعول کے لئے ہو تو مؤنث کے لئے ۃ لگائی جائے گی:

جَمَلٌ حَمُوْلٌ (بوجھ لادا ہوا اونٹ) ناقةٌ حَمُوْلَةٌ (بوجھ لادی ہوئی اونٹنی) اور بمعنی فاعل ہو تو فرق نہ ہوگا: رَجُلٌ بتُوْلٌ و امرأةٌ بَتُوْلٌ.

(۵) اَفْعَلُ التفضيل

۱۴- افعل التفضيل کی گردان اور اس کے استعمال کی اقسام درس ۲۴ میں بالتفصیل پڑھ چکے ہو۔

افعل التفضيل کا صیغہ عموماً فاعل کے لئے آتا ہے مگر کبھی مفعول کے لئے بھی آجاتا ہے: اُعْذَرُ (بہت معذور) اَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا) اَشْهَرُ اَعْرَفُ (بہت معروف)۔

افعل التفضيل بھی فاعل کو رفع دیتا ہے مگر اسم ظاہر میں اس کا یہ عمل صرف ایک ترکیب میں پایا گیا ہے: ما(۱) رَأيتُ رَجُلاً اَحْسَنَ فی عينه الكُحْلُ منه فی عين زيدٍ. اس ترکیب میں کحل کو رفع لفظ اَحْسَنُ نے دیا ہے۔ الفاظ کے ہیر پھیر سے ایسی بہت سی مثالیں بنائی جا سکتی ہیں۔ مزید تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔

---

(۱) میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی آنکھ میں سرمہ اس سرمہ سے زیادہ خوبصورت (معلوم ہوتا) ہو جو زید کی آنکھ میں ہے۔ مِنهُ میں ضمیر کُحل کی طرف راجع ہے۔

Marfat.com

(٦) اسم النّسبة یا الاسم المنسوب

۱۵- جس اسم کے آخر میں یائے نسبت لگی ہوا سے اسم منسوب کہتے ہیں: مصریّ (مصر والا) عِلْمِیٌّ (علم سے تعلق رکھنے والا)

اسم منسوب اگرچہ عموماً اسم جامد ہوتا ہے لیکن یائے نسبة لگا دینے سے اس میں ایک وصفی معنی پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے وہ بھی اسم صفة کی طرح کسی اسم کی نعت واقع ہوا کرتا ہے یا مبتدا کی خبر: جریدةٌ یومیّة، هٰذا الرجل مصریٌّ

۱۶- اسم منسوب بنانے میں ذیل کی باتوں کا خیال رکھو:

(۱) اگر اسم کے آخر میں ة لگی ہو تو اسے نکال دیں: مَکّةٌ سے مَکّیٌ، صِنَاعَةٌ سے صِنَاعِیٌّ.

(۲) لفظ کے درمیان جو حروف زائدہ ہوں وہ عموماً حذف کر دیئے جاتے ہیں:
مَدِیْنَةٌ سے مَدَنِیٌّ.

(۳) بعض اسم مقطوع الآخر ہوتے ہیں۔ نسبت کے وقت ان کا آخر لوٹ آتا ہے: اَبٌ (دراصل اَبَوٌ) سے اَبَوِیٌّ، دَمٌ (دراصل دَمَوٌ) سے دَمَوِیٌّ.

(۴) الف مقصورة کو ہمیشہ اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو جب وہ زائدہ ہو واؤ سے بدل دیتے ہیں: عصا سے عَصَوِیٌّ، عِیْسٰی سے عِیْسَوِیٌّ، صَفْرَاءُ سے صَفْرَاوِیٌّ.

الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو قائم رہتا ہے: اِبْتِدَاءٌ سے ابتدائِیٌّ.

(۵) اسم النسبة کی جمع اکثر سالم ہی ہوتی ہے: مصریُّوْن.
کبھی جمع مکسر بھی آتی ہے: فَلْسَفِیٌّ سے فلاسِفَةٌ، مَغْرِبیّ سے مَغَارِبَةٌ

۱۷- ذیل کے اسماء منصوبہ کو خاص طور پر یاد رکھو:

اُمَیَّةٌ[1] سے اَمَوِیٌّ یا اُمَوِیٌّ	قُرَیْشٌ سے قُرَشِیٌّ
بَادِیَةٌ[2] سے بَدَوِیٌّ	نَاصِرَةٌ[4] سے نَصْرَانِیٌّ
حَضْرَ مَوْتُ[3] سے حَضْرَمِیٌّ	طَبِیْعَةٌ سے طَبِیْعِیٌّ
رُوْحٌ سے رُوْحَانِیٌّ	رَیّ[5] سے رَازِیٌّ
رَبٌّ سے رَبَّانِیٌّ	اَلْیَمَنُ سے یَمَانٍ یا اَلْیَمَانِیٌّ یا اَلْیَمَنِیٌّ

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا کے بھائی کا نام ہے جس کی اولاد کو بَنُوْ اُمَیَّة کہتے ہیں۔ (۲) گاؤں۔ (۳) یمن میں ایک شہر ہے۔ (۴) ایک قریہ ہے شام میں۔ (۵) فارس میں ایک شہر ہے۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۶۰

اَخرَسَ (ا) گونگا بنا دینا۔	رَجا (ن-و) امید کرنا۔
اِلْاِنْجِیل وہ کتاب جو حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی۔	رِدْءٌ مددگار۔
اَوَانٌ وقت، موقع، موسم۔	زَقُّوْمٌ تھوہر۔
اُمِّیٌّ (منسوب ہے اُمّ کی طرف) مادرزاد حالت میں اَن پڑھ رہنے والا۔	سَارٍ (سریٰ کا اسم فاعل ہے) رات کو سیر کرنے والا، سرایت کرنے والا۔
بَاْسا (= باسَاء) خوف، تکلیف۔	شَرِسٌ تندمزاج۔
تاب (تیوب) توبہ کرنا، رجوع ہونا۔	شَفِیْر کنارہ، گڑھے کا کنارہ۔
تِبْیَانٌ (مصدر ہے بانَ یبِیْنُ کا) بیان کرنا۔	الصَّخر الاصَمّ سخت چٹان۔
تَمَّ تمام ہونا، کامل ہونا۔	عارٍ (ج۔ عُراۃ) ننگا۔
جَذْوَةٌ چنگاری۔	عجاب بہت انوکھا، عجیب وغریب۔
حُلَّةٌ (ج۔ حلَلٌ) قیمتی جوڑا، لباس۔	غَیْثٌ (ج۔ اغیاث) بارش۔
حَمِیْمٌ گہرا دوست، گرم پانی۔	غشمشمٌ بہادر، اڑیل۔
حَنِیْفٌ (ج۔ حُنَفَاءُ) یکرُخا ہو جانے والا ثابت قدم۔	فَکِهٌ خوش طبع، خوب ہنسنے ہنسانے والا۔
قَسا (یَقْسُوْ) دل کا سخت ہونا۔	مَغْمُوْرٌ ڈھانکا ہوا، ڈوبا ہوا۔
لُمَزَةٌ (اسم مبالغہ ہے) بڑا عیب چین بڑا بدگو۔	مَنِیَّة (ج۔ مَنَایَا) موت۔
لَوْذَعِیٌّ (از لَذَاعَ) ذکی، تیز فہم۔	وَ کَلٌّ عاجز، جو اپنے کام آپ نہ کر سکے۔
لَیِّنٌ (از لان یَلِیْنَ) نرم۔	هَارٍ منہدم ہونے والا۔
مُبِیْنٌ واضح، روشن، ظاہر کرنے والا۔	هَدِیَّةٌ (ج۔ هَدَایا) تحفہ
مُتْرَفٌ مست مال و دولت۔	هَیَّابٌ خوف زدہ، بزدل۔
	یَقْظَةٌ بیداری، جاگ جانا۔

تنبیہ : ھارٍ اصل میں ھائرٌ اجوف واوی ہے۔ مقلوب کر کے ناقص بنا دیا گیا ہے جیسے شَائِکٌ (ہتھیار بند) سے شاکي السِّلاحِ کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

مشق نمبر ۱۵۲

میِّز اسْمَاءَ الصِّفةِ و اقسامها و انظر فی اعراب معمُولها فی الامثلة الاٰتیةِ

(۱) اَلَیْسَ اللهُ بِکَافٍ عَبْدَهُ؟ (۲) فاعْبُدُوا اللهَ مُخلِصِیْنَ له الدّینَ حُنَفَاءَ (۳) کُلُّ نَفْسٍ ذائقةُ الموتِ (۴) اِنّی مرسَلةٌ اِلیهم بِهَدِیَّةٍ فناظِرَةٌ بِمَ (بما) یرجع المرسَلون (۵) ائِنَّا (= أ اِنّا) لَتارِکُوْا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مجنُونٍ[1] (۶) اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا واحدا؟ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ (۷) فَوَیْلٌ لِلْقَاسِیَةِ[2] قلوبُهم مِنْ ذکر الله (۸) وَاِنّی لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ واٰمَنَ و عَمِلَ صالِحاً (۹) اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیاتٍ لِکُلِّ صَبَّارٍ شَکُورٍ (۱۰) وَاَخِی هٰرُوْنُ هُوا فَصَحُ مِنّی فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْءً یُصَدِّقُنِیْ (۱۱) اِنْ تَرَنِ (= تَرانِی) انا اقلّ منک مالاً و ولدًا فعسٰی ربی اَنْ یُوءتِیَنِ خَیْراً مِنْ جَنَّتِکَ (۱۲) هوالّذی بَعَثَ فی الْاُمِّیّیْنَ رسولا منهم یتلُوْا علیهم اٰیاته و یُزَکّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الکِتٰبَ والحکمةَ واِن[3] کانوا مِنْ قَبْلُ[4] لفی ضلٰلٍ مبینٍ.

مشق نمبر ۱۵۳

اشـــــــعـــــــار

خیرُ النَّبِیّنَ الّذِیْ نَطقَتْ بِهِ التَّوراةُ والانجیلُ قَبْلَ اَوانِهٖ

اَلْمُنْطِقُ الصَّخرَ الاصَمّ بِکَفِّهٖ — والمُخْرِسُ البُلَغَاءَ فی تِبیَانِهٖ
وَالمخجِلُ القمرِ المنیر بتمّهٖ — فی حُسْنِهٖ والغیثَ فِی اِحْسَانِهٖ
ومُکَلِّفُ الایّام ضِدَّ طِبَاعِهَا — مُتَطَلِّبٌ فی الماءِ جَذْوَةَ نارٖ
واِذَا رَجَوْتَ المُسْتَحیلَ فَاِنَّما — تَبْنِی الرّجاءَ علٰی شفیرٍ هارٖ
فَالْعَیْشُ نومٌ والمَنِیَّةُ یَقْظَةٌ — والمَرءُ بینهما خیالٌ سارٖ
وکُنْ اَشدَّ من الصَّخْرِ الاصمّ لَدَی الْ...... — بأسا واَسْیَرَ فی الآفاق من مَثَلٖ
حُلْوَ المَذَاقة مُرًّا، لَیِّناً، شَوِسًا — مَعًا، ذَلُوْلاً، عظم المکر والحِیَلٖ
مُهذَّبًا، لَوْذعِیًّا، طَیِّبًا، فَکِهًا — غَشَمْشَمًا، غَیْرَ هَیَّابٍ ولا وَکَلٖ
وَمَنْ لَمْ تَکُنْ حُلَلُ التقوٰی ملابِسُهٗ — عَارٍ، واِن کَانَ مغمُورًا من الْحُلَلٖ

(۱) مجنون (ج مجانین) دیوانہ۔ (۲) قاسیة اسم فاعل مونث از قَسَا یعنی سنگ دل، سخت دل۔ (۳) یہ اِن مخفف ہے ان کا دیکھو سبق ۴۹۔ (۴) دیکھو سبق ۶۲۔

Marfat.com

الابیات المذکورة مقتبسة من القصیدة اللامیة فی الحکم اصلاح الدین الصَّفدیّ المتوفی ۷٦٤ھ رحمه الله تعالیٰ و نضیف الیها بعض الابیات من اوّل القصیدة فی ما یاتی.

الجَدُّ[1] فِی الجِدِّ[2] والحِرمان[3] فی الکَسلِ
فَانصَبْ[4] تُصِبْ[5] عن قریب غایة الاملِ
واصبر علیٰ کُلِّ ما یأتی الزّمانُ بهٖ
صَبْرَ الحسُام[6] بکفِّ الدّارعِ[7] البَطَلِ[8]
وان بُلیتَ[9] بِشَخصٍ لا خَلاقَ[10] لَهٗ
فَکُنْ کَأنّکَ لَمْ تَسمع ولم یَقُلِ
وَلاَ یَغُرَّنْکَ[11] مَنْ تبدُو[12] بشاشتهٗ[13]
مِنهُ الیکَ فَاِنَّ السَّمَّ[14] فی العَسَلِ
وان اردت بخاحا او بلوغَ مُنىً[15]
فاکتم[16] امورک من حافٍ[17] وَ مُنْتَعِلٍ[18]

(۱) بزرگی، عظمت۔ (۲) کوشش۔ (۳) محرومی۔ (۴) محنت کرنا۔ (۵) تو پہنچ جائے گا۔ اَصَابَ (ا) پہنچ جانا۔ (۶) تلوار۔ (۷) زرہ پوش سپاہی۔ (۸) بہادر۔ (۹) بَلاَیَبْلُو۔ مبتلا کرنا' آزمانا۔ (۱۰) نیک بختی کا حصہ۔ (۱۱) لَایَغُرَّنْ فعل غائب مؤکد بنون خفیفہ۔ یعنی تجھے ہرگز فریب نہ دینے پائے۔ (۱۲) بَدَا (ن) ظاہر ہونا۔ تَبْدُوْ فعل مضارع مؤنث غائب (۱۳) ہنس مکھ ہونا (۱۴) زہر (۱۵) آرزو (۱۶) کَتَمَ (ن) چھپانا۔ (۱۷) ننگے پاؤں والا۔ (۱۸) جوتا پہنا ہوا۔

Marfat.com

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْنَ

اَلْمثنّٰی وَالْمَجْمُوْعُ وَالتَّصغِیرُ

۱- تثنیہ بنانے کا عام طریقہ تم نے سبق ۵ میں سمجھ لیا ہے۔ چند باتیں یہاں اور لکھی جاتی ہیں:

جو اسماء مقطوع الآخر ہیں تثنیہ کے وقت اُن کا آخری حرف لوٹالاتے ہیں: اَبٌ سے اَبَوَانِ، اَبَوَیْنِ، اَخٌ سے اَخَوَانِ، اَخَوَیْنِ۔

مگر حرف محذوف کے عوض اس اسم میں کوئی حرف شروع میں یا آخر میں بڑھا دیا گیا ہو تو پھر حرف محذوف نہیں لوٹایا جائے گا: اِبْنٌ (دراصل بَنَوٌ) اِسْمٌ (دراصل سِمْوٌ) اور سَنَةٌ (دراصل سَنَوٌ) کا مثنّٰی اِبْنَانِ، اِسْمَانِ اور سَنَتَانِ ہوگا۔

یَدٌ (دراصل یَدْیٌ) فَمٌ (دراصل فُوْہٌ) سے یَدَانِ اور فَمَانِ آتا ہے حرف محذوف ان میں بھی لوٹایا نہیں جاتا۔

الف مقصورہ کو اور الف ممدودہ کے ہمزہ کو اکثر واؤ سے بدل دیتے ہیں: عصاً سے عصوان، حمراءُ سے حمراوان، سماءٌ سے سماوان اور سماءان بھی آتا ہے مگر جو الف ی سے بدلا ہوا ہو اس کو تثنیہ میں ی سے بدل دیتے ہیں: فتیً سے فتیَانِ۔

اَلْمُجْمُوْعُ (اَلْجَمْعُ)

۲- تمہیں معلوم ہے کہ جمع کی دو قسمیں ہیں جمع سالِم اور جمع مُکَسَّر. پھر جمع سالم کی بھی دو قسموں ہیں مذکر اور مونث (دیکھو درس ۵-۳)

الجمعُ السّالمُ المذکرّ

۳- جمع سالم مذکرّ اُن اسماء صفت کی ہوتی ہے جو مذکر عاقل کی صفت یا خبر واقع ہوں: رجالٌ صادقون. غیر اسماء صفت کی جمع مذکر سالم صرف چند الفاظ کی آتی ہے: اَرَضُونَ، عالَمونَ، اھلونَ، بَنُونَ، سِنُوْنَ اور مِئُوْنَ. (یہ جمعیں ہیں اَرْضٌ، عالَمٌ، اَھْلٌ، اِبْنٌ، سَنَةٌ اور مِئَةٌ کی)۔

مذکر اعلام (خاص نام) کی جمع بنانی ہو تو جمع سالم ہی بنائیں گے: زَیْدُوْنَ وغیرہ۔

Marfat.com

الجمعُ السّالُم المؤنّث

۴- جو اسماء صفت عاقلات کی صفة یا خبر ہوں اُن کی جمع عموماً سالم مؤنث ہوتی ہے: انســـاءٌ أصالحات. غیر اسماء صفت میں مندرجہ ذیل اسموں کی جمع سالم مؤنث بھی آ جاتی ہے:

(۱) جس اسم کے آخر میں تائے مربوطہ (ۃ) لگی ہو خواہ تانیث کے لئے ہو خواہ وحدت کے لئے: وَزَّةٌ[1] سے وزاتٌ، تمرَةٌ سے تَمَرَاتٌ. مگر امْرَاءَ ۃ، شاۃٌ وغیرہ چند الفاظ سے جمع سالم نہیں آئے گی۔ شاۃٌ کی جمع شاءٌ اور شِیاہٌ، اِمْرَءَ ۃٌ کی جمع نِسَاءٌ اور نِسْوَۃٌ آتی ہے۔

(۲) مؤنث اَعْلام: مَرْیَمُ سے مَرْیَمَاتٌ.

(۳) مصادر جو تین حرف سے زائد ہوں: تَعْرِیفات، اِمتیازات.

(۴) جن اسموں کے آخر میں تانیث کے لئے الف مقصورہ یا ممدودہ آیا ہو: اُحُمّیٰ (تپ) کی جمع حُمَّیاتٌ اور صَحْراءٌ کی جمع صحراوات ہوگی۔ اس کی جمع مسکر ضحاری بھی آتی ہے۔

الجمع المكسّر

(۵) جمع مکسّر (دیکھو سبق ۵-۳) کی دو قسمیں ہیں:

(الف) جمع القِلّة (ب) جمع الكثرة

جمع قلّة وہ ہے جو دس افراد سے زائد افراد پر نہ بولی جائے اس کے صرف چار اوزان ہیں جو اس شعر میں درج ہیں:

جمع قلّة را چہار است امثلہ اَفْعُل و اَفْعَال و فِعْلَہ اَفْعِلَة

اَشْهُرٌ، اَقْلامٌ، غِلْمَةٌ (جمع غلام) اَرْغِفَةٌ (جمع رغیفٌ|روٹی| کی)۔

تنبیه ۱: اجمع قلة پر الْ داخل ہو یا وہ ایسے لفظ کی طرف مضاف ہو جو کثرت پر دلالت کرے تو دس سے زائد پر بھی بول سکتے ہیں: فیها ما تَشْتَهِیهِ[2] الْاَ نفسُ وَتَلَذُّ[3] الْاَعْیُنُ. اَكْرِمُوْا اَوْلادَكُمْ. ان مثالوں میں اَنْفُس، اَعْیُن اور اولاد کثرت کے لئے ہیں۔ اگر کسی اسم کی جمع کا ایک ہی وزن ہو تو پھر وہ قلت وکثرت دونوں میں مشترک ہوگا: رِجلٌ کی جمع اَرْجلٌ، فُؤَادٌ (دل) کی جمع اَفْئِدَةٌ ہی آتی ہے۔

جمع کثرة کے اوزان بہت زیادہ ہیں اور وہ اکثر سماعی ہیں۔ صرف ذیل کے اوزان میں قیاس کو دخل ہے۔

---

(۱) وَزٌ بطخ کی قسم کا ایک آبی پرندہ ہے۔ وزة میں تائے تانیث ہے اور تمرة میں تائے وحدت ہے یعنی ایک کھجور۔

(۲) اِشتهیٰ (۷) خواہش کرنا۔ (۳) لَذَّ (یَلَذُّ) لذت پانا۔

(۱) فُعَلٌ جمع ہے فُعْلَةٌ کی: غُرْفَةٌ، اُمَّةٌ، صُوْرَةٌ کی جمع ہوگی غُرَف، اُمَمٌ، صُوَرٌ۔
(۲) فِعَلٌ جمع ہے فِعْلَةٌ کی: اقطعةٌ[۱] ملةٌ[۲] کلةٌ[۳] کی جمع ہوگی قِطَعٌ، مِلَلٌ، کِلَلٌ۔
(۳) فُعَلَةٌ کا وزن اسم الفاعل معتل اللام کی جمع کے لئے آتا ہے:
رامٍ، قاضٍ، عاصٍ[۴] کی جمع رُمَاةٌ (دراصل رُمَيَةٌ) قُضاةٌ، عُصَاةٌ۔
(۴) فَعَالِلُ۔ ہر ایک رباعی مجرد اور خماسی مجرد و مزید کی جمع اسی وزن پر آتی ہے: بُلْبُلٌ، سَفَرْجَلٌ، خَنْدَرِيْسٌ[۵] کی جمع بَلابِلُ، سَفَارِجُ خَدارِسُ خماسی مجرد میں ایک اور مزید میں دو حرف گرا دیے گئے ہیں۔
(۵) فَوَاعِلُ جمع ہے فَوْعَلٌ اور فَاعَلٌ کی: جوهرٌ، خاتَمٌ سے جَوَاهِرُ، خواتِمُ اور جو فاعِلٌ کا وزن مؤنث کیلئے ہو اسکی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: حامِلٌ،[۶] عاقِرٌ[۷] سے حَوَامِلُ، عَوَاقِرُ۔
(۶) افعائلُ جمع ہے فَعِيْلَةٌ اور فِعالَة کی: كَتِيْبَةٌ،[۸] رِسَالَةٌ سے كَتَائِبُ، رَسَائِلُ۔
(۷) اَفَاعِلُ جمع ہے اِفْعَلٌ اور اُفْعُلَةٌ کی: اِصْبَعٌ[۹] اور اُنْمُلَةٌ[۱۰] کی جمع ہے اَصَابِعُ اور اَنَامِلُ۔
افعل التفضيل کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: اَكَابِرُ، اَفَاضِلُ جمع ہے اَكْبَرُ اور اَفْضَلُ کی۔ اگرچہ اس کی جمع سالم بھی آتی ہے: اَكْبَرُوْنَ (دیکھو سبق ۲۴)
(۸) اَفَاعِيْلُ جمع ہے اُفْعُوْلٌ اور اُفْعُوْلَةٌ کی: اُسْلُوْبٌ سے اَسَالِيْبُ، اُرْجُوْزَةٌ[۱۱] سے اَرَاجِيْزُ۔
(۹) فَعَالِيْلُ جس رباعی کا ماقبل آخر مدہ زائدہ ہو اس کی جمع اس وزن پر آتی ہے: عُصْفُوْرٌ، قِرْطَاسٌ سے عَصَافِيْرُ، قَرَاطِيْسُ۔
(۱۰) مَفَاعِلُ کے وزن پر مَفْعَلُ، مَفْعِلٌ، مِفْعَلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مِفْعَلَةٌ کی جمع آتی ہے: مَكْتَبٌ (دفتر) مَشْرِقٌ، مِبْضَعٌ (نشتر) مَكْتَبَةٌ (کتب خانہ) مِكْنَسَةٌ (جھاڑو) سے مَكَاتِبُ، مشارِقُ، مَبَاضِعُ، مَكَانِسُ۔
(۱۱) مَفَاعِيْلُ جمع ہے مِفْعَالٌ، مِفْعِيْلٌ اور مَفْعُوْلٌ کی: مِفْتَاحٌ، مِسْكِيْنٌ اور مَكْتُوْبٌ سے مَفَاتِيْحُ، مَسَاكِيْنُ اور مَكَاتِيْبُ۔

اسم التصغير

۶- کسی چیز میں چھوٹا پن بتانے کے لئے ثلاثی اسم کو فُعَيْلٌ یا فُعَيْلَةٌ کے وزن پر لے آتے ہیں جسے اسم التصغير یا الاسم المُصَغَّر کہا جاتا ہے اور اصل لفظ کو مُكَبَّرٌ کہتے ہیں: كَلْبٌ سے كُلَيْبٌ

(۱) ٹکڑا۔ (۲) دین۔ (۳) مہین پردہ۔ (۴) گناہگار۔ (۵) پرانی شراب۔
(۶) حاملہ۔ (۷) بانجھ عورت۔ (۸) چھوٹا سا لشکر۔ (۹) انگلی۔ (۱۰) انگلی کا پور۔ (۱۱) چھوٹی بحر کا قصیدہ۔

(چھوٹا سا کتا) کُلَیْبَۃٌ سے کلیبۃ، ظِلٌّ سے ظلیلٌ، بابٌ (دراصل بَوبٌ) سے بُوَیْبٌ، فَتًی سے فُتَیٌّ، الضُّحٰی سے الضُّحَیّا. ہر ایک مثال میں پہلا اسم مُکَبَّر ہے دوسرا مُصَغَّر.

رُباعی (چار حرفی لفظ) سے فُعَیْلِل کا وزن آتا ہے: عَقْرَبٌ سے عُقَیْرِبٌ، عالِمٌ سے عُوَیْلِمٌ.

خُماسی میں اگر حرف مدہ نہ ہو تو اس کی تصغیر کے لئے بھی یہی وزن لایا جاتا ہے: سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ. اس میں آخر کا حرف حذف کر دیا گیا ہے۔ اگر اس میں کوئی مدہ ہو تو فُعَیْلِیْلٌ کے وزن پر آئے گا: سُلْطَانٌ سے سُلَیْطِیْنٌ، مَرْهُوْبٌ (خوفناک) سے مُرَیْهِیْبٌ.

تنبیہ ۲: حروف علۃ کے ماقبل کی حرکت ان کے مطابق ہو۔ یعنی الف کے ماقبل فتحہ، واو کے ماقبل ضمّہ اور ی کے ماقبل کسرہ ہو تو انہیں مدہ کہتے ہیں: یَا، بُوْ، بِیْ ورنہ لِیْن کہا جاتا ہے: بَیْ، بَوْ.

۷- ذیل کے اسماء مُصَغَّرہ خاص طور پر یاد رکھو:

اَخٌ (دراصل اَخَوٌ) سے اُخَیٌّ	اِبْنٌ (دراصل بَنَوٌ) سے بُنَیٌّ
اُخْتٌ سے اُخَیَّۃٌ	بِنْتٌ یا اِبْنَۃٌ سے بُنَیَّۃٌ
اَبٌ سے اُبَیٌّ	شَیْءٌ سے شُوَیَّۃٌ
ذَاکَ سے ذَیَّاکَ	اَلَّذِی اور اَلَّتِیْ سے اَلَّذَیَّا اور اَلَّتَیَّا

سلسلۃ الالفاظ نمبر ٦١

اَرْصَدَ (ا) تیار کرنا، نگہبان بنانا۔ اَسَلٌ (اسم جنس) نیزے۔ اُلٰی بمعنی اَلَّذِیْنَ جو لوگ۔ اِنْتَضَلَ (۷) تیر ترکش سے نکالنا تیر پھینکنا۔ بَوَّأَ (۲) جگہ دینا (بِیْضٌ جمع ہے اَبْیَضُ کی) سفید، شمشیر آبدار، ذُبَّلٌ اور ذَوَابِلُ (جمع ہے ذَابِلَۃٌ کی) باریک نیزہ رُمَاۃٌ (جمع ہے رامٍ کی) تیز پھینکنے والا۔ رَاسِیَۃٌ (جـ راسِیاتٌ اور رَوَاسٍ) جمی ہوئی، گڑی ہوئی۔	تِیْجَانٌ جمع ہے تاج کی۔ تَمَاثِیْلُ جمع ہے تِمْثَالٌ کی: مورت۔ جِفَانٌ جمع ہے جَفْنَۃٌ کی: بڑا لگن۔ جَوَابٍ (دراصل جَوَابِیْ) جمع ہے جابِیَۃٌ کی: حوض۔ خَطِّیَّۃٌ وہ نیزے جو مقام خَطٌّ کے بنے ہوئے ہیں جو بحرین کی ایک بندرگاہ ہے۔ صَارِمٌ (جـ صَوَارِمُ) تیز تلوار۔ عُدَّۃٌ (جـ عُدَدٌ) سامان، ذخیرہ۔ عَدِیْدٌ (جـ عَدَائِدُ) قرین، ہم قوم، متعدد۔

Marfat.com

سِتْرٌ (ج۔ اَسْتَارٌ) پردہ	قِدْرٌ (ج۔ قُدُوْرٌ) دیگ۔
سَرِیْرٌ (ج۔ اَسِرَّۃٌ اور سُرُرٌ) تخت، پلنگ۔	قَصَدَ (ن) ارادہ کرنا (فی کے ساتھ) میانہ روی اختیار کرنا۔ یہی معنی ہیں اِقْتَصَدَ کے۔
سَھْمٌ (ج۔ اَسْھُمٌ اور سِھَامٌ) تیر۔	مِحْرَابٌ (ج۔ مَحَارِیْبُ) مکان کے سامنے کا خوبصورت حصہ۔ مسجد میں امام کی جگہ۔
صَارِخٌ چیخنے والا، رونے والا۔	مُنَعَّمٌ تروتازہ نعمت میں پلا ہوا۔
عَزِیْزٌ (ج۔ اَعِزَّۃٌ) عزت والا، غالب۔	
فَارِسٌ (ج۔ فَوَارِسُ اور فُرْسَانٌ) گھوڑے سوار۔	

مشق نمبر ۱۵۴

(جمع کی مثالیں)

(۱) ومن اٰیاتہٖ خلقُ السمٰوات والارض واختلافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکم. اِنَّ فی ذٰلک لَاٰیاتٍ لِلْعَالَمِیْنَ (۲) یَعْمَلُوْنَ لَہٗ ما یشآء من مَحَارِیْبَ و تَمَاثِیْلَ و جِفَانٍ کالجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ رَاسِیَاتٍ. اِعملوا اٰلَ دَاوٗدَ شُکرا وَ قَلِیْلٌ من عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ (۳) قالت (مَلِکَۃِ سَبَا) اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوا قَرْیَۃً اَفْسَدُوْھَا و جَعَلُوْا اَعِزَّۃَ اَھْلِھَا اَذِلَّۃً (۴) قال لُقْمَانُ یَا بُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَکَ. اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الامور. وَاقْصِدْ فِی مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ (۵) وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّھُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ غُرَفًا تَجْرِیْ منها تحتها الانہارُ خٰلدین فیھا نِعْمَ اجرُ العَامِلِیْنَ (۶) اَلطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبَاتِ.

مشق نمبر ۱۵۵

اشعار

اَیْنَ الْعَبِیْدُ الاُلٰی ارصدتَھم عُدَدًا؟

اَیْنَ الْعَدِیْدُ واینَ الْبِیْضُ وَالْاَسَلُ؟

اَیْنَ الْفَوَارِسُ وَالْغِلْمَانُ مَا صَنَعُوْا

اینَ الصَّوَارِمُ والخَطِّیَّۃُ الذُّبُلُ؟

Marfat.com

این الرُّماہ الَم تُمنَعْ باَسْهُمِهمْ

لمَّا اَتَتک سِهام الموت تُنْتَضَلُ؟

این الوُجُوه الّتی کانت مُنعَّمَةً؟

من دُونِها تَضرِبُ الاَستار والکِلَلُ

ناداهُمْ صَارِخٌ من بعدِ ما دُفِنوُا

اَین الاسِرّة والتِّیجانُ والحُلَلُ؟

اسم تصغیر کی مثالیں

نُقَیطٌ من مُسَیکٍ فی وُرَیدٍ ۔ خُوَیلُک امروَشَیمٌ فی خُدَیدٍ؟

وذَیّاک اللُّوَیمِعُ فی الضُّحَیّا ۔ وجیهک ام قمیرٌ فی سعید؟

صُبَیٌّ ام ظُبَیٌّ فی قُبَیٍّ ۔ مُرَیهِیبُ السُّطَیوَةِ کالاُسَیدِ؟

---

(۱) سامنے۔سوا۔کمتر۔

یہ تصغیریں ہیں ان الفاظ کی:۔

نُقطَةٌ، مِسکٌ (مشک)، وَرد، خَال (تل)، وَشمٌ (نقش ونگار)، خَدٌّ (رخسار)، ذاک لامِع ضُحٰی، وَجه، قمر، سَعدٌ (خوش نصیبی یہاں مراد ہے خوش بختی کا دائرہ یا برج) صَبِیٌّ، ظَبیٌ (ہرن)، قبا (پیرہن)، مرهوب، سَطوَة (دبدبہ، حملہ)، اسد.

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالسَّبْعُوْنَ

اسماء الافعال و خصوصیات بعض الافعال والاشعار

۱۔ اسماء الافعال وہ الفاظ ہیں جو فعل تو نہیں ہیں لیکن ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب مبنی ہوتے ہیں۔

۲۔ ان میں سے اکثر تو امر کے معنی میں آتے ہیں اور بعض ماضی کے معنی ہیں۔ جو امر کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) تَعَالَ (بمعنی اِیْتِ = آ) اس سے امر کی مانند صیغے بھی بنتے ہیں: تَعَالَ، تَعَالَیَا، تَعَالَوْا، تَعَالَی، تعَالَیْنَ: قُلْ یٰاَھْلَ الکتٰبِ تعالَوا اِلٰی کَلِمَۃٍ سواءٍ بَیْنَنا وَ بَیْنَکُمْ اَنْ لا نَعْبُدَ اِلَّا اللہَ۔

(۲) ھَاتِ (بمعنی اعطنی = مجھے دے، لے آ) اس کی بھی گردان ہوتی ہے: ھَاتِ، ھاتِیا، ھاتُوا، ھاتِیْ، ھاتِیْنَ: قُلْ ھاتُوْ بُرْھانَکم اِن کنتم صادِقِیْنَ۔

(۳) ھَا (بمعنی خُذْ = لے) اس کی جمع اھاءُ م: ھاءُ م اقرءُ وا کتابیہ (لو پڑھو میری کتاب یعنی نامہ اعمال) کبھی کافِ خطاب بڑھا کر صیغے بنا لیتے ہیں: ھَاکَ، ھاکُما، ھاکُمْ، ھاکِ، ھاکُنَّ۔

(۴) ھَلُمَّ (آجا، چلے چل، لے آ) یہ لفظ فعل لازم کے معنی میں بھی آتا ہے۔ وَالْقَائِلِیْنَ لِاِخْوَانِھِمْ ھَلُمَّ اِلَیْنَا (اور جو اپنے بھائیوں کو کہہ رہے ہیں ہمارے پاس چلے آؤ) اور متعدی بھی آتا ہے: ھَلُمَّ شُھَدَاءَ کُمْ (تم اپنے گواہوں یا مددگاروں کو لے آؤ)۔

ھَلُمَّ جَرًّا بہت مستعمل ہے۔ اس کے لفظی معنی ہیں "کھینچتا ہوا چلا چل" مطلب یہ ہے کہ اسی طرح آگے سمجھتے چلے جاؤ جیسے کہتے ہیں علٰی ھٰذا القیاس!

تنبیہ ۱: یہ لفظ لغۃ حجاز میں (جس میں قرآن نازل ہوا ہے) غَیْرُ مُتَصَرِّف ہے۔ یعنی واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے اسی صورت میں بلا تصرف مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے لیکن لغۃ بنی تمیم میں متصرف مانا جاتا ہے اور اس کے صیغے بنا لئے جاتے ہیں: ھَلُمَّ، ھلمَّا، ھَلُمُّوا، ھَلُمِّیْ، ھَلْمُمْنَ۔

Marfat.com

(۵) هَيْتَ لَكَ (ہاں آ جا): قالت هَيْتَ لك، قال معاذ الله اس میں مخاطب کے مطابق ضمیر خطاب میں تصرف ہوتا ہے: هَيْتَ لكما، هَيْتَ لَكُمْ.

(۶) عَلَيْكَ (= اَلْزِمْ = اختیار کر): عَلَيْكَ الرِّفْقَ یا عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ (نرمی اختیار کر) عَلَيْكُمْ بتقوى الله. اس سے مؤنث کے صیغے بھی بنا سکتے ہیں۔

(۷) عَلَيَّ بِهٖ (= جِئْ بِهٖ عندى = اسے میرے پاس لے آؤ)

(۸) اِلَيْكَ عَنِّي (= تَبَعَّدْ عَنِّي = مجھ سے پرے ہو)

(۹) اِلَيْكَ هٰذَا = خُذْ هٰذَا

(۱۰) دُوْنَكَ (= خُذْ): دُونَكَ التَّمْرَ (کھجور لے)

(۱۱) حَيَّ، حَيَّهَلاً (= عَجِّلْ، اَقْبِلْ = جلدی کر) حَيَّ على الصَّلٰوة (جلدی دوڑو نماز پر)

(۱۲) رُوَيْدَ، رُوَيْدَكَ (= اَمْهِل = ٹھہر جا، جانے دے)

(۱۳) بَلْهَ (= دَعْ = چھوڑ دے) بَلْهَ التَّفكرَ في مالا يَعْنِيْكَ (اس چیز میں غور کرنا چھوڑ دے جو تیرے لئے ضروری نہیں ہے)

(۱۴) مَهْ (رُک جا)

(۱۵) صَهْ (خاموش رہ)

(۱۶) آمِيْن (= اِسْتَجِبْ = قبول کر)

(۱۷) حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ = بچ، ڈر) نَزَالِ (بمعنی اِنْزِلْ = نیچے اُتر)

اسی طرح فَعَالِ کے وزن پر بہت سے اسماء الافعال آیا کرتے ہیں۔

۳- جو اسماء الافعال ماضی کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) هَيْهَاتَ (بمعنی بَعُدَ) هَيْهَاتَ هيهاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ (بعید ہو گیا بعید ہو گیا جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے)

(۲) شَتَّانَ (= اِفْتَرَقَ فرق ہو گیا) شَتَّانَ بَيْنَ الْعَالِمِ وَالْجَاهِلِ (عالم اور جاہل کے درمیان بہت فرق ہے)

(۳) سَرْعَانَ (= اَسْرَعَ = جلدی کی) سَرْعَانَ الشَّيْبُ اِلٰى ذوى الْهُمُوْمِ (فکر والوں کے پاس بڑھاپا بہت جلد آ گیا)

تنبیہ ۲: مذکورہ تینوں الفاظ میں مبالغہ کے معنی بھی شامل ہیں۔

Marfat.com

بعض افعال کی خصوصیات

٤۔ مندرجہ ذیل افعال زیادہ تر فعل مجہول کی صورت میں مستعمل ہوتے ہیں:

سُرَّ (وہ خوش ہوا) فهو مَسْرُورٌ: سُرِرْتُ بِلقائِکَ (میں تیری ملاقات سے خوش ہوا) اس کا معروف سَرَّ (اُس نے خوش کیا) بھی مستعمل ہے۔

بُهِتَ (حیران رہ گیا) فَهُوَ مَبْهُوتٌ: بُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ.

غُشِیَ عَلَیهِ (وہ بے ہوش ہوگیا) فهو مَغْشِیٌّ عَلَیهِ.

اُعْجِبَ بِہٖ (وہ اسے پسند آیا) فهو مُعْجَبٌ: اُعْجِبَ الرشیدُ بکلامِ الْاَعْرَابِیِّ (رشید کو دیہاتی کی گفتگو پسند آئی)۔

اُضْطُرَّ اِلَیْهِ (وہ اس پر مجبور ہوا) فهو مُضْطَرٌّ: فَمَنِ اضْطُرَّ فَلاَ عُدْوَانَ (جرم زیادتی) عَلَیْهِ (جو شخص مجبور ہو جائے [اور حرام چیز کھا پی لے] تو اس پر کوئی جرم نہیں)۔

اُغْرِمَ بِہٖ (وہ اس پر شیفتہ ہوگیا) فهو مُغْرَمٌ

اُوْلِعَ بِہٖ (وہ اس پر فریفتہ ہوگیا) فهو مُوْلَعٌ

زُکِمَ (اسے زکام ہوگیا) فَهو مزکُوْمٌ

صُدِعَ (اسے دردِ سر ہوگیا) فهو مَصْدُوْعٌ

عُنِيَ بِہٖ (اس نے اس کا اہتمام کیا) فهو عَانٍ: عُنِیَ بطبع هٰذا الکتاب فُلانُ ابنُ فُلانٍ (فلاں ابن فلاں نے اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا۔)

اِتَّخَذَ کو تَخِذَ بھی بولا جاتا ہے: تَخِذْتُکَ صَدِیْقاً (میں نے تجھے دوست بنالیا ہے۔)

خَالَ یَخَالُ (خیال کرنا) سے مضارع واحد متکلم اَخَالُ کو اکثر اِخالُ کہا جاتا ہے: وَ لا اِخالُ ذٰلِکَ بَعِیْدً.

سلسلۃ الفاظ نمبر ٦٢

اِبْتِسَامٌ (ے) مسکراہٹ، مسکرانا۔	بَلِیْدٌ کند ذہن۔
اَقْلٰی (ا) عداوت رکھنا۔	جَاحِدٌ منکر۔
اَعَادِی اور اَعْدَاءٌ جمع ہے عَدُوٌّ کی، دشمن۔	جَاوَرَا اجوَرًا پڑوسی ہونا۔
اَغْضٰی (یُغْضِیْ اغضَاءٌ) چشم پوشی کرنا۔	حَلَّ (یَحُلُّ) کھل جانا، آسان ہو جانا۔

اَمْجَدُ (جـ اَمَاجِدُ) بہت بزرگ اور شریف۔	غُلٌّ (جـ اغلال) قیدی کے گلے کا طوق۔
بَاحَ (يَبُوْحُ بَوْحًا) ظاہر کر دینا۔	حَرْبٌ لڑائی' لڑاکا' بہادر۔
بَلٰی (يَبْلُوْ) آزمانا' مبتلا کرنا۔	خَلاقٌ خیر و برکت سے حصہ عظیم۔
بَاهٌ قوت مردی۔	دُرَّةٌ طوطا (عام بول چال میں)
رَاحَ (يَرُوْحُ رَوَاحًا) شام کے وقت آنا جانا' شام کرنا' جانا۔	رُقَادٌ نیند
سَدِيْدٌ (جـ سِدَادٌ) سیدھا' مضبوط۔	فَتَكَ (ن-ض) اچانک حملہ کرنا۔
سِلْسِلَةٌ (جـ سَلَاسِل) زنجیر۔	فَرَجَ (ن) غم دور کرنا۔
شَرَّقَ مشرق کی جانب رُخ کرنا' جانا۔	كَرْبٌ اور كُرْبَةٌ تکلیف' بے چینی' غم۔
شَكَا (يَشْكُوْ' شَكْوٰى' شِكَايَت اليه) شکایت کرنا۔	مُسَالِمٌ صلح کرنے والا۔
شَكِيَ (يَشْكِيْ) شکایت کرنا۔	مُصَوَّرَةٌ تصویر۔
صَبَّ (ن) انڈیلنا۔	اَلْمَغْنٰى (جـ اَلْمَغَانِي یا مَغَان) مکان' مقام۔
صَفَحَ (ف) درگزر کرنا۔	مَالَ (يَمِيْلُ) مائل ہونا (مَالَ عَنْهُ) منہ موڑ لینا۔
ضَنَّ (ض وس) بخل کرنا۔	مَلَكُوْتٌ عالم بالا' عظیم الشان سلطنت۔
طَارَدَ (۳) اچانک آ جانا' حملہ کرنا۔	نَبْلٌ (اسم جنس ہے) ایک کو نَبْلَةٌ: تیر۔ (جـ نِبَالٌ و اَنْبَالٌ)
عَائِدَةٌ (جـ عَوَائِدُ) انعام' عطیہ۔	نَائِبَةٌ (جـ نَوَائِبُ) مصیبت' آفت۔
غَدَا (يَغْدُوْ غُدُوًّا) صبح سویرے جانا' آنا' صبح کرنا' جانا۔	وَجْدٌ جوش محبت یا جوش مسرت۔
غِرٌّ (جـ غُرُوْرٌ) خوم میں اونچے طبقے کا شخص۔	هَوٰى خواہش' عشق۔
غَرَّبَ مغرب کی جانب رُخ کرنا' جانا۔	اَلْهَوَى الْعُذْرِيُّ قابل عذر عشق' جائز محبت۔

مشق نمبر ۱۵۶

(۱) سارت مُشَرِّقَةً و سرتُ مُغَرِّبًا — شَتَّانَ بين مُشَرِّقٍ و مُغَرِّبٍ

(۲) جاورتُ اعداءً ی و جاوَرَ رَبَّهُ — شَتَّانَ بين جِوارِهٖ و جواری

(۳) هَيْهَاتَ اَنْ اَقْلَاهُ وهو مُسالِمِي — اِنَّ الاديبَ الحُرَّ حَرْبُ زمانه

(۴) سَالتُكَ بالهَوَى العُذْرِيِّ اَنْ لاَ — تَضَنَّ بِمَا يُسَرُّ به جَنَانِي

Marfat.com

(۵) فهـا وَجـدی تَضاعفَ منه كَرُبی وصَيّـر فـی حـديثـا فـی المغـانـی

(۶) واخـوانٍ تَـخِـذْتُهـم درُدعـا فـكـانـوهـا ولٰـكـن لـلاعـاوی

(۷) وكـنـت اِخـالُهـم نَبلا سِـدادًا فـكـانـوهـا ولٰـكـن فـی فـؤادی

(۸) هِـیَ الـدنيـا تـقـول بِملأ فِيها حَـذارِ حـذارِ مـن كَـيـدی و فِتكِـی

(۹) فـلا يَـغْـرُرْكـمْ مِـنـیّ ابتسـامٌ فـقـولـی مُـضْـحِـکٌ والـفـعْلُ مُبْكِی

اسماء الافعال کے متعلق ایک مشقی حکایت

شكا بعض الشّيوخ الٰی طبيبٍ سُوءَ الهضم فقال له الطبيبُ رُوَيْدَ سُوءَ الهضم فَاِنّـه مـن خـواصّ الشَّيْخُوخِة' فَشَكا ضُعْفَ الْبَصَر' فقال له بَلْهَ ضُعْفَ الْبَصر فَانّه من خـواصّ الشيـخـوخة. فَـاشتـكیٰ لَه ثِقَل السمع فقال هَيهَات السّمعُ من الشيوخ فَانّ ضُعْفَ السّـمـع مـن خـواصّ الشيـخـوخة. فَاشتكیٰ لَهَ قِلَّةَ الرُّقاد. فَقال شَتَّان الرُّقَادُ والشيوخ' فَانّ قِلّة الرّقاد من خِواصّ الشيخوخة فَاشتكیٰ لَهُ ضَعفَ الباه' فقال سَرعَانَ ضعفُ الباه الـی الشيـوخ' فـانَ ضـعف الـبـاه مـن خـواصّ الشيخوخة. فقال الشيخ لِاَصْحَابهٗ دُوْنَكُمْ الاحمقَ وعليكم الجَاهل وهاكُمْ البليدَ الذی لاَ فَهمَ له. فانّه لا فرقَ بينـه و بيـن الـدُّرَّةِ اِلّا بـالـمـصـوّرة الانسـانيّة. فانه لا يستطيع اِلاّ اَنْ يَتَكَلّم بهاتَيْنِ الـكـلـمتيـن. فَتَبَسّـم الطبيب وقالَ حَيَّهَلْ بالغَضَبِ يا شيخ' فانّ هٰذا ايضًا من خواصّ الشيخوخة. (من كتاب النحو)

اشعار کے متعلق چند ضروری باتیں

بعض باتیں جو نثر میں جائز نہیں ہیں نظم میں جائز ہو جاتی ہیں۔

(۱) غیر منصرف پر تنوین پڑھنا جائز ہے:

صُبَّـتْ عَـلَـیَّ مَـصَـائِـبٌ لَوْاَنَّهـا صُبَّـتْ عـلَـی الايّـام صِـرف لَيَـاليـا

کبھی الفاظ کی موافقت کے خیال سے یہ بات نثر میں بھی جائز ہوتی ہے: سَلاَسِلَ واَغلالاً کو سَلاسِلاً و اغلالاً بھی پڑھا جاتا ہے۔

(۲) زبر زیر اور پیش کی آواز بڑھا کر الف' واو اور ی کی مانند پڑھنا بہت عام ہے۔ آخر کے جزم کی جگہ زیادہ تر ی کی آواز کبھی واو کی آواز نکالتے ہیں:

Marfat.com

کتم الحبّ زمانا ثمّ باحا	وغدا فی طاعة الشوق وراحا
یا اعظم النّاس احسانًا اِلَی الناسِ	واکثرَ الناسِ اِغضاءً عن الناسِی
فَسِیتُ عهدَک وَالنّسیانُ مُغتَفِرٌ	فاغفِرْ فاوّلُ ناسٍ اوّلُ الناس
رأیتُ الناسَ قد مالُوا	الٰی مَن عندهٗ مال
ومن لا عندهٗ مال	فعنهُ النّاسُ قد مالُوا

دیکھو بَاحَ کو بَاحَا، رَاحَ کو رَاحَا، الناسِ کو النّاس = النّاسِیْ اور مال کو مالُوْا قیافہ کی مناسبت سے پڑھا جاتا ہے۔

(۳) فعل کو بھی قیافہ کی پیروی میں شعر کے آخر میں زیر پڑھا جاتا ہے:

وَ اِنْ بُلِیتَ بِشَخصٍ لا خلاقَ لَهٗ
فَکُنْ کَاَنَّکَ لَمْ تَسْمَعْ ولَمْ یَقُلِ

(۴) هُمْ، کُمْ اور اَنْتُمْ کے آخر میں واو کی آواز پیدا کر دیتے ہیں اور هُمْ، کُمْ اور اَنْتُمْ پڑھتے ہیں:

سَلامٌ علیکم هل علی العِهد انتم؟
اَمِ الدّهر انساکم عهودی فَخُنتُمُ

(۵) اِنَّ، اَنَّ اور اِلّا کا ہمزہ تلفظ میں حذف کر دیا جاتا ہے:

فَلَوَ اَنَّ مُشتاقا تکلّف فوق ما
فی وُسْعِهٖ لَمشیٰ الیک المِنبر
فَخُذ بِحقِّکَ وَ الاّ
فاصفح بِحِلْمِکَ عنهٗ

دیکھو فَلَوْ اَنَّ کو شعر موزوں کرنے کے لئے فَلَوَنَّ اور وَ اِلّا کو وَ لا پڑھا گیا ہے۔

(۶) عربی اشعار میں یہ بھی جائز ہے کہ بوقت ضرورت پہلے مصراع کے آخری لفظ کے دو حصے کر دیئے جائیں۔ ایک حصہ پہلے مصراع کے آخر میں اور دوسرا حصہ دوسرے مصراع کے شروع میں پڑھا جائے۔

یا مَنْ یَحُلُّ بِذِکرِهٖ	عقد النّوائب والشّدائد
انت الرقیب علی العِبا	دِ وانت فِی المَلَکُوت واحد
انت المُعِزّ لِمَنْ اطا	عَکَ والمُذِلّ لکلّ جاحد

فَخَفِيُّ لطفک یُسْتَعَا ... نُ بہٖ علی الزَّمَن المُعانِد

اِنّ الهُمُوم جُيُوشَها ... ذا القلبَ مِنيّ قد تُطارِد

فَا فْرُج بِحَوْلک کُرْبتِی ... یا مَن له حسن العوائد

اَنْتَ المسبِّب والمیسِّر والمُسَهِّل والمُساعد

سَبِّبْ لنا فَرَجًا قریبًا یا اِلٰهی لا تُباعد

کُنْ راحِمِی فلقد اَیِسْتُ من الاقاربُ الاباعد

ثُمَّ الصَّلٰوۃ علی النَّبیّ واٰلِہ الغُرَرِ الا ماجد

بعون الله تعالٰی و توفیقة تم الجز الرابع من کتاب تسهیل الادب فی لسان العرب و تم الکتاب فللّٰه الحمد. تقبلّه الله مُنّی و نفع به الطالبین. واٰخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین.

تمّت

فاضل عربی کے لیے ہمارے ادارے کی معہ ترجمہ کتب و خلاصے

دیوانِ حماسہ مترجم احمد رضا اعظمی -/75 روپے	**دیوان المتنبی** مترجم قاری محمد امین کھوکھر -/48 روپے	**دیوانِ حسان** رضی اللہ عنہ مترجم قاری محمد امین کھوکھر 7/50 روپے
المفضلیات مترجم قاری محمد امین کھوکھر 7/50 روپے	**محیط الدائرہ** مترجم علامہ محمد شفیع -/36 روپے	**الکامل للمبرد** مترجم مولانا اخیار اللہ -/24 روپے
مقامات الحریری مترجم قاری محمد امین کھوکھر -/60 روپے	**اسرار البلاغت** مترجم محمد یسین قصوری -/9 روپے	**العبرات** مترجم قاری محمد امین کھوکھر -/75 روپے
تاریخ ادب عربی مترجم محترمہ سعدیہ صاحبہ -/50 روپے	**محاضرات** مترجم قاری محمد امین کھوکھر -/30 روپے	**مقدمہ ابن خلدون** مترجم عبد الصمد صارم و ڈاکٹر غلام جیلانی -/12 روپے
تفسیر بیضاوی سورہ البقرۃ مترجم محمد نعیم صدیقی -/75 روپے	**مؤطا امام مالک** مترجم محمد یسین قصوری -/30 روپے	**جواہر العلوم** مترجم محمد نعیم صدیقی -/21 روپے
تاریخ القرآن و اصول تفسیر مترجم محمد طفیل -/15 روپے	**معین الطالب** مترجم محمد یسین قصوری -/150 روپے	**تاریخ و اصول حدیث** مترجم قاری محمد امین کھوکھر -/30 روپے
الفوز الکبیر -/18 روپے	**حجۃ اللہ البالغہ** مترجم ڈاکٹر غلام جیلانی مخدوم -/45 روپے	**ہدایۃ** مترجم قاری محمد امین کھوکھر -/30 روپے
تاریخ الفقہ مترجم قاری محمد امین کھوکھر -/15 روپے	**تاریخ فلسفہ اسلام** مترجم قاری محمد امین کھوکھر -/12 روپے	**الانشاء القواعد العربیہ** مترجم محمد نعیم صدیقی -/20 روپے
دانیال عربی گرائمر مترجم محمد نعیم صدیقی -/30 روپے	**دانیال فاضل عربی گائیڈ** ماہر اساتذہ کے قلم سے -/200 روپے	**سابقہ پرچے** سابقہ دس سال کے -/36 روپے

دانیال فاضل عربی گیس پیپرز ...... /۱۶ امتحان کی مقررہ تاریخ سے ایک ماہ پہلے

مکتبہ دانیال

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Ph:042-7660736
Mob:0333-4276640

Marfat.com

ہمارے ادارہ کی اہم مطبوعات

فلسفہ شریعت اسلام	مترجم	احمد رضا اعظمی
تاریخ ادب عربی	مترجم	محمد نعیم صدیقی
العبرات	مترجم	محمد امین کھوکھر
النحوالواضح ابتدائیہ مکمل	مترجم	محمد امین کھوکھر
النحوالواضح ثانویہ مکمل	مترجم	محمد امین کھوکھر
اشراق نوری شرح قدوری	مترجم	محمد امین کھوکھر
اصول الشاشی	مترجم	محمد نعیم صدیقی
المنجد عربی اردو	مترجم	عصمت ابو سلیم
مصباح اللغات	مترجم	مولانا عبدالحفیظ بلیاوی
قصص النبین مکمل	مترجم	ڈاکٹر اصغر اسد
القراۃ الرشید مکمل	مترجم	محمد امین کھوکھر
زاد الطالبین	مترجم	محمد امین کھوکھر
القراۃ الراشدہ	مترجم	محمد امین کھوکھر

مکتبہ دانیال
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Ph:042-7660736
Mob:0333-4276640

ایم اے اسلامیات کے لیے ہماری کامیاب کتب

سال اول

(۱) تیسیر القرآن	احمد رضا
(۲) تیسیر الحدیث	نعیم صدیقی
کتاب اللؤلؤ والمرجان	ڈاکٹر حمید اللہ شاہ ہاشمی
(۳) اسلام اور مذہب عالم	ملک کریم بخش
(۴) تاریخ اسلام	(شاہ معین الدین ندوی ڈاکٹر حافظ اصغر اسد)
(۵) عربی زبان ادب	احمد رضا

سال دوم

(۱) فہم الفقہ	ڈاکٹر عبد الرشید قادری
اصول الشاشی	نعیم صدیقی
(۲) دعوت وارشاد	نعیم صدیقی
دعوت ارشاد	نعیم صدیقی
(۳) اسلام اور جدید معاشی افکار اور تحریکیں	مہر محمد نواز
(۴) اسلام اور سائنس	احمد رضا
(۵) اسلام اور فلسفہ	نعیم صدیقی
(۶) عالم اسلام کے وسائل ومسائل	ملک کریم بخش
(۷) اسلام اور جدید سیاسی عمرانی افکار	اصغر علی شاہ جعفری
(۸) اسلامی اخلاق وتصوف	محمد نعیم صدیقی

ایم اے اسلامیات کے لئے دانیال گائیڈ، حل شدہ پرچے بھی دستیاب ہیں

مکتبہ دانیال

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph:042-7660736
Mob:0333-4276640

Marfat.com

ہمارے ادارہ کی اہم مطبوعات

فلسفہ شریعت اسلام	مترجم	احمد رضا اعظمی
تاریخ ادب عربی	مترجم	محمد نعیم صدیقی
العبرات	مترجم	محمد امین کھوکھر
النحو الواضح ابتدائیہ مکمل	مترجم	محمد امین کھوکھر
النحو الواضح ثانویہ مکمل	مترجم	محمد امین کھوکھر
اشراق نوری شرح قدوری	مترجم	محمد امین کھوکھر
اصول الشاشی	مترجم	محمد نعیم صدیقی
المنجد عربی اردو	مترجم	عصمت ابو سلیم
مصباح اللغات	مترجم	مولانا عبدالحفیظ بلیاوی
قصص النبیین مکمل	مترجم	ڈاکٹر اصغر اسد
القراۃ الرشید مکمل	مترجم	محمد امین کھوکھر
زاد الطالبین	مترجم	محمد امین کھوکھر
القراۃ الراشدہ	مترجم	محمد امین کھوکھر

مکتبہ دانیال

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph:042-7660736

Mob:0333-4276640

Marfat.com